بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ الصَّبْرَ فِي الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰى۔

صدمہ کے شروع میں صبر کرنا

۹۷۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّبْرُ فِي الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰى قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "صبر (کا زیادہ ثواب تو) شروع صدمہ میں ہوتا ہے" امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث انس طریق سے غریب ہے۔

۹۷۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰى قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "صبر آغاز صدمہ میں ہوتا ہے"۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ تَقْبِيْلِ الْمَيِّتِ۔

میت کو بوسہ دینا

۹۷۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُوْنٍ وَهُوَ مَيِّتٌ وَهُوَ يَبْكِيْ اَوْ قَالَ عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ وَعَائِشَةَ قَالُوْا اَنَّ اَبَا بَكْرٍ قَبَّلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَيِّتٌ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی میت کو بوسہ دیا اس وقت آپ رو رہے تھے یا آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس، جابر اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ سب فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کو بوسہ دیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث عائشہ حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ غُسْلِ الْمَيِّتِ۔

غسل میت

۹۷۷۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا خَالِدٌ وَمَنْصُوْرٌ وَهِشَامٌ فَاَمَّا خَالِدٌ وَهِشَامٌ فَقَالَا عَنْ مُحَمَّدٍ وَحَفْصَةَ وَقَالَ مَنْصُوْرٌ عَنْ

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی کا انتقال ہوا تو آپ نے فرمایا اسے طاق مرتبہ تین یا پانچ یا ضرورت

مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ تُوُفِّيَتْ إِحْدَى بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا وِتْرًا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ وَاغْسِلْنَهَا بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَلْقَى إِلَيْنَا حِقْوَهُ فَقَالَ أَشْعِرْنَهَا بِهِ قَالَ هُشَيْمٌ وَفِي حَدِيثِ غَيْرِ هٰؤُلَاءِ وَلَا أَدْرِي وَلَعَلَّ هِشَامًا مِنْهُمْ قَالَتْ وَضَفَرْنَا شَعْرَهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ قَالَ هُشَيْمٌ أَظُنُّهُ قَالَ فَأَلْقَيْنَاهُ خَلْفَهَا قَالَ هُشَيْمٌ فَحَدَّثَنَا خَالِدٌ مِنْ بَيْنِ الْقَوْمِ عَنْ حَفْصَةَ وَمُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ وَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أُمِّ عَطِيَّةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ أَنَّهُ قَالَ غُسْلُ الْمَيِّتِ كَالْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ وَقَالَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ لَيْسَ لِغُسْلِ الْمَيِّتِ عِنْدَنَا حَدٌّ مُؤَقَّتٌ وَلَيْسَ لِذٰلِكَ صِفَةٌ مَعْلُومَةٌ وَلٰكِنْ يُطَهَّرُ قَالَ الشَّافِعِيُّ إِنَّمَا قَالَ مَالِكٌ قَوْلًا مُجْمَلًا يُغَسَّلُ وَيُنْقَى وَإِذَا أُنْقِيَ الْمَيِّتُ بِمَاءٍ قَرَاحٍ أَوْ مَاءٍ غَيْرِهِ أَجْزَأَ ذٰلِكَ مِنْ غُسْلِهِ وَلٰكِنْ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يُغْسَلَ ثَلَاثًا فَصَاعِدًا لَا يُقْصَرُ مِنْ ثَلَاثٍ لِمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا وَإِنْ أَنْقَوْا فِي أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثِ مَرَّاتٍ أَجْزَأَ وَلَا يُرَى أَنَّ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هُوَ عَلَى مَعْنَى الْإِنْقَاءِ ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا وَلَمْ يُؤَقِّتْ وَكَذٰلِكَ قَالَ الْفُقَهَاءُ وَهُمْ أَعْلَمُ بِمَعَانِي الْحَدِيثِ

مگر تو اس سے بھی زیادہ مرتبہ غسل دو پانی اور بیری کے پتوں سے نہلاؤ اور آخر میں کافور ڈال دو یا فرمایا کچھ کافور ڈال دو جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع کرنا (حضرت ام عطیہ فرماتی ہیں) غسل سے فراغت پر ہم نے آپ کو خبر دی تو آپ نے اپنا ازار مبارک ہماری طرف ڈال کر فرمایا۔ اسے اس کا شعار بناؤ۔ (یعنی کفن سے نیچے رکھو) ہشیم کہتے ہیں۔ دوسری روایات جن کا مجھے معلوم نہیں شاید ہشام ان میں ہیں۔ یہ اضافہ ہے۔ ام عطیہ فرماتی ہیں ہم نے ان کے بالوں کی تین چوٹیاں گوندھیں ہشیم کہتے ہیں۔ میرا خیال ہے راوی نے مزید یہ کہا کہ ہم نے ان کی چوٹیاں ان کے پیچھے ڈال دیں۔ ہشیم کہتے ہیں ہم سے خالد نے بواسطہ حفصہ و محمد، ام عطیہ سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا دائیں طرف سے اور اعضائے وضو سے شروع کرنا اس باب میں حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ام عطیہ حسن صحیح ہے۔ اور علماء کا اسی پر عمل ہے۔ ابراہیم نخعی سے منقول ہے آپ نے فرمایا میت کا غسل، غسل جنابت جیسا ہے۔ مالک بن انس فرماتے ہیں ہمارے نزدیک میت کے غسل کے لیے نہ تو کوئی حد مقرر ہے اور نہ ہی کوئی خاص طریقہ ہے بس میت کو پاک کیا جائے۔ امام شافعی فرماتے ہیں امام مالک کا قول مجمل ہے کہ نہلایا جائے اور صاف کیا جائے اگر خالص پانی یا کسی اور پانی سے میت کو صاف کیا جائے تب بھی کافی ہے لیکن میرے نزدیک تین یا اس سے زیادہ مرتبہ نہلانا مستحب ہے تین سے کم نہ کیا جائے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہیں تین یا پانچ بار غسل دو اگر تین مرتبہ سے کم ہی میں صفائی ہو جائے تو بھی جائز ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ کا یہ خیال نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا مطلب پاک کرنا ہے خواہ تین بار سے ہو یا پانچ بار سے۔ کوئی تعداد مقرر نہیں۔ فقہاء کرام نے یہی فرمایا اور وہ حدیث کے معانی

وقال احمد واسحٰق وتكون الغسلات بماء وسدر ويكون في الآخرة شيء من الكافور۔

باب ما جاء في المسك للميت۔

٩٧٨۔ حدثنا سفيان بن وكيع نا ابي عن شعبة عن خليد بن جعفر عن ابي نضرة عن ابي سعيد الخدري ان النبي صلى الله عليه وسلم سئل عن المسك فقال هو اطيب طيبكم

٩٧٩۔ حدثنا محمود بن غيلان نا ابو داؤد وشبابة قالا نا شعبة عن خليد بن جعفر نحوه قال ابو عيسٰى هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند بعض اهل العلم وهو قول احمد واسحٰق وقد كره بعض اهل العلم المسك للميت وقد رواه المستمر بن الريان ايضا عن ابي نضرة عن ابي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال علي قال يحيى بن سعيد المستمر بن الريان ثقة وخليد بن جعفر ثقة۔

باب ما جاء في الغسل من غسل الميت

٩٨٠۔ حدثنا محمد بن عبد الملك بن ابي الشوارب نا عبد العزيز بن المختار عن سهيل بن ابي صالح عن ابيه عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم من غسله الغسل ومن حمله الوضوء يعني الميت قال وفي الباب عن علي وعائشة قال ابو عيسٰى حديث ابي هريرة حديث حسن وقد روي عن ابي هريرة موقوفا وقد اختلف اهل العلم في الذي يغسل الميت فقال بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم

کو زیادہ جاننے والے ہیں۔ امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ فرماتے ہیں۔ ہر بار کا غسل پانی اور بیری کے پتوں سے ہو اور آخر میں کافور ڈال لیا جائے۔

میت کو خوشبو لگانا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشک کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا۔ وہ تمہاری خوشبوؤں میں سے سب سے زیادہ خوشبودار ہے۔

محمود بن غیلان نے بواسطہ ابو داؤد و شبابہ اور شعبہ، خلید بن جعفر سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور بعض علماء کا اسی پر عمل ہے۔ امام احمد اور اسحاق بھی اسی کے قائل ہیں۔ بعض علماء کے نزدیک میت کو مشک لگانا مکروہ ہے۔ مستمر بن ریان نے بھی بواسطہ ابو نضرہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث مرفوعاً روایت کی ہے۔ علی نے یحییٰ بن سعید کا قول نقل کیا کہ مستمر بن ریان اور خلید بن جعفر دونوں ثقہ ہیں۔

میت کو غسل دے کر خود غسل کرنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میت کو غسل دینے سے غسل ہے اور اس کو اٹھانے سے وضو۔ اس باب میں حضرت علی اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ حسن ہے اور ان سے موقوفاً بھی مروی ہے۔ میت کو غسل دینے کے بعد نہانے کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے

بعض صحابہ کرام اور دوسرے علماء کے [illegible]
اور بعض کے نزدیک (صرف) وضو ہے [illegible]

إذا غسل ميتا فعليه الغسل وقال بعضهم عليه الوضوء وقال مالك بن أنس أستحب الغسل من غسل الميت ولا أرى ذلك واجبا وهكذا قال الشافعي وقال أحمد من غسل ميتا أرجو أن لا يجب عليه الغسل وأما الوضوء فأقل ما قيل فيه وقال إسحق لا بد من الوضوء وقد روي عن عبد الله بن المبارك أنه قال لا يغتسل ولا يتوضأ من غسل الميت۔

فرماتے ہیں میں میت کو نہلانے کے بعد غسل کرنے کو اچھا سمجھتا ہوں لیکن واجب نہیں۔ امام شافعی نے بھی یہی فرمایا ہے۔ امام احمد فرماتے ہیں میرے خیال میں میت کو غسل دینے والے پر نہانا واجب نہیں لیکن وضو، تو یہ سب سے کم بات ہے جو اس کے متعلق کہی گئی۔ امام اسحق فرماتے ہیں وضو کرنا ضروری ہے۔ حضرت عبداللہ بن مبارک سے منقول ہے آپ نے فرمایا میت کو نہلانے کے بعد نہ تو غسل (ضروری) ہے نہ وضو۔

باب ۷۷۷ ما جاء ما يستحب من الأكفان

اچھا کفن

۹۸۱۔ حدثنا قتيبة نا بشر بن المفضل عن عبد الله بن عثمان بن خثيم عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم البسوا من ثيابكم البياض فإنها من خير ثيابكم وكفنوا فيها موتاكم وفي الباب عن سمرة وابن عمر وعائشة قال أبو عيسى حديث ابن عباس حديث حسن صحيح وهو الذي يستحبه أهل العلم وقال ابن المبارك أحب إلي أن يكفن في ثيابه التي كان يصلي فيها وقال أحمد وإسحق أحب الثياب إلينا أن يكفن فيها البياض ويستحب حسن الكفن

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفید کپڑے پہنا کرو کیونکہ یہ تمہارے کپڑوں میں سے بہترین ہیں اور اسی میں اپنے مرنے والوں کو کفن دیا کرو۔ اس باب میں حضرت سمرہ، ابن عمر اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے۔ اور علماء کے نزدیک یہی مستحب ہے۔ ابن مبارک فرماتے ہیں۔ مجھے یہ بات پسند ہے کہ جن کپڑوں میں وہ نماز پڑھا کرتا تھا ان ہی میں کفنایا جائے۔ امام احمد اور اسحاق فرماتے ہیں۔ کفن میں سفید کپڑے کا ہونا ہمیں پسند ہے۔ نیز اچھا کفن دینا مستحب ہے۔

باب ۷۷۸

۹۸۲۔ حدثنا محمد بن بشار نا عمر بن يونس نا عكرمة بن عمار عن هشام بن حسان عن محمد بن سيرين عن أبي قتادة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا ولي أحدكم أخاه فليحسن كفنه وفيه عن جابر قال أبو عيسى هذا حديث حسن غريب وقال ابن المبارك

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میت کے ولی کو چاہیے کہ اسے اچھا کفن پہنائے۔ اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ ابن مبارک فرماتے ہیں سلام ابن مطیع نے اس روایت کے بارے میں کہا کہ

قَالَ سَلَّامُ بْنُ أَبِي مُطِيعٍ فِي قَوْلِهِ وَلْيُحْسِنْ أَحَدُكُمْ كَفَنَ أَخِيهِ قَالَ هُوَ الصَّفَاءُ وَلَيْسَ بِالْمُرْتَفِعِ

اپنے (مردہ) بھائی کو اچھا کفن دینا چاہیے تو فرمایا۔ پاکیزہ ہو زیادہ قیمتی نہ ہو۔

بَابُ ٧٢٩ مَا جَاءَ فِي كَمْ كُفِّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کفن مبارک

٩٨٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُفِّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ بِيضٍ يَمَانِيَةٍ لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ قَالَ فَذَكَرُوا لِعَائِشَةَ قَوْلَهُمْ فِي ثَوْبَيْنِ وَبُرْدِ حِبَرَةٍ فَقَالَتْ قَدْ أُتِيَ بِالْبُرْدِ وَلَكِنَّهُمْ رَدُّوهُ وَلَمْ يُكَفِّنُوهُ فِيهِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ -

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کفن مبارک تین سفید یمنی کپڑوں پر مشتمل تھا ان میں قمیص اور پگڑی نہیں تھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ذکر کیا گیا کہ لوگ کہتے ہیں نبی اکرم کو دو کپڑوں اور ایک حبری (یعنی) دھاری دار چادر میں کفنایا گیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا وہ چادر لائی گئی تھی لیکن اسے واپس کر دیا گیا اور اس میں کفنایا نہیں گیا۔

امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٩٨٤ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَّنَ حَمْزَةَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فِي نَمِرَةٍ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ وَابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ فِي كَفَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِوَايَاتٌ مُخْتَلِفَةٌ وَحَدِيثُ عَائِشَةَ أَصَحُّ الْأَحَادِيثِ الَّتِي رُوِيَتْ فِي كَفَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَقَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ يُكَفَّنُ الرَّجُلُ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ إِنْ شِئْتَ فِي قَمِيصٍ وَلِفَافَتَيْنِ وَإِنْ شِئْتَ فِي ثَلَاثِ لَفَائِفَ وَيُجْزِي ثَوْبٌ وَاحِدٌ إِنْ لَمْ يَجِدُوا ثَوْبَيْنِ وَالثَّوْبَانِ يُجْزِيَانِ وَالثَّلَاثَةُ لِمَنْ وَجَدَهَا أَحَبُّ إِلَيْهِمْ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو ایک ہی کمبل میں کفنایا۔ اس باب میں حضرت علی، ابن عباس، عبداللہ بن مغفل اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث عائشہ حسن صحیح ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کفن مبارک کے بارے میں مختلف روایات مذکور ہیں اور ان تمام روایات میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت زیادہ صحیح ہے اکثر صحابہ کرام اور دیگر علماء کرام کا اسی پر عمل ہے سفیان ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ مرد کو تین کپڑوں میں کفن دیا جائے ایک قمیص اور دو لفافے یا تین لفافے۔ اگر دو کپڑے نہ ملیں تو ایک بھی کافی ہے۔ دو کپڑے بھی کفایت کرتے ہیں۔ اور اگر تین کپڑے ہو سکیں تو زیادہ بہتر ہے۔ امام شافعی، احمد اور اسحق رحمہم اللہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔ نیز فرماتے ہیں عورت کو پانچ کپڑوں میں کفنایا جائے۔

وَقَالُوا تُكَفَّنُ الْمَرْأَةُ فِي خَمْسَةِ أَثْوَابٍ -

بَابُ مَا جَاءَ فِي الطَّعَامِ يُصْنَعُ لِأَهْلِ الْمَيِّتِ -

٩٨٥- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ لَمَّا جَاءَ نَعْيُ جَعْفَرٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْنَعُوا لِأَهْلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَإِنَّهُ قَدْ جَاءَهُمْ مَا يَشْغَلُهُمْ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ كَانَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّ أَنْ يُوَجَّهَ إِلَى أَهْلِ الْمَيِّتِ بِشَيْءٍ لِشُغْلِهِمْ بِالْمُصِيبَةِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَجَعْفَرُ بْنُ خَالِدٍ هُوَ ابْنُ سَارَةَ وَهُوَ ثِقَةٌ رَوَى عَنْهُ ابْنُ جُرَيْجٍ -

بَابُ ٦٨١ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ ضَرْبِ الْخُدُودِ وَشَقِّ الْجُيُوبِ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ -

٩٨٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي زُبَيْدٌ الْإِيَامِيُّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ شَقَّ الْجُيُوبَ وَضَرَبَ الْخُدُودَ وَدَعَا بِدَعْوَةِ الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

بَابُ ٦٨٢ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ النَّوْحِ -

٩٨٧- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا قُرَّانُ بْنُ تَمَّامٍ وَمَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدٍ الطَّائِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ الْأَسَدِيِّ قَالَ مَاتَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ قَرَظَةُ بْنُ

اہل میت کے لیے کھانا پکانا

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں۔ جب حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے انتقال کی خبر آئی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اہل جعفر کے لیے کھانا پکاؤ کیونکہ انہیں ایک آنے والے حادثہ نے (کھانے پکانے سے) روک رکھا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے بعض علماء اسے مستحب گردانتے ہیں کہ میت کے گھر والوں کے پاس کچھ چیز بھیجی جائے کیونکہ وہ مصیبت میں مشغول ہوتے ہیں۔ امام شافعی رحمہ اللہ بھی اسی کے قائل ہیں جعفر بن خالد سے مراد ابن سارہ ہیں۔ وہ ثقہ ہیں اور ابن جریج نے ان سے روایات لی ہیں۔

مصیبت کے وقت رخسار پیٹنا اور گریبان پھاڑنا منع ہے

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے گریبان چاک کیا، رخسار پیٹے اور جاہلیت کی پکار پکاری وہ ہم میں سے نہیں۔

امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ممانعت نوحہ

علی بن ربیعہ اسدی سے روایت ہے۔ قرظہ بن کعب نامی ایک انصاری فوت ہوئے تو ان پر نوحہ کیا گیا۔ پس حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ منبر پر جلوہ گر ہوئے۔ اور اللہ تعالیٰ کی

كَعْبٍ فَنِيحَ عَلَيْهِ فَجَاءَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ وَقَالَ مَا بَالُ النَّوْحِ فِي الْإِسْلَامِ أَمَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ نِيحَ عَلَيْهِ عُذِّبَ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَأَبِي مُوسٰى وَقَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَجُنَادَةَ بْنِ مَالِكٍ وَأَنَسٍ وَأُمِّ عَطِيَّةَ وَسَمُرَةَ وَأَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۹۸۸ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ نَا شُعْبَةُ وَالْمَسْعُودِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعٌ فِي أُمَّتِي مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَنْ يَدَعَهُنَّ النَّاسُ النِّيَاحَةُ وَالطَّعْنُ فِي الْأَحْسَابِ وَالْعَدْوٰى أَجْرَبَ بَعِيرٌ فَأَجْرَبَ مِائَةَ بَعِيرٍ مَنْ أَجْرَبَ الْبَعِيرَ الْأَوَّلَ وَالْأَنْوَاءُ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

بَابُ ۹۸۳ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ۔

۹۸۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ نَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ وَفِي

حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا، نوحہ کی اسلام میں کیا حیثیت ہے؟ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا جس پر نوحہ کیا گیا وہ نوحہ کے ختم ہونے تک عذاب میں مبتلا رہتا ہے۔[1] اس باب میں حضرت عمر، علی، ابوموسیٰ، قیس بن عاصم، ابوہریرہ، جنادہ بن مالک، انس، ام عطیہ، سمرہ اور ابومالک اشعری رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، حدیث شعبہ غریب حسن صحیح ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میری امت میں چار باتیں دورِ جاہلیت کی یادگار ہیں لوگ انہیں ہرگز نہیں چھوڑیں گے (۱) نوحہ کرنا۔ (۲) حسب و نسب میں طعن کرنا (۳) یہ چھوت چھات کہ ایک اونٹ کو خارش ہو تو اس سے سو اونٹوں کو ہو گئی لیکن پہلے اونٹ کو کس نے خارشی بنایا۔ (۴) اور ستاروں کو بارش کا ذریعہ سمجھنا کہ ہمیں فلاں ستارے کے ذریعے بارش دی گئی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

میت پر رونے کی ممانعت

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میت کو اس کے خاندان والوں کے رونے کے سبب عذاب دیا جاتا ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔

[1] حضرت ملا علی قاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں جمہور علماء کے مذہب کے مطابق نوحہ کے سبب اس میت کو عذاب ہوتا ہے جس نے نوحہ کی وصیت کی ہو لہٰذا اب نفاذِ وصیت پر اسے عذاب ہوگا لیکن جس نے منع کیا یا اس کے گھر والوں نے از خود نوحہ کیا تو اسے عذاب نہیں ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے ایک کا بوجھ دوسرے پر نہیں ڈالا جاتا۔ مرقات ج ۴ ص (مترجم)

الباب عن ابن عمر وعمران بن حصين قال ابو عيسى حديث عمر حديث حسن صحيح وقد كره قوم من اهل العلم البكاء على الميت قالوا الميت يعذب ببكاء اهله عليه وذهبوا الى هذا الحديث وقال ابن المبارك ارجو ان كان ينهاهم في حياته ان لا يكون عليه من ذلك شيء۔

۹۹۰۔ حدثنا علي بن حجر نا محمد بن عمار قال حدثني اسيد بن ابي اسيد عن موسى بن ابي موسى الاشعري اخبره عن ابيه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما من ميت يموت فيقوم باكيهم فيقول واجبلاه واسيداه او نحو ذلك الا وكل به ملكان يلهزانه اهكذا كنت قال ابو عيسى هذا حديث حسن غريب۔

امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث عمر حسن صحیح ہے۔ بعض علماء نے میت پر رونے کو مکروہ خیال کیا اور کہا کہ میت پر اس کے گھر والوں کے رونے کے سبب عذاب ہوتا ہے۔ ان علماء نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے۔ ابن مبارک فرماتے ہیں اگر مرنے والا اپنی زندگی میں ان کو رونے سے منع کرے تو مجھے امید ہے کہ اسے ان کے رونے کی وجہ سے عذاب نہیں ہوگا۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مرنے والا مرتا ہے اور اس پر رونے والا کھڑا ہو کر کہتا ہے اے میرے پہاڑ اے میرے سردار یا اسی قسم کے کوئی اور الفاظ کہتا ہے تو اس پر دو فرشتے مقرر کیے جاتے ہیں جو اس کے سینے پر مکے مارتے ہیں (اور کہتے ہیں) کیا تو ایسا ہی تھا؟ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ۷۲۳ ما جاء في الرخصة في البكاء على الميت۔

میت پر رونے کی اجازت

۹۹۱۔ حدثنا قتيبة نا مالك وثنا اسحق بن موسى الانصاري نا معن نا مالك عن عبد الله بن ابي بكر وهو ابن محمد بن عمرو بن حزم عن ابيه عن عمرة انها اخبرته انها سمعت عائشة وذكر لها ان ابن عمر يقول ان الميت ليعذب ببكاء الحي فقالت عائشة غفر الله لابي عبد الرحمن اما انه لم يكذب ولكنه نسي او اخطأ انما مر رسول الله صلى الله عليه وسلم على يهودية يبكى عليها فقال انهم ليبكون عليها وانها لتعذب في قبرها قال ابو عيسى هذا حديث صحيح۔

۹۹۲۔ حدثنا قتيبة نا عباد بن عباد المهلبي

حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے ذکر کیا گیا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ میت کو زندہ آدمی کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اللہ تعالیٰ! ابو عبدالرحمن کو بخشے انہوں نے جھوٹ نہیں کہا لیکن وہ بھول گئے یا ان سے غلطی سرزد ہوئی (واقعہ یہ ہے کہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک یہودیہ کے پاس سے گزرے جس پر لوگ رو رہے تھے۔ آپ نے فرمایا۔ یہ اس پر رو رہے ہیں اور اسے قبر میں عذاب ہو رہا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ لَمْ يَكْذِبْ وَلٰكِنَّهُ وَهِمَ إِنَّمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مَاتَ يَهُوْدِيًّا إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ وَإِنَّ أَهْلَهُ لَيَبْكُوْنَ عَلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَقَرَظَةَ بْنِ كَعْبٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَائِشَةَ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلٰى هٰذَا وَتَأَوَّلُوْا هٰذِهِ الْآيَةَ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرٰى وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میت کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے ... عذاب ہوتا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے (سنا تو) فرمایا اللہ تعالیٰ ابن عمر پر رحم فرمائے انہوں نے جھوٹ نہیں کہا لیکن ان سے غلطی ہوئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ایک مردہ یہودی کے بارے میں فرمایا تھا کہ میت کو عذاب ہو رہا ہے اور گھر والے اس پر رو رہے ہیں۔ اس باب میں حضرت ابن عباس، قرظہ بن کعب، ابو ہریرہ، ابن مسعود اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث عائشہ حسن صحیح ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دوسرے طرق سے بھی مروی ہے بعض علماء کا اس روایت پر عمل ہے اور انہوں نے اس آیت کی تفسیر کی ہے "ولا تزر وازرۃ وزر اخری" (کوئی شخص کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا) امام شافعی رحمۃ اللہ اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کا یہی مسلک ہے

۹۹۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فَانْطَلَقَ بِهِ إِلٰى ابْنِهِ إِبْرَاهِيْمَ فَوَجَدَهُ يَجُوْدُ بِنَفْسِهِ فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَهُ فِي حِجْرِهِ فَبَكٰى فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ أَتَبْكِي أَوَلَمْ تَكُنْ نُهِيْتَ عَنِ الْبُكَاءِ قَالَ لَا وَلٰكِنْ نُهِيْتُ عَنْ صَوْتَيْنِ أَحْمَقَيْنِ فَاجِرَيْنِ صَوْتٍ عِنْدَ مُصِيْبَةٍ خَمْشِ وُجُوْهٍ وَشَقِّ جُيُوْبٍ وَرَنَّةِ شَيْطَانٍ وَفِي الْحَدِيْثِ كَلَامٌ أَكْثَرُ مِنْ هٰذَا قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور اپنے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے وہ حالت نزع میں تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنی گود میں اٹھایا اور رونے لگے حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے عرض کیا (یا رسول اللہ) آپ رو رہے ہیں کیا آپ رونے سے منع نہیں فرمایا؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے رونے سے منع نہیں کیا بلکہ بیوقوفی اور نافرمانی کی دو آوازوں سے منع کیا ہے ایک تو مصیبت کے وقت کی آواز جب چہرہ نوچا جائے اور گریبان چاک کیا جائے۔ اور دوسری شیطان کے گانے کی۔ اس حدیث میں اس سے زیادہ کلام ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے

بَابُ ۵۲ مَا جَاءَ فِي الْمَشْيِ أَمَامَ الْجَنَازَةِ

جنازہ کے آگے آگے جانا

۹۹۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالُوْا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو جنازہ کے آگے آگے چلتے دیکھا۔

وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ يَمْشُونَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ۔

۹۹۵۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ نَا هَمَّامٌ عَنْ مَنْصُورٍ وَبَكْرٍ الْكُوفِيِّ وَزِيَادٍ وَسُفْيَانَ كُلُّهُمْ يَذْكُرُ أَنَّهُ سَمِعَ مِنَ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ يَمْشُونَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ۔

۹۹۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ يَمْشُونَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَأَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يَمْشِي أَمَامَ الْجَنَازَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ هَكَذَا رَوَى ابْنُ جُرَيْجٍ وَزِيَادُ بْنُ سَعْدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَرَوَى مَعْمَرٌ وَيُونُسُ بْنُ يَزِيدَ وَمَالِكٌ وَغَيْرُهُمْ مِنَ الْحُفَّاظِ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْشِي أَمَامَ الْجَنَازَةِ وَأَهْلُ الْحَدِيثِ كُلُّهُمْ يَرَوْنَ أَنَّ الْحَدِيثَ الْمُرْسَلَ فِي ذَلِكَ أَصَحُّ قَالَ أَبُو عِيسَى وَسَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ مُوسَى يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّزَّاقِ يَقُولُ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ حَدِيثُ الزُّهْرِيِّ فِي هَذَا مُرْسَلٌ أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَأَرَى ابْنَ جُرَيْجٍ أَخَذَهُ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى وَرَوَى هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ زِيَادٍ وَهُوَ ابْنُ سَعْدٍ وَمَنْصُورٍ وَبَكْرٍ وَسُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ وَإِنَّمَا هُوَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ رَوَى عَنْهُ هَمَّامٌ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْمَشْيِ أَمَامَ الْجَنَازَةِ فَرَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ

منصور، بکر کوفی، زیاد اور سفیان (ان سب) نے بواسطہ زہری اور سالم، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ وہ فرماتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت صدیق اکبر اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کو جنازے کے آگے چلتے دیکھا ہے۔

امام زہری فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہما) جنازہ کے آگے آگے چلا کرتے تھے۔ زہری فرماتے ہیں مجھے سالم نے بتایا کہ ان کے والد بھی جنازہ کے آگے چلا کرتے تھے اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عمر کو ابن عیینہ کی روایت کی طرح ابن جریج، زیاد بن سعد اور کئی دوسرے رواۃ نے بواسطہ زہری اور سالم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ معمر، یونس بن یزید، مالک اور کئی دوسرے حفاظ نے زہری سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنازہ کے آگے آگے چلا کرتے تھے۔ تمام محدثین کے نزدیک اس بارے میں مرسل حدیث زیادہ صحیح ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے یحییٰ بن موسیٰ سے عبدالرزاق کا قول سنا کہ ابن مبارک فرماتے ہیں اس باب میں ابن عیینہ کی روایت سے زہری کی مرسل روایت اصح ہے۔ ابن مبارک فرماتے ہیں میرا خیال ہے ابن جریج نے بھی ابن عیینہ سے ایسے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ہمام بن یحییٰ نے یہ حدیث بواسطہ زیاد بن سعد، منصور، بکر، سفیان زہری، اور سالم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ سفیان سے سفیان بن عیینہ مراد ہیں۔ اور ان سے ہمام نے روایت کی ہے۔ جنازے کے آگے چلنے میں علماء کا اختلاف

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنَّ الْمَشْيَ اَمَامَ الْجَنَازَةِ اَفْضَلُ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ۔

٩٩٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ نَا يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ اَمَامَ الْجَنَازَةِ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ اَخْطَاَ فِيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ وَاِنَّمَا يُرْوٰى هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانُوْا يَمْشُوْنَ اَمَامَ الْجَنَازَةِ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَاَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ اَنَّ اَبَاهُ كَانَ يَمْشِيْ اَمَامَ الْجَنَازَةِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا اَصَحُّ۔

ہے بعض صحابہ کرام اور دوسرے علماء کے نزدیک جنازے کے آگے آگے جانا افضل ہے۔ امام شافعی اور امام احمد رحمہما اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم جنازہ کے آگے آگے تشریف لے جایا کرتے تھے۔ (امام ترمذی فرماتے ہیں) میں نے امام بخاری علیہ الرحمۃ سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا اس حدیث میں غلطی واقع ہوئی ہے۔ اور یہ حدیث بواسطہ یونس، زہری سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما جنازے کے آگے آگے جایا کرتے تھے زہری فرماتے ہیں مجھے حضرت سالم نے بتایا کہ انکے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی جنازے کے آگے آگے جایا کرتے تھے امام بخاری فرماتے ہیں یہ زیادہ صحیح ہے۔

بَابُ ٧٣٣ مَا جَاءَ فِي الْمَشْيِ خَلْفَ الْجَنَازَةِ

جنازہ کے پیچھے چلنا

٩٩٨۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَحْيَى اِمَامِ بَنِيْ تَيْمِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ مَاجِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَاَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَشْيِ خَلْفَ الْجَنَازَةِ فَقَالَ مَا دُوْنَ الْخَبَبِ فَاِنْ كَانَ خَيْرًا عَجَّلْتُمُوْهُ وَاِنْ كَانَ شَرًّا فَلَا يُبْعَدُ اِلَّا اَهْلُ النَّارِ الْجَنَازَةُ مَتْبُوْعَةٌ وَلَا تَتْبَعُ لَيْسَ مِنْهَا مَنْ تَقَدَّمَهَا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ يُضَعِّفُ حَدِيْثَ اَبِيْ مَاجِدٍ هٰذَا وَقَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ الْحُمَيْدِيُّ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ قِيْلَ لِيَحْيٰى مَنْ اَبُوْ مَاجِدٍ هٰذَا فَقَالَ طَائِرٌ طَارَ فَحَدَّثَنَا وَقَدْ ذَهَبَ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جنازہ کے پیچھے چلنے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا جلدی چلو اگر وہ اچھا ہے تو تم نے نیکی کی طرف جلدی کی اور اگر وہ برا ہے تو اہل جہنم ہی دور کیے جاتے ہیں۔ جنازے کے پیچھے چلا جاتا ہے جنازہ پیروی نہیں کرتا جنازہ سے آگے بڑھنے والے کیلئے کوئی اجر نہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث صرف اسی طریق سے معروف ہے۔ میں نے امام بخاری سے سنا وہ ابو ماجد کی اس روایت کو ضعیف قرار دیتے ہیں۔ امام بخاری نے بواسطہ حمیدی، ابن عیینہ سے نقل کیا کہ یحییٰ سے ابو ماجد کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا ایک پرندہ ہے جو اڑا اور ہم سے حدیث بیان کر گیا۔ بعض

بعض أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم إلى هذا ورأوا أن المشي خلفها أفضل وبه يقول الثوري وإسحاق وأبو ماجد رجل مجهول له حديثان عن ابن مسعود ويحيى إمام بني تيم الله ثقة يكنى أبا الحارث ويقال له يحيى الجابر ويقال له يحيى المجبر أيضا وهو كوفي روى له شعبة وسفيان الثوري وأبو الأحوص وسفيان بن عيينة۔

باب ما جاء في كراهية الركوب خلف الجنازة۔

٩٩٩۔ حدثنا علي بن حجر نا عيسى بن يونس عن أبي بكر بن أبي مريم عن راشد بن سعد عن ثوبان قال خرجنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في جنازة فرأى ناسا ركبانا فقال ألا تستحيون إن ملائكة الله على أقدامهم وأنتم على ظهور الدواب وفي الباب عن المغيرة بن شعبة وجابر بن سمرة قال أبو عيسى حديث ثوبان قد روي عنه موقوفا۔

باب ما جاء في الرخصة في ذلك۔

١٠٠٠۔ حدثنا محمود بن غيلان نا أبو داود نا شعبة عن سماك بن حرب قال سمعت جابر بن سمرة يقول كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في جنازة ابن الدحداح وهو على فرس له يسعى ونحن حوله وهو يتوقص به۔

١٠٠١۔ حدثنا عبد الله بن الصباح الهاشمي نا أبو قتيبة عن الجراح عن سماك عن جابر بن سمرة أن النبي صلى الله عليه وسلم

صحابہ کرام اور دیگر علماء کا یہی مسلک ہے۔ ان کے نزدیک جنازہ کے پیچھے چلنا افضل ہے۔ سفیان ثوری اور اسحاق رحمہما اللہ کا یہی قول ہے۔ ابو ماجد مجہول شخص ہے اور اس کے واسطے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے دو حدیثیں منقول ہیں۔ یحییٰ امام بنی تیم اللہ ثقہ ہیں۔ ان کی کنیت ابو حارث ہے۔ ان کو یحییٰ جابر بھی کہا جاتا ہے۔ اور یحییٰ مجبر بھی۔ یہ کوفی ہیں۔ شعبہ، سفیان ثوری، ابو الاحوص اور سفیان بن عیینہ رحمہم اللہ نے ان سے روایت کی ہے۔

جنازہ کے پیچھے سوار ہو کر جانے کی ممانعت

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک جنازہ میں گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند آدمیوں کو سوار دیکھ کر فرمایا کیا تمہیں اللہ تعالیٰ سے حیا نہیں آتی کہ اللہ کے فرشتے پیدل چلیں۔ اور تم جانوروں کی پیٹھوں پر سوار ہو۔ اس باب میں حضرت مغیرہ بن شعبہ اور جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ثوبان موقوفاً بھی مروی ہے۔

جنازہ کے پیچھے سوار ہو کر جانے کی اجازت

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم ابن دحداح کے جنازہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ آپ گھوڑے پر سوار تھے اور گھوڑا مضبوطی سے قدم رکھتے ہوئے دوڑ رہا تھا اور ہم آپ کے ارد گرد تھے۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ابن دحداح کے جنازہ میں پیدل

اتبع جنازة ابن الدحداح ماشيا ورجع على فرس قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح

تشریف لے گئے اور گھوڑے پر واپس تشریف لائے۔

باب ٩٨٩ ما جاء في الإسراع بالجنازة

جنازہ جلدی لے جانا

١٠٠٢ - حدثنا احمد بن منيع نا ابن عيينة عن الزهري سمع سعيد بن المسيب عن ابي هريرة يبلغ به النبي صلى الله عليه وسلم قال اسرعوا بالجنازة فإن تك خيرا تقدموها اليه وإن تك شرا تضعوه عن رقابكم وفي الباب عن ابي بكرة قال ابو عيسى حديث ابي هريرة حديث حسن صحيح

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنازہ جلدی لے جاؤ اور اگر وہ نیک ہے تو اسے اچھے کی طرف لے چلوگے اور اگر برا ہوگا تو اسے گردن سے اتار دوگے۔ اس باب میں حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے۔

باب ٩٩٠ ما جاء في قتلى أحد وذكر حمزة

اُحد کے شہداء اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ

١٠٠٣ - حدثنا قتيبة نا ابو صفوان عن اسامة بن زيد عن ابن شهاب عن انس بن مالك قال اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم على حمزة يوم احد فوقف عليه فرآه قد مثل به فقال لولا ان تجد صفية في نفسها لتركته حتى تأكله العافية حتى يحشر يوم القيامة من بطونها قال ثم دعا بنمرة فكفنه فيها فكانت اذا مدت على راسه بدت رجلاه واذا مدت على رجليه بدا راسه قال فكثر القتلى وقلت الثياب قال فكفن الرجل والرجلان والثلاثة في الثوب الواحد ثم يدفنون في قبر واحد قال فجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم يسأل عنهم ايهم اكثر قرآنا فيقدمه الى القبلة قال فدفنهم رسول الله صلى الله عليه وسلم ولم يصل عليهم قال ابو عيسى حديث انس

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ اُحد کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ (کی لاش) پر تشریف لا کر کھڑے ہوگئے اور انہیں مثلہ کیا ہوا دیکھ کر فرمایا اگر حضرت صفیہ کے غمگین ہونے کا ڈر نہ ہوتا تو میں انہیں اسی طرح چھوڑ دیتا۔ حتی کہ ہر کھانے والی مخلوق کھا لیتی پھر قیامت کے دن یہ ان کے پیٹوں سے اٹھائے جاتے۔ راوی فرماتے ہیں پھر آپ نے ایک کمبل منگوا کر اس میں انہیں کفنایا اگر اسے سر کی طرف کھینچا جاتا تو پاؤں ننگے ہو جاتے اور پاؤں کی طرف کھینچا جاتا تو سر برہنہ ہوتا۔ راوی فرماتے ہیں۔ (اس دن) شہداء کی تعداد بڑھ گئی اور کپڑے کم ہوگئے۔ تو ایک کپڑے میں ایک دو اور تین تک کو کفنایا گیا پھر انہیں ایک ہی قبر میں دفن کیا گیا۔ راوی فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے بارے میں پوچھتے جاتے کہ ان میں کون زیادہ قرآن پڑھا ہوا ہے۔ پھر اسے قبلہ کی طرف آگے کر دیتے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دفن فرما دیا اور ان پر نماز نہیں پڑھی۔

حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نماز جنازہ پڑھے بغیر دفن کر دیا[له] امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث انس حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

بَابٌ ۴۹۱ آخَرُ

جنازہ میں حاضر ہونا

۱۰۰۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ مُسْلِمٍ الْأَعْوَرِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُ الْمَرِيضَ وَيَشْهَدُ الْجَنَازَةَ وَيَرْكَبُ الْحِمَارَ وَيُجِيبُ دَعْوَةَ الْعَبْدِ وَكَانَ يَوْمَ بَنِي قُرَيْظَةَ عَلَى حِمَارٍ مَخْطُومٍ بِحَبْلٍ مِنْ لِيفٍ عَلَيْهِ إِكَافُ لِيفٍ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُسْلِمٍ عَنْ أَنَسٍ وَمُسْلِمٌ الْأَعْوَرُ يُضَعَّفُ وَهُوَ مُسْلِمُ بْنُ كَيْسَانَ الْمُلَائِيُّ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مریض کی عیادت فرماتے جنازوں میں تشریف لے جاتے۔ (تواضعاً) گدھے پر سوار ہوتے غلام کی پکار کا جواب دیتے جنگ بنو قریظہ کے دن آپ گدھے پر سوار تھے جس کی لگام بھی کھجور کی چھال کی تھی اور پالان بھی کھجور کی چھال سے تھا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ اس حدیث کو ہم صرف بواسطہ مسلم اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے پہچانتے ہیں مسلم بن اعور سے مراد مسلم بن کیسان ملائی ہے اور وہ ضعیف ہے۔

بَابٌ ۴۹۲

۱۰۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَلَفُوا فِي دَفْنِهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مَا نَسِيتُهُ قَالَ مَا قَبَضَ اللّٰهُ نَبِيًّا إِلَّا فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي يُحِبُّ أَنْ يُدْفَنَ فِيهِ فَدَفَنُوهُ فِي مَوْضِعِ فِرَاشِهِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُلَيْكِيُّ يُضَعَّفُ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ رَوَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال پر آپ کے دفن کرنے میں اختلاف ہوا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک بات سنی جسے میں ابھی تک نہیں بھولا آپ نے ارشاد فرمایا اللہ ہر نبی کی روح اس مقام پر قبض کرتا ہے جہاں اسے دفن ہونا پسند ہو چنانچہ صحابہ کرام نے آپ کو آپ کی آرام گاہ میں دفن کیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ عبدالرحمن بن ابوبکر ملیکی حفظ کے اعتبار سے ضعیف ہے۔ یہ حدیث متعدد طرق سے مروی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی اسے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

له۔ احناف کے نزدیک شہداء کا جنازہ پڑھا جائے گا۔ جیسا کہ حضرت عقبہ کی روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور شہدائے احد پر نماز جنازہ پڑھی۔ (مترجم)

بَابُ ۷۹۳ اٰخَرُ

۱۰۰۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ اَنَسٍ الْمَكِّيِّ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُذْكُرُوْا مَحَاسِنَ مَوْتَاكُمْ وَكُفُّوْا عَنْ مَسَاوِيْهِمْ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ عِمْرَانُ بْنُ اَنَسٍ الْمَكِّيُّ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ وَعِمْرَانُ بْنُ اَبِيْ اَنَسٍ مِصْرِيٌّ اَثْبَتُ وَاَقْدَمُ مِنْ عِمْرَانَ بْنِ اَنَسٍ الْمَكِّيِّ۔

مرنے والے کی یاد

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اپنے مردوں کی بھلائیاں یاد کرو اور ان کی برائی سے رک جاؤ"۔

امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ میں نے امام بخاری رحمہ اللہ سے سنا۔ فرماتے ہیں عمران بن انس مکی منکر الحدیث ہے۔ بعض راویوں نے اسے بواسطہ عطاء حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا۔ عمران بن ابی انس مصری، عمران بن انس مکی سے اثبت واقدم ہے۔

بَابُ ۷۹۴ مَا جَاءَ فِي الْجُلُوْسِ قَبْلَ اَنْ تُوْضَعَ

۱۰۰۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا صَفْوَانُ بْنُ عِيْسٰى عَنْ بِشْرِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ جُنَادَةَ بْنِ اَبِيْ اُمَيَّةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اتَّبَعَ الْجَنَازَةَ لَمْ يَقْعُدْ حَتّٰى تُوْضَعَ فِي اللَّحْدِ فَعَرَضَ لَهٗ حَبْرٌ فَقَالَ هٰكَذَا نَصْنَعُ يَا مُحَمَّدُ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ خَالِفُوْهُمْ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَبِشْرُ بْنُ رَافِعٍ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ فِي الْحَدِيْثِ۔

جنازہ رکھنے سے پہلے بیٹھنا

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی جنازہ کے ساتھ تشریف لے جاتے تو جب تک اسے قبر میں نہ رکھ دیا جاتا آپ نہ بیٹھتے۔ ایک مرتبہ ایک یہودی عالم آیا تو اس نے بتایا، اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم بھی ایسا ہی کرتے ہیں۔ یہ سن کر آپ تشریف فرما ہو گئے اور فرمایا۔ ان کی مخالفت کرو۔

امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ بشر بن رافع حدیث میں قوی نہیں ہے۔

بَابُ ۷۹۵ فَضْلِ الْمُصِيْبَةِ اِذَا احْتُسِبَ

۱۰۰۸۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ سِنَانٍ قَالَ دَفَنْتُ ابْنِيْ سِنَانًا وَاَبُوْ طَلْحَةَ الْخَوْلَانِيُّ جَالِسٌ عَلٰى شَفِيْرِ الْقَبْرِ فَلَمَّا اَرَدْتُ الْخُرُوْجَ اَخَذَ بِيَدِيْ

مصیبت پر صبر کی فضیلت

حضرت ابوسنان فرماتے ہیں میں نے اپنے لڑکے سنان کو دفن کیا اس وقت ابوطلحہ خولانی قبر کے کنارے بیٹھے ہوئے تھے جب میں باہر آنے لگا تو انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا "اے ابوسنان!

فَقَالَ أَلَا أُبَشِّرُكَ يَا أَبَا سِنَانٍ قُلْتُ بَلَى قَالَ حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَرْزَبٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللّٰهُ لِمَلَائِكَتِهِ قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِي فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيَقُولُ قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهِ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيَقُولُ مَاذَا قَالَ عَبْدِي فَيَقُولُونَ حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ فَيَقُولُ اللّٰهُ ابْنُوا لِعَبْدِي بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَسَمُّوهُ بَيْتَ الْحَمْدِ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

تجھے خوشخبری نہ دوں؟ میں نے کہا ہاں کیوں نہیں۔ حضرت ابوطلحہ نے فرمایا ضحاک بن عبدالرحمن بن عرزب نے بواسطہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی آدمی کا بچہ فوت ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے تم نے میرے بندے کے لڑکے کی روح قبض کی؟ وہ کہتے ہیں ہاں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم نے اس کے دل کا پھل قبض کیا؟ وہ عرض کرتے ہیں ہاں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے کیا کہا؟ وہ عرض کرتے ہیں اس نے تیری تعریف کی اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے اس کے لیے جنت میں ایک مکان بنا دو اور اس کا نام بیت الحمد (تعریف کا گھر) رکھو۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔

بَابُ فَضْلِ الْمُصِيبَةِ إِذَا احْتَسَبَ۔

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى النَّجَاشِيِّ فَكَبَّرَ أَرْبَعًا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ أَبِي أَوْفَى وَجَابِرٍ وَأَنَسٍ وَيَزِيدَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ أَبُو عِيسَى وَيَزِيدُ بْنُ ثَابِتٍ هُوَ أَخُو زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَهُوَ أَكْبَرُ مِنْهُ شَهِدَ بَدْرًا وَزَيْدٌ لَمْ يَشْهَدْ بَدْرًا قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ يَرَوْنَ التَّكْبِيرَ عَلَى الْجَنَازَةِ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ۔

تکبیرات جنازہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حبشہ کے بادشاہ نجاشی پر نماز جنازہ پڑھی تو چار تکبیریں کہیں۔ اس باب میں حضرت ابن عباس ابن ابی اوفیٰ، جابر، انس اور یزید بن ثابت رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یزید بن ثابت، زید بن ثابت کے بڑے بھائی ہیں۔ یہ غزوہ بدر میں شریک ہوئے جب کہ زید بن ثابت نے شرکت نہیں کی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے۔ اکثر صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے۔ ان حضرات کے نزدیک جنازہ کی چار تکبیرات ہیں۔ سفیان ثوری، مالک بن انس، ابن مبارک، شافعی، احمد، اسحاق اور امام ابوحنیفہ رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

۱۰۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كَانَ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ يُكَبِّرُ عَلَى جَنَائِزِنَا أَرْبَعًا وَإِنَّهُ كَبَّرَ عَلَى جَنَازَةٍ خَمْسًا فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُهَا

عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ ہمارے جنازوں پر چار تکبیریں کہا کرتے تھے اور ایک جنازہ پر آپ نے پانچ تکبیریں کہیں ہم نے ان سے اس کے متعلق پوچھا تو فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی پانچ تکبیریں کہا کرتے تھے۔ امام ترمذی

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ رَاَوُا التَّكْبِيْرَ عَلَى الْجَنَازَةِ خَمْسًا وَقَالَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ اِذَا كَبَّرَ الْاِمَامُ عَلَى الْجَنَازَةِ خَمْسًا فَاِنَّهُ يُتَّبَعُ الْاِمَامُ۔

فرماتے ہیں۔ زید بن ارقم کی روایت حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دوسرے علماء کا یہی مسلک ہے کہ جنازہ کی پانچ تکبیریں ہیں۔ امام احمد اور اسحاق فرماتے ہیں اگر امام جنازہ پہ پانچ تکبیریں کہے تو اس کی اتباع کی جائے۔

بَابُ ٩٩ مَا يَقُوْلُ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْمَيِّتِ

جنازہ میں کیا پڑھا جائے

١٠١١۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا هِقْلُ بْنُ زِيَادٍ نَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ اِبْرَاهِيْمَ الْاَشْهَلِيُّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى عَلَى الْجَنَازَةِ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا قَالَ يَحْيٰى وَحَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَزَادَ فِيْهِ اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَاَحْيِهِ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْاِيْمَانِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ وَالِدِ اَبِيْ اِبْرَاهِيْمَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوٰى هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَرَوٰى عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيْثُ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ وَعِكْرِمَةُ رُبَّمَا يَهِمُ فِيْ حَدِيْثِ يَحْيٰى۔

ابوابراہیم اشہلی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز جنازہ میں یہ دعائیہ کلمات پڑھتے تھے۔ اے اللہ ہمارے زندوں، مردوں، حاضر، غائب، چھوٹوں، بڑوں، مردوں اور عورتوں سب کو بخش دے۔ یحییٰ فرماتے ہیں۔ مجھ سے ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً اسی طرح بیان کیا۔ البتہ اس میں یہ اضافہ ہے۔ اے اللہ ہم میں سے جسے زندہ رکھے اسے اسلام پر زندہ رکھ اور جسے موت دے اسے ایمان پر موت دے۔ اس باب میں حضرت عبدالرحمن بن عوف، عائشہ، ابوقتادہ، جابر اور عوف بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ابوابراہیم کے والد کی روایت حسن صحیح ہے۔ ہشام دستوائی اور علی بن مبارک نے یہ حدیث بواسطہ یحییٰ بن ابی کثیر اور ابوسلمہ بن عبدالرحمن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً روایت کی ہے۔ عکرمہ بن عمار نے بواسطہ یحییٰ بن ابی کثیر اور ابوسلمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً حدیث روایت کی۔ عکرمہ بن عمار کی حدیث غیر محفوظ ہے کیونکہ عکرمہ سے بسا اوقات یحییٰ کی روایت میں غلطی ہوجاتی ہے۔

١٠١٢۔ وَرَوٰى عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

بواسطہ یحییٰ بن ابی کثیر اور عبداللہ بن ابوقتادہ حضرت

ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عِيسَى وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ أَصَحُّ الرِّوَايَاتِ فِي هَذَا حَدِيثُ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ الْأَشْهَلِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ وَسَأَلْتُهُ عَنِ اسْمِ أَبِي إِبْرَاهِيمَ الْأَشْهَلِيِّ فَلَمْ يَعْرِفْهُ۔

۱۰۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى مَيِّتٍ فَفَهِمْتُ مِنْ صَلَاتِهِ عَلَيْهِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَاغْسِلْهُ بِالْبَرَدِ كَمَا يُغْسَلُ الثَّوْبُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَصَحُّ شَيْءٍ فِي هَذَا الْبَابِ هَذَا الْحَدِيثُ۔

قتادہ سے مرفوعاً حدیث مروی ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے امام بخاری سے سنا فرماتے ہیں۔ اس باب میں یحییٰ بن ابی کثیر کی روایت بواسطہ ابو ابراہیم اشہلی اور ان کے والد سب سے زیادہ صحیح ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے امام بخاری سے ابو ابراہیم اشہلی کا نام پوچھا تو انہیں معلوم نہ تھا۔

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک میت کی نماز جنازہ پڑھاتے سنا تو مجھے آپ کی یہ دعا سمجھ آئی۔ اے اللہ! اسے بخش دے۔ اس پر رحم فرما اور اسے اولوں سے اس طرح دھو دے جس طرح کپڑا دھویا جاتا ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے امام بخاری فرماتے ہیں۔ اس باب میں یہ حدیث اصح ہے۔

☆ ☆ ☆

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ عَلَى الْجَنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔

نماز جنازہ میں سورۂ فاتحہ پڑھنا۔

۱۰۱۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُثْمَانَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ عَلَى الْجَنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ شَرِيكٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِذَاكَ الْقَوِيِّ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُثْمَانَ هُوَ أَبُو شَيْبَةَ الْوَاسِطِيُّ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ وَالصَّحِيحُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَوْلُهُ مِنَ السُّنَّةِ الْقِرَاءَةُ عَلَى الْجَنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

۱۰۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَقُلْتُ لَهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پر سورۂ فاتحہ پڑھی۔ اس باب میں ام شریک رضی اللہ عنہا سے بھی روایت منقول ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عباس کی سند قوی نہیں۔ ابراہیم بن عثمان یعنی ابو شیبہ واسطی منکر الحدیث ہے۔ صحیح بات یہ ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا یہ اپنا قول ہے کہ جنازہ پر سورۂ فاتحہ پڑھنا سنت ہے۔

حضرت طلحہ بن عبداللہ بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک جنازہ پڑھا تو اس پر سورۂ فاتحہ پڑھی میں نے اس کے بارے میں استفسار کیا تو آپ نے فرمایا یہ سنت ہے

فقال انه من السنة او من تمام السنة قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم يختارون ان يقرأ بفاتحة الكتاب بعد التكبيرة الاولى وهو قول الشافعي واحمد واسحق وقال بعض اهل العلم لا يقرأ في الصلوة على الجنازة انما هو الثناء على الله والصلوة على نبيه صلى الله عليه وسلم والدعاء للميت وهو قول الثوري وغيره من اهل الكوفة۔

یا (فرمایا) تکمیل سنت سے ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دوسرے علماء کا اس پر عمل ہے۔ وہ تکبیر اولیٰ کے بعد سورۂ فاتحہ کا پڑھنا پسند کرتے ہیں۔ امام شافعی، احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں۔ نماز جنازہ میں اسے نہ پڑھا جائے کیونکہ یہ (جنازہ) اللہ تعالیٰ کی ثنا، بارگاہ رسالت مآب میں ہدیہ درود اور میت کے لیے دعا پر مشتمل ہے۔

سفیان ثوری وغیرہ اور اہل کوفہ اسی بات کے قائل ہیں۔

باب ۶۹۹ كيف الصلوة على الميت والشفاعة له

نماز جنازہ اور میت کے لیے شفاعت کا طریقہ

۱۰۱۲۔ حدثنا ابو كريب نا عبد الله بن المبارك ويونس بن بكير عن محمد بن اسحاق عن يزيد بن ابي حبيب عن مرثد عن عبد الله اليزني قال كان مالك بن هبيرة اذا صلى على جنازة فتقال الناس عليها جزأهم ثلثة اجزاء ثم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى عليه ثلثة صفوف فقد اوجب وفي الباب عن عائشة وام حبيبة وابي هريرة وميمونة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قال ابو عيسى حديث مالك بن هبيرة حديث حسن هكذا رواه غير واحد عن محمد بن اسحق وروى ابراهيم بن سعد عن محمد بن اسحق هذا الحديث وادخل بين مرثد ومالك بن هبيرة رجلا ورواية هؤلاء اصح عندنا

مرثد بن عبداللہ یزنی سے روایت ہے کہ مالک بن ہبیرہ جب کسی کی نماز جنازہ پڑھتے اور لوگ کم ہوتے تو انہیں تین صفوں میں تقسیم فرماتے۔ پھر فرماتے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس پر تین صفوں نے نماز پڑھی اس کی بخشش واجب ہو گئی۔ اس باب میں حضرت عائشہ، ام حبیبہ، ابوہریرہ اور ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث مالک بن ہبیرہ حسن ہے۔ متعدد راویوں نے اسے محمد بن اسحٰق سے یونہی روایت کیا ہے۔ ابراہیم بن سعد نے یہ حدیث محمد بن اسحٰق سے روایت کی۔ لیکن مرثد اور مالک بن ہبیرہ کے درمیان ایک اور شخص کا واسطہ ذکر کیا ہے۔ ہمارے نزدیک ان حضرات کی روایت زیادہ صحیح ہے۔

۱۰۱۳۔ حدثنا ابن ابي عمر نا عبد الوهاب

۱۰۱۳۔ حضرت عبداللہ بن یزید (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا)

الثقفی عن ایوب وثنا احمد بن منیع وعلی بن حجر قالا نا اسمٰعیل بن ابراھیم عن ایوب عن ابی قلابة عن عبد اللّٰہ بن یزید رضیع کان لعائشة عن عائشة عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال لا یموت احد من المسلمین فتصلی علیہ امة من المسلمین یبلغوا ان یکونوا مائة فیشفعوا لہ الا شفعوا فیہ وقال علی فی حدیثہ مائة فما فوقھا قال ابو عیسٰی حدیث عائشة حدیث حسن صحیح وقد اوقفہ بعضھم ولم یرفعہ۔

کے رضاعی بھائی) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مسلمان میت پر سو مسلمانوں کی جماعت نماز جنازہ پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے اس کی شفاعت کرے تو اس کے حق میں ان کی شفاعت قبول ہوتی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس روایت میں "سو یا اس سے زیادہ" کے الفاظ منقول ہیں۔

امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث عائشہ حسن صحیح ہے۔ بعض نے اسے موقوف رکھا مرفوع نہیں بیان کیا۔

باب ما جاء فی کراھیة الصلوٰة علی الجنازة عند طلوع الشمس وعند غروبھا

طلوع وغروب کے وقت نماز جنازہ پڑھنا

١٠١٨۔ حدثنا ھناد نا وکیع عن موسٰی بن علی بن رباح عن ابیہ عن عقبة بن عامر الجھنی قال ثلث ساعات کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ینھانا ان نصلی فیھن او نقبر فیھن موتانا حین تطلع الشمس بازغة حتی ترتفع وحین یقوم قائم الظھیرة حتی تمیل وحین تضیف للغروب حتی تغرب قال ابو عیسٰی ھذا حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند بعض اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم وغیرھم یکرھون الصلوٰة علی الجنازة فی ھذہ الساعات وقال ابن المبارک معنی ھذا الحدیث ان نقبر فیھن موتانا یعنی الصلوٰة علی الجنازة وکرہ الصلوٰة علی الجنازة عند طلوع الشمس وعند غروبھا واذا انتصف النھار حتی تزول الشمس وھو قول احمد واسحٰق وقال الشافعی لا باس ان یصلی علی الجنازة

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تین اوقات میں نماز جنازہ پڑھنے اور (میت کو) دفنانے سے منع فرمایا۔ طلوع آفتاب کے وقت جب تک کہ بلند نہ ہو جائے، دوپہر کے وقت۔ حتیٰ کہ سورج ڈھل جائے اور غروب کے وقت جب تک کہ پوری طرح غروب نہ ہو جائے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء کرام کا اس پر عمل ہے۔ ان کے نزدیک ان ساعات میں نماز جنازہ پڑھنا مکروہ ہے۔ ابن مبارک فرماتے ہیں۔ اس حدیث کے اس جملہ کہ "ہمیں ان اوقات میں مردوں کو دفنانے سے منع فرمایا" کا مطلب (بھی) نماز جنازہ پڑھنا ہے۔ ابن مبارک کے نزدیک بھی ان تینوں اوقات میں نماز جنازہ پڑھنا مکروہ ہے۔ امام احمد اور اسحٰق رحمہما اللہ کا بھی یہی قول ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ جن اوقات میں نماز پڑھنا مکروہ ہے ان

في الساعات التي تكره فيهن الصلوٰة۔

باب في الصلوٰة على الأطفال۔

١٠١٩۔ حدثنا بشر بن آدم ابن بنت أزهر السمان نا إسمٰعيل بن سعيد بن عبيد الله نا أبي عن زياد بن جبير بن حية عن أبيه عن المغيرة بن شعبة أن النبي صلى الله عليه وسلم قال الراكب خلف الجنازة والماشي حيث يشاء منها والطفل يصلى عليه قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح رواه إسرائيل وغير واحد عن سعيد بن عبيد الله والعمل عليه عند بعض أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم قالوا يصلى على الطفل وإن لم يستهل بعد أن يعلم أنه خلق وهو قول أحمد وإسحٰق۔

باب ما جاء في ترك الصلوٰة على الطفل حتى يستهل۔

١٠٢٠۔ حدثنا أبو عمار الحسين بن حريث نا محمد بن يزيد عن إسمٰعيل بن مسلم عن أبي الزبير عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الطفل لا يصلى عليه ولا يرث ولا يورث حتى يستهل قال أبو عيسى هذا حديث قد اضطرب الناس فيه فرواه بعضهم عن أبي الزبير عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم مرفوعا وروى أشعث بن سوار وغير واحد عن أبي الزبير عن جابر موقوفا وكأن هذا أصح من الحديث المرفوع وقد ذهب بعض أهل العلم إلى هذا

میں نماز جنازہ پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

بچوں پر نماز جنازہ پڑھنا

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "سوار، جنازہ کے پیچھے رہے، پیادہ جیسے چاہے (آگے یا پیچھے چلے) اور بچے پر نماز جنازہ پڑھی جائے۔" امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسرائیل اور کئی دوسرے محدثین نے اسے سعید بن عبید اللہ سے روایت کیا۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اسی پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں۔ بچے کی نماز جنازہ پڑھی جائے۔ اگرچہ وہ (پیدائش کے بعد) آواز نہ نکالے۔ بشرطیکہ اس کا پیدا ہونا معلوم ہو جائے۔

پیدا ہونے کے بعد بچہ نہ روئے تو اس کی نماز نہیں

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "بچہ پیدا ہونے کے بعد جب تک نہ روئے اس کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے نہ وہ وارث ہوگا اور نہ اس کا ترکہ قابل وراثت ہوگا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ اس حدیث (کی روایت) میں اضطراب ہے۔ بعض رواۃ نے اسے بواسطہ ابوالزبیر اور جابر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کیا۔ اور اشعث بن سوار اور کئی دوسرے راویوں نے اسے ابوالزبیر کے واسطہ سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے موقوفاً روایت کیا۔ مرفوع روایت سے یہ زیادہ صحیح ہے۔ بعض علماء کا اسی پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں۔

وَقَالُوْا لَا يُصَلّٰى عَلَى الطِّفْلِ حَتّٰى يَسْتَهِلَّ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ۔

بچہ پیدا شدہ شخص کے لیے جب تک نہ روئے اس کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے۔ سفیان ثوری اور امام شافعی اسی کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْمَيِّتِ فِي الْمَسْجِدِ۔

مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا

۱۰۲۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ حَمْزَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى سُهَيْلِ بْنِ الْبَيْضَاءِ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالَ الشَّافِعِيُّ قَالَ مَالِكٌ يُصَلّٰى عَلَى الْمَيِّتِ فِي الْمَسْجِدِ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ يُصَلّٰى عَلَى الْمَيِّتِ فِي الْمَسْجِدِ وَاحْتَجَّ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ابو محمد حضرت) سہیل بن بیضاء کی نماز جنازہ مسجد میں پڑھی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور بعض علماء کا اسی پر عمل ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ امام مالک نے فرمایا کہ مسجد میں نماز جنازہ نہ پڑھی جائے۔ امام شافعی کا اپنا قول یہ ہے کہ مسجد میں پڑھی جائے امام شافعی رحمہ اللہ نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ اَيْنَ يَقُوْمُ الْاِمَامُ مِنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ۔

نماز جنازہ میں امام کہاں کھڑا ہو

۱۰۲۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِيْ غَالِبٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَلٰى جَنَازَةِ رَجُلٍ فَقَامَ حِيَالَ رَأْسِهِ ثُمَّ جَاءُوْا بِجَنَازَةِ امْرَأَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالُوْا يَا اَبَا حَمْزَةَ صَلِّ عَلَيْهَا فَقَامَ حِيَالَ وَسَطِ السَّرِيْرِ فَقَالَ لَهُ الْعَلَاءُ بْنُ زِيَادٍ هٰكَذَا رَأَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْجَنَازَةِ مَقَامَكَ مِنْهَا وَمِنَ الرَّجُلِ مَقَامَكَ مِنْهُ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ احْفَظُوْا وَفِي الْبَابِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ هَمَّامٍ مِثْلَ هٰذَا وَرَوٰى وَكِيْعٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ هَمَّامٍ فَوَهِمَ

ابو غالب فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ایک مرد کی نماز جنازہ پڑھی تو حضرت انس رضی اللہ عنہ اس کے سرہانے کی طرف کھڑے ہوئے۔ پھر لوگ ایک قریشی عورت کا جنازہ لائے اور عرض کیا اے ابو حمزہ! اس کی نماز جنازہ پڑھائیں۔ تو آپ چارپائی کے درمیان کے مقابل کھڑے ہوئے۔ اس پر حضرت علاء بن زیاد نے فرمایا کیا آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے ہی دیکھا ہے۔ وہ مرد اور عورت کے جنازہ پر اسی مقام پر کھڑے ہوئے جہاں آپ کھڑے ہوئے ہیں؟ حضرت انس نے فرمایا ہاں۔ جنازہ سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا "اسے یاد رکھو" اس باب میں حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث انس حسن ہے۔

فِيْهِ فَقَالَ عَنْ غَالِبٍ عَنْ اَنَسٍ وَالصَّحِيْحُ عَنْ اَبِيْ غَالِبٍ وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَبْدُ الْوَارِثِ ابْنُ سَعِيْدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ اَبِيْ غَالِبٍ مِثْلَ رِوَايَةِ هَمَّامٍ وَاخْتَلَفُوْا فِيْ اسْمِ اَبِيْ غَالِبٍ هٰذَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ اِسْمُهُ نَافِعٌ وَيُقَالُ رَافِعٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ۔

متعدد لوگوں نے اسے ہمام سے اسی طرح نقل کیا ہے۔ وکیع نے ہمام سے یہ حدیث روایت کی لیکن ان سے خطا واقع ہوئی اور انہوں نے ابوغالب کی بجائے غالب کہا۔ عبدالوارث بن سعید اور کئی دوسرے رواۃ نے ابوغالب سے ہمام کی طرح روایت کیا۔ اس ابوغالب کے نام میں اختلاف ہے بعض نے نافع بیان کیا اور بعض نے رافع کہا۔ علماء کا اس حدیث پر عمل ہے امام احمد اور اسحاق بھی اسی کے قائل ہیں۔

۱۰۲۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ وَالْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنِ الْحُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلَى امْرَاَةٍ فَقَامَ وَسَطَهَا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنِ الْحُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کی نماز جنازہ پڑھی۔ تو آپ ... جنازہ کے وسط میں کھڑے ہوئے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ نے حسین معلم سے اسے روایت کیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ تَرْكِ الصَّلٰوةِ عَلَى الشَّهِيْدِ۔

شہید کی نماز جنازہ نہ پڑھنا

۱۰۲۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلٰى اُحُدٍ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَيُّهُمَا اَكْثَرُ حِفْظًا لِّلْقُرْاٰنِ فَاِذَا اُشِيْرَ لَهُ اِلٰى اَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ فَقَالَ اَنَا شَهِيْدٌ عَلٰى هٰؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَمَرَ بِدَفْنِهِمْ فِيْ دِمَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوْا وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُوِيَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شہداء احد میں سے دو دو کو ایک ایک کپڑے میں جمع فرماتے اور پوچھتے ان میں کس کو قرآن زیادہ یاد ہے جب ان میں سے ایک کی طرف اشارہ کیا جاتا تو اسے قبر میں آگے کرتے اور فرماتے میں قیامت کے دن ان پر گواہ ہوں گا۔ آپ نے انہیں خون کے ساتھ ہی دفن کرنے کا حکم فرمایا۔ اور نہ تو ان کی نماز جنازہ پڑھی۔ اور نہ ہی انہیں غسل دیا گیا ہے۔ اس باب میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث جابر حسن صحیح ہے۔ بواسطہ زہری حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی یہ حدیث مرفوعاً مروی ہے۔ انہی کے واسطہ سے عبداللہ بن ثعلبہ بن ابی صعیر سے بھی روایت کی گئی ہے۔ بعض محدثین نے اسے حضرت جابر رضی اللہ عنہ

ابن ابي صعير عن النبي صلى الله عليه وسلم ومنهم من ذكره عن جابر وقد اختلف اهل العلم في الصلوة على الشهيد فقال بعضهم لا يصلى على الشهيد فقال بعضهم لا يصلى على الشهيد وهو قول اهل المدينة وبه يقول الشافعي و احمد وقال بعضهم يصلى على الشهيد واحتجوا بحديث النبي صلى الله عليه وسلم انه صلى على حمزة وهو قول الثوري واهل الكوفة و به يقول اسحق۔

سے روایت کیا ہے۔ شہید کی نماز جنازہ پڑھنے میں علماء کا اختلاف ہے بعض علماء کے نزدیک شہید کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے علماء مدینہ بھی اسی کے قائل ہیں۔ امام شافعی اور احمد رحمہما اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔ جب کہ بعض علماء کے نزدیک شہید کی نماز جنازہ پڑھی جائے ان علماء نے حدیث شریف سے استدلال کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھی۔ سفیان ثوری اور اہل کوفہ (حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ وغیرہ) کا یہی قول ہے اور امام اسحق بھی اسی کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْقَبْرِ

۱۲۵ - حدثنا احمد بن منيع نا هشيم اخبرنا الشيباني نا الشعبي قال اخبرني من راى النبي صلى الله عليه وسلم وراى قبرا منتبذا فصف اصحابه فصلى عليه فقيل له من اخبرك فقال ابن عباس وفي الباب عن انس وبريدة ويزيد بن ثابت وابي هريرة وعامر بن ربيعة وابي قتادة وسهل بن حنيف قال ابوعيسى حديث ابن عباس حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اكثر اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم وهو قول الشافعي واحمد واسحق وقال بعض اهل العلم لا يصلى على القبر وهو قول مالك بن انس وقال ابن المبارك اذا دفن الميت ولم يصل عليه صلى على القبر وراى ابن المبارك الصلوة على القبر وقال احمد واسحق يصلى على القبر الى شهر وقالا اكثر ما سمعنا عن ابن المسيب ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى على قبر ام سعد بن عبادة بعد شهر۔

قبر پر نماز پڑھنا

شعبی فرماتے ہیں مجھ سے اس آدمی نے بیان کیا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا اور اس نے ایک الگ قبر دیکھی جس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کی صف بندی فرمائی اور نماز پڑھائی۔ شعبی سے پوچھا گیا آپ کو کس نے بتایا انہوں نے فرمایا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے۔ اس باب میں حضرت انس، بریدہ، یزید بن ثابت، ابوہریرہ، عامر بن ربیعہ، ابوقتادہ اور سہل بن حنیف رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے اکثر صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اسی پر عمل ہے۔ امام شافعی، احمد اور اسحق رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں۔ بعض علماء فرماتے ہیں قبر پر نماز جنازہ نہ پڑھی جائے۔ امام مالک بن انس رحمہ اللہ کا یہی مسلک ہے۔ امام ابن مبارک فرماتے ہیں اگر میت کو نماز جنازہ پڑھے بغیر دفن کیا جائے تو قبر پر نماز پڑھی جائے۔ ابن مبارک کے نزدیک قبر پر نماز جائز ہے۔ امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ فرماتے ہیں قبر پر ایک ماہ تک نماز پڑھنا درست ہے۔ وہ دونوں حضرات فرماتے ہیں ہم نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے اکثر سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سعد بن عبادہ کی قبر پر ایک ماہ بعد نماز پڑھی۔ [1]

[1] اس سے مراد دعا و استغفار ہے یا یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات سے ہے۔ (مترجم)

١٠٢٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أُمَّ سَعْدٍ مَاتَتْ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَائِبٌ فَلَمَّا قَدِمَ صَلَّى عَلَيْهَا وَقَدْ مَضَى لِذَلِكَ شَهْرٌ۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت ام سعد رضی اللہ عنہا کے انتقال پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم موجود نہ تھے۔ ایک ماہ بعد آپ تشریف لائے تو ان پر نماز جنازہ پڑھی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّجَاشِيِّ۔

نجاشی کی نماز جنازہ

١٠٢٧ - حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ وَحُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَا نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ نَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَخَاكُمُ النَّجَاشِيَّ قَدْ مَاتَ فَقُومُوا فَصَلُّوا عَلَيْهِ قَالَ فَقُمْنَا فَصَفَفْنَا كَمَا يُصَفُّ عَلَى الْمَيِّتِ وَصَلَّيْنَا عَلَيْهِ كَمَا يُصَلَّى عَلَى الْمَيِّتِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ وَأَبِي سَعِيدٍ وَحُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ وَجَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَاهُ أَبُو قِلَابَةَ عَنْ عَمِّهِ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَأَبُو الْمُهَلَّبِ اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍو وَيُقَالُ لَهُ مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا "تمہارے بھائی نجاشی (شاہ حبشہ) کا انتقال ہو گیا۔ اٹھو اور اس پر نماز جنازہ پڑھو۔" حضرت عمران فرماتے ہیں۔ ہم کھڑے ہوئے اور اسی طرح صفیں باندھیں جس طرح میت پر باندھی جاتی ہیں۔ اور اسی طرح نماز پڑھی جس طرح میت پر پڑھی جاتی ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ، جابر بن عبداللہ، ابو سعید، حذیفہ بن اسید اور جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ ابو قلابہ نے اپنے چچا ابو مہلب کے واسطہ سے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے اسے روایت کیا۔ ابو مہلب کا نام عبدالرحمن بن عمرو ہے۔ معاویہ بن عمرو بھی کہا جاتا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ۔

نماز جنازہ کی فضیلت

١٠٢٨ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو نَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَلَهُ قِيرَاطٌ وَمَنْ تَبِعَهَا حَتَّى

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز جنازہ پڑھی اس کے لیے ایک قیراط اور جو جنازہ کے پیچھے چلا یہاں تک کہ دفن سے فارغ ہوا تو اس کے لیے دو

يُقْضَى دَفْنُهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ أَحَدُهُمَا أَوْ أَصْغَرُهُمَا مِثْلُ أُحُدٍ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِابْنِ عُمَرَ فَأَرْسَلَ إِلَى عَائِشَةَ فَسَأَلَهَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَتْ صَدَقَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَقَدْ فَرَّطْنَا فِي قَرَارِيطَ كَثِيرَةٍ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْبَرَاءِ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَابْنِ عُمَرَ وَثَوْبَانَ قَالَ أَبُوْ عِيسٰى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ۔

قیراط ہیں۔ ان میں ایک یا (فرمایا) ان میں سے چھوٹا قیراط احد پہاڑ جتنا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ بات بتائی تو انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس کسی کو بھیج کر اس کے بارے میں دریافت کیا ام المومنین نے فرمایا حضرت ابوہریرہ نے سچ کہا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہم بہت کی قیراطوں کے حصول میں پیچھے رہ گئے۔ اس باب میں حضرت براء، عبداللہ بن مغفل، عبداللہ بن مسعود، ابوسعید، ابی بن کعب، ابن عمر اور ثوبان رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے اور آپ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

بَابٌ آخَرُ

عنوان بالا کا دوسرا باب

١٠٢٩۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ نَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْمُهَزِّمِ يَقُولُ صَحِبْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَشْرَ سِنِينَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً وَحَمَلَهَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ قَضٰى مَا عَلَيْهِ مِنْ حَقِّهَا قَالَ أَبُوْ عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ لَمْ يَرْفَعْهُ وَأَبُو الْمُهَزِّمِ اسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ سُفْيَانَ وَضَعَّفَهُ شُعْبَةُ۔

ابوالمہزم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں دس سال حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں رہا میں نے ان سے سنا فرماتے تھے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو جنازہ کے پیچھے چلا اور اسے تین مرتبہ اٹھایا اس نے جنازہ کا وہ حق ادا کر دیا جو اس کے ذمہ تھا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ بعض محدثین نے اسے اسی سند کے ساتھ غیر مرفوع روایت کیا ہے۔ ابوالمہزم کا نام یزید بن سفیان ہے۔ شعبہ نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ۔

جنازہ کے لیے کھڑا ہونا

١٠٣٠۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا لَهَا حَتّٰى تُخَلِّفَكُمْ أَوْ تُوضَعَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَجَابِرٍ وَسَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ وَقَيْسِ بْنِ سَعْدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُوْ عِيسٰى حَدِيثُ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ یہاں تک کہ وہ تم سے گزر جائے یا رکھ دیا جائے۔ اس باب میں حضرت ابوسعید، جابر، سہل بن حنیف، قیس بن سعد اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث عامر بن ربیعہ حسن صحیح ہے۔

١٠٣١- حدثنا نصر بن علي الجهضمي والحسن بن علي الحلواني قالا نا وهب بن جرير نا هشام الدستوائي عن يحيى بن أبي كثير عن أبي سلمة عن أبي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا رأيتم الجنازة فقوموا فمن تبعها فلا يقعدن حتى توضع قال أبو عيسى حديث أبي سعيد في هذا الباب حديث حسن صحيح وهو قول أحمد وإسحق قالا من تبع جنازة فلا يقعدن حتى توضع عن أعناق الرجال وقد روي عن بعض أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم أنهم كانوا يتقدمون الجنازة ويقعدون قبل أن تنتهي إليهم الجنازة وهو قول الشافعي۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جنازہ (آتا) دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور تم میں سے جو کوئی جنازہ کے پیچھے جائے تو جب تک جنازہ رکھ نہ دیا جائے ہرگز نہ بیٹھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ اس باب میں حضرت ابو سعید کی روایت حسن صحیح ہے۔ امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ کا یہی قول ہے وہ فرماتے ہیں جنازہ کے پیچھے جانے والا اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک جنازہ لوگوں کی گردنوں سے (نیچے) رکھ نہ دیا جائے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء کے بارے میں منقول ہے کہ وہ جنازہ سے آگے بڑھ جاتے اور جنازہ پہنچنے سے پہلے بیٹھ جاتے۔ امام شافعی رحمہ اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔

باب في الرخصة في ترك القيام لها۔

جنازہ کے لیے نہ اٹھنا

١٠٣٢- حدثنا قتيبة نا الليث بن سعد عن يحيى بن سعيد عن واقد وهو ابن عمرو بن سعد بن معاذ عن نافع بن جبير عن مسعود بن الحكم عن علي بن أبي طالب أنه ذكر القيام في الجنائز حتى توضع فقال علي قام رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قعد وفي الباب عن الحسن بن علي وابن عباس قال أبو عيسى حديث علي حسن صحيح وفيه رواية أربعة من التابعين بعضهم عن بعض والعمل على هذا عند بعض أهل العلم قال الشافعي وهذا أصح شيء في هذا الباب ناسخ للحديث الأول إذا رأيتم الجنازة فقوموا وقال أحمد إن شاء قام وإن شاء لم يقم واحتج بأن النبي صلى الله عليه وسلم قد روي عنه أنه قام ثم قعد وهكذا قال إسحق بن إبراهيم

مسعود بن حکم سے مروی ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے سامنے جنازہ کے رکھے جانے تک اس کے لیے کھڑے ہونے کا ذکر کیا گیا۔ تو آپ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (جنازہ کے لیے) کھڑے ہوئے اور پھر تشریف فرما ہوگئے۔ اس باب میں حضرت حسن بن علی اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث علی حسن صحیح ہے۔ اس میں چار تابعین راوی ہیں۔ جو ایک دوسرے سے روایت کرتے ہیں۔ بعض علماء کا اسی پر عمل ہے امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ اس باب میں یہ حدیث زیادہ صحیح ہے۔ اور پہلی حدیث کی ناسخ ہے جس میں یہ فرمایا گیا کہ "جنازہ دیکھ کر کھڑے ہو جاؤ" امام احمد فرماتے ہیں کھڑا ہونے اور نہ ہونے کا اختیار ہے۔ انہوں نے اس سے استدلال کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور پھر تشریف فرما ہوگئے۔ اسحق بن ابراہیم نے یہی فرمایا اور حضرت علی

ومعنی قول علي قام النبي صلی الله علیه وسلم في الجنازة ثم قعد يقول كان النبي صلی الله علیه وسلم يقوم إذا رأى الجنازة ثم ترك ذلك بعد فكان لا يقوم إذا رأى الجنازة۔

رضی اللہ عنہ کے قول کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنازہ کے لیے کھڑے ہوئے اور بیٹھ گئے کا مطلب یہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جنازہ دیکھ کر کھڑے ہوتے اور پھر بیٹھ جایا کرتے تھے بعد میں آپ نے یہ طریقہ ترک فرمایا اور پھر آپ جنازہ دیکھ کر کھڑے نہیں ہوتے تھے

باب ما جاء في قول النبي صلی الله علیه وسلم اللحد لنا والشق لغيرنا۔

لحد کی فضیلت

۱۰۳۳- حدثنا أبو كريب ونصر بن عبد الرحمن الكوفي ويوسف بن موسى القطان البغدادي قالوا نا حكام بن سلم عن علي بن عبد الأعلى عن أبيه عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال قال النبي صلی الله علیه وسلم اللحد لنا والشق لغيرنا وفي الباب عن جرير بن عبد الله وعائشة وابن عمر وجابر قال أبو عيسى حديث ابن عباس حديث غريب من هذا الوجه۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لحد (بغلی قبر) ہمارے لیے اور شق (صندوق کی طرح قبر) دوسرے لوگوں کے لیے ہے۔ اس باب میں حضرت جریر بن عبداللہ، عائشہ، ابن عمر اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابن عباس اس طریق سے غریب ہے۔

باب ما جاء ما يقول إذا أدخل الميت قبره۔

میت کو قبر میں اتارتے وقت کیا کہا جائے

۱۰۳۴- حدثنا أبو سعيد الأشج نا أبو خالد الأحمر نا الحجاج عن نافع عن ابن عمر أن النبي صلی الله علیه وسلم كان إذا أدخل الميت القبر وقال أبو خالد إذا وضع الميت في لحده قال مرة بسم الله وبالله وعلى ملة رسول الله وقال مرة بسم الله وبالله وعلى سنة رسول الله صلی الله علیه وسلم قال أبو عيسى هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه وقد روي من غير هذا الوجه أيضا عن ابن عمر عن النبي صلی الله علیه وسلم ورواه أبو الصديق الناجي عن ابن عمر عن النبي

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میت کو قبر میں داخل کرتے وقت اور ابو خالد کی روایت میں میت کو قبر میں رکھتے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی فرماتے "بسم اللہ وباللہ وعلی ملۃ رسول اللہ" اور بعض اوقات "بسم اللہ وباللہ وعلی سنۃ رسول اللہ" فرماتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔ اس طریق کے علاوہ بھی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً مروی ہے۔ ابو صدیق ناجی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً اور موقوفاً (دونوں طرح) روایت کیا ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِي الصِّدِّيْقِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوْفًا اَيْضًا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ يُلْقَى تَحْتَ الْمَيِّتِ فِي الْقَبْرِ۔

۱۰۳۵۔ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ الطَّائِيُّ نَا عُثْمَانُ بْنُ فَرْقَدٍ قَالَ سَمِعْتُ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ الَّذِيْ اَلْحَدَ قَبْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبُوْ طَلْحَةَ وَالَّذِيْ اَلْقَى الْقَطِيْفَةَ تَحْتَهُ شُقْرَانُ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَعْفَرٌ وَاَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ شُقْرَانَ يَقُوْلُ اَنَا وَاللّٰهِ طَرَحْتُ الْقَطِيْفَةَ تَحْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَبْرِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ شُقْرَانَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَرَوٰى عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ فَرْقَدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ۔

۱۰۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْ جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جُعِلَ فِي قَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطِيْفَةٌ حَمْرَاءُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوٰى شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ الْقَصَّابِ وَاسْمُهُ عِمْرَانُ بْنُ اَبِيْ عَطَاءٍ وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ جَمْرَةَ الضُّبَعِيِّ وَاسْمُهُ نَصْرُ بْنُ عِمْرَانَ وَكِلَاهُمَا مِنْ اَصْحَابِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ كَرِهَ اَنْ يُلْقَى تَحْتَ الْمَيِّتِ فِي الْقَبْرِ شَيْءٌ وَاِلٰى هٰذَا ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ فِي مَوْضِعٍ اٰخَرَ۔

۱۰۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَيَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْ جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهٰذَا اَصَحُّ۔

قبر میں میت کے نیچے کپڑا بچھانا

جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے لحد میں اتارا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام شقران نے آپ کے نیچے چادر بچھائی۔ جعفر فرماتے ہیں مجھے ابن ابی رافع نے بتایا کہ میں نے شقران سے سنا انہوں نے فرمایا قسم بخدا! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر انور میں آپ کے (جسد اطہر کے) نیچے چادر بچھائی۔" اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت منقول ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث شقران حسن غریب ہے۔ علی بن مدینی نے عثمان بن فرقد سے یہ حدیث روایت کی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر انور میں سرخ چادر بچھائی گئی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ نے اسے ابو حمزہ قصاب سے روایت کیا۔ ان کا نام عمران بن عطاء ہے۔ اور ابو جمرہ ضبعی سے بھی روایت ہے۔ ان کا نام نصر بن عمران ہے۔ یہ دونوں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے شاگرد ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بھی مروی ہے کہ میت کے نیچے قبر میں کچھ بچھانا مکروہ ہے بعض علماء کا یہی مذہب ہے۔

محمد بن بشار نے بواسطہ محمد بن جعفر و یحییٰ، شعبہ اور ابو جمرہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

بَابُ ٤١٥ مَا جَاءَ فِي تَسْوِيَةِ الْقَبْرِ

١٠٣٨ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ لِأَبِي الْهَيَّاجِ الْأَسَدِيِّ أَبْعَثُكَ عَلٰى مَا بَعَثَنِيْ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا تَدَعَ قَبْرًا مُشْرِفًا إِلَّا سَوَّيْتَهُ وَلَا تِمْثَالًا إِلَّا طَمَسْتَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَلِيٍّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ يَكْرَهُوْنَ أَنْ يُرْفَعَ الْقَبْرُ فَوْقَ الْأَرْضِ قَالَ الشَّافِعِيُّ أَكْرَهُ أَنْ يُرْفَعَ الْقَبْرُ إِلَّا بِقَدْرِ مَا يُعْرَفُ أَنَّهُ قَبْرٌ لِكَيْلَا يُوْطَأَ وَلَا يُجْلَسَ عَلَيْهِ۔

قبر برابر کرنا

حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت ابوالہیاج سے فرمایا۔ میں تمہیں اس کام کے لیے بھیجتا ہوں جس کے لیے مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا تھا اور وہ یہ ہے کہ ہر اونچی قبر کو برابر کر دو[1] اور ہر صورت کو مٹا دو (مطلقاً) اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث علی حسن ہے۔ اور بعض علماء کا اس پر عمل ہے۔ وہ قبر کا زمین سے بلند ہونا مکروہ خیال کرتے ہیں۔ امام شافعی فرماتے ہیں میرے نزدیک قبر کا زیادہ اونچا کرنا مکروہ ہے البتہ اتنا اونچا کی جائے جس سے کہ قبر ہونا معلوم ہو تاکہ وہ روندی جائے اور بیٹھنے سے محفوظ رہے۔

بَابُ ٤١٦ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْوَطْيِ عَلَى الْقُبُوْرِ وَالْجُلُوْسِ عَلَيْهَا۔

١٠٣٩ـ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْ إِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ عَنْ أَبِيْ مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْلِسُوْا عَلَى الْقُبُوْرِ وَلَا تُصَلُّوْا إِلَيْهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ وَبَشِيْرِ بْنِ الْخَصَاصِيَةِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ۔

قبروں کو روندنا اور ان پر بیٹھنا منع ہے

ابو مرثد غنوی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نہ تو قبروں پر بیٹھو اور نہ ان کی طرف نماز پڑھو۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ، عمرو بن حزم اور بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ محمد بن بشار نے بواسطہ عبدالرحمٰن بن مہدی، عبداللہ بن مبارک سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔

١٠٤٠ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَأَبُوْ عَمَّارٍ قَالَا نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ

بسر بن عبیداللہ نے بواسطہ واثلہ بن اسقع ابو مرثد غنوی رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث

[1] اس سے مراد بالکل زمین کے برابر کرنا نہیں بلکہ کچھ کم کرنا ہے۔ (لمعات وغیرہ) (مترجم)

جَابِرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ عَنْ أَبِي مَرْثَدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَيْسَ فِيهِ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ وَهٰذَا الصَّحِيحُ قَالَ أَبُو عِيسَى قَالَ مُحَمَّدٌ حَدِيثُ ابْنِ الْمُبَارَكِ خَطَأٌ أَخْطَأَ فِيهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَزَادَ فِيهِ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ وَإِنَّمَا هُوَ بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ هٰكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ وَلَيْسَ فِيهِ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ وَبُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ قَدْ سَمِعَ مِنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ۔

روایت کی، اس میں ابو ادریس کا واسطہ مذکور نہیں، اور یہی صحیح ہے امام ترمذی فرماتے ہیں۔ امام بخاری نے فرمایا۔ حدیث ابن مبارک میں خطا واقع ہوئی۔ ابن مبارک سے غلطی ہوئی ابو ادریس خولانی کا واسطہ ذکر کیا حالانکہ یہ واسطہ نہیں بلکہ بسر بن عبیداللہ، بلا واسطہ، واثلہ بن اسقع سے روایت کرتے ہیں۔ متعدد رواۃ نے یونہی عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر سے ابو ادریس کے واسطہ کے بغیر روایت کیا ہے۔

بسر بن عبیداللہ کو واثلہ بن اسقع سے سماع حاصل ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ تَجْصِيصِ الْقُبُورِ وَالْكِتَابَةِ عَلَيْهَا۔

قبروں کو گچ کرنا اور ان پر لکھنا

۱۰۵۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْأَسْوَدِ أَبُو عَمْرٍو الْبَصْرِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُجَصَّصَ الْقُبُورُ وَأَنْ يُكْتَبَ عَلَيْهَا وَأَنْ يُبْنَى عَلَيْهَا وَأَنْ تُوطَأَ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرٍ وَرَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمُ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ فِي تَطْيِينِ الْقُبُورِ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ لَا بَأْسَ أَنْ يُطَيَّنَ الْقَبْرُ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو پختہ کرنے، ان پر لکھنے، عمارت بنانے اور ان کو روندنے سے منع فرمایا[1]۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔ بعض علماء جن میں حضرت حسن بصری رحمہ اللہ بھی ہیں انہوں نے قبروں کو گارے سے لیپنے کی اجازت دی ہے۔ امام شافعی بھی اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔

بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا دَخَلَ الْمَقَابِرَ۔

قبرستان میں داخل ہوتے وقت کیا کہے

۱۰۵۲ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ عَنْ أَبِي كُدَيْنَةَ عَنْ قَابُوسَ بْنِ أَبِي ظَبْيَانَ عَنْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ کی قبروں کے پاس

[1] اگر زینت اور تکلفات سے پرہیز اور بے ادبی سے بچاؤ کی صورت ممکن ہو تو چونہ وغیرہ کرنے اور لکھنے میں کوئی حرج نہیں جیسا کہ لمعات میں علامہ [illegible] کی وجہ یہی زینت اور بے ادبی بیان کی گئی ہے (مترجم)

أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُورِ الْمَدِينَةِ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْقُبُورِ يَغْفِرُ اللهُ لَنَا وَلَكُمْ أَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ فِي الْأَثَرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَعَائِشَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَأَبُو كُدَيْنَةَ اسْمُهُ يَحْيَى ابْنُ الْمُهَلَّبِ وَأَبُو ظَبْيَانَ اسْمُهُ حُصَيْنُ بْنُ جُنْدُبٍ۔

سے گزرے تو ان کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ اے اہل قبور! تمہیں سلام ہو اللہ تعالیٰ تمہاری اور ہماری مغفرت فرمائے تم ہم سے پہلے پہنچے اور ہم تمہارے پیچھے پیچھے آنے والے ہیں۔ اس باب میں حضرت بریدہ اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابن عباس حسن غریب ہے۔ ابو کدینہ کا نام یحییٰ بن مہلب ہے اور ابو ظبیان کا نام حصین بن جندب ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي زِيَارَةِ الْقُبُورِ۔

زیارتِ قبور

١٠٤٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ قَالُوا نَا أَبُو عَاصِمٍ النَّبِيلُ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَقَدْ أُذِنَ لِمُحَمَّدٍ فِي زِيَارَةِ قَبْرِ أُمِّهِ فَزُورُوهَا فَإِنَّهَا تُذَكِّرُ الْآخِرَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَأَنَسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ بُرَيْدَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ بِزِيَارَةِ الْقُبُورِ بَأْسًا وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ۔

حضرت سلیمان بن بریدہ (رضی اللہ عنہما) اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں تمہیں زیارت قبور سے منع کرتا تھا بلاشبہ اب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ پس تم بھی قبروں کی زیارت کیا کرو کیونکہ یہ آخرت کی یاد دلاتی ہے۔ اس باب میں حضرت ابو سعید، ابو مسعود، انس، ابوہریرہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث بریدہ حسن صحیح ہے۔ علماء کا اس پر عمل ہے۔ اور وہ زیارت قبور میں کچھ حرج نہیں سمجھتے۔ ابن مبارک شافعی احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ زِيَارَةِ الْقُبُورِ لِلنِّسَاءِ۔

عورت کے لیے زیارتِ قبور کی ممانعت

١٠٤٤- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (کثرت سے) قبروں کی زیارت

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَأٰى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ هٰذَا كَانَ قَبْلَ أَنْ يُرَخِّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَلَمَّا رَخَّصَ دَخَلَ فِي رُخْصَتِهِ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّمَا كُرِهَ زِيَارَةُ الْقُبُوْرِ لِلنِّسَاءِ لِقِلَّةِ صَبْرِهِنَّ وَكَثْرَةِ جَزَعِهِنَّ۔

بَابُ ۲۱۶ مَا جَاءَ فِي زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ لِلنِّسَاءِ۔

۱۰۲۵۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ تُوُفِّيَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بِالْحُبْشِيِّ قَالَ فَحُمِلَ إِلٰى مَكَّةَ فَدُفِنَ فِيْهَا فَلَمَّا قَدِمَتْ عَائِشَةُ أَتَتْ قَبْرَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَتْ

وَكُنَّا كَنَدْمَانَيْ جُذَيْمَةَ حِقْبَةً
مِنَ الدَّهْرِ حَتّٰى قِيْلَ لَنْ يَتَصَدَّعَا
فَلَمَّا تَفَرَّقْنَا كَأَنِّيْ وَمَالِكًا
لِطُوْلِ اجْتِمَاعٍ لَمْ نَبِتْ لَيْلَةً مَعًا

ثُمَّ قَالَتْ وَاللهِ لَوْ حَضَرْتُكَ مَا دُفِنْتَ إِلَّا حَيْثُ مُتَّ وَلَوْ شَهِدْتُكَ مَا زُرْتُكَ۔

بَابُ ۲۱۷ مَا جَاءَ فِي الدَّفْنِ بِاللَّيْلِ۔

۱۰۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو السَّوَّاقُ قَالَا نَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ خَلِيْفَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ قَبْرًا لَيْلًا فَأُسْرِجَ لَهُ سِرَاجٌ فَأَخَذَهُ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ وَقَالَ رَحِمَكَ اللهُ إِنْ كُنْتَ لَأَوَّاهًا

کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی۔ اس باب میں حضرت ابن عباس اور حسان بن ثابت رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے بعض علماء کے نزدیک یہ اس وقت تھا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زیارت قبور کی اجازت نہیں دی تھی۔ جب آپ نے اجازت فرمادی تو یہ اجازت مردوں عورتوں دونوں کو شامل تھی۔ بعض علماء فرماتے ہیں عورتوں کو زیارت قبور کی ممانعت اس وجہ سے ہے کہ ان میں صبر کم اور رونا پیٹنا زیادہ ہوتا ہے۔

عورتوں کے لیے زیارت قبور

حضرت عبداللہ بن ابی ملیکہ سے مروی ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر (رضی اللہ عنہما) کا مقام حبشی میں انتقال ہوا تو آپ کو مکہ مکرمہ لا کر دفن کیا گیا۔ جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آپ کی قبر پر تشریف لائیں تو (اشعار میں) فرمایا "ہم جذیمہ بادشاہ کے دو مصاحبوں کی طرح عرصہ دراز تک اکٹھے رہے یہاں تک کہ کہا گیا ہرگز جدا نہیں ہوں گے پس جب جدا ہو گئے تو گویا کہ مدت دراز تک اکٹھا رہنے کے باوجود میں اور مالک نے ایک رات بھی اکٹھے نہیں گزاری" پھر فرمایا "اللہ کی قسم! اگر میں وہاں ہوتی تو تمہیں وہیں دفن کراتی جہاں تمہارا انتقال ہوا اور اگر میں حاضر ہوتی تو تمہاری زیارت نہ کرتی۔"

رات کو دفن کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت ایک قبر میں داخل ہوئے آپ کیلئے چراغ جلایا گیا آپ نے میت کو قبلہ کی طرف سے پکڑ لیا اور فرمایا "اللہ تجھ پر رحم فرمائے تو بہت رونے والا اور کثرت سے تلاوت قرآن کرنے والا تھا" آپ نے اس کے جنازہ پر چار تکبیریں پڑھیں۔ اس

تَلَاهُ بِالْقُرْاٰنِ وَكَبَّرَ عَلَيْهِ اَرْبَعًا وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَيَزِيْدَ بْنِ ثَابِتٍ وَهُوَ اَخُوْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَكْبَرُ مِنْهُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا وَقَالَ يُدْخَلُ الْمَيِّتُ الْقَبْرَ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُسَلُّ سَلًّا وَرَخَّصَ اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِي الدَّفْنِ بِاللَّيْلِ۔

باب میں حضرت جابر اور یزید بن ثابت (حضرت زید بن ثابت کے بڑے بھائی رضی اللہ عنہما) سے بھی روایات مذکور ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس حسن ہے۔ بعض علماء اسی طرف گئے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ میت کو قبلہ کی طرف سے داخل کیا جائے۔ بعض حضرات فرماتے ہیں۔ سر کی طرف سے کھینچا جائے۔ اکثر علماء نے رات کو دفنانے کی اجازت دی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الثَّنَاءِ الْحَسَنِ عَلَى الْمَيِّتِ۔

میت کے لیے اچھے کلمات کا استعمال

۱۰۲۷۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مُرَّ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ فَاَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ ثُمَّ قَالَ اَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَكَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا صحابہ کرام نے اس کی اچھی تعریف کی تو آپ نے فرمایا "(جنت) واجب ہوگئی" پھر فرمایا "تم زمین میں اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو" اس باب میں حضرت عمر، کعب بن عجرہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث انس حسن صحیح ہے۔

۱۰۲۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى وَهَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَزَّازُ قَالَا نَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا دَاوٗدُ بْنُ اَبِي الْفُرَاتِ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ الدِّيْلِيِّ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَجَلَسْتُ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَمَرُّوْا بِجَنَازَةٍ فَاَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ عُمَرُ وَجَبَتْ فَقُلْتُ لِعُمَرَ وَمَا وَجَبَتْ قَالَ اَقُوْلُ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ لَهُ ثَلَاثَةٌ اِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ قَالَ قُلْنَا وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ قَالَ وَلَمْ نَسْاَلْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوَاحِدِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُو

ابوالاسود دیلی فرماتے ہیں۔ میں مدینہ طیبہ حاضر ہوا۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا۔ استے میں کچھ لوگ جنازہ لے کر گزرے اور انہوں نے اس کی اچھی تعریف کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ "واجب ہوگئی" ابوالاسود فرماتے ہیں میں نے عرض کیا کیا چیز واجب ہوگئی؟ آپ نے فرمایا میں اسی طرح کہتا ہوں جس طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس مسلمان کے حق میں تین آدمی گواہی دے دیں۔ اس کے لیے جنت واجب ہوگئی۔ فرماتے ہیں ہم نے عرض کیا "اور دو؟" آپ نے فرمایا "ہاں دو بھی" فرماتے ہیں ہم نے ایک کے بارے میں نہیں پوچھا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث

الْاَسْوَدِ الدِّيْلِيُّ اِسْمُهٗ ظَالِمُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سُفْيَانَ

حسن صحیح ہے۔ ابوالاسود دیلی کا نام ظالم بن عمرو بن سفیان ہے۔

بَابُ ۲۲ مَا جَاءَ فِيْ ثَوَابِ مَنْ قَدَّمَ وَلَدًا

جس کا بچہ فوت ہو جائے اس کا ثواب

۱۰۴۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ ح وَ نَا الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمُوْتُ لِاَحَدٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ثَلٰثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ اِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَمُعَاذٍ وَكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَعُتْبَةَ بْنِ عَبْدٍ وَاُمِّ سُلَيْمٍ وَجَابِرٍ وَاَنَسٍ وَاَبِيْ ذَرٍّ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْاَشْجَعِيِّ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَقُرَّةَ بْنِ اِيَاسٍ الْمُزَنِيِّ وَاَبُوْ ثَعْلَبَةَ لَهٗ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثٌ وَّاحِدٌ هٰذَا الْحَدِيْثُ وَلَيْسَ هُوَ بِالْخُشَنِيِّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس مسلمان کے تین بچے فوت ہو جائیں۔ اسے محض قسم پوری کرنے کے لیے آگ چھوئے گی۔ اس باب میں حضرت عمر، معاذ، کعب بن مالک، عتبہ بن عبد، ام سلیم، جابر، انس، ابوذر، ابن مسعود، ابو ثعلبہ اشجعی، ابن عباس، عقبہ بن عامر، ابوسعید اور قرہ بن ایاس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ ابو ثعلبہ سے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی ایک روایت ثابت ہے۔ اور یہ ابو ثعلبہ خشنی نہیں ہیں (وہ اور ہیں)

امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابی ہریرہ حسن صحیح ہے۔

۱۰۵۰ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ نَا اِسْحٰقُ بْنُ يُوْسُفَ نَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ عَنْ اَبِيْ مُحَمَّدٍ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَدَّمَ ثَلٰثَةً لَّمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ كَانُوْا لَهٗ حِصْنًا حَصِيْنًا قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ قَدَّمْتُ اثْنَيْنِ قَالَ وَاثْنَيْنِ فَقَالَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ سَيِّدُ الْقُرَّاءِ قَدَّمْتُ وَاحِدًا قَالَ وَوَاحِدًا وَلٰكِنْ اِنَّمَا ذٰلِكَ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰى قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَاَبُوْ عُبَيْدَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِيْهِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے اپنے تین نابالغ بچوں کو آگے بھیجا۔ (یعنی فوت ہو گئے) وہ اس کے لیے مضبوط قلعہ ہوں گے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ (یارسول اللہ) میں دو۔ یعنی دو بچوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”دو بھی“۔ سید القراء حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ”یارسول اللہ! میں نے ایک بچہ آگے بھیجا ہے“ آپ نے فرمایا ”اور ایک بھی“ لیکن یہ (ثواب) پہلے صدمہ کے وقت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابو عبیدہ کو اپنے والد سے سماع نہیں۔

۱۰۵۱۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَأَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْبَصْرِيُّ قَالَا نَا عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ بَارِقٍ الْحَنَفِيُّ قَالَ سَمِعْتُ جَدِّي أَبَا أُمِّي سِمَاكَ بْنَ الْوَلِيدِ الْحَنَفِيَّ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَ لَهُ فَرَطَانِ مِنْ أُمَّتِي أَدْخَلَهُ اللَّهُ بِهِمَا الْجَنَّةَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَمَنْ كَانَ لَهُ فَرَطٌ مِنْ أُمَّتِكَ قَالَ وَمَنْ كَانَ لَهُ فَرَطٌ يَا مُوَفَّقَةُ قَالَتْ فَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ فَرَطٌ مِنْ أُمَّتِكَ قَالَ فَأَنَا فَرَطُ أُمَّتِي لَمْ يُصَابُوا بِمِثْلِي قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ بَارِقٍ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے "جس کے دو نابالغ بچے مر گئے وہ ان کے سبب جنت میں جائے گا" حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا (یا رسول اللہ) جس کا ایک بچہ فوت ہو جائے؟ آپ نے فرمایا اسے بھلائی کی توفیق دی گئی! ایک بچے والے کا بھی یہی حکم ہے" عرض کیا "اور جس کا کوئی بچہ فوت نہ ہوا ہو؟" نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میں اپنی امت کا جنت کی طرف قائد ہوں۔ کیونکہ انہیں میرے وصال سے زیادہ کوئی صدمہ نہیں پہنچا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف عبد ربہ بن بارق کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ ان سے متعدد ائمہ نے روایت کی ہے۔

۱۰۵۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْمُرَابِطِيُّ نَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ نَا عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ بَارِقٍ فَذَكَرَ بِنَحْوِهِ وَسِمَاكُ بْنُ الْوَلِيدِ الْحَنَفِيُّ هُوَ أَبُو زُمَيْلٍ الْحَنَفِيُّ۔

احمد بن سعید مرابطی نے بواسطہ حبان بن ہلال عبد ربہ بن بارق سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ سماک بن ولید حنفی سے ابو زمیل حنفی مراد ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الشُّهَدَاءِ مَنْ هُمْ

شہداء کون ہیں

۱۰۵۳۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ ح وَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشُّهَدَاءُ خَمْسٌ الْمَطْعُونُ وَالْمَبْطُونُ وَالْغَرِقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَصَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ وَجَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ وَخَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ وَسُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ وَأَبِي مُوسَى وَعَائِشَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شہید پانچ قسم کے ہیں۔ طاعون سے مرنے والا، پیٹ کے درد سے مرنے والا، ڈوب جانے والا، دیوار وغیرہ کے نیچے دب کر مرنے والا اور جو اللہ کے راستے میں شہید ہو۔ اس باب میں حضرت انس، صفوان بن امیہ، جابر بن عتیک، خالد بن عرفطہ، سلیمان بن صرد، ابو موسیٰ اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے۔

١٠٥٤۔ حدثنا عبيد بن اسباط بن محمد القرشي الكوفي نا ابي نا ابو سنان الشيباني عن ابي اسحٰق السبيعي قال قال سليمان بن صرد لخالد بن عرفطة او خالد لسليمان اما سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من قتله بطنه لم يعذب في قبره فقال احدهما لصاحبه نعم قال ابو عيسى هذا حديث حسن غريب في هذا الباب وقد روي من غير هذا الوجه

ابو اسحٰق سبیعی سے روایت ہے سلیمان بن صرد نے خالد بن عرفطہ سے یا خالد نے سلیمان سے پوچھا کہ آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ جو پیٹ کے مرض میں مر جائے وہ عذاب قبر سے محفوظ ہوگا۔ یہ سن کر دونوں میں سے ایک نے دوسرے سے کہا "ہاں" (میں نے سنا ہے)

امام ترمذی فرماتے ہیں۔ اس باب میں یہ حدیث حسن غریب ہے اور متعدد طرق سے مروی ہے۔

باب ٢٦ ما جاء في كراهية الفرار من الطاعون۔

طاعون سے بھاگنا منع ہے

١٠٥٥۔ حدثنا قتيبة نا حماد بن زيد عن عمرو بن دينار عن عامر بن سعد عن اسامة بن زيد ان النبي صلى الله عليه وسلم ذكر الطاعون فقال بقية رجز او عذاب ارسل على طائفة من بني اسرائيل فاذا وقع بارض وانتم بها فلا تخرجوا منها واذا وقع بارض ولستم بها فلا تهبطوا عليها وفي الباب عن سعد وخزيمة بن ثابت وعبد الرحمٰن بن عوف وجابر وعائشة قال ابو عيسى حديث اسامة بن زيد حديث حسن صحيح۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے طاعون کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ یہ وہ عذاب ہے یا اس عذاب کا بقیہ ہے جو بنی اسرائیل پر بھیجا گیا۔ پس جب کسی جگہ طاعون پھیلے اور تم وہاں موجود ہو تو وہاں سے نہ نکلو اور اگر تم اس جگہ نہیں ہو جہاں طاعون پھیلا تو وہاں نہ جاؤ[1]۔ اس باب میں حضرت سعد، خزیمہ ابن ثابت، عبدالرحمٰن بن عوف، جابر اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث اسامہ بن زید حسن صحیح ہے۔

باب ٢٧ ما جاء في من احب لقاء الله احب الله لقاءه۔

اللہ کی ملاقات چاہنا

١٠٥٦۔ حدثنا احمد بن المقدام ابو الاشعث العجلي نا المعتمر بن سليمان قال سمعت ابي

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ

[1] طاعون والی جگہ جانے سے ممانعت اس لیے ہے کہ ایمان میں کمزوری نہ واقع ہو کیونکہ ہو سکتا ہے تقدیراً یہ بیمار ہو جائے اور پھر کہے اگر میں یہاں نہ آتا تو محفوظ رہتا۔ اس طرح اس کا تقدیر الٰہی پر کامل بھروسہ نہ رہتا۔ (مترجم)

يُحَدِّثُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ أَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ ، كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي مُوسٰى وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ وَقَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

سے ملاقات کرنا پسند کرے۔ اللہ تعالیٰ کو اس کی ملاقات محبوب ہے۔ اور جسے اللہ تعالیٰ کی ملاقات پسند نہ ہو اللہ تعالیٰ اس سے ملاقات کو اچھا نہیں سمجھتا۔ اس باب میں حضرت ابوموسیٰ، ابوہریرہ، اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث عبادہ بن صامت حسن صحیح ہے۔

۱۰۵۷۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ ح وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَبِي أَوْفٰى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا ذَكَرَتْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ أَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كُلُّنَا يَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَ لَيْسَ كَذٰلِكَ وَلٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ وَرِضْوَانِهِ وَجَنَّتِهِ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ وَأَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ وَسَخَطِهِ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ وَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جسے اللہ تعالیٰ سے ملاقات محبوب ہو اللہ تعالیٰ کو اس کی ملاقات پسند ہے۔ اور جو اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنا پسند کرے اللہ تعالیٰ کو اس سے ملاقات پسند نہیں۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم میں ہر آدمی موت کو ناپسند کرتا ہے! رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "یہ مطلب نہیں بلکہ جب مومن کو اللہ تعالیٰ کی رحمت، رضامندی اور جنت کی خوشخبری دی جاتی ہے۔ تو اسے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی خواہش ہوتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کو اس سے ملاقات پسند ہوتی ہے اور کافر کو جب اللہ تعالیٰ کے عذاب اور ناراضگی کی خبر دی جاتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات ناپسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو اس سے ملاقات پسند نہیں ہوتی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے

بَابُ ۲۸ مَا جَاءَ فِي مَنْ يَقْتُلُ نَفْسَهُ

خودکشی کرنے والے کا حکم

۱۰۵۸۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسٰى نَا وَكِيعٌ نَا إِسْرَائِيلُ وَشَرِيكٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَتَلَ نَفْسَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدِ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي هٰذَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ يُصَلّٰى عَلٰى كُلِّ مَنْ صَلّٰى إِلَى الْقِبْلَةِ وَعَلٰى قَاتِلِ النَّفْسِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَإِسْحَاقَ وَقَالَ أَحْمَدُ لَا

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے خودکشی کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ نہ پڑھی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ علماء کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے بعض علماء فرماتے ہیں۔ ہر وہ شخص جو قبلہ رخ ہو کر نماز پڑھتا ہو اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے۔ اور اسی طرح خودکشی کرنے والے کی بھی۔ سفیان ثوری اور اسحٰق

يُصَلِّي الْإِمَامُ عَلَى قَاتِلِ النَّفْسِ وَيُصَلِّي عَلَيْهِ غَيْرُ الْإِمَامِ ۔

رحمہا اللہ کا یہی قول ہے۔ امام احمد فرماتے ہیں خودکشی کرنے والے پر امام نہ پڑھے دوسرے لوگ پڑھ لیں۔

بَابٌ ۲۹ مَا جَاءَ فِي الْمَدْيُونِ ۔

قرض دار کی نماز جنازہ

۱۰۵۹ ۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِرَجُلٍ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ فَإِنَّ عَلَيْهِ دَيْنًا قَالَ أَبُو قَتَادَةَ هُوَ عَلَيَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْوَفَاءِ قَالَ بِالْوَفَاءِ فَصَلَّى عَلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ وَأَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي قَتَادَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ ۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص کا جنازہ لایا گیا تاکہ آپ اس کی نماز جنازہ پڑھیں آپ نے فرمایا اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھو (چونکہ) اس پر قرض ہے [1] (اس لئے میں نہیں پڑھتا) حضرت ابو قتادہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ میرے ذمہ ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "پورا ادا کرو گے؟" عرض کیا "پورا ادا کروں گا" چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کی نماز جنازہ پڑھی۔ اس باب میں حضرت جابر، سلمہ بن اکوع اور اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابو قتادہ حسن صحیح ہے۔

۱۰۶۰ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْفَضْلِ مَكْتُومُ بْنُ الْعَبَّاسِ قَالَ ثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ ثَنِي اللَّيْثُ ثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتَى بِالرَّجُلِ الْمُتَوَفَّى عَلَيْهِ الدَّيْنُ فَيَقُولُ هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهِ مِنْ قَضَاءٍ فَإِنْ حُدِّثَ أَنَّهُ تَرَكَ وَفَاءً صَلَّى عَلَيْهِ وَإِلَّا قَالَ لِلْمُسْلِمِينَ صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْفُتُوحَ قَامَ فَقَالَ أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوُفِّيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَتَرَكَ دَيْنًا فَعَلَيَّ قَضَاؤُهُ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَهُوَ لِوَرَثَتِهِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں اگر ایسا شخص لایا جاتا جو قرض چھوڑ کر مرتا تو آپ پوچھتے "کیا اس نے ادائیگی قرض کے لئے کچھ چھوڑا ہے؟" اگر کہا جاتا جی ہاں اس نے چھوڑا ہے تو آپ اس کی نماز جنازہ پڑھتے ورنہ صحابہ کرام سے فرماتے اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھو۔ جب اللہ تعالیٰ نے آپ پر فتوحات کے دروازے کھولے تو آپ کھڑے ہوئے اور فرمایا "میں مسلمانوں پر ان کی جانوں سے بھی زیادہ حق رکھتا ہوں لہٰذا جو مسلمان قرض چھوڑ کر مر جائے اس کی ادائیگی میرے ذمہ ہے اور اگر مال چھوڑ کر مرے تو وہ اس کے وارثوں کے لئے ہے"۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے یحییٰ بن بکیر اور کئی دوسرے حضرات نے اسے لیث بن سعد سے روایت کیا ہے۔

[1] ؛ ۔ چونکہ جنازہ فرض کفایہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر فرض عین نہ تھا اس لئے بطور تنبیہ آپ نہ پڑھتے لہٰذا قرض دار کا جنازہ پڑھنے سے ممانعت نہیں (مترجم)

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ عَذَابِ الْقَبْرِ

۱۰۹۱ حَدَّثَنَا اَبُوْسَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ الْبَصْرِيُّ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قُبِرَ الْمَيِّتُ اَوْ قَالَ اَحَدُكُمْ اَتَاهُ مَلَكَانِ اَسْوَدَانِ اَزْرَقَانِ يُقَالُ لِاَحَدِهِمَا الْمُنْكَرُ وَالْاٰخَرِ النَّكِيْرُ فَيَقُوْلَانِ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ مَا كَانَ يَقُوْلُ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ فَيَقُوْلَانِ قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْلُ هٰذَا ثُمَّ يُفْسَحُ لَهُ فِيْ قَبْرِهِ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فِيْ سَبْعِيْنَ ثُمَّ يُنَوَّرُ لَهُ فِيْهِ ثُمَّ يُقَالُ لَهُ نَمْ فَيَقُوْلُ اَرْجِعُ اِلٰى اَهْلِيْ فَاُخْبِرُهُمْ فَيَقُوْلَانِ نَمْ كَنَوْمَةِ الْعَرُوْسِ الَّذِيْ لَا يُوْقِظُهُ اِلَّا اَحَبُّ اَهْلِهِ اِلَيْهِ حَتّٰى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذٰلِكَ وَاِنْ كَانَ مُنَافِقًا قَالَ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ فَقُلْتُ مِثْلَهُ لَا اَدْرِيْ فَيَقُوْلَانِ قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْلُ ذٰلِكَ فَيُقَالُ لِلْاَرْضِ الْتَئِمِيْ عَلَيْهِ فَتَلْتَئِمُ عَلَيْهِ فَتَخْتَلِفُ اَضْلَاعُهُ فَلَا يَزَالُ فِيْهَا مُعَذَّبًا حَتّٰى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذٰلِكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَالْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَاَبِيْ اَيُّوْبَ وَاَنَسٍ وَجَابِرٍ وَعَائِشَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ كُلُّهُمْ رَوَوْا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

۱۰۹۲ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

عذاب قبر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب میت کو یاد فرمایا تم میں کسی ایک کو قبر میں داخل کیا جاتا ہے تو اس کے پاس سیاہ رنگ کے نیلگوں آنکھوں والے دو فرشتے آتے ہیں ایک کو منکر اور دوسرے کو نکیر کہا جاتا ہے، وہ دونوں اس میت سے پوچھتے ہیں، اس عظیم شخص (رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) کے بارے میں کیا کہتا تھا وہ شخص وہی بات کہتا ہے جو دنیا میں کہتا تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور بے شک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے (خاص) بندے اور رسول ہیں۔ وہ کہتے ہیں ہمیں معلوم تھا کہ تو یہی کہے گا۔ پھر اس کی قبر کو طولاً عرضاً ستر ستر ہاتھ کشادہ اور منور کیا جاتا ہے۔ پھر کہا جاتا ہے (آرام سے) سو جا وہ کہتا ہے میں واپس جا کر گھر والوں کو بتا آؤں وہ کہتے ہیں نہیں دلہن کی طرح سو جاؤ جس کو گھر والوں میں سے محبوب ترین شخص ہی اٹھاتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے اس کی خوابگاہ سے اٹھائیگا۔ اور اگر منافق ہو تو کہتا ہے میں لوگوں سے کچھ سنا کرتا تھا اور خود بھی کہتا تھا مجھے معلوم نہیں۔ فرشتے کہتے ہیں ہمیں معلوم تھا کہ تو یہی بات کہے گا۔ پھر زمین سے کہا جاتا ہے اس پر مل جا پس وہ اس پر اکٹھی ہو جاتی ہے یہاں تک کہ اس کی پسلیاں ایک دوسری میں داخل ہو جاتی ہیں وہ مسلسل عذاب میں مبتلا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو اس کی خوابگاہ سے اٹھائے اس باب میں حضرت علی، زید بن ثابت، ابن عباس، براء بن عازب، ابو ایوب، انس، جابر، عائشہ، ابوسعید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ عذاب قبر کے بارے میں ان سب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث روایت کی ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہ حسن غریب ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مرتا ہے

وَسَلَّمَ اِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهٗ فَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَمِنْ اَهْلِ النَّارِ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰى يَبْعَثَكَ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

تو اس کا ٹھکانا اس کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ اگر جنتی ہے تو جنت اور دوزخی ہے تو دوزخ دکھائی جاتی ہے پھر کہا جاتا ہے یہ تیرا ٹھکانا ہے یہاں تک کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تجھے اٹھائے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۳۱ مَاجَاءَ فِيْ اَجْرِ مَنْ عَزّٰى مُصَابًا۔

مصیبت زدہ کو تسلی دینا

۱۰۶۳۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى نَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ قَالَ نَا وَاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ سُوْقَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ عَزّٰى مُصَابًا فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَلِيِّ بْنِ عَاصِمٍ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ مَوْقُوْفًا وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَيُقَالُ اَكْثَرُ مَا ابْتُلِيَ بِهٖ عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ نَقَمُوْا عَلَيْهِ۔

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے مصیبت زدہ کو تسلی دی اس کے لئے اس (مصیبت زدہ) کی مانند ثواب ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے ہم اسے مرفوعاً صرف علی بن عاصم کی روایت سے جانتے ہیں بعض لوگوں نے اسے محمد بن سوقہ سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی موقوفاً روایت کیا۔ کہا جاتا ہے بارہا علی بن عاصم اسی حدیث کی بنا پر محدثین کے غضب کا نشانہ بنے۔

بَابُ ۳۲ مَاجَاءَ فِيْ مَنْ يَّمُوْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن مرنے والے کی فضیلت

۱۰۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَاَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ نَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ سَيْفٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا وَقَاهُ اللّٰهُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِمُتَّصِلٍ رَبِيْعَةُ بْنُ سَيْفٍ اِنَّمَا يَرْوِيْ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَلَا نَعْرِفُ لِرَبِيْعَةَ بْنِ سَيْفٍ سَمَاعًا مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن یا شب جمعہ مرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے عذاب قبر سے محفوظ رکھتا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند متصل نہیں ربیعہ بن سیف بواسطہ ابو عبد الرحمن حبلی، حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں حضرت ابن عمرو سے انہیں سماع حاصل نہیں۔

باب ۳۳ ماجاء في تعجيل الجنازة -

۱۰۷۵ - حدثنا قتيبة نا عبد الله بن وهب عن سعيد بن عبد الله الجهني عن محمد بن عمر بن علي بن أبي طالب عن أبيه عن علي بن أبي طالب أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال له يا علي ثلاث لا تؤخرها الصلوة إذا آنت والجنازة إذا حضرت والأيم إذا وجدت لها كفوًا قال أبو عيسى هذا حديث غريب وما أرى إسناده بمتصل

جنازہ جلدی لے جانا

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا اے علی! تین کاموں میں دیر نہ کرو نماز جب کہ اس کا وقت ہو جائے۔ جنازہ جب حاضر ہو اور بیوہ عورت جب اس کے لئے کفو (مناسب رشتہ) مل جائے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اور میں اس کی سند کو متصل نہیں سمجھتا۔

باب ۳۴ آخر في فضل التعزية

۱۰۷۶ - حدثنا محمد بن حاتم المؤدب نا يونس بن محمد حدثتنا أم الأسود عن منية ابنة عبيد بن أبي برزة عن جدها أبي برزة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من عزى ثكلى كسي بردًا في الجنة قال أبو عيسى هذا حديث غريب وليس إسناده بالقوي -

فضیلت تعزیت

حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی عورت کی تعزیت کی جس کا لڑکا مرگیا ہو اسے جنت میں ایک چادر پہنائی جائے گی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند قوی نہیں۔

باب ۳۵ ماجاء في رفع اليدين على الجنازة

۱۰۷۷ - حدثنا القاسم بن دينار الكوفي نا إسمعيل بن أبان الوراق عن يحيى بن يعلى الأسلمي عن أبي فروة يزيد بن سنان عن زيد بن أبي أنيسة عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كبر على جنازة فرفع يديه في أول تكبيرة و وضع اليمنى على اليسرى قال أبو عيسى هذا حديث غريب لا نعرفه إلا من هذا الوجه و اختلف أهل العلم في هذا فرأى أكثر أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم

نماز جنازہ میں ہاتھ اٹھانا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنازہ پر تکبیر کہی اور (صرف) پہلی تکبیر میں ہاتھ اٹھائے اور دائیں ہاتھ کو بائیں پر رکھا امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔ علماء کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے اکثر صحابہ کرام اور دوسرے علماء کے نزدیک جنازہ کی تمام تکبیروں میں ہاتھ اٹھائے جائیں۔ ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں صرف پہلی مرتبہ ہاتھ اٹھائے سفیان ثوری اور اہل کوفہ (امام اعظم ابوحنیفہ

وَغَيْرِهِمْ اَنْ يَرْفَعَ الرَّجُلُ يَدَيْهِ فِي كُلِّ تَكْبِيرَةٍ عَلَى الْجَنَازَةِ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِلَّا فِي اَوَّلِ مَرَّةٍ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوفَةِ وَذُكِرَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ اَنَّهُ قَالَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ لَا يَقْبِضُ بِيَمِينِهِ عَلٰى شِمَالِهٖ وَرَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ يَقْبِضَ بِيَمِينِهٖ عَلٰى شِمَالِهٖ كَمَا يَفْعَلُ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى يَقْبِضُ اَحَبُّ اِلَيَّ

اور ان کے متبعین، رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔ ابن مبارک سے منقول ہے کہ نماز جنازہ میں ہاتھ نہ باندھے جائیں بعض علماء کا خیال ہے نماز کی طرح نماز جنازہ میں بھی ہاتھ باندھے جائیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں مجھے ہاتھ باندھنا زیادہ پسند ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ نَفْسَ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهٖ حَتّٰى يُقْضٰى عَنْهُ

قرض کی ادائیگی تک مومن کی جان معلق رہتی ہے

۱۰۶۸۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهٖ حَتّٰى يُقْضٰى عَنْهُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قرض کے سبب مومن کی جان لٹکی رہتی ہے یہاں تک ادا کر دیا جائے۔

۱۰۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهٖ حَتّٰى يُقْضٰى عَنْهُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَهُوَ اَصَحُّ مِنَ الْاَوَّلِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قرض کے باعث مومن کی جان لٹکی رہتی ہے حتیٰ کہ ادا کر دیا جائے۔
امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اور پہلی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔

اَبْوَابُ النِّكَاحِ

ابواب نکاح

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۰۷۰۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ اَبِي الشِّمَالِ عَنْ اَبِيْ

حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا چار

أَيُّوبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعٌ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِيْنَ الْحَيَاءُ وَالتَّعَطُّرُ وَالسِّوَاكُ وَالنِّكَاحُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ وَثَوْبَانَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَجَابِرٍ وَعَكَّافٍ حَدِيْثُ أَبِي أَيُّوْبَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

١٠٧١۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خِدَاشٍ نَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ أَبِي الشِّمَالِ عَنْ أَبِي أَيُّوْبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيْثِ حَفْصٍ وَرَوَى هٰذَا الْحَدِيْثَ هُشَيْمٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ الْوَاسِطِيُّ وَأَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ أَبِي أَيُّوْبَ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنْ أَبِي الشِّمَالِ وَحَدِيْثُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ وَعَبَّادِ بْنِ الْعَوَّامِ أَصَحُّ۔

١٠٧٢۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُوْ أَحْمَدَ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَابٌ لَا نَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ عَلَيْكُمْ بِالْبَاءَةِ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ فَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّ الصَّوْمَ لَهُ وِجَاءٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

١٠٧٣۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ نَحْوَهُ وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ هٰذَا وَرَوَى أَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَالْمُحَارِبِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

چیزیں سنت انبیاء (علیہم السلام) سے ہیں، حیا کرنا عطر لگانا، مسواک کرنا اور نکاح کرنا" اس باب میں حضرت ثوبان، ابن مسعود، عائشہ، عبداللہ بن عمرو، جابر اور عکاف رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث ابی ایوب حسن غریب ہے۔

عباد بن عوام نے بواسطہ حجاج، مکحول اور ابوالشمال حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے، حدیث حفص کی مثل مرفوعاً حدیث روایت کی۔ اس حدیث کو ہشیم اور محمد بن یزید واسطی، ابومعاویہ اور کئی دوسرے حضرات نے بواسطہ حجاج اور مکحول حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ابوشمال کا واسطہ مذکور نہیں حفص بن غیاث اور عباد بن عوام کی روایت زیادہ صحیح ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے اس وقت ہم جوان تھے ( ) ہمارے پاس مال ومتاع کچھ نہ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے نوجوانو! نکاح کرو کیونکہ یہ نگاہ اور شرمگاہ کو زیادہ محفوظ رکھتا ہے۔ جسے نکاح کی طاقت نہ ہو وہ روزہ رکھے کیونکہ روزہ اس کے لئے اگتا ہوں سے (خصی ہونے کے مترادف (یعنی رکاوٹ) ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حسن بن علی خلال نے بواسطہ عبداللہ بن نمیر اور اعمش، عمارہ سے اس کے ہم معنی روایت بیان کی۔ کئی حضرات نے یہ حدیث اسی سند کے ساتھ اعمش سے روایت کی۔ ابومعاویہ اور محاربی نے بواسطہ اعمش، ابراہیم اور علقمہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی۔

بَابُ ۳۸: مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ التَّبَتُّلِ

۱۰۷۴ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ رَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ التَّبَتُّلَ وَلَوْ أَذِنَ لَهُ لَاخْتَصَيْنَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۱۰۷۵ - حَدَّثَنَا أَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ وَزَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْبَصْرِيُّ قَالُوْا نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ التَّبَتُّلِ وَزَادَ زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ فِي حَدِيْثِهِ وَقَرَأَ قَتَادَةُ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ أَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثُ سَمُرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَرَوَى الْأَشْعَثُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَيُقَالُ كِلَا الْحَدِيْثَيْنِ صَحِيْحٌ۔

بَابُ ۳۹: مَا جَاءَ فِي مَنْ تَرْضَوْنَ دِيْنَهُ فَزَوِّجُوْهُ

۱۰۷۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ ابْنِ وَثِيْمَةَ النَّصْرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ إِلَيْكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِيْنَهُ وَخُلُقَهُ فَزَوِّجُوْهُ إِلَّا تَفْعَلُوْا تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِيْضٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي حَاتِمٍ الْمُزَنِيِّ

ترکِ نکاح کی ممانعت

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی ترکِ نکاح کی درخواست رد فرما دی اور اگر آپ انہیں اجازت دے دیتے تو ہم سب خصی ہو جاتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تجرد سے منع فرمایا۔ زید بن اخزم نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا کہ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی "ولقد ارسلنا رسلا من قبلک الخ" (اور بے شک ہم نے آپ سے پہلے رسول بھیجے اور ان کے بیویاں اور اولاد بنائی)۔ اس باب میں حضرت سعد، انس بن مالک، عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث سمرہ حسن غریب ہے۔ اشعث بن عبدالملک نے بواسطہ حسن اور سعد بن ہشام، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی۔ کہا گیا ہے کہ دونوں روایتیں صحیح ہیں۔

نکاح کے لئے دیندار کا انتخاب

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تمہیں ایسا شخص نکاح کا پیغام دے جس کا دین و اخلاق تمہیں پسند ہو تو اس سے نکاح کر دو اگر ایسا نہ کرو گے تو زمین میں بہت بڑا فتنہ برپا ہو گا۔ اس باب میں حضرت ابوحاتم مزنی اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے

وعائشة. حديث أبي هريرة قد خولف عبد الحميد بن سليمان في هذا الحديث ورواه الليث بن سعد عن ابن عجلان عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا. قال محمد: وحديث الليث أشبه ولم يعد حديث عبد الحميد محفوظا.

۱۰۷۷ - حدثنا محمد بن عمرو نا حاتم بن إسماعيل عن عبد الله بن مسلم بن هرمز عن محمد وسعيد ابني عبيد عن أبي حاتم المزني قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا جاءكم من ترضون دينه وخلقه فأنكحوه إلا تفعلوه تكن فتنة في الأرض وفساد قالوا يا رسول الله وإن كان فيه قال إذا جاءكم من ترضون دينه وخلقه فأنكحوه ثلاث مرات. هذا حديث حسن غريب وأبو حاتم المزني له صحبة ولا نعرف له عن النبي صلى الله عليه وسلم غير هذا الحديث.

باب ما جاء في من ينكح على ثلاث خصال

۱۰۷۸ - حدثنا أحمد بن محمد بن موسى نا إسحاق بن يوسف الأزرق نا عبد الملك بن أبي سليمان عن عطاء عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن المرأة تنكح على دينها ومالها وجمالها فعليك بذات الدين تربت يداك. وفي الباب عن عوف بن مالك وعائشة وعبد الله بن عمرو وأبي سعيد. حديث جابر حديث حسن صحيح.

باب ما جاء في النظر إلى المخطوبة

۱۰۷۹ - حدثنا أحمد بن منيع نا ابن أبي زائدة

بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث ابوہریرہ میں عبدالحمید بن سلیمان کی روایت کی مخالفت کی گئی ہے لیث بن سعد نے بواسطہ ابن عجلان، حضرت ابوہریرہ سے مرسلاً روایت کی (ابن وثیمہ کا واسطہ مذکور نہیں) امام بخاری نے لیث کی روایت کو عمدہ کہا اور عبدالحمید کی روایت محفوظ شمار نہیں کی۔

حضرت ابوحاتم مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تمہارے پاس ایسا شخص آئے جس کے دین اور اخلاق سے تم راضی ہو تو اس سے نکاح کر دو اگر ایسا نہ کرو گے تو زمین میں فتنہ اور فساد ہوگا۔" (دو مرتبہ فرمایا) صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگرچہ اس میں (کفو اور مال کے اعتبار سے) کچھ کمی ہو؟" آپ نے (پھر) فرمایا جب تمہارے پاس ایسا شخص آئے جس کا دین اور اخلاق تمہیں پسند ہو تو اسے نکاح کر دو (تین مرتبہ فرمایا) یہ حدیث غریب ہے ابوحاتم کی صحابیت ثابت ہے البتہ ہمیں اس حدیث کے علاوہ ان سے کوئی روایت معلوم نہیں۔

تین صفات پر نکاح

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عورت سے اس کے دین، مال اور جمال کی بنا پر نکاح کیا جاتا ہے لہٰذا تم دیندار عورت سے نکاح کرنا تمہارے ہاتھ خاک آلودہ ہوں۔ اس باب میں حضرت عوف بن مالک، عائشہ، عبداللہ بن عمرو اور ابوسعید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں حدیث جابر حسن صحیح ہے۔

منگیتر کو دیکھنا

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

ثنی عاصم بن سلیمان عن بکر بن عبد الله المزنی عن المغیرة بن شعبة انه خطب امرأة فقال النبی صلی الله علیه وسلم انظر الیها فانه احری ان یؤدم بینکما وفی الباب عن محمد بن مسلمة وجابر وانس وابی حمید وابی هریرة هذا حدیث حسن وقد ذهب بعض اهل العلم الی هذا الحدیث وقالوا لا بأس ان ینظر الیها ولم یر منها محرما وهو قول احمد واسحق ومعنی قوله احری ان یؤدم بینکما قال احری ان تدوم المودة بینکما۔

باب ٢٢ ما جاء فی اعلان النکاح۔

١٠٨٨۔ حدثنا احمد بن منیع نا هشیم نا ابو بلج عن محمد بن حاطب الجمحی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فصل ما بین الحلال والحرام الدف والصوت وفی الباب عن عائشة وجابر والربیع بنت معوذ وحدیث محمد بن حاطب حدیث حسن وابو بلج اسمه یحیی بن ابی سلیم ویقال ابن سلیم ایضا ومحمد بن حاطب قد رأی النبی صلی الله علیه وسلم وهو غلام صغیر۔

١٠٨٩۔ حدثنا احمد بن منیع نا یزید بن هرون نا عیسی بن میمون عن القاسم بن محمد عن عائشة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اعلنوا هذا النکاح واجعلوه فی المساجد واضربوا علیه بالدفوف هذا حدیث حسن غریب فی هذا الباب وعیسی بن میمون الانصاری یضعف فی الحدیث وعیسی بن میمون الذی یروی عن ابن ابی نجیح التفسیر هو ثقة۔

انہوں نے ایک عورت سے منگنی کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے دیکھ لو تمہاری باہمی محبت کو قائم رکھنے کے لئے یہ زیادہ مناسب ہے۔" اس باب میں حضرت محمد بن مسلمہ، جابر، انس، ابو حمید اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ بعض علماء نے اس حدیث کے مطابق فرمایا کہ (منگیتر) عورت کو دیکھنے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ حرام جگہ نہ دیکھے۔ امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ کا یہی قول ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پاک "احری ان یؤدم بینکما" کے معنی یہ ہیں کہ تمہارے درمیان محبت کے ہمیشہ رہنے کے لئے زیادہ مناسب ہے۔

اعلان نکاح

حضرت محمد بن حاطب جمحی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "حلال و حرام کے درمیان دف اور تشہیر (سے) فرق ہے۔" اس باب میں حضرت عائشہ، جابر اور ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث محمد بن حاطب حسن ہے۔ ابو بلج کا نام یحییٰ بن ابی سلیم ہے ابن سلیم بھی کہا جاتا ہے۔ محمد بن حاطب نے بچپن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "نکاح کی تشہیر کرو، مسجدوں میں نکاح کرو اور اس موقع پر دف بجایا کرو۔" اس باب میں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ عیسیٰ بن میمون انصاری کو حدیث میں ضعیف کہا گیا ہے۔ ابن ابی نجیح سے تفسیر روایت کرنے والے عیسیٰ بن میمون ثقہ ہیں۔

۱۰۸۲۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ الْبَصْرِيُّ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ نَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَتْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عَلَيَّ غَدَاةَ بُنِيَ بِيْ فَجَلَسَ عَلٰى فِرَاشِيْ كَمَجْلِسِكَ مِنِّيْ وَجُوَيْرِيَاتٌ لَّنَا يَضْرِبْنَ بِدُفُوْفِهِنَّ وَيَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ آبَائِيْ يَوْمَ بَدْرٍ اِلٰى اَنْ قَالَتْ اِحْدَاهُنَّ وَفِيْنَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِيْ غَدٍ فَقَالَ لَهَا اسْكُتِيْ عَنْ هٰذِهٖ وَقُوْلِي الَّتِيْ كُنْتِ تَقُوْلِيْنَ قَبْلَهَا۔ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں میری شب زفاف کی صبح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور میرے بستر پر بیٹھے جہاں (اے خالد بن ذکوان!) تم بیٹھے ہو ہمارے خاندان کی لڑکیاں دف بجا رہی تھیں اور جنگ بدر میں شہید ہونے والے میرے باپ دادا کی تعریف کر رہی تھیں یہاں تک کہ ان میں سے ایک نے کہا ہم میں سے ایسے نبی بھی ہیں جو کل ہونے والی بات کو بھی جانتے ہیں[1] نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس بات سے خاموش رہو اور وہی کلمات کہو جو پہلے کہہ رہی تھیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۳۳ مَا يُقَالُ لِلْمُتَزَوِّجِ۔

نکاح کرنیوالے کو کیا الفاظ کہے جائیں

۱۰۸۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَفَّأَ الْاِنْسَانَ اِذَا تَزَوَّجَ قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَقِيْلِ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب کوئی آدمی نکاح کرتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کو مبارک باد دیتے ہوئے اس کے لئے یوں دعا فرماتے "اللہ تعالیٰ تجھے مبارک کرے تمہیں برکت دے اور تم دونوں کو بھلائی میں جمع کرے۔" اس باب میں حضرت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے بھی روایات ہے حدیث ابو ہریرہ حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۳۴ مَا جَاءَ فِيْمَا يَقُوْلُ اِذَا دَخَلَ عَلٰى اَهْلِهٖ

بیوی کے پاس جائے تو کیا کہے

۱۰۸۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا اَتٰى اَهْلَهٗ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی ایک اپنی بیوی کے پاس جائے تو یہ کلمات کہے "اللہ کے نام کے ساتھ اے اللہ! ہمیں شیطان سے دور رکھ اور ہمیں جو اولاد دے اسے بھی شیطان سے دور رکھ" تو اگر اللہ تعالیٰ نے ان کے درمیان اولاد مقدر کی

[1] :- ان کلمات سے روکنے کی وجہ یہ تھی کہ یہ لہو و لعب کا موقع تھا ورنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بتانے سے کل کی باتیں بھی جانتے تھے جیسا کہ آپ نے جنگ بدر کے موقع پر فرمایا کل فلاں کافر یہاں مرے گا اور فلاں اس جگہ اسی طرح غزوہ خیبر کی کامیابی کے بارے میں ایک دن پہلے بتا دیا تھا اس پر بے شمار واقعات کتب احادیث میں موجود ہیں (مترجم)

الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَإِنْ قَضَى اللّٰهُ بَيْنَهُمَا وَلَدًا لَمْ يَضُرَّهُ الشَّيْطَانُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

ہو گی تو اسے شیطان نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ٢٢٥ مَا جَاءَ فِي الْأَوْقَاتِ الَّتِي يُسْتَحَبُّ فِيْهَا النِّكَاحُ

نکاح کے لئے اچھے اوقات

١٠٨٥ - حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ نَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمٰعِيْلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَوَّالٍ وَبَنَى بِي فِي شَوَّالٍ وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَسْتَحِبُّ أَنْ يُبْنَى بِنِسَائِهَا فِي شَوَّالٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الثَّوْرِيِّ عَنْ إِسْمٰعِيْلَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے شوال میں نکاح کیا اور شوال ہی میں شب زفاف گذاری حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پسند فرماتی تھی کہ ان (کے خاندان) کی عورتوں کے ساتھ شوال ہی میں شب زفاف منائی جائے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اسے صرف بواسطہ اسماعیل، سفیان ثوری کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

بَابُ ٢٢٦ مَا جَاءَ فِي الْوَلِيْمَةِ۔

ولیمہ

١٠٨٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَثَرَ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَا هٰذَا فَقَالَ إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ۔ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَعَائِشَةَ وَجَابِرٍ وَزُهَيْرِ بْنِ عُثْمَانَ حَدِيْثُ أَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَزْنُ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ وَزْنُ ثَلٰثَةِ دَرَاهِمَ وَثُلُثٍ وَقَالَ إِسْحٰقُ هُوَ وَزْنُ خَمْسَةِ دَرَاهِمَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے (کپڑوں) پر زردی کا اثر دیکھ کر پوچھا یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا میں نے گٹھلی بھر سونے کے عوض ایک عورت سے نکاح کیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے دعوت ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری ہی ہو۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود، عائشہ، جابر اور زہیر بن عثمان رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث انس حسن صحیح ہے۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں گٹھلی بھر سونے سے مراد سوا تین درہم ہیں اسحاق فرماتے ہیں "پانچ درہم ہیں"۔

١٠٨٧ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ وَائِلِ بْنِ دَاوُدَ عَنْ أَبِيْهِ بَكْرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلَمَ عَلَى صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ بِسَوِيْقٍ وَتَمْرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا (سے نکاح) پر ستو اور کھجوروں سے ولیمہ کیا یہ حدیث حسن غریب ہے

۱۰۸۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا الْحُمَيْدِيُّ عَنْ سُفْيَانَ نَحْوَ هٰذَا وَقَدْ دَلَّسَ غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنْ وَائِلٍ عَنِ ابْنِهِ نَوْفٍ وَكَانَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ يُدَلِّسُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَرُبَّمَا لَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ وَائِلٍ عَنِ ابْنِهِ وَرُبَّمَا ذَكَرَهُ۔

محمد بن یحییٰ نے بواسطہ حمیدی، سفیان سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی متعدد حضرات نے یہ حدیث بواسطہ ابن عیینہ اور زہری حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی لیکن اس میں وائل اور نوف کا واسطہ مذکور نہیں سفیان بن عیینہ نے اس حدیث میں تدلیس[1] کرتے ہوئے بعض اوقات وائل اور نوف کا ذکر کیا اور کبھی نہیں کیا۔

۱۰۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الْبَصْرِيُّ نَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ نَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ أَوَّلِ يَوْمٍ حَقٌّ وَطَعَامُ يَوْمِ الثَّانِيْ سُنَّةٌ وَطَعَامُ يَوْمِ الثَّالِثِ سُمْعَةٌ وَمَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهِ حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوْعًا إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ زِيَادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَزِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ كَثِيْرُ الْغَرَائِبِ وَالْمَنَاكِيْرِ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمٰعِيْلَ يَذْكُرُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ قَالَ قَالَ وَكِيْعٌ زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مَعَ شَرَفِهِ يَكْذِبُ فِي الْحَدِيْثِ۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پہلے دن کا کھانا واجب ہے، دوسرے دن کا سنت اور تیسرے دن کا کھانا سنانا (ریاکاری) ہے اور جو کوئی شہرت تلاش کرے اللہ تعالیٰ اسے اس کا بدلہ دیگا۔ ہم حدیث ابن مسعود کو مرفوعاً زیاد بن عبداللہ کی روایت سے پہچانتے ہیں زیاد بن عبداللہ بہت غریب اور منکر حدیثیں روایت کرتا ہے میں نے امام بخاری سے سنا وہ محمد بن عقبہ کے واسطہ سے وکیع کا قول نقل کرتے ہیں کہ زیاد بن عبداللہ شرافت کے باوجود جھوٹ کہتا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ إِجَابَةِ الدَّاعِيْ۔

دعوت قبول کرنا

۱۰۹۰۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ إِسْمٰعِيْلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْتُوا الدَّعْوَةَ إِذَا دُعِيْتُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ وَالْبَرَاءِ وَأَنَسٍ وَأَبِيْ أَيُّوْبَ حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دعوت دی جائے تو قبول کرو۔ اس باب میں حضرت علی، ابوہریرہ، براء، انس اور ابوایوب رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ مَنْ يَجِيْءُ إِلَى الْوَلِيْمَةِ بِغَيْرِ دَعْوَةٍ

بن بلائے دعوت ولیمہ میں جانا

۱۰۹۱۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ يُقَالُ

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابوشعیب نامی ایک شخص اپنے گوشت فروش غلام

[1] تدلیس: روایت کرتے ہوئے اپنے راوی کا ذکر نہ کرے اور اوپر کے راوی کا نام لے تو اسے اصطلاحات حدیث کی رو سے تدلیس کہتے ہیں (مترجم)

لَهُ أَبُو شُعَيْبٍ إِلَى غُلَامٍ لَهُ لَحَّامٍ فَقَالَ اصْنَعْ لِي طَعَامًا يَكْفِي خَمْسَةً فَإِنِّي رَأَيْتُ فِي وَجْهِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُوعَ فَصَنَعَ طَعَامًا ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَاهُ وَجُلَسَاءَهُ الَّذِينَ مَعَهُ فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّبَعَهُمْ رَجُلٌ لَمْ يَكُنْ مَعَهُمْ حِينَ دُعُوا فَلَمَّا انْتَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْبَابِ قَالَ لِصَاحِبِ الْمَنْزِلِ إِنَّهُ اتَّبَعَنَا رَجُلٌ لَمْ يَكُنْ مَعَنَا حِينَ دَعَوْتَنَا فَإِنْ أَذِنْتَ لَهُ دَخَلَ قَالَ فَقَدْ أَذِنَّا لَهُ فَلْيَدْخُلْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ۔

بَابُ ۴۹ مَا جَاءَ فِي تَزْوِيجِ الْأَبْكَارِ۔

۱۰۹۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَزَوَّجْتَ يَا جَابِرُ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا فَقُلْتُ لَا بَلْ ثَيِّبًا فَقَالَ هَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ مَاتَ وَتَرَكَ سَبْعَ بَنَاتٍ أَوْ تِسْعًا فَجِئْتُ بِمَنْ يَقُومُ عَلَيْهِنَّ فَدَعَا لِي وَفِي الْبَابِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَكَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

بَابُ ۵۰ مَا جَاءَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ۔

۱۰۹۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ ح وَثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ ح وَثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ

کے پاس آیا اور کہا میرے لئے اتنا کھانا تیار کرو جو پانچ آدمیوں کو کفایت کرے دیکھو کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور پر بھوک کے آثار دیکھے ہیں۔ اس نے کھانا تیار کیا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا بھیجا کہ آپ اور آپ کے ہم مجلس تشریف لائیں۔ جب آپ اٹھے تو ایک ایسا شخص بھی ساتھ ہو گیا جو دعوت دیتے وقت ان کے ساتھ نہ تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دعوت دینے والے کے دروازے پر پہنچے تو صاحب منزل سے فرمایا ہمارے پیچھے ایک ایسا بھی شخص آیا ہے جو دعوت دیتے وقت نہ تھا اگر اجازت دو تو داخل ہو۔ اس نے کہا ہم نے اجازت دی کہ وہ بھی آجائے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت منقول ہے۔

کنواری لڑکیوں سے نکاح

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے ایک عورت سے نکاح کیا پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جابر! کیا تو نے نکاح کیا؟ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا کنواری سے یا بیوہ سے؟ میں نے عرض کیا بیوہ سے۔ آپ نے فرمایا کسی کنواری سے شادی کیوں نہیں کی تو اس سے کھیلتا اور وہ تجھ سے کھیلتی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے والد حضرت عبداللہ سات یا نو لڑکیاں چھوڑ کر فوت ہوئے لہٰذا میں ایسی عورت لایا ہوں جو ان کی نگرانی کرے فرماتے ہیں پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے برکت کی دعا فرمائی۔ اس باب میں حضرت ابی بن کعب اور کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث جابر حسن صحیح ہے۔

ولی کے بغیر نکاح

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔ اس باب میں حضرت عائشہ، ابن عباس، ابوہریرہ، عمران بن حصین اور انس رضی اللہ عنہم

أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَأَنَسٍ

۱۰۹۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَإِنْ دَخَلَ بِهَا فَلَهَا الْمَهْرُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا فَإِنِ اشْتَجَرُوا فَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لَا وَلِيَّ لَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْحُفَّاظِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ نَحْوَ هٰذَا وَحَدِيثُ أَبِي مُوسٰى حَدِيثٌ فِيهِ اخْتِلَافٌ رَوَاهُ إِسْرَائِيلُ وَشَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَأَبُو عَوَانَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ وَقَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَزَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى أَبُو عُبَيْدَةَ الْحَدَّادُ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ وَقَدْ ذَكَرَ بَعْضُ أَصْحَابِ سُفْيَانَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ

سے بھی روایات منقول ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو عورت ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرے اس کا نکاح باطل ہے۔ (تین مرتبہ فرمایا) اگر جماع کیا تو مہر واجب ہو جائے گا کیونکہ مرد نے اس کی شرمگاہ سے فائدہ اٹھایا اگر اختلاف ہو جائے تو بادشاہ وقت اس کا ولی ہے جس کا کوئی ولی نہ ہو۔ یہ حدیث حسن ہے یحیٰی بن سعید انصاری، یحیٰی بن ایوب، سفیان ثوری اور کئی دوسرے حفاظ نے اسے ابن جریج سے اسی طرح روایت کیا ہے حضرت ابوموسیٰ کی روایت میں اختلاف ہے۔ اسرائیل، شریک بن عبداللہ، ابوعوانہ، زہیر بن معاویہ اور قیس بن ربیع نے بواسطہ ابواسحاق اور ابوبردہ، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت کی، اسباط بن محمد اور زید بن حباب بواسطہ یونس بن ابی اسحاق اور ابواسحاق حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔ ابوعبیدہ حداد بواسطہ یونس بن ابی اسحاق اور ابوبردہ، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔۔ ابواسحاق کا واسطہ مذکور نہیں۔ بعض اوقات بواسطہ یونس بن ابی اسحاق، ابوبردہ سے مرفوعاً روایت کی گئی ہے۔ شعبہ اور ثوری نے بواسطہ ابواسحاق حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث روایت کی کہ ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا بعض اصحاب سفیان نے بواسطہ سفیان، ابواسحاق اور ابوبردہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے اسے روایت کیا۔ اور یہ صحیح نہیں۔ جن لوگوں نے بواسطہ ابواسحاق اور ابوبردہ، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ان کی روایت میرے نزدیک زیادہ صحیح ہے

عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی وَلَا یَصِحُّ وَرِوَایَةُ
هٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ رَوَوْا عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ
عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
لَا نِکَاحَ اِلَّا بِوَلِیٍّ عِنْدِیْ اَصَحُّ لِاَنَّ سَمَاعَهُمْ
مِنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ فِیْ اَوْقَاتٍ مُخْتَلِفَةٍ وَاِنْ کَانَ
شُعْبَةُ وَالثَّوْرِیُّ اَحْفَظَ وَاَثْبَتَ مِنْ جَمِیْعِ هٰؤُلَاءِ
الَّذِیْنَ رَوَوْا عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ هٰذَا الْحَدِیْثَ فَاِنَّ
رِوَایَةَ هٰؤُلَاءِ عِنْدِیْ اَشْبَهُ وَاَصَحُّ لِاَنَّ شُعْبَةَ
وَالثَّوْرِیَّ سَمِعَا هٰذَا الْحَدِیْثَ مِنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ
فِیْ مَجْلِسٍ وَاحِدٍ وَمِمَّا یَدُلُّ عَلٰی ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا
مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا اَبُوْ دَاؤدَ اَنَا شُعْبَةُ قَالَ
سَمِعْتُ سُفْیَانَ الثَّوْرِیَّ یَسْاَلُ اَبَا اِسْحٰقَ اَسَمِعْتَ
اَبَا بُرْدَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ
سَلَّمَ لَا نِکَاحَ اِلَّا بِوَلِیٍّ فَقَالَ نَعَمْ فَدَلَّ هٰذَا
الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّ سَمَاعَ شُعْبَةَ وَالثَّوْرِیِّ هٰذَا
الْحَدِیْثَ فِیْ وَقْتٍ وَاحِدٍ وَاِسْرَائِیْلُ هُوَ ثِقَةٌ ثَبْتٌ فِیْ
اَبِیْ اِسْحٰقَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُثَنّٰی یَقُوْلُ سَمِعْتُ
عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ مَهْدِیٍّ یَقُوْلُ مَا فَاتَنِی الَّذِیْ
فَاتَنِیْ مِنْ حَدِیْثِ الثَّوْرِیِّ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ اِلَّا لِمَا
اتَّکَلْتُ بِهٖ عَلٰی اِسْرَائِیْلَ لِاَنَّهٗ کَانَ یَاْتِیْ بِهٖ اَتَمَّ
وَحَدِیْثُ عَائِشَةَ فِیْ هٰذَا الْبَابِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا نِکَاحَ اِلَّا بِوَلِیٍّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ
وَرَوٰی ابْنُ جُرَیْجٍ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ مُوْسٰی عَنِ
الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَی الْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ وَجَعْفَرُ
بْنُ رَبِیْعَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَرُوِیَ عَنْ هِشَامِ
بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ وَقَدْ تَکَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ

کیوں کہ ابو اسحاق سے ان کا سماع مختلف اوقات
میں ہے۔ اگرچہ شعبہ اور ثوری ان تمام رواۃ سے
زیادہ حافظ اور اثبت ہیں۔ لیکن ان کی روایت
میرے نزدیک صحیح ہے کیوں کہ شعبہ اور ثوری نے
ابو اسحاق سے ایک ہی مجلس میں سنی ہے اس پر دلیل
یہ ہے کہ شعبہ کہتے ہیں میں نے سنا کہ سفیان ثوری
ابو اسحاق سے پوچھ رہے تھے کیا آپ نے ابو بردہ
سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا" انہوں نے فرمایا ہاں
(میں نے سنا ہے) اس میں اس بات پر دلیل ہے
کہ شعبہ اور ثوری دونوں نے ایک ہی وقت میں
یہ حدیث سنی۔ ابو اسحاق کی روایت میں اسرائیل
اثبت ہے۔ میں نے محمد بن مثنی سے سنا فرماتے ہیں
میں نے عبد الرحمن مہدی کو کہتے ہوئے سنا کہ بواسطہ
ثوری ابو اسحاق کی جو روایات میں نہیں لے سکا اس
کی وجہ یہ ہے کہ میں نے اسرائیل پر اعتماد کیا اس
لئے کہ وہ پوری حدیث بیان کرتا ہے۔ اس باب
میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کی روایت "ولی
کے بغیر نکاح نہیں" حسن ہے۔ ابن جریج نے بواسطہ
سلیمان بن موسیٰ، زہری اور عروہ حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا سے مرفوع حدیث بیان کی۔ حجاج
بن ارطاۃ اور جعفر بن ربیعہ نے بواسطہ زہری اور
عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسے بیان
کیا۔ ہشام بن عروہ بواسطہ عروہ حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ بواسطہ عروہ
زہری کی روایت میں بعض محدثین نے کلام کیا ہے
ابن جریج کہتے ہیں میں نے زہری سے ملاقات
کی اور دریافت کیا تو انہوں نے انکار کر دیا
بنا بریں محدثین نے اسے ضعیف قرار دیا۔

الحدیث فی حدیث الزہری عن عروۃ عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ابن جریج ثم لقیت الزہری فسألتہ فأنکرہ فضعفوا ہذا الحدیث من أجل ہذا وذکر عن یحیی بن معین أنہ قال لم یذکر ہذا الحرف عن ابن جریج إلا إسماعیل بن إبراہیم قال یحیی بن معین وسماع إسماعیل بن إبراہیم عن ابن جریج لیس بذاک إنما صحح کتبہ علی کتب عبد المجید بن عبد العزیز بن أبی رواد ما سمع من ابن جریج وضعف یحیی روایۃ إسماعیل بن إبراہیم عن ابن جریج والعمل فی ہذا الباب علی حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا نکاح إلا بولی عند أہل العلم من أصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم منہم عمر بن الخطاب وعلی بن أبی طالب وعبد اللہ بن عباس وأبو ہریرۃ وغیرہم وہکذا روی عن بعض فقہاء التابعین أنہم قالوا لا نکاح إلا بولی منہم سعید بن المسیب والحسن البصری وشریح وإبراہیم النخعی وعمر بن عبد العزیز وغیرہم وبہذا یقول سفیان الثوری والأوزاعی ومالک وعبد اللہ بن المبارک والشافعی وأحمد وإسحٰق۔

یحییٰ بن معین کہتے ہیں ابن جریج کے یہ الفاظ اسماعیل بن ابراہیم نے نقل کئے ہیں۔ اور ابن جریج سے اسماعیل بن ابراہیم کا سماع کچھ زیادہ صحیح نہیں۔ انہوں نے اپنی کتب عبدالمجید بن عبدالعزیز بن رواد کی کتب سے صحیح کی ہیں ابن جریج سے خود نہیں سنا یحییٰ نے ابن جریج سے اسماعیل بن ابراہیم کی روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔ اس باب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث کہ ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوگا پر بعض صحابہ کرام کا عمل ہے حضرت عمر بن خطاب، علی بن ابی طالب عبداللہ بن عباس اور ابوہریرہ وغیرہم رضی اللہ عنہم ان میں شامل ہیں۔ بعض تابعی فقہاء سے بھی اسی طرح مروی ہے کہ ولی کے بغیر نکاح نہیں۔ سعید بن مسیب حسن بصری، شریح، ابراہیم نخعی، عمر بن عبدالعزیز وغیرہم ان تابعین میں شامل تھا۔ سفیان ثوری، اوزاعی، مالک، عبداللہ بن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

باب ما جاء لا نکاح إلا ببینۃ۔

گواہوں کے بغیر نکاح۔

۱۰۹۵۔ حدثنا یوسف بن حماد المعنی البصری نا عبد الأعلی عن سعید عن قتادۃ عن جابر بن

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

سلہ ۱۔ ولی کے بغیر نکاح نہ ہونے والی حدیث کی سند پر محدثین نے کلام کیا تفصیل امام ابوجعفر احمد بن محمد طحاوی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب شرح معانی الآثار میں کافی شرح و بسط سے اسے ذکر کیا۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک ولی کے بغیر بھی نکاح درست ہے جیسا کہ آیات قرآنیہ سے بھی اس کا ثبوت ملتا ہے (مترجم)

زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَغَايَا اللَّاتِيْ يُنْكِحْنَ اَنْفُسَهُنَّ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ قَالَ يُوْسُفُ بْنُ حَمَّادٍ رَفَعَ عَبْدُ الْاَعْلٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ فِي التَّفْسِيْرِ وَاَوْقَفَهُ فِيْ كِتَابِ الطَّلَاقِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ

۱۰۹۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا غُنْدَرٌ عَنْ سَعِيْدٍ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَهٰذَا اَصَحُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ لَا نَعْلَمُ اَحَدًا رَفَعَهُ اِلَّا مَا رُوِيَ عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ مَرْفُوْعًا وَرُوِيَ عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنْ سَعِيْدٍ هٰذَا الْحَدِيْثُ مَوْقُوْفًا اَلصَّحِيْحُ مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَوْلُهُ لَا نِكَاحَ اِلَّا بِبَيِّنَةٍ وَهٰكَذَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ نَحْوَ هٰذَا مَوْقُوْفًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَاَنَسٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِيْنَ وَغَيْرِهِمْ قَالُوْا لَا نِكَاحَ اِلَّا بِشُهُوْدٍ لَمْ يَخْتَلِفُوْا فِيْ ذٰلِكَ مَنْ مَضٰى مِنْهُمْ اِلَّا قَوْمًا مِنَ الْمُتَاَخِّرِيْنَ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ هٰذَا اِذَا شَهِدَ وَاحِدٌ بَعْدَ وَاحِدٍ فَقَالَ اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ وَغَيْرِهِمْ لَا يَجُوْزُ النِّكَاحُ حَتّٰى يَشْهَدَ الشَّاهِدَانِ مَعًا عِنْدَ عُقْدَةِ النِّكَاحِ وَقَدْ رَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ اِذَا شَهِدَ وَاحِدٌ بَعْدَ وَاحِدٍ اَنَّهُ جَائِزٌ اِذَا اَعْلَنُوْا ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَهٰكَذَا قَالَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ فِيْمَا حَكٰى عَنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ شَهَادَةُ رَجُلٍ وَامْرَاَتَيْنِ تَجُوْزُ فِي النِّكَاحِ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ۔

"گواہوں کے بغیر نکاح کرنے والی عورتیں زانیہ ہیں"۔ یوسف بن حماد کہتے ہیں عبدالاعلیٰ نے تفسیر کے باب یہ حدیث مرفوعًا بیان کی جبکہ طلاق کے ضمن موقوف روایت کی۔

قتیبہ نے بواسطہ غندر، سعید سے اس کے ہم معنی موقوف حدیث روایت کی اور یہ زیادہ صحیح ہے یہ حدیث غیر محفوظ ہے عبدالاعلیٰ بواسطہ سعید اور قتادہ کی روایت کے علاوہ کوئی دوسرا ہمارے علم میں نہیں جس نے اس سے مرفوعًا بیان کیا ہو۔ عبدالاعلیٰ سے موقوفًا بھی مروی ہے۔ صحیح روایت وہ ہے جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی جاتی ہے کہ "گواہوں کے بغیر نکاح نہیں"۔ کئی لوگوں نے سعید بن ابی عروبہ سے اسی طرح موقوفًا روایت کیا ہے۔ اس باب میں حضرت عمران بن حصین، انس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ صحابہ کرام، تابعین اور بعد کے علماء کا اس پر عمل ہے۔ کہ گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہمارے نزدیک متقدمین کا اس میں کوئی اختلاف نہیں البتہ بعض متاخرین علماء نے اختلاف کیا ہے کہ یکے بعد دیگرے دو آدمی گواہی دیں تو اس بارے میں علماء باہم مختلف ہیں۔ اکثر علماء کوفہ وغیرہم کے نزدیک جب تک نکاح میں دونوں گواہ موجود نہ ہوں، نکاح نہیں ہوتا بعض اہل مدینہ کے نزدیک اگر اعلان کر دیا جائے تو آگے پیچھے گواہی دینے سے نکاح جائز ہو جاتا ہے۔ امام مالک بن انس کا یہی قول ہے اسحاق بن ابراہیم کی بھی یہی رائے ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک نکاح میں ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت جائز ہے امام احمد اور اسحاق اسی کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ خُطْبَةِ النِّكَاحِ۔

خطبۂ نکاح

۱۰۹۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْثَرُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُّدَ فِي الصَّلٰوةِ وَالتَّشَهُّدَ فِي الْحَاجَةِ قَالَ التَّشَهُّدُ فِي الصَّلٰوةِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَالتَّشَهُّدُ فِي الْحَاجَةِ أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ نَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ قَالَ وَيَقْرَأُ ثَلَاثَ آيَاتٍ قَالَ عَبْثَرٌ فَفَسَّرَهَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ اِتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ اِتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا اِتَّقُوا اللّٰهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا الْآيَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ حَدِيثُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدِيثٌ حَسَنٌ رَوَاهُ الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكِلَا الْحَدِيثَيْنِ صَحِيحٌ لِأَنَّ إِسْرَائِيلَ جَمَعَهُمَا فَقَالَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ وَأَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِنَّ النِّكَاحَ جَائِزٌ بِغَيْرِ خُطْبَةٍ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَغَيْرِهِ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ۔

۱۰۹۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ نَا ابْنُ فُضَيْلٍ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز اور حاجت (یعنی نکاح) کا تشہد سکھایا آپ نے فرمایا نماز کا تشہد یہ ہے "تمام قولی، بدنی اور مالی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ پر سلام اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں، ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر سلام ہو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے (خاص) بندے اور رسول ہیں"۔ نکاح کا خطبہ یہ ہے "تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کو سزاوار ہیں ہم اس سے مدد مانگتے ہیں اور بخشش چاہتے ہیں۔ اپنے نفسوں کی شرارتوں اور اعمال کی برائیوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جسے ہدایت دے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جسے وہ گمراہ کرے اس کے لئے کوئی ہادی نہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لئے لائق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے خاص بندے اور رسول ہیں"۔ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تین آیات پڑھتے تھے۔ عبثر بن قاسم کہتے ہیں سفیان ثوری نے ان کی تفصیل یوں بیان کی (۱) "اللہ سے اس طرح ڈرو جیسا ڈرنے کا حق ہے اور حالت اسلام میں ہی تمہیں موت آئے" (۲) "اللہ تعالیٰ جس کے نام پر سوال کرتے ہو اور رشتہ داروں کا خیال رکھو اللہ تعالیٰ تم پر نگہبان ہے" (۳) "اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور سیدھی بات کہو"۔ اس باب میں حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مروی ہے۔ حدیث عبداللہ حسن ہے۔ اعمش نے بواسطہ ابواسحاق اور ابوالاحوص اور شعبہ نے بواسطہ ابواسحاق اور ابوعبیدہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث مرفوعاً روایت کی۔ دونوں حدیثیں صحیح ہیں کیونکہ اسرائیل نے ان دونوں کو جمع کیا اور کہا بواسطہ ابواسحاق، ابوالاحوص اور ابوعبیدہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں خطبہ کے بغیر بھی نکاح جائز ہے سفیان ثوری اور دوسرے علماء کا یہی قول ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ خُطْبَةٍ لَيْسَ فِيهَا تَشَهُّدٌ فَهِيَ كَالْيَدِ الْجَذْمَاءِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس خطبہ میں تشہد نہ ہو وہ کٹے ہوئے ہاتھ کی طرح ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

بَابُ ۱۳ مَا جَاءَ فِي اسْتِئْمَارِ الْبِكْرِ وَالثَّيِّبِ

کنواری اور بیوہ عورت سے اجازت طلبی

۱۰۹۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ نَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْكَحُ الثَّيِّبُ حَتّٰى تُسْتَأْمَرَ وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتّٰى تُسْتَأْذَنَ وَإِذْنُهَا الصُّمُوتُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ وَالْعُرْسِ ابْنِ عَمِيرَةَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الثَّيِّبَ لَا تُزَوَّجُ حَتّٰى تُسْتَأْمَرَ وَإِنْ زَوَّجَهَا الْأَبُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَسْتَأْمِرَهَا فَكَرِهَتْ ذٰلِكَ فَالنِّكَاحُ مَفْسُوخٌ عِنْدَ عَامَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي تَزْوِيجِ الْأَبْكَارِ إِذَا زَوَّجَهُنَّ الْآبَاءُ فَرَأَى أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ الْأَبَ إِذَا زَوَّجَ الْبِكْرَ وَهِيَ بَالِغَةٌ بِغَيْرِ أَمْرِهَا فَلَمْ تَرْضَ بِتَزْوِيجِ الْأَبِ فَالنِّكَاحُ مَفْسُوخٌ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ تَزْوِيجُ الْأَبِ عَلَى الْبِكْرِ جَائِزٌ وَإِنْ كَرِهَتْ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیوہ عورت سے اجازت لئے بغیر اس کا نکاح نہ کیا جائے اور کنواری سے بھی اجازت لے کر ہی نکاح کیا جائے۔ اور اس کی اجازت خاموش رہنا ہے۔ اس باب میں حضرت عمر، ابن عباس، عائشہ اور عرس بن عمیرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے علماء کا اس پر عمل ہے کہ بیوہ کی اجازت لے کر اس کا نکاح کیا جائے۔ اور اگر اس کا باپ بلا اجازت اس کا نکاح کر دے تو یہ مکروہ ہے۔ اور عام علماء کے نزدیک یہ نکاح ٹوٹ جائے گا۔ اگر باپ کنواری لڑکی کا نکاح کر کے دے تو اس میں علماء کا اختلاف ہے۔ اکثر علماء کوفہ اور دوسرے لوگوں کی رائے یہ ہے کہ اگر باپ نے بالغہ کنواری لڑکی کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر کیا اور وہ اس پر راضی نہیں تو یہ نکاح ٹوٹ گیا۔ بعض علماء مدینہ کے نزدیک کنواری لڑکی کا باپ اس کا نکاح کر دے تو اس کی عدم رضا کے باوجود ہو جاتا ہے امام مالک بن انس، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

۱۱۰۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَيِّمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَأْذَنُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بالغہ عورت اپنے نفس کی ولی سے حقدار ہے اور کنواری سے اجازت لی جائے اور اس کی اجازت خاموش رہنا ہے

فِي نَفْسِهَا وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوٰى شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَاحْتَجَّ بَعْضُ النَّاسِ فِي إِجَازَةِ النِّكَاحِ بِغَيْرِ وَلِيٍّ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَلَيْسَ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ مَا احْتَجُّوْا بِهٖ لِأَنَّهٗ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ وَهٰكَذَا أَفْتٰى بِهِ ابْنُ عَبَّاسٍ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ وَإِنَّمَا مَعْنٰى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَيِّمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الْوَلِيَّ لَا يُزَوِّجُهَا إِلَّا بِرِضَاهَا وَأَمْرِهَا فَإِنْ زَوَّجَهَا فَالنِّكَاحُ مَفْسُوْخٌ عَلٰى حَدِيْثِ خَنْسَاءَ بِنْتِ خِذَامٍ حَيْثُ زَوَّجَهَا أَبُوْهَا وَهِيَ ثَيِّبٌ فَكَرِهَتْ ذٰلِكَ فَرَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِكَاحَهٗ۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ اور سفیان ثوری نے اسے مالک بن انس سے روایت کیا۔ بعض لوگوں نے اس حدیث سے استدلال کیا کہ ولی کے بغیر نکاح ہو سکتا ہے۔ لیکن یہ استدلال صحیح نہیں کیونکہ متعدد طرق سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت ہے کہ ولی کے بغیر نکاح نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اسی پر فتویٰ بھی دیا ہے۔ اور فرمایا ولی کے بغیر نکاح نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد پاک کہ بالغہ اپنے نفس کی ولی سے زیادہ حقدار ہے" کا مطلب اکثر علماء کے نزدیک یہ ہے کہ ولی اس کی رضامندی اور اجازت کے بغیر نکاح نہ کرے اگر کر دے گا تو نکاح ٹوٹ جائیگا جس طرح حدیث خنساء بنت خذام سے ثابت ہے کہ وہ ثیبہ تھیں اور ان کے والد نے ان کی مرضی کے بغیر نکاح کر دیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رد فرما دیا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي إِكْرَاهِ الْيَتِيْمَةِ عَلَى التَّزْوِيْجِ

کنواری بالغہ لڑکی کا زبردستی نکاح کرنا

١١٠١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَتِيْمَةُ تُسْتَأْمَرُ فِي نَفْسِهَا فَإِنْ صَمَتَتْ فَهُوَ إِذْنُهَا وَإِنْ أَبَتْ فَلَا جَوَازَ عَلَيْهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي مُوْسٰى وَابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي تَزْوِيْجِ الْيَتِيْمَةِ فَرَأٰى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الْيَتِيْمَةَ إِذَا زُوِّجَتْ فَالنِّكَاحُ مَوْقُوْفٌ حَتّٰى تَبْلُغَ فَإِذَا بَلَغَتْ فَلَهَا الْخِيَارُ فِي إِجَازَةِ النِّكَاحِ أَوْ فَسْخِهٖ وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ التَّابِعِيْنَ وَغَيْرِهِمْ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَجُوْزُ نِكَاحُ الْيَتِيْمَةِ حَتّٰى تَبْلُغَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا" بالغہ کنواری لڑکی سے اس کے متعلق اجازت لی جائے اگر خاموش ہو جائے تو یہ اس کی طرف سے اجازت ہے اور اگر انکار کرے تو اس پر کوئی جبر نہیں" اس باب میں حضرت ابوموسیٰ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم) سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہ حسن ہے۔ علماء کا نابالغ یتیمہ لڑکی کے نکاح میں اختلاف ہے بعض علماء کے نزدیک اگر نکاح کر دیا گیا تو یہ موقوف ہوگا۔ بلوغت پر اسے باقی رکھنے اور توڑنے کا اختیار ہے تابعین وغیرہم کا یہی قول ہے بعض علماء کے نزدیک یتیمہ کا نکاح بلوغت

وَلَا يَجُوزُ الْخِيَارُ فِي النِّكَاحِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَغَيْرِهِمَا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ أَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ إِذَا بَلَغَتِ الْيَتِيمَةُ تِسْعَ سِنِينَ فَزُوِّجَتْ فَرَضِيَتْ فَالنِّكَاحُ جَائِزٌ وَلَا خِيَارَ لَهَا إِذَا أَدْرَكَتْ وَاحْتَجَّا بِحَدِيثِ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنٰى بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ وَقَدْ قَالَتْ عَائِشَةُ إِذَا بَلَغَتِ الْجَارِيَةُ تِسْعَ سِنِينَ فَهِيَ امْرَأَةٌ۔

سے پہلے جائز نہیں اور نکاح میں اختیار بھی نہیں۔ سفیان ثوری، شافعی اور دوسرے علماء کا یہی نظریہ ہے۔ امام احمد اور اسحاق فرماتے ہیں یتیمہ نو سال کی ہو جائے تو اسکی مرضی سے کیا گیا نکاح جائز ہے بالغ ہونے پر (توڑنے کا) اختیار نہیں ان دونوں حضرات نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سے استدلال کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شب زفاف گزاری تو اس وقت ان کی عمر نو سال تھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں لڑکی نو سال کی عمر میں عورت کہلاتی

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوَلِيَّيْنِ يُزَوِّجَانِ۔

دو ولی نکاح کر دیں تو کیا حکم ہے

١١٠٢۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا غُنْدَرٌ نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ زَوَّجَهَا وَلِيَّانِ فَهِيَ لِلْأَوَّلِ مِنْهُمَا وَمَنْ بَاعَ بَيْعًا مِنْ رَجُلَيْنِ فَهُوَ لِلْأَوَّلِ مِنْهُمَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا نَعْلَمُ بَيْنَهُمْ فِي ذٰلِكَ اخْتِلَافًا إِذَا زَوَّجَ أَحَدُ الْوَلِيَّيْنِ قَبْلَ الْآخَرِ فَنِكَاحُ الْأَوَّلِ جَائِزٌ وَنِكَاحُ الْآخَرِ مَفْسُوخٌ وَإِذَا زَوَّجَا جَمِيعًا فَنِكَاحُهُمَا جَمِيعًا مَفْسُوخٌ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس عورت کا نکاح دو ولی کرائیں تو وہ پہلے کے لئے ہے۔ اور (اسی طرح) اگر کوئی شخص دو آدمیوں پر کوئی چیز بیچے تو وہ بھی پہلے کے لئے ہے" یہ حدیث حسن ہے۔ علماء کا اس پر عمل ہے اور اس مسئلہ میں ان کا کوئی اختلاف نہیں۔ اگر دو ولیوں میں سے ایک پہلے نکاح کر دے اور دوسرا بعد میں تو پہلے کا نکاح جائز ہے اور دوسرے کا ٹوٹ جائیگا اور اگر دونوں ایک ساتھ کریں تو دونوں نکاح فسخ ہو جائیں گے۔ سفیان ثوری، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي نِكَاحِ الْعَبْدِ بِغَيْرِ إِذْنِ سَيِّدِهٖ

مالک کی اجازت بغیر غلام کا نکاح

١١٠٣۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا عَبْدٍ تَزَوَّجَ بِغَيْرِ إِذْنِ سَيِّدِهٖ فَهُوَ عَاهِرٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اپنے مالک سے اجازت حاصل کئے بغیر نکاح کرنے والا غلام زانی ہے" اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت منقول ہے۔ حدیث جابر حسن ہے۔ بعض حضرات نے یہ حدیث بواسطہ عبداللہ

ابْنِ عَقِيلٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَصِحُّ وَالصَّحِيحُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ نِكَاحَ الْعَبْدِ بِغَيْرِ إِذْنِ سَيِّدِهِ لَا يَجُوزُ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَغَيْرِهِمَا۔

۱۱۰۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ نَا أَبِي نَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا عَبْدٍ تَزَوَّجَ بِغَيْرِ إِذْنِ سَيِّدِهِ فَهُوَ عَاهِرٌ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

بن محمد بن عقیل حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت کی۔ اور یہ صحیح نہیں۔ صحیح یہ ہے کہ انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ صحابہ کرام اور تابعین کا اسی پر عمل ہے کہ مالک کی اجازت بغیر غلام کا نکاح صحیح نہیں۔ امام احمد اسحاق اور دوسرے حضرات رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو غلام اپنے مالک کی اجازت کے بغیر نکاح کرے وہ زانی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي مُهُورِ النِّسَاءِ۔

۱۱۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالُوا نَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ بَنِي فَزَارَةَ تَزَوَّجَتْ عَلَى نَعْلَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَضِيتِ مِنْ نَفْسِكِ وَمَالِكِ بِنَعْلَيْنِ قَالَتْ نَعَمْ فَأَجَازَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَنَسٍ وَعَائِشَةَ وَجَابِرٍ وَأَبِي حَدْرَدٍ الْأَسْلَمِيِّ حَدِيثُ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْمَهْرِ فَقَالَ بَعْضُهُمُ الْمَهْرُ عَلَى مَا تَرَاضَوْا عَلَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَقَالَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ لَا يَكُونُ الْمَهْرُ أَقَلَّ مِنْ رُبْعِ دِينَارٍ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْكُوفَةِ لَا يَكُونُ الْمَهْرُ أَقَلَّ مِنْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ۔

عورتوں کا مہر

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بنی فزارہ کی ایک عورت نے جوتوں کے ایک جوڑے پر اپنا نکاح کیا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کیا تو دو جوتوں کے بدلے اپنا نفس اور مال دینے پر راضی ہو گئی ہے؟" اس نے عرض کیا "ہاں یا رسول اللہ" حضرت عامر فرماتے ہیں آپ نے وہ نکاح جائز رکھا۔ اس باب میں حضرت عمر، ابوہریرہ، سہل بن سعد، ابوسعید، انس، عائشہ، جابر اور ابوحدرد اسلمی رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث عامر بن ربیعہ حسن صحیح ہے۔ مہر کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض علماء کے نزدیک جس پر فریقین راضی ہو جائیں (وہی مہر ہے) سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک مہر چار دینار سے کم نہیں۔ بعض اہل کوفہ فرماتے ہیں مہر دس درہم سے کم نہیں ہوتا۔

۱۱۰۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا إِسْحٰقُ

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت

ابن عیسی وعبد اللہ بن نافع قالا نا مالک بن انس عن ابی حازم بن دینار عن سہل بن سعد الساعدی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاءتہ امراۃ فقالت انی وھبت نفسی لک فقامت طویلا فقال رجل یا رسول اللہ زوجنیھا ان لم تکن لک بھا حاجۃ فقال ھل عندک من شیء تصدقھا فقال ما عندی الا ازاری ھذا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ازارک ان اعطیتھا جلست ولا ازار لک فالتمس شیئا فقال ما اجد قال التمس ولو خاتما من حدید قال فالتمس فلم یجد شیئا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھل معک من القران شیء قال نعم سورۃ کذا وسورۃ کذا لسور سماھا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زوجتکھا بما معک من القران ھذا حدیث حسن صحیح وقد ذھب الشافعی الی ھذا الحدیث فقال ان لم یکن لہ شیء یصدقھا فتزوجھا علی سورۃ من القران فالنکاح جائز ویعلمھا سورۃ من القران وقال بعض اھل العلم النکاح جائز ویجعل لھا صداق مثلھا وھو قول اھل الکوفۃ واحمد واسحق۔

۱۱۰۷۔ حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان بن عیینۃ عن ایوب عن ابن سیرین عن ابی العجفاء قال قال عمر بن الخطاب الا لا تغالوا صدقۃ النساء فانھا لو کانت مکرمۃ فی الدنیا وتقوی عند اللہ لکان اولاکم بھا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما علمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکح شیئا من نسائہ ولا انکح شیئا من بناتہ علی اکثر من ثنتی عشرۃ اوقیۃ ھذا حدیث حسن صحیح وابو العجفاء السلمی اسمہ ھرم والاوقیۃ عند اھل العلم

ہے۔ ایک عورت بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا میں نے اپنی جان آپ کو ہبہ کر دی پھر وہ دیر تک کھڑی رہی۔ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر آپ کو حاجت نہ ہو تو اسے میرے نکاح میں دے دیں۔ آپ نے فرمایا کیا تیرے پاس مہر میں دینے کے لئے کچھ ہے۔ عرض کیا میرے پاس صرف یہی تہبند ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ تہبند تو اسے دے دیگا تو پھر ننگا بیٹھ جائے گا۔ کچھ اور تلاش کر لاؤ اس نے عرض کیا میرے پاس کچھ بھی نہیں آپ نے فرمایا تلاش کرو اگرچہ لوہے کی انگوٹھی ہی ہو راوی فرماتے ہیں اس نے تلاش کیا لیکن کچھ نہ پایا اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تجھے قرآن سے کچھ یاد ہے۔ اس نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! فلاں فلاں سورتیں یاد ہیں (سورتوں کا نام لیا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے ان سورتوں کے بدلے جو تجھے یاد ہیں اس کے ساتھ تیرا نکاح کر دیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے امام شافعی کا اس پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں اگر کچھ نہ پایا اور قرآن پاک کی سورت پر ہی نکاح کر لیا تو بھی جائز ہے۔ عورت کو قرآن کی سورتیں سکھا دے۔ بعض علماء فرماتے ہیں نکاح جائز ہے اور مہر مثل واجب ہو جائیگا اہل کوفہ، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

ابو عجفاء سے روایت ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا خبردار! عورتوں کا مہر زیادہ نہ باندھو اگر یہ دنیا میں باعث عزت اور اللہ تعالیٰ کے ہاں تقویٰ ہوتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تم سے زیادہ اس کے حقدار تھے مجھے نہیں معلوم کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات سے نکاح میں یا اپنی صاحبزادیوں کا نکاح کرتے وقت بارہ اوقیہ (چاندی) سے زیادہ مہر رکھا ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ابو عجفاء اسلمی کا نام ہرم ہے علماء کے نزدیک اوقیہ چالیس درہم

أَرْبَعُوْنَ دِرْهَمًا وَثِنْتَا عَشْرَةَ أُوْقِيَّةً هُوَ أَرْبَعُ مِائَةٍ وَثَمَانُوْنَ دِرْهَمًا۔

کا ہوتا ہے اور بارہ اوقیہ چار سو اسی درہم ہوئے[1]

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُعْتِقُ الْأَمَةَ ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا

آزاد کردہ لونڈی سے نکاح کرنا

۱۱۰۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَعَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ صَفِيَّةَ حَدِيْثُ أَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَكَرِهَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ يَّجْعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا حَتّٰى يَجْعَلَ لَهَا مَهْرًا سِوَى الْعِتْقِ وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کیا اور ان کی آزادی کو ہی مہر قرار دیا۔ اس باب میں حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دوسرے حضرات کا اس پر عمل ہے۔ امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔ البتہ بعض علماء کے نزدیک آزادی کو ہی مہر قرار دینا مکروہ ہے بلکہ آزادی کے علاوہ مہر مقرر کیا جائے۔ پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْفَضْلِ فِيْ ذٰلِكَ۔

آزاد کردہ لونڈی سے نکاح کی فضیلت

۱۱۰۹۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ أَبِيْ مُوْسٰى عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ عَبْدٌ أَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيْهِ فَذٰلِكَ يُؤْتٰى أَجْرَهُ مَرَّتَيْنِ وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهُ جَارِيَةٌ وَضِيْئَةٌ فَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ أَدَبَهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا ثُمَّ تَزَوَّجَهَا يَبْتَغِيْ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ فَذٰلِكَ يُؤْتٰى أَجْرَهُ مَرَّتَيْنِ وَرَجُلٌ آمَنَ بِالْكِتَابِ الْأَوَّلِ ثُمَّ جَاءَهُ الْكِتَابُ الْآخَرُ فَآمَنَ بِهِ فَذٰلِكَ يُؤْتٰى أَجْرَهُ مَرَّتَيْنِ۔

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں کو دوہرا ثواب دیا جائے گا وہ غلام جس نے اللہ تعالیٰ اور اپنے مالک کا حق ادا کیا اسے دوگنا ثواب ملے گا، وہ شخص جس کے پاس خوبصورت لونڈی ہو وہ اس کی اچھی طرح تربیت کرے پھر اسے آزاد کرکے محض رضائے الٰہی کے لئے نکاح کر لیا اسے بھی دوگنا ثواب ملے گا اور (تیسرا) وہ شخص جو پہلی الہامی کتاب پر ایمان لایا پھر دوسری کتاب آئی تو اس پر بھی ایمان لایا اس کے لئے بھی دوگنا ثواب ہے۔

۱۱۱۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ صَالِحِ بْنِ صَالِحٍ وَهُوَ ابْنُ حَيٍّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ أَبِيْ

ابن ابی عمر نے بواسطہ سفیان، صالح بن صالح (ابن حی)، شعبی اور ابوبردہ، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ

[1]: چار سو اسی (۴۸۰) درہم، ایک سو چالیس تولے کے ہوتے ہیں۔ (مترجم)

مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوًا بِمَعْنَاهُ حَدِيثُ أَبِي مُوسٰى حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو بُرْدَةَ ابْنُ أَبِي مُوسٰى اسْمُهُ عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ وَقَدْ رَوٰى شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ عَنْ صَالِحِ بْنِ صَالِحِ ابْنِ حَيٍّ هٰذَا الْحَدِيثَ۔

سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی۔ حدیث ابو موسیٰ حسن صحیح ہے ابو بردہ بن ابو موسیٰ کا نام عامر بن عبد اللہ بن قیس ہے، شعبہ اور ثوری نے یہ حدیث صالح بن صالح بن حی سے روایت کی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ ثُمَّ يُطَلِّقُهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا هَلْ يَتَزَوَّجُ ابْنَتَهَا أَمْ لَا

منکوحہ کو صحبت سے پہلے طلاق دی تو اس کی لڑکی سے نکاح کا کیا حکم ہے

١١١ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةً فَدَخَلَ بِهَا فَلَا يَحِلُّ لَهُ نِكَاحُ ابْنَتِهَا فَإِنْ لَمْ يَكُنْ دَخَلَ بِهَا فَلْيَنْكِحْ ابْنَتَهَا وَأَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةً فَدَخَلَ بِهَا أَوْ لَمْ يَدْخُلْ فَلَا يَحِلُّ لَهُ نِكَاحُ أُمِّهَا قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ لَا يَصِحُّ مِنْ قِبَلِ إِسْنَادِهِ وَإِنَّمَا رَوَاهُ ابْنُ لَهِيعَةَ وَالْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ وَالْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ وَابْنُ لَهِيعَةَ يُضَعَّفَانِ فِي الْحَدِيثِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ امْرَأَةً ثُمَّ طَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا حَلَّ لَهُ أَنْ يَنْكِحَ ابْنَتَهَا وَإِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْابْنَةَ فَطَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا لَمْ يَحِلَّ لَهُ نِكَاحُ أُمِّهَا لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ۔

حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی کسی عورت سے نکاح کرکے اس سے صحبت بھی کرے اس کے لئے اس عورت کی لڑکی سے نکاح کرنا جائز نہیں اگر صحبت نہیں کی تو لڑکی سے نکاح کر سکتا ہے اور جو کوئی کسی عورت سے نکاح کرے تو جماع کرے یا نہ کرے اس کی ماں سے نکاح نہیں کر سکتا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث سند کے اعتبار سے صحیح نہیں۔ اسے ابن لہیعہ اور مثنی بن صباح نے عمرو بن شعیب سے روایت کیا اور یہ دونوں حدیث میں ضعیف قرار دیئے گئے ہیں۔ اس حدیث پر اکثر علماء کا عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کرے پھر صحبت سے پہلے طلاق دے دے تو اس کی لڑکی سے نکاح جائز ہے اور اگر لڑکی سے نکاح کیا اور صحبت سے پہلے طلاق (بھی) دے دی تو پھر بھی اس کی ماں سے نکاح جائز نہیں کیونکہ ارشاد خداوندی ہے (اور تمہاری بیویوں کی مائیں تم پر حرام ہیں) امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

باب ماجاء فی من یطلق امراته ثلاثا فیتزوجها اٰخر فیطلقها قبل ان یدخل بها

۱۱۱۲ - حدثنا ابن ابی عمر واسحٰق بن منصور قالا نا سفیان بن عیینة عن الزهری عن عروة عن عائشة قالت جاءت امراة رفاعة القرظی الی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم فقالت انی کنت عند رفاعة فطلقنی فبت طلاقی فتزوجت عبد الرحمٰن بن الزبیر وما معه الا مثل هدبة الثوب فقال اتریدین ان ترجعی الی رفاعة لا حتی تذوقی عسیلته ویذوق عسیلتک وفی الباب عن ابن عمر وانس والرمیصاء او الغمیصاء وابی هریرة حدیث عائشة حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند عامة اهل العلم من اصحاب النبی صلی اللّٰه علیه وسلم وغیرهم ان الرجل اذا طلق امراته ثلاثا فتزوجت زوجا غیره فطلقها قبل ان یدخل بها انها لا تحل للزوج الاول اذا لم یکن جامع الزوج الاٰخر۔

باب ماجاء فی المحل والمحلل له

۱۱۱۳ - حدثنا ابو سعید الاشج نا اشعث بن عبد الرحمٰن بن زبید الایامی نا مجالد عن الشعبی عن جابر بن عبد اللّٰه وعن الحارث عن علی قالا ان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم لعن المحل والمحلل له وفی الباب عن ابن مسعود وابی هریرة وعقبة بن عامر وابن عباس قال ابو عیسٰی حدیث علی وجابر

حلالہ میں صحبت شرط ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رفاعہ قرظی کی زوجہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا میں رفاعہ کے نکاح میں تھی اس نے مجھے تین طلاقیں دیں تو میں نے عبدالرحمٰن بن زبیر سے نکاح کر لیا اور ان کے پاس تو کپڑے کے پھندنے کی طرح ہے (یعنی جماع کی قوت نہیں) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تو رفاعہ کی طرف لوٹنا چاہتی ہے؟ نہیں (لوٹ سکتی) جب تک کہ تم دونوں ایک دوسرے کا مزہ نہ چکھ لو۔ اس باب میں حضرت ابن عمر، انس، رمیصاء (یا غمیصا) اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث عائشہ حسن صحیح ہے۔ عام صحابہ کرام اور دوسرے علماء کا اس پر عمل ہے کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے پھر وہ دوسرے خاوند سے نکاح کرے اور وہ جماع سے پہلے طلاق دے دے تو پہلے خاوند کے لیے حلال نہیں۔

حلالہ کرنے والا اور جس کے لیے حلالہ کیا جائے

حضرت جابر بن عبداللہ اور علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حلالہ کرنے والے اور جس کے لئے حلالہ کیا جائے دونوں پر لعنت بھیجی ہے۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود، ابوہریرہ، عقبہ بن عامر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں علی و جابر کی حدیث مشکوک ہے اشعث بن عبدالرحمٰن نے بواسطہ مجالد، عامر اور

حَدِيثٌ مَعْلُولٌ وَهٰكَذَا رَوَى أَشْعَثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَامِرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَائِمِ لِأَنَّ مُجَالِدَ بْنَ سَعِيدٍ قَدْ ضَعَّفَهُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَرَوَى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَلِيٍّ وَهٰذَا قَدْ وَهِمَ فِيهِ ابْنُ نُمَيْرٍ وَالْحَدِيثُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ وَقَدْ رَوَاهُ مُغِيرَةُ وَابْنُ أَبِي خَالِدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ۔

حارث حضرت علی سے اور عامر نے حضرت جابر سے یونہی مرفوعاً نقل کیا ہے۔ اس حدیث کی سند قائم نہیں کیونکہ مجالد بن سعید کو بعض علماء نے جن میں امام احمد بن حنبل بھی شامل ہیں، ضعیف کہا ہے۔ عبداللہ بن نمیر نے یہ حدیث بواسطہ مجالد اور جابر بن عبداللہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی لیکن ابن نمیر سے اس میں خطا ہوئی ہے۔ پہلی روایت اصح ہے مغیرہ، ابن ابی خالد اور کئی دوسرے حضرات نے اسے بواسطہ شعبی اور حارث، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے

۱۱۱۲ - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو أَحْمَدَ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي قَيْسٍ عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُحِلَّ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ۔ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو قَيْسٍ الْأَوْدِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ثَرْوَانَ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو وَغَيْرُهُمْ وَهُوَ قَوْلُ الْفُقَهَاءِ مِنَ التَّابِعِينَ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ وَسَمِعْتُ الْجَارُودَ يَذْكُرُ عَنْ وَكِيعٍ أَنَّهُ قَالَ بِهٰذَا وَقَالَ يَنْبَغِي أَنْ يُرْمَى بِهٰذَا الْبَابِ مِنْ قَوْلِ أَصْحَابِ الرَّأْيِ قَالَ وَكِيعٌ وَقَالَ سُفْيَانُ إِذَا تَزَوَّجَ الْمَرْأَةَ لِيُحَلِّلَهَا ثُمَّ بَدَا لَهُ أَنْ يُمْسِكَهَا فَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يُمْسِكَهَا حَتّٰى يَتَزَوَّجَهَا بِنِكَاحٍ جَدِيدٍ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حلالہ کرنے والے اور جس کے لئے حلالہ کیا جائے دونوں پر لعنت کی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوقیس اودی کا نام عبدالرحمٰن بن ثروان ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے یہ حدیث متعدد طرق سے مروی ہے۔ بعض صحابہ کرام جن میں حضرت عمر بن خطاب، عثمان بن عفان، عبداللہ بن عمرو اور کئی دوسرے صحابی شامل ہیں، کا اسی پر عمل ہے۔ فقہاء تابعین کا یہی قول ہے۔ سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی یہی فرماتے ہیں۔ میں نے جارود سے سنا کہ وکیع بھی اسی کے قائل ہیں۔ وکیع فرماتے ہیں اس باب میں اہل رائے کا قول چھوڑنا مناسب ہے۔ وکیع، سفیان سے نقل کرتے ہیں اگر کوئی آدمی کسی عورت سے حلالہ کرنے کے لئے نکاح کرے پھر اسے اپنے ہی نکاح میں رکھنا چاہے تو جدید نکاح کئے بغیر رکھنا حلال نہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي نِكَاحِ الْمُتْعَةِ

١١١٥ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ وَالْحَسَنِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِمَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ زَمَنَ خَيْبَرَ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثُ عَلِيٍّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَإِنَّمَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ شَيْءٌ مِنَ الرُّخْصَةِ فِي الْمُتْعَةِ ثُمَّ رَجَعَ عَنْ قَوْلِهِ حَيْثُ أُخْبِرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمْرُ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ عَلَى تَحْرِيمِ الْمُتْعَةِ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ.

١١١٦ - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُقْبَةَ أَخُو قَبِيصَةَ بْنِ عُقْبَةَ نَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّمَا كَانَتِ الْمُتْعَةُ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ كَانَ الرَّجُلُ يَقْدَمُ الْبَلْدَةَ لَيْسَ لَهُ بِهَا مَعْرِفَةٌ فَيَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ بِقَدْرِ مَا يَرَى أَنَّهُ يُقِيمُ فَتَحْفَظُ لَهُ مَتَاعَهُ وَتُصْلِحُ لَهُ شَيْئَهُ حَتَّى إِذَا نَزَلَتِ الْآيَةُ إِلَّا عَلَى أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَكُلُّ فَرْجٍ سِوَاهُمَا فَهُوَ حَرَامٌ.

نکاح متعہ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوۂ خیبر کے موقع پر عورتوں سے متعہ کرنے اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت سبرہ جہنی اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث علی حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اسی پر عمل ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے متعہ کے بارے میں کچھ اجازت مروی ہے لیکن بعد میں جب آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کا پتہ چلا تو اس قول سے رجوع کر لیا۔ اکثر اہل علم کا یہی مسلک ہے کہ متعہ حرام ہے۔ سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں متعہ ابتداءِ اسلام میں تھا۔ ایک آدمی کسی شہر میں جاتا جہاں اس کی جان پہچان نہ ہوتی تو وہ اتنی مدت کے لئے کسی عورت سے نکاح کر لیتا جتنی دیر وہاں ٹھہرنا ہوتا وہ عورت اس کے سامان کی حفاظت کرتی اور اس کے احوال کی اصلاح کرتی۔ پھر جب یہ آیت اتری۔ "مگر اپنی بیویوں اور باندیوں سے جماع کر سکتے ہیں" تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ان دونوں کے سوا ہر شرمگاہ حرام ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ مِنَ النَّهْيِ عَنْ نِكَاحِ الشِّغَارِ

١١١٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ نَا حُمَيْدٌ وَهُوَ

نکاح شغار کی ممانعت

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

الطَّوِيْلُ قَالَ حَدَّثَ الْحَسَنُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ وَمَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَأَبِي رَيْحَانَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَمُعَاوِيَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ

کہ جلب [1] جنب [2] اور شغار اسلام میں جائز نہیں اور جو کسی کا مال اچک لے وہ ہم (مسلمانوں) میں سے نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں حضرت انس، ابو ریحانہ، ابن عمر، جابر، معاویہ، ابو ہریرہ اور وائل بن حجر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

۱۱۱۸- حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشِّغَارِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ عَامَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ نِكَاحَ الشِّغَارِ وَالشِّغَارُ أَنْ يُزَوِّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ عَلَى أَنْ يُزَوِّجَهُ الْآخَرُ ابْنَتَهُ أَوْ أُخْتَهُ وَلَا صَدَاقَ بَيْنَهُمَا وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ نِكَاحُ الشِّغَارِ مَفْسُوخٌ وَلَا يَحِلُّ وَإِنْ جُعِلَ لَهُمَا صَدَاقًا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَرُوِيَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ يُقَرَّانِ عَلَى نِكَاحِهِمَا وَيُجْعَلُ لَهَا صَدَاقُ الْمِثْلِ وَهُوَ قَوْلُ أَهْلِ الْكُوفَةِ۔

حضرت عمران رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شغار سے منع فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عام علماء کا اس پر عمل ہے وہ نکاح شغار کو جائز نہیں سمجھتے۔ شغار یہ ہے کہ دو آدمی اپنی بہنوں یا بیٹیوں کا ایک دوسرے سے اس طرح نکاح کریں کہ دونوں کے درمیان کوئی مہر نہ ہو بعض علماء فرماتے ہیں نکاح شغار فسوخ ہے اور یہ جائز نہیں اگرچہ مہر بھی مقرر کیا جائے۔ امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ عطاء ابن ابی رباح سے منقول ہے فرماتے ہیں ان کا نکاح برقرار رکھا جائے اور مہر مثل مقرر کر دیا جائے۔ اہل کوفہ کا یہی مسلک ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَلَا عَلَى خَالَتِهَا

پھوپھی اور خالہ کے ساتھ کسی عورت کو جمع نہ کیا جائے

۱۱۱۹- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ نَا عَبْدُ الْأَعْلَى نَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ أَبِي حَرِيْزٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ تُزَوَّجَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی عورت کے اس کی پھوپھی یا خالہ پر نکاح کئے جانے سے منع فرمایا۔

[1] : جلا کر گھوڑے کو آگے بڑھانا یا ایک شہر سے مال اکٹھا کر کے دوسری جگہ لے جانا۔

[2] : جنب کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص زکوٰۃ لینے پر مامور ہو وہ ایک دور دراز مقام پر قیام کر کے لوگوں کو وہاں مال جمع کرنے پر مجبور کرے۔

أو على خالتها .

۱۱۲۰ - حدثنا نصر بن علي نا عبد الأعلى عن هشام ابن حسان عن ابن سيرين عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم وفي الباب عن علي وابن عمر وعبد الله بن عمرو وأبي سعيد وأبي أمامة وجابر وعائشة وأبي موسى وسمرة بن جندب

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی اس باب میں حضرت علی، ابن عمر، عبداللہ بن عمرو، ابوسعید، ابوامامہ، جابر، عائشہ، ابوموسیٰ اور سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

۱۱۲۱ - حدثنا الحسن بن علي نا يزيد بن هارون نا داود بن أبي هند نا عامر عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى أن تنكح المرأة على عمتها أو العمة على بنت أخيها أو المرأة على خالتها أو الخالة على بنت أختها ولا تنكح الصغرى على الكبرى ولا الكبرى على الصغرى حديث ابن عباس وأبي هريرة حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند عامة أهل العلم لا نعلم بينهم اختلافا أنه لا يحل للرجل أن يجمع بين المرأة وعمتها أو خالتها فإن نكحت امرأة على عمتها أو خالتها أو العمة على بنت أخيها فنكاح الأخرى منهما مفسوخ وبه يقول عامة أهل العلم قال أبو عيسى أدرك الشعبي أبا هريرة وروى عنه وسألت محمدا عن هذا فقال صحيح قال أبو عيسى وروى الشعبي عن رجل عن أبي هريرة .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ بھتیجی کو پھوپھی پر یا پھوپھی کو بھتیجی پر یا بھانجی کو خالہ پر اور خالہ کو بھانجی پر نکاح میں لایا جائے اور چھوٹی کو بڑی پر یا بڑی کو چھوٹی پر بھی نکاح میں نہ لایا جائے ۱؎۔ حدیث ابن عباس اور ابوہریرہ حسن صحیح ہے عام علماء کا اسی پر عمل ہے اس میں ہمیں کوئی اختلاف معلوم نہیں کہ کسی مرد کے لیے خالہ اور بھانجی یا پھوپھی اور بھانجی کو ایک نکاح میں جمع کرنا حلال نہیں اگر کسی عورت کو اس کی پھوپھی یا خالہ پر نکاح میں لایا جائے تو دوسرا نکاح فسخ ہو جائیگا عام علماء یہی فرماتے ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں شعبی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو پایا اور ان سے روایت کی ہے۔ میں نے امام بخاری سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا یہ صحیح ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں شعبی ایک آدمی کے واسطہ سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

باب ۷۶۶ ما جاء في الشرط عند عقدة النكاح .

عقد نکاح کے وقت شرائط

۱۱۲۲ - حدثنا يوسف بن عيسى نا وكيع نا عبد الحميد بن جعفر عن يزيد بن أبي حبيب عن

حضرت عقبہ بن جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

۱؎ : عام چھوٹی بڑی مراد نہیں بلکہ یہی خالہ بھانجی یا پھوپھی بھتیجی کو ایک نکاح میں جمع کرنے سے ممانعت ہے (لمعات) مترجم

مرثد بن عبد الله اليزني أبي الخير عن عقبة بن عامر الجهني قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن أحق الشروط أن يوفى بها ما استحللتم به الفروج۔

۱۱۲۳۔ حدثنا أبو موسى محمد بن المثنى نا يحيى بن سعيد عن عبد الحميد بن جعفر نحوه هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند بعض أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم منهم عمر بن الخطاب قال إذا تزوج الرجل امرأة وشرط لها أن لا يخرجها من مصرها فليس له أن يخرجها وهو قول بعض أهل العلم وبه يقول الشافعي وأحمد وإسحاق وروي عن علي بن أبي طالب أنه قال شرط الله قبل شرطها كأنه رأى للزوج أن يخرجها وإن كانت اشترطت على أن لا يخرجها وذهب بعض أهل العلم إلى هذا وهو قول سفيان الثوري وبعض أهل الكوفة۔

باب ما جاء في الرجل يسلم وعنده عشر نسوة

۱۱۲۴۔ حدثنا هناد نا عبدة عن سعيد بن أبي معمر عن الزهري عن سالم بن عبد الله عن ابن عمر أن غيلان بن سلمة الثقفي أسلم وله عشر نسوة في الجاهلية فأسلمن معه فأمر النبي صلى الله عليه وسلم أن يتخير منهن أربعا هكذا رواه معمر عن الزهري عن سالم عن أبيه وسمعت محمد بن إسماعيل يقول هذا حديث غير محفوظ والصحيح ما روى شعيب بن أبي حمزة وغيره عن الزهري قال حدثت

شرائط میں سے وفا کے سبب سے زیادہ لائق وہ شرط ہے جس کے بدلے تم نے شرمگاہوں کو حلال کیا۔

ابو موسیٰ نے بواسطہ محمد بن مثنیٰ اور یحییٰ بن سعید عبدالحمید بن جعفر سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور بعض صحابہ کرام جن میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہم بھی ہیں، کا اس پر عمل ہے۔ فرماتے ہیں جب کوئی شخص اس شرط پر کسی عورت سے نکاح کرے کہ وہ اسے شہر سے باہر نہیں لے جائے گا تو پھر اسے باہر لے جانے کا کوئی حق نہیں۔ بعض علماء کا بھی یہی قول ہے۔ امام شافعی احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے آپ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ کی شرط عورت کی شرط سے مقدم ہے" گویا آپ کے نزدیک اس شرط کے باوجود خاوند اسے شہر سے باہر لے جاسکتا ہے بعض علماء نے اس قول کو اپنایا سفیان ثوری اور بعض اہل کوفہ کا یہی مسلک ہے

اسلام لاتے وقت دس بیویاں ہوں تو کیا حکم ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ غیلان بن سلمہ اسلام لائے تو ان کے ہاں جاہلیت کی دس بیویاں تھیں۔ وہ سب آپ کے ہمراہ اسلام لائیں۔ رسول اکرم ﷺ نے انہیں ان میں سے چار عورتیں اختیار کرنے کا حکم فرمایا۔ معمر نے بواسطہ زہری اور سالم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یوں ہی روایت کیا ہے میں نے امام بخاری سے سنا فرماتے ہیں یہ حدیث غیر محفوظ ہے۔ صحیح روایت وہ ہے جسے شعیب بن ابی حمزہ وغیرہ نے زہری سے روایت کیا۔ وہ فرماتے ہیں مجھ

عن محمد بن سويد الثقفي أن غيلان بن سلمة أسلم وعنده عشر نسوة قال محمد وانما حديث الزهري عن سالم عن أبيه أن رجلا من ثقيف طلق نساءه فقال له عمر لتراجعن نساءك أو لأرجمن قبرك كما رجم قبر أبي رغال والعمل على حديث غيلان بن سلمة عند أصحابنا منهم الشافعي وأحمد وإسحاق.

سے محمد بن سوید ثقفی نے بیان کیا کہ غیلان بن سلمہ کے پاس اسلام لاتے وقت دس بیویاں تھیں۔ امام بخاری فرماتے ہیں زہری کی سند بواسطہ سالم ان کے والد سے یہ حدیث روایت کی کہ بنو ثقیف کے ایک آدمی نے اپنی بیویوں کو طلاق دی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یا تو اپنی بیویوں سے رجوع کر یا میں تمہاری قبر کو اس طرح سنگسار کروں گا جس طرح ابو رغال کی قبر سنگسار کی گئی امام ترمذی فرماتے ہیں ہمارے اصحاب امام شافعی احمد اسحاق رحمہم اللہ کا عمل غیلان بن سلمہ کی روایت پر عمل ہے

باب ٢٧٥ ما جاء في الرجل يسلم وعنده أختان

نو مسلم کے نکاح میں دو بہنیں ہوں تو کیا حکم ہے

١١٢٥ حدثنا قتيبة نا ابن لهيعة عن أبي وهب الجيشاني أنه سمع ابن فيروز الديلمي يحدث عن أبيه قال أتيت النبي صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله إني أسلمت وتحتي أختان فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اختر أيتهما شئت هذا حديث حسن غريب وأبو وهب الجيشاني اسمه الديلم بن هوشع.

ابن فیروز دیلمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا "یا رسول اللہ میں اسلام لایا ہوں اور میرے نکاح میں دو بہنیں ہیں تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ان میں سے جس کو چاہو پسند کر لو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ابو وہب جیشانی کا نام دیلم بن ہوشع ہے۔

باب ٢٧٦ الرجل يشتري الجارية وهي حامل

حاملہ لونڈی کا خریدنا

١١٢٦ حدثنا عمر بن حفص الشيباني البصري نا عبد الله بن وهب نا يحيى بن أيوب عن ربيعة بن سليم عن بسر بن عبيد الله عن رويفع بن ثابت عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يسق ماءه ولد غيره هذا حديث حسن وقد روي من غير وجه عن رويفع بن ثابت والعمل على هذا عند أهل العلم لا يرون للرجل إذا اشترى جارية وهي حامل أن يطأها حتى تضع وفي الباب عن ابن عباس وأبي الدرداء والعرباض بن

حضرت رویفع بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنا پانی دوسرے کی اولاد کو نہ پلائے۔ یہ حدیث حسن ہے اور رویفع بن ثابت سے متعدد طرق سے مروی ہے اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ جب کوئی شخص حاملہ لونڈی خریدے تو بچہ پیدا ہونے سے پہلے اس سے صحبت نہ کرے اس باب میں حضرت ابن عباس، ابو درداء، عرباض بن ساریہ اور ابو سعید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

سَارِيَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَسْبِي الْأَمَةَ وَلَهَا زَوْجٌ هَلْ يَحِلُّ لَهُ وَطْؤُهَا

۱۱۲۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا عُثْمَانُ الْبَتِّيُّ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أَصَبْنَا سَبَايَا يَوْمَ أَوْطَاسٍ وَلَهُنَّ أَزْوَاجٌ فِي قَوْمِهِنَّ فَذَكَرُوا ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَهٰكَذَا رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عُثْمَانَ الْبَتِّيِّ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبُو الْخَلِيلِ اسْمُهُ صَالِحُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ

۱۱۲۸۔ وَرَوَى هَمَّامٌ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَالِحٍ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ أَبِي عَلْقَمَةَ الْهَاشِمِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ نَا هَمَّامٌ

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ مَهْرِ الْبَغِيِّ۔

۱۱۲۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَأَبِي جُحَيْفَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَحَدِيثُ أَبِي مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنْ لَا يَخْطُبَ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ

۱۱۳۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَقُتَيْبَةُ قَالَا نَا

شادی شدہ لونڈی قیدی بن کر آئے تو اس سے جماع کیا جائے یا نہیں

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہمیں جنگ اوطاس میں کچھ ایسی عورتیں ملیں جن کے شوہر ان کی قوم میں موجود تھے۔ صحابہ کرام نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی تو یہ آیت نازل ہوئی (ترجمہ "تم پر شوہر دار عورتیں حرام ہیں لیکن جن کے تم مالک بن جاؤ" (وہ حلال ہیں) یہ حدیث حسن ہے۔ ثوری نے بواسطہ عثمان بتی اور ابو خلیل، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کیا ابو خلیل کا نام صالح بن ابی مریم ہے۔

ہمام نے یہ حدیث بواسطہ قتادہ، صالح ابی خلیل اور ابو علقمہ ہاشمی، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی۔ ہم (امام ترمذی) کو عبد بن حمید نے بواسطہ حبان بن ہلال، ہمام سے اس کی خبر دی ہے۔

اجرت زنا کی ممانعت

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کتے کی قیمت، زنا کی اجرت اور کاہن کی شیرینی سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت رافع بن خدیج، ابو جحیفہ، ابو ہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث ابو مسعود حسن صحیح ہے۔

کسی کے پیغام نکاح پر پیغام نہ بھیجا جائے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

نا سفیان بن عیینۃ عن الزھری عن سعید بن المسیب عن ابی ھریرۃ قال قتیبۃ یبلغ بہ وقال احمد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یبیع الرجل علی بیع اخیہ ولا یخطب علی خطبۃ اخیہ وفی الباب عن سمرۃ وابن عمر قال ابو عیسٰی حدیث ابی ھریرۃ حدیث حسن صحیح قال مالک بن انس انما معنی کراھیۃ ان یخطب الرجل علی خطبۃ اخیہ اذا خطب الرجل المرأۃ فرضیت بہ فلیس لاحد ان یخطب علی خطبتہ وقال الشافعی معنی ھذا الحدیث لا یخطب الرجل علی خطبۃ اخیہ ھذا عندنا اذا خطب الرجل المرأۃ فرضیت بہ ورکنت الیہ فلیس لاحد ان یخطب علی خطبتہ فاما قبل ان یعلم رضاھا او رکونھا الیہ فلا باس ان یخطبھا والحجۃ فی ذلک حدیث فاطمۃ بنت قیس حیث جاءت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت لہ ان ابا جھم بن حذیفۃ ومعاویۃ خطباھا فقال اما ابو جھم فرجل لا یرفع عصاہ عن النساء واما معاویۃ فصعلوک لا مال لہ ولکن انکحی اسامۃ فمعنی ھذا الحدیث عندنا واللہ اعلم ان فاطمۃ لم تخبرہ برضاھا بواحد منھما ولو اخبرتہ لم یشر علیھا بغیر الذی ذکرت۔

۱۱۳۱۔ حدثنا محمود بن غیلان نا ابو داود انا شعبۃ قال اخبرنی ابو بکر بن جھم قال دخلت انا وابو سلمۃ بن عبد الرحمٰن علی فاطمۃ بنت قیس فحدثت ان زوجھا طلقھا ثلاثا ولم یجعل لھا سکنٰی ولا نفقۃ قالت ووضع لی عشرۃ اقفزۃ عند ابن عم لہ خمسۃ شعیرا وخمسۃ برا قالت فاتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ذلک لہ قالت فقال صدق

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرے اور نہ ہی اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام بھیجے۔ قتیبہ کہتے ہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس روایت کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کیا اور احمد بن منیع فرماتے ہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس طرح بیان کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس باب میں حضرت سمرہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابو ہریرہ حسن صحیح ہے۔ مالک بن انس فرماتے ہیں پیغام نکاح پر پیغام دینے کی کراہیت سے یہ مراد ہے کہ اگر کسی نے نکاح کا پیغام دیا اور عورت اس پر راضی بھی ہو گئی تو کسی کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ اس کے پاس پیغام بھیجے۔ امام شافعی فرماتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ پہلے پیغام پر وہ راضی ہو گئی اور اس کی طرف مائل ہو گئی تو اب کوئی دوسرا اس کی طرف پیغام نہ بھیجے لیکن اس کی رضامندی کا اور میلان سے پہلے پیغام بھیجنے میں کوئی حرج نہیں۔ اس کی دلیل حضرت فاطمہ بنت قیس والی روایت ہے کہ انہوں نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ ابو جہم بن حذیفہ اور معاویہ بن ابو سفیان دونوں نے انکو پیغام نکاح دیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو جہم تو عورتوں سے اپنی لاٹھی نہیں اٹھاتا اور معاویہ مفلس ہیں ان کے پاس مال نہیں۔ لہٰذا تم حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے نکاح کر لو۔ ہمارے نزدیک اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ حضرت فاطمہ بنت قیس نے ان دونوں میں سے کسی ایک کے ساتھ اپنی رضامندی کا اظہار نہیں کیا اور اگر وہ ایسا کرتیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انکو کسی اور سے نکاح کا مشورہ نہ دیتے۔

حضرت ابو بکر بن جہم کہتے ہیں میں اور ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن فاطمہ بنت قیس کے پاس حاضر ہوئے تو انہوں نے بیان کیا کہ مجھے میرے خاوند نے تین طلاقیں دیں لیکن نہ تو مجھے رہنے کے لئے ٹھکانہ دیا اور نہ ہی گھر کا خرچ۔ البتہ اس نے اپنے چچا زاد بھائی کے پاس دس قفیز یعنی پانچ قفیز جو اور پانچ قفیز گندم میرے لئے رکھ دیئے۔ فرماتی ہیں پھر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور سارا ماجرا کہہ سنایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ٹھیک ہے اور آپ نے مجھے ام شریک کے گھر عدت گزارنے

فامرني ان اعتد في بيت ام شريك ثم قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم ان بيت ام شريك بيت يغشاه المهاجرون ولكن اعتدي في بيت ابن ام مكتوم فعسى ان تلقي ثيابك ولا يراك فاذا انقضت عدتك فجاء احد يخطبك فآذنيني فلما انقضت عدتي خطبني ابو جهم ومعاوية قالت فاتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكرت ذلك له فقال اما معاوية فرجل لا مال له واما ابو جهم فرجل شديد على النساء قالت فخطبني اسامة ابن زيد فتزوجني فبارك الله لي في اسامة هذا حديث حسن صحيح وقد رواه سفيان الثوري عن ابي بكر بن ابي جهم نحو هذا الحديث وزاد فيه فقال لي النبي صلى الله عليه وسلم انكحي اسامة۔

۱۱۳۲۔ حدثنا بذلك محمود بن غيلان نا وكيع عن سفيان عن ابي بكر بن ابي الجهم بهذا۔

باب ۳۰ ما جاء في العزل۔

۱۱۳۳۔ حدثنا محمد بن عبد الملك بن ابي الشوارب نا يزيد بن زريع نا معمر عن يحيى ابن ابي كثير عن محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان عن جابر قال قلنا يا رسول الله انا كنا نعزل فزعمت اليهود انه الموءودة الصغرى فقال كذبت اليهود ان الله اذا اراد ان يخلقه لم يمنعه وفي الباب عن عمر والبراء وابي هريرة وابي سعيد۔

۱۱۳۴۔ حدثنا قتيبة وابن عمر قالا نا سفيان ابن عيينة عن عمرو بن دينار عن عطاء عن جابر بن عبد الله قال كنا نعزل والقرآن ينزل

کا حکم دیا پھر فرمایا ام شریک کے گھر میں مہاجرین کا آنا جانا رہتا ہے بہتر ہے ابن ام مکتوم کے گھر عدت گزارو جب تم لباس اتارو گی تو وہ (نابینا ہونے کے سبب) دیکھ نہیں سکیں گے۔ اختتام عدت پر اگر کوئی پیام نکاح لے کر آئے تو میرے پاس آنا۔ فرماتی ہیں۔ جب میری عدت ختم ہوئی تو ابوجہم اور معاویہ (رضی اللہ عنہما) نے مجھے پیام نکاح دیا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا معاویہ کے پاس تو مال نہیں اور ابوجہم عورتوں کے بارے میں سخت آدمی ہیں۔ فرماتی ہیں اس کے بعد حضرت اسامہ نے مجھے نکاح کا پیام بھیجا اور مجھ سے نکاح کیا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے حضرت اسامہ کے سبب برکت عطا فرمائی یہ حدیث حسن صحیح ہے سفیان ثوری نے بواسطہ ابوبکر بن ابی الجہم اس کے ہم معنی حدیث روایت کی اور اس میں یہ اضافہ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا اسامہ سے نکاح کرو۔

محمود بن غیلان نے بواسطہ وکیع اور سفیان ابوبکر بن جہم سے یہ روایت ہمیں بتائی۔

عزل

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم عزل[1] کیا کرتے تھے تو یہودیوں نے کہا یہ زندہ درگور کرنے کی ایک چھوٹی قسم ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہودیوں نے جھوٹ کہا جب اللہ تعالیٰ کسی (مخلوق) کو پیدا کرنا چاہتا ہے تو اسے کوئی چیز روک نہیں سکتی۔ اس باب میں حضرت عمر، براء، ابوہریرہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نزول قرآن کے زمانے میں (بھی) عزل کیا کرتے تھے حدیث جابر حسن صحیح ہے۔ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ

[1] صحبت کرتے ہوئے انزال کے وقت اپنی شرمگاہ کو علیحدہ کر دینا تاکہ بچہ پیدا نہ ہو (مترجم)

حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ فِي الْعَزْلِ وَقَالَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ تُسْتَأْمَرُ الْحُرَّةُ فِي الْعَزْلِ وَلَا تُسْتَأْمَرُ الْأَمَةُ۔

سے متعدد طرق سے مروی ہے بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء نے عزل کی اجازت دی ہے مالک بن انس فرماتے ہیں آزاد عورت سے اجازت لے کر عزل کیا جائے۔ اور لونڈی سے عزل کے لئے اجازت کی ضرورت نہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْعَزْلِ

کراہیت عزل

۱۱۳۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَقُتَيْبَةُ قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ قَزَعَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ ذُكِرَ الْعَزْلُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِمَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ أَحَدُكُمْ زَادَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي حَدِيثِهِ وَلَمْ يَقُلْ لَا يَفْعَلْ ذَاكَ أَحَدُكُمْ قَالَا فِي حَدِيثِهِمَا فَإِنَّهَا لَيْسَتْ نَفْسٌ مَخْلُوقَةٌ إِلَّا اللّٰهُ خَالِقُهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَقَدْ كَرِهَ الْعَزْلَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے عزل کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا تم میں سے کوئی ایک ایسا کیوں کرتا ہے؟ ابن ابی عمر کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ ایسا نہ کرے۔ دونوں روایتوں میں ہے (آپ نے فرمایا) جس نفس نے پیدا ہونا ہے اللہ تعالیٰ اسے (ضرور) پیدا کرے گا۔ اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے حدیث ابو سعید حسن صحیح ہے۔ اور ابو سعید سے متعدد طرق سے مروی ہے صحابہ کرام اور دوسرے علماء کی ایک جماعت نے عزل کو پسند نہیں کیا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِسْمَةِ لِلْبِكْرِ وَالثَّيِّبِ

کنواری اور ثیبہ کے لئے باری مقرر کرنا

۱۱۳۶ - حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَوْ شِئْتُ أَنْ أَقُولَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنَّهُ قَالَ السُّنَّةُ إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْبِكْرَ عَلَى امْرَأَتِهِ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَفَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ وَلَمْ يَرْفَعْهُ بَعْضُهُمْ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا اگر میں چاہوں تو یہ کہوں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیکن آپ (حضرت انس) نے فرمایا سنت یہ ہے کہ جب پہلی بیوی پر کنواری لڑکی سے نکاح کرے تو اس کے پاس سات راتیں قیام کرے اور اگر بیوہ کے ہوتے ہوئے بیوہ سے نکاح کرے تو اس کے پاس تین رات ٹھہرے۔ اس باب میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت منقول ہے حدیث انس حسن صحیح ہے۔ محمد بن اسحاق نے بواسطہ ایوب اور قلابہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بیان کیا۔ بعض

أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ امْرَأَةً بِكْرًا عَلَى امْرَأَتِهِ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا ثُمَّ قَسَمَ بَيْنَهُمَا بَعْدُ بِالْعَدْلِ وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ عَلَى امْرَأَتِهِ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا۔

حضرت سے مرفوعاً روایت نہیں کیا کچھ علماء کا اس پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص پہلی بیوی کی موجودگی میں کنواری لڑکی سے نکاح کرے تو اس کے پاس سات راتیں قیام کرے پھر دونوں میں برابر باری کرے اور اگر پہلی بیوی کے ہوتے بیوہ سے نکاح کیا تو تین دن اس کے پاس ٹھہرے

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْوِيَةِ بَيْنَ الضَّرَائِرِ

سوکنوں کے درمیان باری کا مقرر کرنا

۱۱۳۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْسِمُ بَيْنَ نِسَائِهِ فَيَعْدِلُ وَيَقُولُ اللّٰهُمَّ هٰذِهِ قِسْمَتِي فِيمَا أَمْلِكُ فَلَا تَلُمْنِي فِيمَا تَمْلِكُ وَلَا أَمْلِكُ حَدِيثُ عَائِشَةَ هٰكَذَا رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْسِمُ وَرَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ مُرْسَلًا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْسِمُ وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَمَعْنَى قَوْلِهِ لَا تَلُمْنِي فِيمَا تَمْلِكُ وَلَا أَمْلِكُ إِنَّمَا يَعْنِي بِهِ الْحُبَّ وَالْمَوَدَّةَ كَذَا فَسَّرَهُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج مطہرات کے درمیان برابر برابر باری مقرر فرماتے اور (بارگاہ الٰہی میں) عرض کرتے اے اللہ! یہ تقسیم تو میرے اختیار میں ہے پس تو مجھے اس چیز میں ملامت نہ کر جس کا میں مالک نہیں حدیث عائشہ کی اسی طرح متعدد رواۃ نے بواسطہ حماد بن سلمہ ایوب، ابو قلابہ اور عبداللہ بن یزید حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا حماد بن زید اور کئی دوسرے حضرات نے بواسطہ ایوب، ابو قلابہ سے مرسل روایت کیا یہ زیادہ صحیح ہے اور یہ جملہ "کہ مجھے اس چیز میں ملامت نہ کر جس کا میں مالک نہیں" اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مراد محبت والفت ہے۔ بعض علماء نے اس کی یہی تفسیر کی ہے

۱۱۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَتْ عِنْدَ الرَّجُلِ امْرَأَتَانِ فَلَمْ يَعْدِلْ بَيْنَهُمَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَشِقُّهُ سَاقِطٌ وَإِنَّمَا أَسْنَدَ هٰذَا الْحَدِيثَ هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى عَنْ قَتَادَةَ وَرَوَاهُ هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ كَانَ يُقَالُ وَلَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيثَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی کے نکاح میں دو بیویاں ہوں اور وہ ان میں انصاف نہ کرے۔ تو وہ روز قیامت مفلوج پہلو کے ساتھ آئے گا ہمام بن یحییٰ نے قتادہ سے یہ حدیث مسند بیان کی ہشام نے قتادہ سے ان الفاظ کے ساتھ بیان کی "کہا جاتا ہے" ہمیں یہ حدیث مرفوعاً صرف ہمام کی روایت سے معلوم

مرفوعا إلا من حديث مسلم۔

باب ما جاء في الزوجين المشركين يسلم أحدهما

۱۱۳۹۔ حدثنا أحمد بن منيع وهناد قالا نا أبو معاوية عن الحجاج عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده أن رسول الله صلى الله عليه وسلم رد ابنته زينب على أبي العاص بن الربيع بمهر جديد ونكاح جديد هذا حديث في إسناده مقال والعمل على هذا الحديث عند أهل العلم أن المرأة إذا أسلمت قبل زوجها ثم أسلم زوجها وهي في العدة أن زوجها أحق بها ما كانت في العدة وهو قول مالك بن أنس والأوزاعي والشافعي وأحمد وإسحاق۔

۱۱۴۰۔ حدثنا هناد نا يونس بن بكير عن محمد بن إسحاق قال حدثني داود بن حصين عن عكرمة عن ابن عباس قال رد النبي صلى الله عليه وسلم ابنته زينب على أبي العاص بن الربيع بعد ست سنين بالنكاح الأول ولم يحدث نكاحا هذا حديث ليس بإسناده بأس ولكن لا نعرف وجه الحديث ولعله قد جاء هذا من قبل داود بن الحصين من قبل حفظه

۱۱۴۱۔ حدثنا يوسف بن عيسى نا وكيع نا إسرائيل عن سماك بن حرب عن عكرمة عن ابن عباس أن رجلا جاء مسلما على عهد النبي صلى الله عليه وسلم ثم جاءت امرأته مسلمة فقال يا رسول الله إنها كانت أسلمت معي فردها عليه هذا حديث صحيح سمعت عبد بن حميد يقول سمعت يزيد بن هارون يذكر عن

ہے۔

مشرک میاں بیوی سے ایک مسلمان ہو جائے تو کیا حکم ہے

عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو نئے مہر اور نئے نکاح کے ساتھ ابوالعاص بن ربیع کی طرف لوٹایا۔ اس حدیث کی سند میں کلام ہے۔ علماء کا اس حدیث پر عمل ہے کہ اگر عورت پہلے مسلمان ہو جائے پھر اس کی عدت ہی میں اس کا خاوند مسلمان ہو جائے تو اس عدت میں شوہر ہی اس کا زیادہ حقدار ہے۔ مالک بن انس، اوزاعی، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو چھ سال بعد پہلے نکاح کے ساتھ ابوالعاص بن ربیع کی طرف لوٹایا اور جدید نکاح نہیں کیا۔ اس حدیث کی سند میں کوئی حرج نہیں لیکن یہ حدیث غیر معروف ہے شاید داؤد بن حصین کے حفظ کی وجہ سے یوں ہو گیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے عہد رسالت میں ایک شخص مسلمان ہوا پھر اس کی بیوی بھی اسلام لے آئی تو اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ بھی میرے ساتھ مسلمان ہو چکی ہے چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے اس کی طرف لوٹا دیا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ میں نے عبد بن حمید سے سنا فرماتے ہیں میں نے

مُحَمَّدَ بْنَ إِسْحٰقَ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَحَدِيْثَ الْحَجَّاجِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ ابْنَتَهٗ عَلٰى أَبِي الْعَاصِ ابْنِ الرَّبِيْعِ بِمَهْرٍ جَدِيْدٍ وَنِكَاحٍ جَدِيْدٍ فَقَالَ يَزِيْدُ ابْنُ هَارُوْنَ حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ أَجْوَدُ إِسْنَادًا وَالْعَمَلُ عَلٰى حَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ فَيَمُوْتُ عَنْهَا قَبْلَ أَنْ يَفْرِضَ لَهَا ۔

۱۱۴۲ ۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ نَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا حَتّٰى مَاتَ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ لَهَا مِثْلُ صَدَاقِ نِسَائِهَا لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَلَهَا الْمِيْرَاثُ فَقَامَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانٍ الْأَشْجَعِيُّ فَقَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ امْرَأَةٍ مِنَّا مِثْلَ مَا قَضَيْتَ فَفَرِحَ بِهَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْجَرَّاحِ ۔

۱۱۴۳ ۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا يَزِيْدُ ابْنُ هَارُوْنَ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ نَحْوَهٗ حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَبِهٖ يَقُوْلُ الثَّوْرِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ عُمَرَ إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ امْرَأَةً وَلَمْ

یزید بن ہارون کو محمد بن اسحاق سے یہ حدیث اور حجاج کی روایت پہنچا انہوں نے بواسطہ عمرو بن شعیب ان کے والد ان کے دادا سے مرفوعاً روایت کی ذکر کرتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی کو نئے مہر اور نئے نکاح کے ساتھ ابوالعاص کی طرف لوٹایا یزید بن ہارون فرماتے ہیں حدیث ابن عباس سند کے اعتبار سے زیادہ عمدہ ہے اور عمل عمرو بن شعیب کی روایت پر ہے ۔

عورت کا مہر مقرر نہ ہوا اور شوہر مر جائے تو اس کا حکم

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان سے ایک آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جس نے کسی عورت سے شادی کی لیکن نہ تو مہر مقرر کیا اور نہ ہی جماع کیا کہ وہ مر گیا (تو اس کا کیا حکم ہے ؟) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کے خاندان کی دوسری عورتوں کے برابر مہر ہے نہ کم ہو گا نہ زیادہ ۔ اس پر عدت بھی ہے اور اس کے لئے ترکہ بھی ہے معقل بن سنان اشجعی نے اٹھ کر کہا ہمارے خاندان کی ایک عورت بروع بنت واشق کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی فیصلہ کیا تھا اس بات پر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ خوش ہوئے ۔ اس باب میں حضرت جراح رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے ۔

حسن بن علی خلال نے بواسطہ یزید بن ہارون، عبدالرزاق اور سفیان، منصور سے اسی کے ہم معنی حدیث روایت کی ۔ حدیث ابن مسعود حسن صحیح ہے اور آپ سے متعدد طرق سے مروی ہے ۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اسی پر عمل ہے ۔ سفیان ثوری، احمد اور اسحاق کا یہی قول ہے ۔ بعض صحابہ کرام جن میں حضرت علی بن ابی طالب، زید بن ثابت، ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم بھی شامل ہیں نے فرمایا جب کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کرے اور مہر مقرر نہ کیا جائے تو جماع سے پہلے فوت ہونے

يَدْخُلْ بِهَا وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا حَتّٰى مَاتَ قَالُوْا لَهَا الْمِيْرَاثُ وَلَا صَدَاقَ لَهَا وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَقَالَ لَوْ ثَبَتَ حَدِيْثُ بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ لَكَانَتِ الْحُجَّةُ فِيْمَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُوِيَ عَنِ الشَّافِعِيِّ أَنَّهُ رَجَعَ بِمِصْرَ عَنْ هٰذَا الْقَوْلِ وَقَالَ بِحَدِيْثِ بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ۔

کی صورت میں اس کے لئے ترکہ بھی ہوگا اور عدت بھی گزارے گی لیکن مہر کی حقدار نہیں۔ امام شافعی کا یہی قول ہے وہ فرماتے ہیں اگر بروع بنت واشق والی روایت ثابت ہو جائے تو بھی حجت وہی بات ہوگی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ امام شافعی کے بارے میں مروی ہے کہ آپ نے مصر جا کر رجوع کر لیا اور روایت بروع بنت واشق کے مطابق قائل ہو گئے۔

أَبْوَابُ الرَّضَاعِ

ابواب رضاعت

بَابُ مَا جَاءَ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ

نسب اور رضاعت سے حرمت برابر ہے

١١٤٤ ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ نَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مِنَ الرَّضَاعِ مَا حَرَّمَ مِنَ النَّسَبِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأُمِّ حَبِيْبَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو (رشتہ) نسب سے حرام کیا وہی رضاعت سے حرام فرمایا۔ اس باب میں حضرت عائشہ، ابن عباس، اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

١١٤٥ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ح وَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا حَرَّمَ مِنَ الْوِلَادَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَحَدِيْثُ عَلِيٍّ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ عَامَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لَا نَعْلَمُ بَيْنَهُمْ فِي ذٰلِكَ اخْتِلَافًا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو کچھ پیدائش سے حرام کیا وہ رضاعت سے بھی حرام کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حدیث علی بھی حسن صحیح ہے عام صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے ہم اس مسئلہ میں ان کے درمیان کوئی اختلاف نہیں پاتے۔

باب ۸۸ ما جاء فی لبن الفحل

۱۱۴۶ - حدثنا الحسن بن علی نا ابن نمیر عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ قالت جاء عمی من الرضاعۃ یستاذن علی فابیت ان اذن لہ حتی استامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلیلج علیک فانہ عمک قالت انما ارضعتنی المرأۃ ولم یرضعنی الرجل قال فانہ عمک فلیلج علیک ھذا حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند بعض اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم کرھوا لبن الفحل والاصل فی ھذا حدیث عائشۃ وقد رخص بعض اھل العلم فی لبن الفحل والقول الاول اصح -

۱۱۴۷ - حدثنا قتیبۃ نا مالک بن انس ح وثنا الانصاری نا معن نا مالک بن انس عن ابن شھاب عن عمرو بن الشرید عن ابن عباس انہ سئل عن رجل لہ جاریتان ارضعت احدٰھما جاریۃ والاخری غلاما ایحل للغلام ان یتزوج الجاریۃ فقال لا اللقاح واحد وھذا تفسیر لبن الفحل وھذا الاصل فی ھذا الباب وھو قول احمد واسحٰق -

رضاعت سے مرد کا تعلق

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں میرے رضاعی چچا تشریف لائے اور اندر آنے کی اجازت چاہی میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھے بغیر انہیں اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہیں تمہارے پاس آنا چاہیے کیونکہ وہ تمہارے چچا ہیں۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے تو عورت نے دودھ پلایا ہے مرد نے نہیں پلایا آپ نے فرمایا وہ تمہارے چچا ہیں انہیں تمہارے پاس آنا چاہیے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے انہوں نے رضاعی رشتہ والے مرد کے سامنے آنے کو مکروہ کہا ہے۔ بعض علماء نے اجازت دی پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آپ سے پوچھا گیا ایک شخص کی دو بیویوں میں سے ایک نے کسی لڑکی کو اور دوسری نے کسی لڑکے کو دودھ پلایا کیا اس لڑکے کے لئے وہ لڑکی حلال ہے۔ آپ نے فرمایا نہیں کیونکہ "منی" تو ایک ہی ہے "لبن الفحل" (مرد کے دودھ) سے یہی مراد ہے اور اس باب میں یہی اصل ہے۔ امام احمد اور اسحاق کا یہی قول ہے۔

باب ۸۹ ما جاء لا تحرم المصۃ ولا المصتان

۱۱۴۸ - حدثنا محمد بن علی الصنعانی نا المعتمر بن سلیمان قال سمعت ایوب یحدث عن عبد اللہ بن ابی ملیکۃ عن عبد اللہ بن الزبیر عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ

ایک یا دو گھونٹ دودھ چوسنے سے حرمت نہیں

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک یا دو گھونٹ چوسنے سے نکاح حرام نہیں ہوتا۔ اس باب میں حضرت ام الفضل اور ابو ہریرہ رضی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَالزُّبَيْرِ وَابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَالْمَصَّتَانِ وَرَوَى مُحَمَّدُ بْنُ دِينَارٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّبَيْرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَادَ فِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ دِينَارٍ عَنِ الزُّبَيْرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَالصَّحِيحُ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ حَدِيثُ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَقَالَتْ عَائِشَةُ أُنْزِلَ فِي الْقُرْآنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ فَنُسِخَ مِنْ ذٰلِكَ خَمْسٌ وَصَارَ إِلَى خَمْسِ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَمْرُ عَلَى ذٰلِكَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی روایات منقول ہیں۔ حضرت زبیر اور ابن زبیر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں محمد بن دینار نے بواسطہ ہشام بن عروہ، عروہ، عبداللہ بن زبیر اور زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً روایت کیا اس میں محمد بن دینار اور حضرت زبیر کے واسطے کا اضافہ ہے۔ یہ غیر محفوظ ہے۔ بواسطہ ابن ابی ملیکہ اور عبداللہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت محدثین کے نزدیک صحیح ہے۔ حدیث عائشہ حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں قرآن میں دس دفعہ پینے سے حرمت کا حکم نازل ہوا جو واضح ہے پھر پانچ کا حکم منسوخ ہو گیا اور پانچ دفعہ کا رہ گیا جو معلوم ہے۔ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہوا اور وہ حکم اسی طرح برقرار ہے۔

۱۱۴۹۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ تُفْتِي وَبَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَإِسْحَاقَ وَقَالَ أَحْمَدُ بِحَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ وَقَالَ إِنْ ذَهَبَ ذَاهِبٌ إِلَى قَوْلِ عَائِشَةَ فِي خَمْسِ رَضَعَاتٍ فَهُوَ مَذْهَبٌ قَوِيٌّ وَجَبُنَ عَنْهُ أَنْ يَقُولَ فِيهِ شَيْئًا وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ يُحَرِّمُ قَلِيلُ الرَّضَاعِ وَكَثِيرُهُ إِذَا وَصَلَ إِلَى الْجَوْفِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكٍ

اسحاق بن موسیٰ انصاری نے بواسطہ معن، مالک، عبداللہ بن ابی بکر اور عمرہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یہ حدیث روایت کی۔ اسی پر حضرت عائشہ اور بعض دیگر ازواج مطہرات فتویٰ دیا کرتی تھیں۔ امام شافعی اور اسحاق کا یہی قول ہے امام احمد نے حدیث کے مطابق فرمایا کہ ایک یا دو مرتبہ چوسنے سے نکاح حرام نہیں ہوتا۔ نیز فرماتے ہیں اگر کوئی شخص حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پانچ بار دودھ چوسنے کے قول کو اپنائے تو یہ بھی قوی ہے۔ اور اس میں کچھ کہنا بزدلی ہے۔ بعض صحابہ کرام اور تابعین علماء فرماتے ہیں رضاعت کم ہو

ابنِ أنسٍ والأوزاعيِّ وعبدِ اللهِ بنِ المباركِ ووكيعٍ وأهلِ الكوفةِ.

بابُ ۲۲ ما جاءَ في شهادةِ المرأةِ الواحدةِ في الرضاعِ

۱۱۵۰- حدَّثنا عليُّ بنُ حُجرٍ نا إسماعيلُ بنُ إبراهيمَ عن أيوبَ عن عبدِ اللهِ بنِ أبي مُلَيكةَ قال حدَّثني عُبَيدُ بنُ أبي مريمَ عن عُقبةَ قال وسمعتُه من عُقبةَ ولكنّي لحديثِ عُبَيدٍ أحفظُ قال تزوَّجتُ امرأةً فجاءَتنا امرأةٌ سوداءُ فقالت إنّي قد أرضعتُكما فأتيتُ النبيَّ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ فقلتُ تزوَّجتُ فلانةَ بنتَ فلانٍ فجاءَتنا امرأةٌ سوداءُ فقالت إنّي قد أرضعتُكما وهي كاذبةٌ قال فأعرضَ عنّي قال فأتيتُه من قِبَلِ وجهِه فقلتُ إنّها كاذبةٌ قال وكيفَ بها وقد زعمَت أنّها قد أرضعتْكما دعْها عنكَ. حديثُ عُقبةَ بنِ الحارثِ حديثٌ حسنٌ صحيحٌ وقد روى غيرُ واحدٍ هذا الحديثَ عن ابنِ أبي مُلَيكةَ عن عُقبةَ بنِ الحارثِ ولم يذكُروا فيه عن عُبَيدِ بنِ أبي مريمَ ولم يذكُروا فيه دعْها عنكَ والعملُ على هذا عندَ بعضِ أهلِ العلمِ من أصحابِ النبيِّ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ وغيرِهم أجازوا شهادةَ المرأةِ الواحدةِ في الرضاعِ وقال ابنُ عباسٍ تجوزُ شهادةُ المرأةِ الواحدةِ في الرضاعِ وتُستحلَفُ يمينُها وبه يقولُ أحمدُ وإسحاقُ وقال بعضُ أهلِ العلمِ لا تجوزُ شهادةُ امرأةٍ واحدةٍ في الرضاعِ حتّى يكونَ أكثرَ وهو قولُ الشافعيِّ وعبدُ اللهِ بنُ أبي مُلَيكةَ هو عبدُ اللهِ بنُ عُبَيدِ اللهِ بنِ أبي مُلَيكةَ ويُكنى أبا محمدٍ وكان عبدُ اللهِ بنُ الزبيرِ قد استقضاه على الطائفِ وقال ابنُ جُرَيجٍ

یا زیادہ مرتبہ پینے سے نکاح حرام ہو جاتا ہے۔ سفیان ثوری، امام مالک بن انس، اوزاعی، عبداللہ بن مبارک، وکیع اور اہل کوفہ کا یہی مسلک ہے۔

رضاعت میں ایک عورت کی گواہی

حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے ایک عورت سے نکاح کیا پھر ایک سیاہ فام عورت ہمارے ہاں آئی اور اس نے کہا میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میں نے فلاں عورت سے نکاح کیا پھر ایک سیاہ فام عورت نے آکر کہا میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ اور وہ جھوٹ کہتی ہے فرماتے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرہ سے رخ پھیر لیا میں آپ کے سامنے آگیا اور کہا بلاشبہ وہ جھوٹی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اسے بیوی کیسے رکھ سکتے ہو جب کہ اس عورت کا خیال ہے کہ اس نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ تم اسے چھوڑ دو۔ حدیث عقبہ بن حارث صحیح ہے متعدد افراد نے اسے بواسطہ ابن ابی ملیکہ، عقبہ بن حارث سے روایت کیا لیکن انہوں نے نہ تو عبید بن ابی مریم کا واسطہ ذکر کیا اور نہ ہی "اسے چھوڑ دو" کے الفاظ مذکور ہیں۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے کہ انہوں نے رضاعت کے بارے میں ایک عورت کی گواہی کو جائز قرار دیا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رضاعت میں ایک عورت کی گواہی جائز ہے۔ لیکن اس سے قسم لی جائے۔ احمد اور اسحاق بھی یہی کہتے ہیں۔ بعض علماء کے نزدیک رضاعت میں ایک عورت کی گواہی ناکافی ہے زیادہ ہونی چاہئیں۔ امام شافعی رحمہ اللہ کا قول بھی یہی ہے۔ عبداللہ بن ابی ملیکہ سے عبداللہ بن عبیداللہ بن ابی ملیکہ مراد ہیں ان کی کنیت ابو محمد ہے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے انہیں طائف کا قاضی مقرر کیا تھا۔ ابن جریج ابن ابی ملیکہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے تیس صحابہ کرام کو پایا۔ ابن جریج مزید فرماتے ہیں کہ میں نے

عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَدْرَكْتُ ثَلٰثِيْنَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ الْبَارِدَ بْنَ مُعَاذٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ وَكِيْعًا يَقُوْلُ لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ امْرَأَةٍ وَاحِدَةٍ فِي الرَّضَاعِ فِي الْحُكْمِ وَيُفَارِقُهَا فِي الْوَرَعِ۔

جارود بن معاذ سے سنا انہوں نے وکیع سے نقل کیا کہ حکم اور فیصلہ کے لئے رضاعت میں ایک عورت کی گواہی کافی نہیں لیکن عورت کو چھوڑ دینا ہی تقویٰ ہے

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الرَّضَاعَةَ لَا تُحَرِّمُ إِلَّا فِي الصِّغَرِ دُوْنَ الْحَوْلَيْنِ۔

دو سال سے کم عمر میں رضاعت سے حرمت ہے

۱۱۵۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ إِلَّا مَا فَتَقَ الْأَمْعَاءَ فِي الثَّدْيِ وَكَانَ قَبْلَ الْفِطَامِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ الرَّضَاعَةَ لَا تُحَرِّمُ إِلَّا مَا كَانَ دُوْنَ الْحَوْلَيْنِ وَمَا كَانَ بَعْدَ الْحَوْلَيْنِ الْكَامِلَيْنِ فَإِنَّهُ لَا يُحَرِّمُ شَيْئًا وَفَاطِمَةُ بِنْتُ الْمُنْذِرِ بْنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ وَهِيَ امْرَأَةُ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا رضاعت سے نکاح اسی وقت حرام ہوتا ہے جب بچہ کی آنتیں عورت کے پستانوں کے دودھ سے کھلیں اور یہ دودھ چھڑانے سے پہلے ہوتا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اکثر صحابہ کرام اور دوسرے علماء کا اس پر عمل ہے کہ رضاعت سے حرمت نکاح اسی وقت ہے جب بچہ دو سال سے کم عمر کا ہو دو سال پورے ہونے پر رضاعت سے حرمت ثابت نہ ہوگی فاطمہ بنت منذر بن زبیر بن عوام ہشام بن عروہ کی زوجہ تھیں۔

بَابُ مَا يُذْهِبُ مَذَمَّةَ الرَّضَاعِ۔

حق رضاعت کی ادائیگی

۱۱۵۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يُذْهِبُ عَنِّي مَذَمَّةَ الرَّضَاعِ فَقَالَ غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ هٰكَذَا رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ وَحَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

حجاج اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا یا رسول اللہ! حق رضاعت کس چیز سے ادا ہو سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا ایک مملوک غلام یا لونڈی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ یحییٰ بن سعید قطان حاتم بن اسماعیل اور کئی دوسرے حضرات نے بواسطہ ہشام بن عروہ، عروہ اور حجاج، حجاج اسلمی سے اسی طرح مرفوعاً روایت کی ہے۔ سفیان بن

اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوٰى سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ اَبِيْ حَجَّاجٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيْثُ ابْنِ عُيَيْنَةَ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ وَالصَّحِيْحُ مَا رَوٰى هٰؤُلَاءِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ وَهِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ يُكْنٰى اَبَا الْمُنْذِرِ وَقَدْ اَدْرَكَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ وَقَالَ مَعْنٰى قَوْلِهٖ مَا يُذْهِبُ عَنِّيْ مَذَمَّةَ الرَّضَاعِ يَقُوْلُ اِنَّمَا يَعْنِيْ ذِمَامَ الرَّضَاعَةِ وَحَقَّهَا يَقُوْلُ اِذَا اَعْطَيْتَ الْمُرْضِعَةَ عَبْدًا اَوْ اَمَةً فَقَدْ قَضَيْتَ ذِمَامَهَا وَيُرْوٰى عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اَقْبَلَتْ امْرَاَةٌ فَبَسَطَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِدَاءَهٗ فَقَعَدَتْ عَلَيْهِ فَلَمَّا ذَهَبَتْ قِيْلَ هٰذِهٖ كَانَتْ اَرْضَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْاَمَةِ تُعْتَقُ وَلَهَا زَوْجٌ

۱۱۵۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ زَوْجُ بَرِيْرَةَ عَبْدًا فَخَيَّرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَلَوْ كَانَ حُرًّا لَمْ يُخَيِّرْهَا۔

۱۱۵۴۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ زَوْجُ بَرِيْرَةَ حُرًّا فَخَيَّرَهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ هٰكَذَا رَوٰى هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ زَوْجُ بَرِيْرَةَ عَبْدًا وَرَوٰى عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَاَيْتُ زَوْجَ بَرِيْرَةَ وَكَانَ عَبْدًا

عیینہ نے بواسطہ ہشام بن عروہ، عروہ، اور حجاج، حجاج اسلمی سے مرفوعاً روایت کیا۔ حدیث ابن عیینہ غیر محفوظ ہے صحیح روایت وہ ہے جسے ہشام بن عروہ نے اپنے والد کے واسطہ سے روایت کیا ہشام بن عروہ کی کنیت ابو المنذر ہے انہوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو پایا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ جملہ کہ کون سی چیز حق رضاعت کو دور کر سکتی ہے؟ سے مراد حق رضاعت ہے یعنی جب تو نے دودھ پلانے والی کو ایک غلام یا لونڈی دے دی تو اس کا حق ادا کر دیا۔ ابو الطفیل سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک خاتون آئیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر مبارک بچھائی وہ اس پر بیٹھ گئیں جب وہ چلی گئیں تو کہا گیا یہ وہ خاتون (حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا) ہیں جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلایا۔

شوہر والی لونڈی آزاد کی جائے تو اس کا حکم

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں بریرہ کا خاوند ایک غلام تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نکاح باقی رکھنے یا نہ رکھنے کا اختیار دیا تو انہوں نے اپنے نفس کو اختیار کیا اور اگر ان کے خاوند آزاد ہوتے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم انہیں یہ اختیار نہ دیتے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ بریرہ کے خاوند آزاد تھے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو اختیار دیا۔ حدیث عائشہ (اول حدیث) حسن صحیح ہے۔ ہشام بن عروہ نے بواسطہ عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح روایت کی ہے۔ آپ فرماتی ہیں بریرہ کے شوہر غلام تھے۔ عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

يُقَالُ لَهُ مُغِيْثٌ وَهٰكَذَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالُوْا اِذَا كَانَتِ الْاَمَةُ تَحْتَ الْحُرِّ فَاُعْتِقَتْ فَلَا خِيَارَ لَهَا وَاِنَّمَا يَكُوْنُ لَهَا الْخِيَارُ اِذَا اُعْتِقَتْ وَكَانَتْ تَحْتَ عَبْدٍ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَرَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ زَوْجُ بَرِيْرَةَ حُرًّا فَخَيَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوٰى اَبُوْ عَوَانَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ فِيْ قِصَّةِ بَرِيْرَةَ قَالَ الْاَسْوَدُ وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ۔

۱۱۵۵۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ وَقَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ زَوْجَ بَرِيْرَةَ كَانَ عَبْدًا اَسْوَدَ لِبَنِي الْمُغِيْرَةِ يَوْمَ اُعْتِقَتْ بَرِيْرَةُ وَاللّٰهِ لَكَاَنِّيْ بِهٖ فِيْ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ وَنَوَاحِيْهَا وَاِنَّ دُمُوْعَهُ لَتَسِيْلُ عَلٰى لِحْيَتِهٖ يَتَرَضَّاهَا لِتَخْتَارَهُ فَلَمْ تَفْعَلْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَسَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ هُوَ سَعِيْدُ بْنُ مِهْرَانَ وَيُكْنٰى اَبَا النَّضْرِ۔

کہتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے بریرہ کے خاوند کو دیکھا وہ غلام تھے۔ اور ان کا نام مغیث تھا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی یونہی مروی ہے۔ بعض اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں جب کوئی لونڈی کسی آزاد آدمی کے نکاح میں ہو پھر وہ آزاد کر دی جائے تو اسے کوئی اختیار حاصل نہیں اختیار اس صورت میں ہے جب وہ کسی غلام کے نکاح میں ہو اور آزاد کی جائے امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے متعدد افراد نے بواسطہ اعمش ابراہیم اور اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ بریرہ کا خاوند آزاد تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو اختیار دیا۔ ابوعوانہ نے یہ حدیث بواسطہ اعمش، ابراہیم اور اسود حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی اسود نے کہا بریرہ کے خاوند آزاد تھے۔ بعض تابعی علماء اور بعد کے اہل علم جیسے حضرت سفیان ثوری اور اہل کوفہ رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جس دن بریرہ آزاد کی گئیں ان کے خاوند بنی مغیرہ کے سیاہ فام غلام تھے قسم بخدا! (اب ایسا معلوم ہوتا ہے) گویا میں مدینہ طیبہ کے راستوں اور اس کے اطراف ان کے ساتھ پھر رہا ہوں ان کے آنسو داڑھی پر بہہ رہے ہیں اور وہ بریرہ کو راضی کر رہے ہیں تاکہ وہ انہیں اختیار کرے لیکن بریرہ نے ایسا نہ کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے سعید بن ابی عروبہ سے مراد، سعید بن مہران ہیں ان کی کنیت ابو نضر ہے۔

بَابٌ مَا جَاءَ اَنَّ الْوَلَدَ لِلْفِرَاشِ۔

لڑکا صاحب فراش کیلئے ہے

۱۱۵۶۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَائِشَةَ وَاَبِيْ اُمَامَةَ وَعَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَالْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَزَيْدِ بْنِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لڑکا صاحب فراش[1] کے لئے ہے اور زانی کے لئے پتھر[2] ہے۔ اس باب میں حضرت عمر، عثمان، عائشہ، ابو امامہ، عمرو بن خارجہ، عبداللہ بن عمرو، براء بن عازب اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث

[1] صاحب فراش (بستر والے) سے گھر والا مراد ہے (مترجم)

[2] یعنی زانی کے لیے ذلت و رسوائی ہے (مترجم)

أَرْقَمَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ

ابو ہریرہ حسن صحیح ہے زہری نے اسے بواسطہ سعید بن مسیب اور ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَرَى الْمَرْأَةَ تُعْجِبُهُ

۱۱۵۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى نَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ الدَّسْتُوَائِيُّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى امْرَأَةً فَدَخَلَ عَلَى زَيْنَبَ فَقَضَى حَاجَتَهُ وَقَالَ إِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا أَقْبَلَتْ أَقْبَلَتْ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ امْرَأَةً فَأَعْجَبَتْهُ فَلْيَأْتِ أَهْلَهُ فَإِنَّ مَعَهَا مِثْلَ الَّذِي مَعَهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَهِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ هُوَ صَاحِبُ الدَّسْتُوَائِيِّ هُوَ هِشَامُ بْنُ سَنْبَرٍ۔

کسی عورت کو دیکھے اور وہ بھلی معلوم ہو

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک عورت دیکھی پھر آپ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور اپنی حاجت پوری کی پھر تشریف لے گئے اور فرمایا عورت جب سامنے آتی ہے تو شیطان کی صورت میں آتی ہے پس اگر تم میں سے کوئی کسی عورت کو دیکھے اور وہ اسے اچھی لگے تو چاہیے کہ اپنی بیوی کے پاس آجائے کیونکہ اس کے پاس بھی وہی چیز ہے جو اس (دوسری) کے پاس ہے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ حدیث جابر حسن صحیح غریب ہے۔ ہشام بن ابی عبداللہ صاحب دستوائی ہیں انہیں ہشام بن سنبر کہا جاتا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي حَقِّ الزَّوْجِ عَلَى الْمَرْأَةِ

۱۱۵۸ - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كُنْتُ آمِرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَسُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى وَطَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَأَنَسٍ وَابْنِ عُمَرَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي

خاوند کے حقوق

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر میں کسی کو کسی دوسرے کے لئے سجدہ کرنے کا حکم دیتا ہے تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔ اس باب میں حضرت معاذ بن جبل، سراقہ بن مالک بن جعشم، عائشہ، ابن عباس، عبداللہ بن ابی اوفی، طلق بن علی، ام سلمہ، انس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابو ہریرہ حسن اس طریق یعنی بواسطہ محمد بن عمرو اور ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے غریب

غَرِيْبٌ ۔

ہے ۔

۱۱۵۹۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَدْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ أَبِيْهِ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا الرَّجُلُ دَعَا زَوْجَتَهُ لِحَاجَتِهِ فَلْتَأْتِهِ وَإِنْ كَانَتْ عَلَى التَّنُّوْرِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ ۔

حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب شوہر بیوی کو اپنی حاجت (صحبت) کے لئے بلائے تو اسے اس کے پاس جانا چاہیے اگرچہ تنور پر ہی کیوں نہ ہو۔ یہ حدیث غریب ہے ۔

۱۱۶۰۔ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْكُوْفِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَبِيْ نَصْرٍ عَنْ مُسَاوِرٍ الْحِمْيَرِيِّ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جو عورت اس حال میں مرے کہ اس کا خاوند اس سے راضی ہو وہ جنت میں داخل ہوگی" یہ حدیث حسن غریب ہے ۔

بَابُ ۸۹ مَا جَاءَ فِيْ حَقِّ الْمَرْأَةِ عَلٰى زَوْجِهَا

بیوی کے حقوق

۱۱۶۱۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو نَا أَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ إِيْمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا** وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بہترین اخلاق والا سب سے کامل مومن ہے۔ **اور تم میں بہتر وہ ہیں جو اپنی عورتوں کے حق میں اچھے ہیں"** اس باب میں حضرت عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے ۔

۱۱۶۲۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ شَبِيْبِ بْنِ غَرْقَدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْأَحْوَصِ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ أَنَّهُ شَهِدَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ وَذَكَّرَ وَوَعَظَ فَذَكَرَ فِي الْحَدِيْثِ قِصَّةً فَقَالَ أَلَا وَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَإِنَّمَا هُنَّ عَوَانٌ عِنْدَكُمْ لَيْسَ تَمْلِكُوْنَ مِنْهُنَّ شَيْئًا غَيْرَ ذٰلِكَ إِلَّا أَنْ يَأْتِيْنَ

سلیمان بن عمرو بن احوص اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے حدیث بیان کی فرماتے ہیں میں حجۃ الوداع کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی اور وعظ ونصیحت فرمائی۔ راوی نے پورا واقعہ ذکر کیا اور کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سن لو! میں تمہیں عورتوں کے حق میں بھلائی کی نصیحت کرتا ہوں وہ تمہارے پاس مقید ہیں تم ان کی کسی چیز کے مالک نہیں ہو البتہ یہ کہ وہ کھلم کھلا بے حیائی کی مرتکب ہوں

بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ فَإِنْ فَعَلْنَ فَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا أَلَا إِنَّ لَكُمْ عَلَى نِسَائِكُمْ حَقًّا وَلِنِسَائِكُمْ عَلَيْكُمْ حَقًّا فَأَمَّا حَقُّكُمْ عَلَى نِسَائِكُمْ فَلَا يُوطِئْنَ فُرُشَكُمْ مَنْ تَكْرَهُونَ وَلَا يَأْذَنَّ فِي بُيُوتِكُمْ لِمَنْ تَكْرَهُونَ أَلَا وَحَقُّهُنَّ عَلَيْكُمْ أَنْ تُحْسِنُوا إِلَيْهِنَّ فِي كِسْوَتِهِنَّ وَطَعَامِهِنَّ. هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَمَعْنَى قَوْلِهِ عَوَانٌ عِنْدَكُمْ يَعْنِي أَسْرَى فِي أَيْدِيكُمْ.

اگر وہ ایسا کریں تو انہیں بستروں میں علیحدہ چھوڑ دو (اگر نہ مانیں) پھر ہلکی مار مارو پس اگر تمہاری بات مان لیں تو ان کے خلاف کوئی راستہ تلاش نہ کرو سن لو! تمہارے عورتوں پر اور عورتوں کے تمہارے ذمہ کچھ حقوق ہیں تمہارا حق یہ ہے کہ وہ تمہارے بستروں کو تمہارے ناپسندیدہ لوگوں سے پامال نہ کرائیں اور ایسے لوگوں کو تمہارے گھروں میں نہ آنے دیں جنہیں تم ناپسند کرتے ہو تمہارے ذمہ ان کا یہ حق ہے کہ ان سے بھلائی کرو علیحدہ لباس اور اچھی غذا دو۔" یہ حدیث حسن صحیح ہے "عوان عندکم" کے معنی یہ ہیں کہ وہ تمہارے پاس قیدی ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ إِتْيَانِ النِّسَاءِ فِي أَدْبَارِهِنَّ

عورت سے غیر فطری حرکت کرنا منع ہے

۱۱۶۳ ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَهَنَّادٌ قَالَا نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ عِيسَى بْنِ حِطَّانَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ سَلَّامٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ قَالَ أَتَى أَعْرَابِيٌّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجُلُ مِنَّا يَكُونُ فِي الْفَلَاةِ فَتَكُونُ مِنْهُ الرُّوَيْحَةُ وَيَكُونُ فِي الْمَاءِ قِلَّةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَسَا أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَعْجَازِهِنَّ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَخُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثُ عَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ لَا أَعْرِفُ لِعَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ الْوَاحِدِ وَلَا أَعْرِفُ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ حَدِيثِ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ السُّحَيْمِيِّ وَكَأَنَّهُ رَأَى أَنَّ هَذَا رَجُلٌ آخَرُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى وَكِيعٌ هَذَا الْحَدِيثَ.

حضرت علی بن طلق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک اعرابی نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! ہم میں سے کوئی ایک جنگل میں ہوتا ہے اور اس سے خفیف سی ہوا نکلتی ہے وہاں پانی کی قلت ہوتی ہے (تو کیا کرے؟) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کی ہوا نکلے تو وہ وضو کرے اور عورتوں سے غیر محل میں جماع نہ کرو اللہ تعالیٰ حق بات سے حیا نہیں فرماتا۔ اس باب میں حضرت عمر، خزیمہ بن ثابت، ابن عباس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث علی بن طلق حسن ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حضرت علی بن طلق کی یہی ایک روایت مجھے معلوم ہے اور میں طلق بن علی سحیمی سے یہ روایت نہیں پہچانتا گویا کہ امام بخاری کے خیال میں یہ کوئی دوسرے صحابی ہیں۔ وکیع نے بھی یہ حدیث روایت کی ہے۔

۱۱۶۴ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول

وکیع عن عبد اللہ بن مسلم وھو ابن سلام عن ابیہ عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا فسا احدکم فلیتوضأ ولا تأتوا النساء فی اعجازھن وعلی ھذا ھو علی بن طلق۔

اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کی ہوا خارج ہو تو وضو کرے اور عورتوں سے غیر محل میں جماع نہ کرو۔ یہ علی، علی بن طلق ہیں۔

۱۱۶۵۔ حدثنا ابو سعید الاشج نا ابو خالد الاحمر عن الضحاک بن عثمان عن مخرمۃ بن سلیمان عن کریب عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینظر اللہ الی رجل اتی رجلا او امرأۃ فی الدبر ھذا حدیث حسن غریب۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف (نظر رحمت سے) نہیں دیکھتا جو کسی مرد یا عورت سے غیر فطری عمل کرے"۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ۹۱ ما جاء فی کراھیۃ خروج النساء فی الزینۃ۔

عورتوں کو زینت کے ساتھ باہر جانا منع ہے

۱۱۶۶۔ حدثنا علی بن خشرم نا عیسی بن یونس عن موسی بن عبیدۃ عن ایوب بن خالد عن میمونۃ بنت سعد وکانت خادمۃ للنبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل الرافلۃ فی الزینۃ فی غیر اھلھا کمثل ظلمۃ یوم القیامۃ لا نور لھا ھذا حدیث لا نعرفہ الا من حدیث موسی بن عبیدۃ وموسی بن عبیدۃ یضعف فی الحدیث من قبل حفظہ وھو صدوق وقد روی عنہ شعبۃ والثوری وقد رواہ بعضھم عن موسی بن عبیدۃ ولم یرفعہ۔

حضرت میمونہ بنت سعد (آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خادمہ) سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "خاوند کے سوا دوسروں کے لئے زینت کے ساتھ دامن گھسیٹتے ہوئے (اترا کر) چلنے والی عورت قیامت کی تاریکی کی طرح ہے جس میں کوئی روشنی نہ ہو"۔ اس حدیث کو ہم صرف موسیٰ بن عبیدہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ اور موسیٰ بن عبیدہ کو حفظ کے اعتبار سے ضعیف قرار دیا گیا ہے۔ اور (ویسے) وہ سچے ہیں۔ شعبہ اور ثوری نے ان سے (احادیث) روایت کی ہیں۔ بعض حضرات کے نزدیک یہ موسیٰ بن عبیدہ سے مرفوعاً مروی نہیں ہے۔

باب ۹۲ ما جاء فی الغیرۃ۔

غیرت

۱۱۶۷۔ حدثنا حمید بن مسعدۃ نا سفیان بن عیینۃ عن الحجاج الصواف عن یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ قال

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ اپنی شایان شان غیرت فرماتا ہے اور مومن

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله يغار والمؤمن يغار وغيرة الله أن يأتي المؤمن ما حرم عليه وفي الباب عن عائشة وعبد الله بن عمرو حديث أبي هريرة حديث حسن غريب وروي عن يحيى بن أبي كثير عن أبي سلمة عن عروة عن أسماء ابنة أبي بكر عن النبي صلى الله عليه وسلم هذا الحديث وكلا الحديثين صحيح والحجاج بن أبي عثمان اسمه ميسرة والحجاج يكنى أبا الصلت وثقه يحيى بن سعيد القطان.

۱۱۶۸ - حدثنا أبو عيسى نا أبو بكر العطار عن علي بن عبد الله المديني قال سألت يحيى بن سعيد القطان عن حجاج الصواف فقال هو فطن كيس.

باب ۹۳ في كراهية أن تسافر المرأة وحدها

۱۱۶۹ - حدثنا أحمد بن منيع نا أبو معاوية عن الأعمش عن أبي صالح عن أبي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يحل لامرأة تؤمن بالله واليوم الآخر أن تسافر سفرا يكون ثلاثة أيام فصاعدا إلا ومعها أبوها أو أخوها أو زوجها أو ابنها أو ذو محرم منها وفي الباب عن أبي هريرة وابن عباس وابن عمر هذا حديث حسن صحيح وروي عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال لا تسافر امرأة مسيرة يوم وليلة إلا مع ذي محرم والعمل على هذا عند أهل العلم يكرهون للمرأة أن تسافر إلا مع ذي محرم واختلف أهل العلم في المرأة إذا كانت موسرة ولم يكن لها محرم هل تحج فقال بعض أهل العلم لا يجب عليها الحج لأن المحرم من السبيل لقول الله عز وجل من استطاع إليه سبيلا فقالوا إذا لم يكن لها محرم فلم تستطع إليه سبيلا وهو قول سفيان الثوري وأهل الكوفة

بھی غیرت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس بات پر غیرت فرماتا ہے کہ مومن حرام کام کا مرتکب ہو۔ اس باب میں حضرت عائشہ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث ابوہریرہ حسن غریب ہے۔ بواسطہ یحییٰ بن ابی کثیر ابوسلمہ، عروہ اور اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی یہ حدیث روایت کی گئی۔ دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔ حجاج صواف حجاج بن ابی عثمان ہیں۔ ابوعثمان کا نام میسرہ ہے۔ حجاج کی کنیت ابوالصلت ہے۔ یحییٰ بن سعید قطان نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔

ہمیں ابوبکر عطار نے بواسطہ علی بن عبداللہ مدینی خبر دی کہ وہ فرماتے ہیں میں نے یحییٰ بن سعید قطان سے حجاج صواف کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا وہ ذہین دانا ہے۔

عورت کا اکیلے سفر کرنا منع ہے

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھنے والی کسی عورت کیلئے یہ جائز نہیں کہ وہ تین دن یا اس سے زیادہ کا سفر تنہا کرے اس کے باپ، بھائی، خاوند، بیٹے اور محرم میں سے کوئی ایک اس کے ساتھ ہونا چاہیے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ، ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے آپ نے فرمایا کوئی عورت ایک دن رات کا سفر محرم کے بغیر نہ کرے۔ علماء کا اسی پر عمل ہے۔ وہ محرم کے بغیر عورت کے سفر کو مکروہ جانتے ہیں۔ جو عورت مالدار ہو اور اس کا محرم کوئی نہ ہو تو اس کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے کہ حج کرے یا نہ۔ بعض علماء فرماتے ہیں اس پر حج فرض نہیں کیونکہ محرم بھی سبیل (قدرت) میں داخل ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "جو اس کی طرف جانے کی طاقت رکھتے ہوں" لہٰذا محرم کے بغیر عورت کو مکہ مکرمہ پہنچنے کی طاقت نہیں۔ سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا یہی مسلک ہے۔

وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا كَانَ الطَّرِيْقُ اٰمِنًا فَإِنَّهَا تَخْرُجُ مَعَ النَّاسِ فِي الْحَجِّ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَالشَّافِعِيِّ۔

بعض علماء فرماتے ہیں راستہ پر امن ہو تو وہ لوگوں کے ہمراہ حج کے لئے جا سکتی ہے۔ مالک بن انس اور شافعی رحمہا اللہ کا یہی قول ہے

۱۱۷۰۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ مَسِيْرَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ إِلَّا وَمَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی عورت، محرم کے بغیر ایک دن رات کا (بھی) سفر نہ کرے"۔

بَابُ ۹۹۴ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الدُّخُوْلِ عَلَى الْمُغِيْبَاتِ

یہ حدیث حسن صحیح ہے خاوند کی عدم موجودگی میں کسی عورت کے پاس جانے کی ممانعت

۱۱۷۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَفَرَأَيْتَ الْحَمْوَ قَالَ الْحَمْوُ الْمَوْتُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ حَدِيْثُ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَإِنَّمَا مَعْنٰى كَرَاهِيَةِ الدُّخُوْلِ عَلَى النِّسَاءِ عَلٰى نَحْوِ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا كَانَ ثَالِثُهُمَا الشَّيْطَانُ وَمَعْنٰى قَوْلِهِ الْحَمْوُ يُقَالُ الْحَمْوُ أَخُو الزَّوْجِ كَأَنَّهُ كَرِهَ لَهُ أَنْ يَخْلُوَ بِهَا۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں کے پاس جانے سے بچو۔ ایک انصاری نے عرض کیا یا رسول اللہ! دیور کے بارے میں کیا ارشاد ہے؟ آپ نے فرمایا "وہ تو موت ہے"۔ اس باب میں حضرت عمر، جابر اور عمرو بن عاص رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث عقبہ بن عامر حسن صحیح ہے۔ عورتوں کے پاس جانے کی کراہت اس حدیث کے مطابق ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مرد کسی تنہا عورت کے پاس ہو تو تیسرا شیطان ہوتا ہے۔ "حمو" کے معنی "خاوند کے بھائی" کے ہیں گویا کہ آپ نے اس کے لئے اپنی بھاوج کے پاس تنہا ٹھہرنے سے منع فرمایا۔

بَابُ ۹۹۵

عنوان بالا کا دوسرا باب

۱۱۷۲۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلِجُوْا عَلَى الْمُغِيْبَاتِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِيْ مِنْ أَحَدِكُمْ مَجْرَى الدَّمِ قُلْنَا وَمِنْكَ قَالَ وَمِنِّيْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ أَعَانَنِيْ عَلَيْهِ فَأَسْلَمُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُهُمْ فِيْ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ وَسَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ خَشْرَمٍ يَقُوْلُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جن عورتوں کے خاوند موجود نہ ہوں ان کے پاس نہ جاؤ کیونکہ شیطان تمہارے اندر گردش میں خون کی طرح دوڑتا ہے"۔ حضرت جابر فرماتے ہیں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ کے لئے بھی ایسا ہی ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں میرے لئے بھی لیکن اللہ تعالیٰ نے اس پر میری مدد فرمائی اور میں اس سے محفوظ ہو گیا۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ بعض محدثین نے مجالد بن سعید کے

قال سفيان بن عيينة في تفسير قول النبي صلى الله عليه وسلم ولكن الله أعانني عليه فأسلم يعني فأسلم أنا منه قال سفيان والشيطان لا يسلم لا تلجوا على المغيبات والمغيبة المرأة التي يكون زوجها غائبا والمغيبات جماعة المغيبة

باب ۹۶

۱۱۷۳ - حدثنا محمد بن بشار نا عمرو بن عاصم نا همام عن قتادة عن مورق عن أبي الأحوص عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال المرأة عورة فإذا خرجت استشرفها الشيطان هذا حديث حسن صحيح غريب.

باب

۱۱۷۴ - حدثنا الحسن بن عرفة نا إسماعيل بن عياش عن بحير بن سعد عن خالد بن معدان عن كثير بن مرة الحضرمي عن معاذ بن جبل عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تؤذي امرأة زوجها في الدنيا إلا قالت زوجته من الحور العين لا تؤذيه قاتلك الله فإنما هو عندك دخيل يوشك أن يفارقك إلينا هذا حديث غريب لا نعرفه إلا من هذا الوجه ورواية إسمعيل بن عياش عن الشاميين أصلح وله عن أهل الحجاز وأهل العراق مناكير.

بسم الله الرحمن الرحيم

أبواب الطلاق واللعان
عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

باب ما جاء في طلاق السنة

۱۱۷۵ - حدثنا قتيبة بن سعيد نا حماد بن

متعلق کلام کیا ہے۔ میں نے علی بن خشرم سے سنا فرماتے ہیں سفیان بن عیینہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد "ولکن اللہ اعانی" کی تفسیر یہ فرمایا یعنی میں اس سے محفوظ ہو گیا ہوں سفیان فرماتے ہیں شیطان مسلمان نہیں ہوتا "مغیبات" "مغیبۃ" کی جمع ہے اور یہ وہ عورت ہے جس کا خاوند گھر میں موجود نہ ہو۔

عورت کا پردہ

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عورت پردہ میں رہنے کی چیز ہے جب باہر نکلتی ہے تو شیطان اسے جھانکتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

خاوند کو پریشان کرنا منع ہے

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی عورت اپنے خاوند کو دکھ پہنچاتی ہے تو بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں میں سے اس کی بیوی کہتی ہے اللہ تجھے غارت کرے اسے ایذا نہ پہنچا وہ تیرے پاس مہمان ہے عنقریب تجھے چھوڑ کر ہمارے پاس آ جائے گا۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ اسماعیل بن عیاش کی شامیوں سے روایت زیادہ درست ہے۔ لیکن حجاز اور عراق والوں سے وہ منکر حدیثیں روایت کرتا ہے۔

ابواب طلاق ولعان

سنت طلاق

حضرت یونس بن جبیر سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے

نَا عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ هَلْ تَعْرِفُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فَإِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَسَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا قَالَ قُلْتُ فَيُعْتَدُّ بِتِلْكَ التَّطْلِيْقَةِ قَالَ فَمَهْ أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ۔

۱۱۷۶۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلٰى آلِ طَلْحَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فِي الْحَيْضِ فَسَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا أَوْ حَامِلًا۔ حَدِيْثُ يُوْنُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَكَذٰلِكَ حَدِيْثُ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ طَلَاقَ السُّنَّةِ أَنْ يُطَلِّقَهَا طَاهِرًا مِنْ غَيْرِ جِمَاعٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنْ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا وَهِيَ طَاهِرٌ فَإِنَّهُ يَكُوْنُ لِلسُّنَّةِ أَيْضًا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَكُوْنُ ثَلَاثًا لِلسُّنَّةِ إِلَّا أَنْ يُطَلِّقَهَا وَاحِدَةً وَاحِدَةً وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَإِسْحَاقَ وَقَالُوْا فِي طَلَاقِ الْحَامِلِ يُطَلِّقُهَا مَتٰى شَاءَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُطَلِّقُهَا عِنْدَ كُلِّ شَهْرٍ تَطْلِيْقَةً۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ

۱۱۷۷۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا قَبِيْصَةُ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ رُكَانَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ایسے آدمی کے بارے میں پوچھا جس نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی تو انہوں نے فرمایا تم عبداللہ بن عمر کو پہچانتے ہو انہوں نے بھی اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دی تھی اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے رجوع کا حکم فرمایا۔ یونس کہتے ہیں میں نے پوچھا کیا یہ طلاق شمار ہوگی؟ حضرت عبداللہ نے فرمایا اس سوال کا موقع نہیں [illegible]

حضرت سالم اپنے والد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی زوجہ کو حالت حیض میں طلاق دی اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا حکم پوچھا تو آپ نے فرمایا انہیں رجوع کرنے کا حکم دو پھر پاکیزگی یا حمل کی حالت میں طلاق دیں۔ حضرت ابن عمر سے یونس بن جبیر اور سالم دونوں کی روایات صحیح ہیں۔ متعدد طرق سے یہ حدیث حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ بعض صحابہ کرام اور تابعین علماء کا اسی پر عمل ہے کہ پاکیزگی میں طلاق دینا سنت ہے جس میں جماع نہ کیا ہو۔ بعض علماء فرماتے ہیں پاکیزگی کی حالت میں تین طلاقیں دے تو وہ بھی سنت طلاق ہوگی۔ امام شافعی اور امام احمد کا یہی قول ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں تین طلاقیں نہیں بلکہ صرف ایک طلاق دینا سنت ہے۔ ثوری اور اسحاق اسی کے قائل ہیں۔ حاملہ عورت کو جس وقت چاہے طلاق دے امام شافعی احمد اور اسحاق کا یہی قول ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں مہینے میں ایک طلاق دے۔

طلاق بائن

عبداللہ بن یزید بن رکانہ بواسطہ والد اپنے دادا رکانہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ! میں نے اپنی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي طَلَّقْتُ امْرَأَتِي الْبَتَّةَ فَقَالَ مَا أَرَدْتَ بِهَا قُلْتُ وَاحِدَةً قَالَ وَاللّٰهِ قُلْتُ وَاللّٰهِ قَالَ فَهُوَ مَا أَرَدْتَ هٰذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدِ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ فِي طَلَاقِ الْبَتَّةِ فَرُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ جَعَلَ الْبَتَّةَ وَاحِدَةً وَرُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ جَعَلَهَا ثَلَاثًا وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِيهِ نِيَّةُ الرَّجُلِ إِنْ نَوَى وَاحِدَةً فَوَاحِدَةٌ وَإِنْ نَوَى ثَلَاثًا فَثَلَاثٌ وَإِنْ نَوَى ثِنْتَيْنِ لَمْ تَكُنْ إِلَّا وَاحِدَةً وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ وَقَالَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ فِي الْبَتَّةِ إِنْ كَانَ قَدْ دَخَلَ بِهَا فَهِيَ ثَلَاثُ تَطْلِيقَاتٍ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ إِنْ نَوَى وَاحِدَةً فَوَاحِدَةٌ يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ وَإِنْ نَوَى ثِنْتَيْنِ فَثِنْتَانِ وَإِنْ نَوَى ثَلَاثًا فَثَلَاثٌ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَمْرُكِ بِيَدِكِ

۱۱۷۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِأَيُّوبَ هَلْ عَلِمْتَ أَحَدًا قَالَ فِي أَمْرُكِ بِيَدِكِ إِنَّهَا ثَلَاثٌ إِلَّا الْحَسَنَ قَالَ لَا إِلَّا الْحَسَنَ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ غَفْرًا إِلَّا مَا حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ كَثِيرٍ مَوْلَى بَنِي سَمُرَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ قَالَ أَيُّوبُ فَلَقِيتُ كَثِيرًا مَوْلَى بَنِي سَمُرَةَ فَسَأَلْتُهُ فَلَمْ يَعْرِفْهُ فَرَجَعْتُ إِلَى قَتَادَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ نَسِيَ هٰذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ حَرْبٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ بِهٰذَا وَإِنَّمَا هُوَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَوْقُوفٌ وَلَمْ يُعْرَفْ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا وَكَانَ عَلِيُّ بْنُ نَصْرٍ حَافِظًا صَاحِبَ حَدِيثٍ وَقَدِ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي أَمْرُكِ

عورت کو طلاق بائن دی ہے آپ نے فرمایا تو نے کیا نیت کی تھی؟ عرض کیا "ایک طلاق کی نیت" آپ نے فرمایا خدا کی قسم؟ میں نے عرض کیا ہاں خدا کی قسم" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہی ہوگی جو تم نے نیت کی۔ اس حدیث کو ہم صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ صحابہ کرام اور دوسرے علماء کا طلاق بائن میں اختلاف ہے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ یہ ایک ہی طلاق ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے تین قرار دی ہیں۔ بعض علماء فرماتے ہیں طلاق دینے والے کی نیت کا اعتبار ہے ایک کی نیت کرے تو ایک تین کی نیت ہو تو تین واقع ہوں گی اور اگر دو کی نیت ہو تو صرف ایک واقع ہوگی۔ ثوری اور اہل کوفہ رحمہم اللہ کا یہی قول ہے مالک بن انس رحمہم اللہ فرماتے ہیں اگر عورت کے پاس گیا ہے تو تین طلاقیں شمار ہوں گی، امام شافعی فرماتے ہیں ایک کی نیت سے ایک واقع ہوگی اور وہ رجوع کر سکے گا دو کی نیت ہو تو دو اور تین کی نیت کرے تو تین طلاقیں واقع ہوں گی۔

بیوی کو "تیرا معاملہ تیرے ہاتھ" کے الفاظ کہنا

حماد بن زید فرماتے ہیں میں نے ایوب سے کہا کیا آپ جانتے ہیں کہ حسن کے سوا کسی اور نے "تیرا معاملہ تیرے ہاتھ ہے" کے الفاظ کو تین طلاق قرار دیا ہو۔ انہوں نے فرمایا نہیں حسن کے سوا کسی کو نہیں جانتا پھر فرمایا "اے اللہ بخشش فرما" مگر وہ جو مجھ سے قتادہ نے بواسطہ کثیر مولی بن سمرہ ابو سلمہ اور ابوہریرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ تین طلاقیں ہیں۔ ایوب فرماتے ہیں میں نے کثیر مولی سمرہ سے ملاقات کر کے اس کے بارے میں پوچھا تو انہیں معلوم نہ تھا پھر میں حضرت قتادہ کے پاس آیا اور انہیں اس بات کی خبر دی انہوں نے فرمایا "کثیر بھول گئے" اس حدیث کو ہم صرف بواسطہ سلیمان بن حرب، حماد بن زید کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ میں نے امام بخاری سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا ہم سے سلیمان بن حرب نے حماد بن زید سے یہ حدیث روایت کی۔ لیکن حضرت ابوہریرہ پر موقوف ہے۔ امام بخاری کے نزدیک یہ مرفوع نہیں۔ علی بن نصر حافظ اور صاحب حدیث

بیدک فقال بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم منهم عمر بن الخطاب وعبد الله بن مسعود هی واحدة وهو قول غیر واحد من اهل العلم من التابعین ومن بعدهم وقال عثمان بن عفان وزید بن ثابت القضاء ما قضت وقال ابن عمر اذا جعل امرها بیدها وطلقت نفسها ثلاثا وانکر الزوج وقال لم اجعل امرها بیدها الا فی واحدة استحلف الزوج وکان القول قوله مع یمینه وذهب سفیان واهل الکوفة الی قول عمر وعبد الله واما مالک بن انس فقال القضاء ما قضت وهو قول احمد واما اسحٰق فذهب الی قول ابن عمر.

بعض اہل علم کا ان الفاظ "تیرا معاملہ تیرے ہاتھ میں ہے" میں اختلاف ہے بعض صحابہ کرام جن میں حضرت عمر بن خطاب اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما بھی ہیں نے فرمایا کہ ایک طلاق واقع ہوگی تابعین اور دیگر علماء کا بھی یہی قول ہے۔ حضرت عثمان بن عفان اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں فیصلہ وہی ہوگا جو عورت کرے گی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں مرد جب عورت کو طلاق کا اختیار دے اور عورت اپنے نفس کو تین طلاقیں دے جب کہ خاوند انکار کرے اور کہے میں نے تو صرف ایک طلاق کا اختیار دیا ہے تو اس صورت میں خاوند کو قسم دی جائے گی اور قسم کے ساتھ مرد کا قول ہی معتبر ہوگا سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا حضرت عمر اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے قول پر عمل ہے۔ مالک بن انس فرماتے ہیں فیصلہ وہی ہوگا جو عورت کرے امام احمد کا یہی قول ہے امام اسحاق نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول اختیار فرمایا۔

باب ما جاء فی الخیار

بیوی کو طلاق کا اختیار دینا

۱۱۷۹ — حدثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدی نا سفیان عن اسماعیل بن ابی خالد عن الشعبی عن مسروق عن عائشة قالت خیرنا رسول الله صلی الله علیه وسلم فاخترناه أفکان طلاقا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں اختیار دیا تو ہم نے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ہی اختیار کیا کیا یہ طلاق تھی؟ (یعنی طلاق نہ تھی)

۱۱۸۰ — حدثنا بندار نا عبد الرحمن بن مهدی نا سفیان عن الاعمش عن ابی الضحی عن مسروق عن عائشة بمثله هذا حدیث حسن صحیح واختلف اهل العلم فی الخیار فروی عن عمر وعبد الله بن مسعود انهما قالا ان اختارت نفسها فواحدة بائنة وروی عنهما انهما قالا ایضا واحدة یملک الرجعة وان اختارت زوجها فلا شیء وروی عن علی انه قال ان اختارت نفسها فواحدة بائنة وان اختارت زوجها فواحدة یملک الرجعة وقال زید بن ثابت ان اختارت زوجها فواحدة وان اختارت

بندار نے بواسطہ عبد الرحمن بن مہدی، سفیان، اعمش، ابو الضحیٰ اور مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی کی مثل حدیث روایت کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اختیار دینے میں علماء کا اختلاف ہے۔ حضرت عمر اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے اگر وہ عورت اپنے نفس کو اختیار کرے تو ایک بائن طلاق واقع ہوگی۔ ان سے یہ بھی مروی ہے کہ ایک طلاق رجعی ہوگی۔ اور اگر شوہر کو اختیار کرے تو کوئی چیز نہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اگر اپنے نفس کو اختیار کرے تو ایک بائنہ طلاق اور اگر خاوند کو اختیار کرے تو ایک رجعی طلاق واقع ہوگی۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر خاوند کو اختیار کرے تو ایک اور اگر اپنے آپ

نَوَاهَا فَثَلَاثٌ وَذَهَبَ اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ فِي هٰذَا الْبَابِ اِلٰى قَوْلِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللهِ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ وَاَمَّا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فَذَهَبَ اِلٰى قَوْلِ عَلِيٍّ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا لَا سُكْنٰى لَهَا وَلَا نَفَقَةَ

١١٨١ ـ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا جَرِيْرٌ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ طَلَّقَنِي زَوْجِي ثَلَاثًا عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا سُكْنٰى لَكِ وَلَا نَفَقَةَ قَالَ مُغِيْرَةُ فَذَكَرْتُهُ لِاِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ قَالَ عُمَرُ لَا نَدَعُ كِتَابَ اللهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِ امْرَاَةٍ لَا نَدْرِي اَحَفِظَتْ اَمْ نَسِيَتْ وَكَانَ عُمَرُ يَجْعَلُ لَهَا السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةَ۔

١١٨٢ ـ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا الْحُصَيْنُ وَاِسْمَاعِيْلُ وَمُجَالِدٌ قَالَ هُشَيْمٌ وَنَا دَاوُدُ اَيْضًا عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى فَاطِمَةَ ابْنَةِ قَيْسٍ فَسَاَلْتُهَا عَنْ قَضَاءِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا فَقَالَتْ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا الْبَتَّةَ فَخَاصَمَتْهُ فِي السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةِ فَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةً وَفِي حَدِيْثِ دَاوُدَ قَالَتْ وَاَمَرَنِي اَنْ اَعْتَدَّ فِي بَيْتِ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمُ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ وَعَطَاءُ بْنُ اَبِي رَبَاحٍ وَالشَّعْبِيُّ وَبِهِ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَالُوْا لَيْسَ لِلْمُطَلَّقَةِ سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةٌ اِذَا لَمْ يَمْلِكْ زَوْجُهَا الرَّجْعَةَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ وَعَبْدُ اللهِ اِنَّ الْمُطَلَّقَةَ ثَلَاثًا لَهَا السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةُ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ

کو اختیار کرے تو تین طلاقیں ہوں گی۔ اکثر فقہاء صحابہ کرام اور تابعین نے اس باب میں حضرت عمر اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کا قول اختیار کیا ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول اپنایا۔

تین طلاق والی کے لیے گھر اور نفقہ نہیں

فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے فرماتی ہیں عہد رسالت میں میرے خاوند نے مجھے تین طلاقیں دیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے لیے نہ تو گھر ہے اور نہ نفقہ۔ مغیرہ فرماتے ہیں میں نے یہ بات ابراہیم سے ذکر کی تو انہوں نے فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا ایک عورت کی بات سے کتاب و سنت کو نہیں چھوڑ سکتے نہ معلوم اسے یاد رہا یا بھول گئی چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مطلقہ ثلاثہ کو گھر اور نفقہ دیتے تھے۔

حضرت شعبی فرماتے ہیں میں فاطمہ بنت قیس کے پاس گیا اور ان کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کے بارے پوچھا انہوں نے فرمایا میرے خاوند نے مجھے بائن طلاق دی تھی میں نے ان سے گھر اور نفقہ کے بارے میں جھگڑا کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر اور نفقہ نہ دیا حدیث ابو داؤد میں ہے حضرت فاطمہ نے فرمایا مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے گھر ایام عدت گزارنے کا حکم فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض علماء کا یہی قول ہے۔ حسن بصری، عطاء بن ابی رباح اور شعبی بھی اسی کے قائل ہیں۔ احمد اور اسحاق بھی یہی کہتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں اگر خاوند رجوع کا مالک نہ ہو تو مطلقہ عورت کے لیے گھر اور نفقہ نہیں۔ بعض صحابہ کرام جن میں حضرت عمر اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہما بھی ہیں، فرماتے ہیں کہ تین طلاق والی عورتوں کے لیے گھر اور نفقہ ہے۔ سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا یہی مسلک ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں اس کے لیے گھر ہے

وَأَهْلِ الْكُوفَةِ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَهَا السُّكْنَى وَلَا نَفَقَةَ لَهَا وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَاللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَالشَّافِعِيِّ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ إِنَّمَا جَعَلْنَا لَهَا السُّكْنَى بِكِتَابِ اللّٰهِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ قَالُوا هُوَ الْبَذَاءُ أَنْ تَبْذُوَ عَلَى أَهْلِهَا وَاعْتَلَّ بِأَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ لَمْ يَجْعَلْ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السُّكْنَى لِمَا كَانَتْ تَبْذُو عَلَى أَهْلِهَا قَالَ الشَّافِعِيُّ وَلَا نَفَقَةَ لَهَا لِحَدِيثِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قِصَّةِ حَدِيثِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ۔

لیکن نفقہ نہیں۔ مالک بن انس، لیث بن سعد اور شافعی کا یہی قول ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں ہم نے قرآن کے مطابق اس کے لئے سکنی (گھر) کا قول کیا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ انہیں گھروں سے نہ نکالو اور نہ ہی وہ خود نکلیں مگر یہ کہ وہ بے حیائی کا ارتکاب کریں بے حیائی سے مراد یہ ہے کہ شوہر سے بدکلامی کریں۔ امام شافعی نے فاطمہ بنت قیس کے واقعہ سے استدلال کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے سکنی مقرر نہیں فرمایا کیونکہ انہوں نے خاوند سے بدکلامی کی امام شافعی فرماتے ہیں فاطمہ بنت قیس کے واقعہ پر مشتمل حدیث کی رو سے ایسی عورت کے لئے نفقہ بھی نہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ لَا طَلَاقَ قَبْلَ النِّكَاحِ

۱۱۸۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا عَامِرٌ الْأَحْوَلُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ لِابْنِ آدَمَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَلَا عِتْقَ لَهُ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَلَا طَلَاقَ لَهُ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَمُعَاذٍ وَجَابِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ حَدِيثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ أَحْسَنُ شَيْءٍ رُوِيَ فِي هٰذَا الْبَابِ وَهُوَ قَوْلُ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَرُوِيَ ذٰلِكَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَالْحَسَنِ وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَعَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ وَشُرَيْحٍ وَجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَغَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ فُقَهَاءِ التَّابِعِينَ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ فِي الْمَنْصُوبَةِ إِنَّهَا تَطْلُقُ وَرُوِيَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ وَالشَّعْبِيِّ وَغَيْرِهِمَا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُمْ قَالُوا إِذَا وَقَّتَ نُزِّلَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّهُ إِذَا سَمَّى امْرَأَةً بِعَيْنِهَا أَوْ وَقَّتَ وَقْتًا أَوْ قَالَ إِنْ تَزَوَّجْتُ مِنْ كُورَةِ

نکاح سے پہلے طلاق نہیں

حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان جس چیز کا مالک نہیں اس میں اس کے لئے نہ نذر ہے نہ آزاد کرنا اور نہ ہی طلاق۔" اس باب میں حضرت علی، معاذ، جابر، ابن عباس اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث عبداللہ بن عمرو حسن صحیح ہے اور اس باب میں مروی روایات میں یہ نہایت حسن ہے۔ اکثر صحابہ کرام اور دوسرے علماء کا اسی پر عمل ہے حضرت علی بن ابی طالب، ابن عباس، جابر بن عبداللہ، سعید بن مسیب، حسن، سعید بن جبیر، علی بن حسین، شریح، جابر بن زید اور متعدد فقہاء تابعین سے یہی مروی ہے۔ امام شافعی بھی یہی فرماتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ نے فرمایا کسی قبیلے کی طرف منسوب عورت کی شرط سے طلاق واقع ہو جائے گی (یعنی یہ کہ فلاں قبیلے کی عورت سے نکاح کروں تو طلاق ہے اس صورت میں طلاق ہو جائے گی) ابراہیم نخعی، شعبی اور دیگر اہل علم سے مروی ہے کہ اگر کوئی وقت مقرر کر لیا طلاق ہو جائے گی سفیان ثوری اور مالک بن انس کا یہی قول ہے۔ کہ جب کسی خاص عورت کا نام لے یا کوئی وقت مقرر کرے یا کہے اگر میں فلاں شہر کی عورت سے نکاح کروں (تو اسے طلاق ہے) ان صورتوں میں نکاح کرتے ہی طلاق ہو جائے گی

كذلك إن تزوجها فإنها تطلق. وأما ابن المبارك فشدد في هذا الباب وقال إن فعل لا أقول هي حرام. وذكر عن عبد الله بن المبارك أنه سئل عن رجل حلف بالطلاق أن لا يتزوج ثم بدا له أن يتزوج هل له رخصة بأن يأخذ بقول الفقهاء الذين رخصوا في هذا فقال ابن المبارك إن كان يرى هذا القول حقا من قبل أن يبتلى بهذه المسألة فله أن يأخذ بقولهم فأما من لم يرض بهذا فلما ابتلي أحب أن يأخذ بقولهم فلا أرى له ذلك. وقال أحمد إن تزوج لا آمره أن يفارق امرأته. وقال إسحاق أنا أجيز في المنصوبة لحديث ابن مسعود وإن تزوجها لا أقول تحرم عليه امرأته ووسع إسحاق في غير المنصوبة.

باب ما جاء أن طلاق الأمة تطليقتان

١١٨٤ - حدثنا محمد بن يحيى النيسابوري نا أبو عاصم عن ابن جريج قال نا مظاهر بن أسلم قال حدثني القاسم عن عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال طلاق الأمة تطليقتان وعدتها حيضتان. قال محمد بن يحيى وأنا أبو عاصم نا مظاهر بهذا. وفي الباب عن عبد الله بن عمر. حديث عائشة حديث غريب لا نعرفه مرفوعا إلا من حديث مظاهر بن أسلم ومظاهر لا يعرف له في العلم غير هذا الحديث. والعمل على هذا عند أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم وهو قول سفيان الثوري والشافعي وأحمد وإسحاق.

باب ما جاء فيمن يحدث نفسه بطلاق امرأته

١١٨٥ - حدثنا قتيبة نا أبو عوانة عن قتادة عن

کی۔ ابن مبارک نے اس باب میں سختی کی۔ اور فرمایا میں نہیں کہتا کہ حرام ہے واقعہ یہ ہے کہ آپ سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جس نے طلاق کی قسم کھائی کہ نکاح نہیں کروں گا، پھر اسے نکاح کا خیال آیا کیا اس کے لئے اجازت ہے کہ ان فقہاء کا قول اختیار کرے جنہوں نے اس کی اجازت دی ہے۔ ابن مبارک نے فرمایا اگر اس میں مبتلا ہونے سے پہلے اس قول کو صحیح سمجھتا تھا تو اختیار کر سکتا ہے اور جو شخص پہلے پسند نہیں کرتا تھا مبتلا ہونے کے بعد ان کا قول اختیار کرنا چاہتا ہے تو اسے اجازت نہیں۔ امام احمد فرماتے ہیں اگر نکاح کر لے تو میں اسے عورت کو جدا کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ اسحاق فرماتے ہیں میں حدیث ابن مسعود کی وجہ سے کسی کی طرف منسوب عورت کے متعلق جواز کا حکم دیتا ہوں اور میں نہیں کہتا کہ وہ عورت اس پر حرام ہے غیر منسوبہ کے بارے میں بھی اسحاق نے گنجائش دی ہے۔

لونڈی کی طلاق دو طلاقیں ہیں

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لونڈی کی طلاق دو طلاقیں ہیں اور اس کی عدت دو حیض ہیں۔ محمد بن یحیی کہتے ہیں ابوعاصم نے مظاہر سے ہمیں اس کی خبر دی۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت منقول ہے۔
حدیث عائشہ غریب ہے ہم اسے صرف مظاہر بن اسلم کی روایت سے مرفوعاً جانتے ہیں، مظاہر کے لئے اس کے علاوہ کوئی دوسری حدیث معلوم نہیں۔ بعض صحابہ کرام اور تابعین علماء کا اسی پر عمل ہے۔ سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔

دل میں طلاق کا خیال
لاتا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجَاوَزَ اللهُ لِأُمَّتِي مَا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسَهَا مَا لَمْ تَتَكَلَّمْ بِهِ أَوْ تَعْمَلْ بِهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا حَدَّثَ نَفْسَهُ بِالطَّلَاقِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا حَتّٰى يَتَكَلَّمَ۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری امت کے وہ خیالات اور وسوسے معاف کر دیئے جو ان کے دل میں گزرے ہوں لیکن نہ تو زبان پر لائیں اور نہ ہی ان پر عمل پیرا ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ علماء کا اس پر عمل ہے کہ جب کوئی آدمی دل میں طلاق کا خیال کرے تو کچھ نہیں جب تک زبان پر نہ لائے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجِدِّ وَالْهَزْلِ فِي الطَّلَاقِ

طلاق میں سنجیدگی اور مذاق

۱۱۰۶ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَرْدَكَ الْمَدَنِيِّ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ مَاهِكَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ النِّكَاحُ وَالطَّلَاقُ وَالرَّجْعَةُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ حَبِيبِ بْنِ أَرْدَكَ وَابْنُ مَاهِكَ هُوَ يُوسُفُ بْنُ مَاهِكَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین چیزیں ایسی ہیں جن میں حقیقت بھی حقیقت ہے اور مذاق بھی حقیقت ہے۔ نکاح، طلاق اور رجعت۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے عبدالرحمٰن سے مراد ابن حبیب بن اردک ہے اور میرے نزدیک ابن ماھک سے مراد یوسف بن ماھک ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخُلْعِ

خلع کرنا

۱۱۰۷ ۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى عَنْ سُفْيَانَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَهُوَ مَوْلٰى آلِ طَلْحَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ أَنَّهَا اخْتَلَعَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ أُمِرَتْ أَنْ تَعْتَدَّ بِحَيْضَةٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيسٰى حَدِيثُ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ الصَّحِيحُ أَنَّهَا أُمِرَتْ أَنْ تَعْتَدَّ بِحَيْضَةٍ۔

ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں خلع کیا تو انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا یا (راوی کہتے ہیں) انہیں حکم دیا گیا۔ کہ ایک حیض عدت گزاریں۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے امام ترمذی فرماتے ہیں۔ ربیع بنت معوذ کی صحیح روایت یہ ہے کہ انہیں ایک حیض عدت گزارنے کا حکم دیا گیا تھا۔

۱۱۰۸ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَغْدَادِيُّ نَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ نَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عہدِ رسالت میں ثابت بن قیس کی زوجہ نے خلع کیا تو

عُمَرُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَعْتَدَّ بِحَيْضَةٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي عِدَّةِ الْمُخْتَلِعَةِ فَقَالَ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ إِنَّ عِدَّةَ الْمُخْتَلِعَةِ عِدَّةُ الْمُطَلَّقَةِ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ عِدَّةُ الْمُخْتَلِعَةِ حَيْضَةٌ قَالَ إِسْحٰقُ وَإِنْ ذَهَبَ ذَاهِبٌ إِلَى هٰذَا فَهُوَ مَذْهَبٌ قَوِيٌّ.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے انہیں ایک حیض عدت گزارنے کا حکم فرمایا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ خلع والی عورت کی عدت میں علماء کا اختلاف ہے۔ اکثر صحابہ کرام اور دیگر علماء فرماتے ہیں ایسی عورت کی عدت ایک حیض ہے اسحاق فرماتے ہیں اگر کسی کا یہ مذہب ہو تو یہ قوی مذہب ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُخْتَلِعَاتِ

خلع حاصل کرنے والی عورتیں

۱۱۰۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا مُزَاحِمُ بْنُ ذَوَّادِ بْنِ عُلْبَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ لَيْثٍ عَنْ أَبِي الْخَطَّابِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْمُخْتَلِعَاتُ هُنَّ الْمُنَافِقَاتُ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ اخْتَلَعَتْ مِنْ غَيْرِ بَأْسٍ لَمْ تَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ.

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا خلع کرنے والی عورتیں، منافق ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے اس کی سند قوی نہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا "جو عورت بلاوجہ اپنے شوہر سے خلع حاصل کرے وہ جنت کی خوشبو نہیں سونگھے گی"۔

۱۱۱۰۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ نَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ ثَوْبَانَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ سَأَلَتْ زَوْجَهَا طَلَاقًا مِنْ غَيْرِ بَأْسٍ فَحَرَامٌ عَلَيْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَيُرْوَى هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ أَيُّوبَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

محمد بن بشار نے بواسطہ عبدالوہاب ثقفی، ایوب، ابوقلابہ اور ابواسماء حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جو عورت بلاوجہ اپنے خاوند سے خلع طلب کرے اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ یہ حدیث بواسطہ ایوب، ابوقلابہ اور ابواسماء حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی بعض نے اس سند کے ساتھ ایوب سے غیر مرفوع روایت کی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي مُدَارَاةِ النِّسَاءِ

۱۹۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ ثَنِي ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَرْأَةَ كَالضِّلَعِ إِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهَا كَسَرْتَهَا وَإِنْ تَرَكْتَهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا عَلَى عِوَجٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَسَمُرَةَ وَعَائِشَةَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

عورتوں سے حسن سلوک

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عورت پسلی کی طرح ہے اگر اسے سیدھا کرنا چاہے گا تو توڑ دے گا اور اگر اس کو اسی طرح چھوڑ دے گا تو اس کی کجی کے باوجود اس سے فائدہ اٹھائے گا۔ اس باب میں حضرت ابو ذر، سمرہ اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں حدیث ابو ہریرہ حسن ہے اس طریق سے غریب ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَسْأَلُهُ أَبُوهُ أَنْ يُطَلِّقَ امْرَأَتَهُ

۱۹۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ تَحْتِي امْرَأَةٌ أُحِبُّهَا وَكَانَ أَبِي يَكْرَهُهَا فَأَمَرَنِي أَنْ أُطَلِّقَهَا فَأَبَيْتُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ طَلِّقِ امْرَأَتَكَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ۔

باپ کے کہنے پر طلاق دینا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں میرے نکاح میں ایک عورت تھی اور اس سے مجھے محبت تھی۔ میرے والد اسے ناپسند کرتے تھے چنانچہ انہوں نے مجھے طلاق دینے کا حکم دیا میں نے انکار کر دیا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ واقعہ ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے عبد اللہ بن عمر! اپنی بیوی کو طلاق دے دو۔ ہم اسے صرف ابن ابی ذئب کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ لَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا

۱۹۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَكْفِئَ مَا فِي إِنَائِهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

ایک عورت دوسری کو طلاق نہ دلوائے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق طلب نہ کرے تاکہ وہ چیز اٹھائے جو اس کے برتن میں ہے۔ اس باب میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت مذکور ہے۔ حدیث ابو ہریرہ حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي طَلَاقِ الْمَعْتُوهِ

۱۱۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى نَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ الْمَخْزُومِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ طَلَاقٍ جَائِزٌ إِلَّا طَلَاقَ الْمَعْتُوهِ الْمَغْلُوبِ عَلَى عَقْلِهِ هٰذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَطَاءِ بْنِ عَجْلَانَ وَعَطَاءُ بْنُ عَجْلَانَ ضَعِيفٌ ذَاهِبُ الْحَدِيثِ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ طَلَاقَ الْمَعْتُوهِ الْمَغْلُوبِ عَلَى عَقْلِهِ لَا يَجُوزُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَعْتُوهًا يُفِيقُ الْأَحْيَانَ فَيُطَلِّقُ فِي حَالِ إِفَاقَتِهِ۔

دیوانہ اور بے سمجھ کی طلاق کا حکم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا دیوانہ جس کی عقل مغلوب ہو چکی ہو، کی طلاق کے علاوہ ہر طلاق واقع ہوتی ہے۔ ہم اس حدیث کو مرفوعاً صرف عطاء بن عجلان کی روایت سے پہچانتے ہیں اور عطاء بن عجلان ضعیف ذاہب الحدیث ہیں صحابہ کرام اور تابعین کا اس پر عمل ہے کہ دیوانہ مغلوب العقل کی طلاق جائز نہیں مگر وہ دیوانہ جسے کبھی کبھی ہوش آجاتا ہو اس نے حالت افاقہ میں طلاق دی تو واقع ہو جائے گی۔

باب ۱۳

۱۱۹۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا يَعْلَى بْنُ شَبِيبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ وَالرَّجُلُ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ مَا شَاءَ أَنْ يُطَلِّقَهَا وَهِيَ امْرَأَتُهُ إِذَا ارْتَجَعَهَا وَهِيَ فِي الْعِدَّةِ وَإِنْ طَلَّقَهَا مِائَةَ مَرَّةٍ أَوْ أَكْثَرَ حَتَّى قَالَ رَجُلٌ لِامْرَأَتِهِ وَاللّٰهِ لَا أُطَلِّقُكِ فَتَبِينِي مِنِّي وَلَا آوِيكِ أَبَدًا قَالَتْ وَكَيْفَ ذَاكَ قَالَ أُطَلِّقُكِ فَكُلَّمَا هَمَّتْ عِدَّتُكِ أَنْ تَنْقَضِيَ رَاجَعْتُكِ فَذَهَبَتِ الْمَرْأَةُ حَتَّى دَخَلَتْ عَلَى عَائِشَةَ فَأَخْبَرَتْهَا فَسَكَتَتْ عَائِشَةُ حَتَّى جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْهُ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى نَزَلَ الْقُرْآنُ الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ قَالَتْ عَائِشَةُ فَاسْتَأْنَفَ النَّاسُ الطَّلَاقَ مُسْتَقْبَلًا مَنْ كَانَ طَلَّقَ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ طَلَّقَ۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں (اسلام سے قبل) لوگوں کا یہ طریقہ تھا کہ کوئی شخص جتنی بار چاہتا اپنی بیوی کو طلاق دے دیتا پھر عدت میں رجوع کر کے اسے اپنی بیوی بنا لیتا اگرچہ سو یا اس سے زیادہ مرتبہ طلاق دی ہو حتیٰ کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا خدا کی قسم! نہ تو میں تجھے طلاق دوں گا کہ تو مجھ سے جدا ہو جائے اور نہ ہی تجھے کبھی پناہ دوں گا۔ عورت نے پوچھا وہ کیسے؟ اس نے کہا تجھے طلاق دوں گا جب عدت پوری ہونے لگے گی رجوع کر لوں گا۔ وہ عورت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں گئی اور واقعہ سنایا ام المؤمنین خاموش رہیں پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ سے واقعہ عرض کیا آپ نے بھی سکوت فرمایا یہاں تک کہ قرآن کی آیات نازل ہوئیں (ترجمہ) طلاق دو مرتبہ ہے اس کے بعد یا تو اچھے طریقے سے روک لینا ہے یا احسان کے ساتھ چھوڑ دینا ہے" حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اس کے بعد لوگوں نے

بن العلاء قال ثنا عبد الله بن ادريس عن هشام بن عروة عن ابيه نحو هذا الحديث بمعناه ولم يذكر فيه عن عائشة وهذا اصح من حديث يعلى بن شبيب.

باب ما جاء في الحامل المتوفى عنها زوجها

١١٩٦ - حدثنا احمد بن منيع ثنا حسين بن محمد ثنا شيبان عن منصور عن ابراهيم عن الاسود عن ابي السنابل بن بعكك قال وضعت سبيعة بعد وفاة زوجها بثلثة وعشرين يوما او خمسة وعشرين يوما فلما تعلت تشوقت للنكاح فانكر عليها ذلك فذكر ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فقال ان تفعل فقد حل اجلها.

١١٩٧ - حدثنا احمد بن منيع ثنا الحسن بن موسى ثنا شيبان عن منصور نحوه وفي الباب عن ام سلمة حديث ابي السنابل حديث مشهور غريب من هذا الوجه ولا نعرف للاسود شيئا عن ابي السنابل وسمعت محمدا يقول لا اعرف ان ابا السنابل عاش بعد النبي صلى الله عليه وسلم والعمل على هذا عند اكثر اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم ان الحامل المتوفى عنها زوجها اذا وضعت فقد حل لها التزويج وان لم تكن انقضت عدتها وهو قول سفيان الثوري والشافعي واحمد واسحاق وقال بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم تعتد اخر الاجلين والقول الاول اصح.

١١٩٨ - حدثنا قتيبة ثنا الليث عن يحيى بن سعيد عن سليمان بن يسار ان ابا هريرة وابن

طلاق دینی شروع کی اس نے کہا میں نے پہلے سے دی تھی اور اس نے بھی جس نے نہیں دی تھی۔ ابوکریب نے بواسطہ محمد بن علاء، عبداللہ بن ادریس اور ہشام بن عروہ حضرت عروہ سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ذکر نہیں کیا یہ یعلی بن شبیب کی روایت سے زیادہ صحیح ہے

حاملہ عورت کی عدت

حضرت ابوسنابل بن بعکک سے روایت ہے سبیعہ کے ہاں ان کے خاوند کے انتقال کے تئیس یا پچیس دن بعد بچہ پیدا ہوا نفاس سے پاک ہوئیں تو نکاح کی خواہش ظاہر کی۔ لوگوں کو یہ بات بری معلوم ہوئی چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا گیا تو آپ نے فرمایا اگر وہ نکاح کرے تو ٹھیک ہے کیونکہ اس کی عدت پوری ہو چکی ہے۔

احمد بن منیع نے بواسطہ حسن بن موسیٰ اور شیبان، منصور سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ اس باب میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت منقول ہے۔ حدیث ابوسنابل مشہور اس طریق سے غریب ہے۔ ہم ابوسنابل سے اسود کے لئے کوئی روایت نہیں پہچانتے میں نے امام بخاری سے سنا فرماتے ہیں مجھے معلوم نہیں کہ ابوسنابل، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد زندہ رہے۔ اکثر صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے۔ کہ جب حاملہ عورت کا خاوند مر جائے تو بچہ پیدا ہونے کے بعد نکاح کر سکتی ہے۔ اگرچہ اس کی عدت پوری نہ ہو۔ سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء فرماتے ہیں زیادہ تاخیر والی عدت گزارے لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

حضرت سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ، ابن عباس اور ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے اس

عباس وأبو سلمة بن عبد الرحمن فتذاكرا المتوفى عنها زوجها الحامل تضع عند وفاة زوجها فقال ابن عباس تعتد آخر الأجلين وقال أبو سلمة بل تحل حين تضع وقال أبو هريرة أنا مع ابن أخي يعني أبا سلمة فأرسلوا إلى أم سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم فقالت قد وضعت سبيعة الأسلمية بعد وفاة زوجها بيسير فاستفتت رسول الله صلى الله عليه وسلم فأمرها أن تتزوج هذا حديث حسن صحيح۔

عدت کے بارے میں مذاکرہ کیا جس کا خاوند مر جائے اور اس کے بعد اس کا بچہ پیدا ہو کہ وہ کتنی عدت گزارے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا دو مدتوں میں سے لمبی مدت گزارے حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا وضع حمل پر حلال ہو جائے گی۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اپنے بھتیجے ابو سلمہ کا ہم نوا ہوں پھر انہوں نے کسی کو حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا انہوں نے فرمایا سبیعہ اسلمیہ کے ہاں ان کے شوہر کی وفات کے تھوڑے عرصہ بعد بچہ پیدا ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دوسری جگہ نکاح کی اجازت مرحمت فرمائی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ما جاء في عدة المتوفى عنها زوجها

بیوہ کی عدت

١١٩٩۔ حدثنا الأنصاري حدثنا معن بن عيسى حدثنا مالك بن أنس عن عبد الله بن أبي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم عن حميد بن نافع عن زينب بنت أبي سلمة أنها أخبرته بهذه الأحاديث الثلاثة قال قالت زينب دخلت على أم حبيبة زوج النبي صلى الله عليه وسلم حين توفي أبوها أبو سفيان بن حرب فدعت بطيب فيه صفرة خلوق أو غيره فدهنت به جارية ثم مست بعارضيها ثم قالت والله ما لي بالطيب من حاجة غير أني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يحل لامرأة تؤمن بالله واليوم الآخر أن تحد على ميت فوق ثلاثة أيام إلا على زوج أربعة أشهر وعشرا قالت زينب فدخلت على زينب بنت جحش حين توفي أخوها فدعت بطيب فمست منه ثم قالت والله ما لي في الطيب من حاجة غير أني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يحل لامرأة تؤمن بالله واليوم الآخر أن تحد على ميت فوق ثلاث

حضرت حمید بن نافع سے روایت ہے کہ زینب بنت ابو سلمہ نے انہیں ان تینوں احادیث کی خبر دی فرماتے ہیں حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے فرمایا ام المؤمنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے والد حضرت ابو سفیان کی وفات پر میں ان کی خدمت میں حاضر ہوئی انہوں نے ایک خوشبو جس میں خلوق یا کوئی زردی تھی منگا کر ایک لڑکی کو لگائی اور پھر اپنے رخساروں پر ملی اور فرمایا قسم بخدا! مجھے خوشبو کی ضرورت نہیں لیکن میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھنے والی کسی عورت کے لئے جائز نہیں کہ وہ میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے صرف خاوند کی وفات پر چار ماہ دس دن سوگ منائے) زینب بنت ابو سلمہ فرماتی ہیں زینب بنت جحش کے بھائی کی وفات پر میں ان کے پاس گئی انہوں نے بھی خوشبو منگوا کر لگائی پھر فرمایا قسم بخدا! مجھے خوشبو کی ضرورت نہیں لیکن (اس لئے لگا رہی ہوں کہ) میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ کسی مومنہ عورت کے لئے میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منانا

لَيَالٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ زَيْنَبُ وَسَمِعْتُ أُمِّي أُمَّ سَلَمَةَ تَقُولُ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ ابْنَتِي تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَقَدِ اشْتَكَتْ عَيْنَيْهَا أَفَنَكْحَلُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلَّ ذٰلِكَ يَقُولُ لَا ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَقَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ وَفِي الْبَابِ عَنْ فُرَيْعَةَ ابْنَةِ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ أُخْتِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَحَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ حَدِيثُ زَيْنَبَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا تَتَّقِي فِي عِدَّتِهَا الطِّيبَ وَالزِّينَةَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُظَاهِرِ يُوَاقِعُ قَبْلَ أَنْ يُكَفِّرَ

۱۲۰۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ الْبَيَاضِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُظَاهِرِ يُوَاقِعُ قَبْلَ أَنْ يُكَفِّرَ قَالَ كَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا وَاقَعَهَا قَبْلَ أَنْ يُكَفِّرَ فَعَلَيْهِ كَفَّارَتَانِ وَهُوَ قَوْلُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ.

۱۲۰۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا

جائز نہیں صرف اپنے خاوند پہ چار ماہ دس دن سوگ منائے"۔ زینب کہتی ہیں میں نے اپنی والدہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے سنا فرماتی ہیں ایک عورت بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ! میری لڑکی کا شوہر فوت ہوگیا ہے اور اس کی آنکھیں دکھتی ہیں۔ کیا ہم اسے سرمہ لگا سکتے ہیں؟ ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو یا تین مرتبہ فرمایا "نہیں" پھر فرمایا یہ چار ماہ دس دن ہیں اور جاہلیت میں تم ایک سال گزرنے پر مینگنیاں پھینکتی تھیں"۔ اس باب میں حضرت فریعہ بنت مالک بن سنان (حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ) اور حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث زینب حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے۔ کہ بیوہ عورت اپنی عدت کے دوران خوشبو اور زینت سے بچے، سفیان ثوری، مالک، شافعی، احمد، اسحاق (اور امام اعظم ابو حنیفہ) رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

ظہار والے کا کفارہ ادا کرنے سے پہلے جماع کرنا

سلمہ بن صخر بیاضی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسے شخص کے بارے میں جو کفارۂ ظہار ادا کرنے سے پہلے جماع کرے، فرمایا "ایک کفارہ ہے" یہ حدیث غریب ہے اکثر علماء کا اس پر عمل ہے، سفیان ثوری، مالک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے بعض علماء فرماتے ہیں اوائیگی کفارہ سے قبل جماع کیا تو دو کفارے ادا کرنے پڑیں گے۔ عبدالرحمٰن بن مہدی بھی اسی کے قائل ہیں۔

❖

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰی عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ اَبَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ظَاهَرَ مِنِ امْرَاَتِهٖ فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي ظَاهَرْتُ مِنِ امْرَاَتِي فَوَقَعْتُ عَلَيْهَا قَبْلَ اَنْ اُكَفِّرَ فَقَالَ وَمَا حَمَلَكَ عَلٰى ذٰلِكَ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ قَالَ رَاَيْتُ خَلْخَالَهَا فِيْ ضَوْءِ الْقَمَرِ قَالَ فَلَا تَقْرَبْهَا حَتّٰى تَفْعَلَ مَا اَمَرَكَ اللّٰهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ۔

ایک شخص نے اپنی بیوی سے ظہار کرنے کے بعد ادائیگی کفارہ سے قبل جماع کیا اور پھر بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے اپنی بیوی سے ظہار کیا اور کفارہ ادا کرنے سے پہلے جماع بھی کر لیا (اب کیا حکم ہے؟) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے تو نے ایسا کیوں کیا؟" عرض کیا "میں نے چاندنی میں اس کی پازیب دیکھی تھی" آپ نے فرمایا "اب اللہ تعالیٰ کا حکم پورا کرنے (کفارہ ادا کرنے) سے پہلے اس کے پاس نہ جانا" یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ كَفَّارَةِ الظِّهَارِ

کفارۂ ظہار

۱۲۰۲۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ الْخَزَّازُ نَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ نَا اَبُوْ سَلَمَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ سَلْمَانَ بْنَ صَخْرٍ الْاَنْصَارِيَّ اَحَدَ بَنِيْ بَيَاضَةَ جَعَلَ امْرَاَتَهٗ عَلَيْهِ كَظَهْرِ اُمِّهٖ حَتّٰى يَمْضِيَ رَمَضَانُ فَلَمَّا مَضٰى نِصْفٌ مِّنْ رَمَضَانَ وَقَعَ عَلَيْهَا لَيْلًا فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتِقْ رَقَبَةً قَالَ لَا اَجِدُهَا قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا اَسْتَطِيْعُ قَالَ اَطْعِمْ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا قَالَ لَا اَجِدُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِفَرْوَةَ بْنِ عَمْرٍو اَعْطِهٖ ذٰلِكَ الْعَرَقَ وَهُوَ مِكْتَلٌ يَاْخُذُ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا اَوْ سِتَّةَ عَشَرَ صَاعًا اِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ يُقَالُ سَلْمَانُ بْنُ صَخْرٍ وَيُقَالُ سَلَمَةُ بْنُ صَخْرٍ الْبَيَاضِيُّ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ كَفَّارَةِ الظِّهَارِ۔

ابو سلمہ اور محمد بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ بنو بیاضہ کے ایک فرد سلمان بن صخر انصاری نے اپنی بیوی سے کہا تو رمضان تک میری ماں کی پیٹھ کی طرح ہے۔ نصف رمضان گزرنے پر ایک رات اس سے صحبت کر لی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر سارا واقعہ سنایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک غلام آزاد کرو۔ انہوں نے عرض کیا "میرے پاس غلام نہیں" آپ نے فرمایا "دو ماہ کے مسلسل روزے رکھو" انہوں نے کہا "مجھے اس کی طاقت نہیں" آپ نے فرمایا "ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ" انہوں نے عرض کیا مجھے اس کی بھی طاقت نہیں۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فروہ بن عمرو سے فرمایا یہ کھجوروں کا ٹوکرا انہیں دے دو عرق ایک ٹوکرا ہوتا ہے جس میں پندرہ یا سترہ صاع کھجوریں آتی ہیں یہ ساٹھ مسکینوں کا کھانا ہوا۔ یہ حدیث حسن ہے۔ سلیمان بن صخر کو سلیمان بن صخر بیاضی بھی کہا جاتا ہے۔ کفارۂ ظہار میں علماء کا اسی حدیث پر عمل ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْاِيْلَاءِ

عورت کے پاس نہ جانے کی قسم کھانا

۱۲۰۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ الْبَصْرِيُّ نَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے

سلہ اپنی بیوی سے کہنا کہ تو مجھ پر میری ماں کی پیٹھ یا پیٹ یا اسکی شرمگاہ کی طرح ہے۔ (مترجم)

مَسْلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ ثَنَا دَاوُدُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ آلٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهٖ وَحَرَّمَ فَجَعَلَ الْحَرَامَ حَلَالًا وَجَعَلَ فِي الْيَمِيْنِ كَفَّارَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى وَأَنَسٍ حَدِيْثُ مَسْلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ دَاوُدَ رَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَغَيْرُهٗ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَلَيْسَ فِيْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ مَسْلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ وَالْإِيْلَاءُ أَنْ يَحْلِفَ الرَّجُلُ أَنْ لَا يَقْرَبَ امْرَأَتَهٗ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ فَأَكْثَرَ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِيْهِ إِذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ فَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ إِذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ يُوْقَفُ فَإِمَّا أَنْ يَفِيْءَ وَإِمَّا أَنْ يُطَلِّقَ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ إِذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ فَهِيَ تَطْلِيْقَةٌ بَائِنَةٌ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوْفَةِ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات سے ایلاء کیا (قریب نہ جانے کی قسم کھائی) اور ان کو اپنے اوپر حرام کیا پھر (قسم توڑ کر) حرام کو حلال کیا اور قسم کا کفارہ ادا کیا۔ اس باب میں حضرت ابوموسیٰ اور انس رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ مسلمہ بن علقمہ کی (مذکورہ بالا) روایت کو علی بن مسہر وغیرہ نے بواسطہ داؤد اور شعبی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً روایت کیا۔ اس میں حضرت مسروق اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا واسطہ مذکور نہیں۔ مسلمہ بن علقمہ کی روایت سے یہ زیادہ صحیح ہے۔ ایلاء یہ ہے کہ کوئی شخص چار ماہ یا اس سے زیادہ تک اپنی بیوی کے پاس نہ جانے کی قسم کھائے اور چار ماہ گزرنے پر عورت کے قریب نہ جائے تو کیا حکم ہے؟ اس میں علماء کا اختلاف ہے بعض صحابہ کرام اور تابعین علماء فرماتے ہیں جب چار مہینے گزر جائیں تو وہ ٹھہر جائے یا تو رجوع کرے یا طلاق دے مالک بن انس، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دوسرے علماء فرماتے ہیں چار ماہ گزرنے پر ایک بائنہ طلاق واقع ہو گی۔ سفیان ثوری اور اہل کوفہ (امام اعظم ابوحنیفہ) رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي اللِّعَانِ

لعان کرنا

۱۲۰۳ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِيْ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سُئِلْتُ عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فِيْ إِمَارَةِ مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا فَمَا دَرَيْتُ مَا أَقُوْلُ فَقُمْتُ مِنْ مَكَانِيْ إِلٰى مَنْزِلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ فَقِيْلَ لِيْ إِنَّهٗ قَائِلٌ فَسَمِعَ كَلَامِيْ فَقَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ اُدْخُلْ مَا جَاءَ بِكَ إِلَّا حَاجَةٌ قَالَ فَدَخَلْتُ فَإِذَا هُوَ مُفْتَرِشٌ بَرْذَعَةَ رَحْلٍ لَهٗ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُتَلَاعِنَانِ أَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ نَعَمْ إِنَّ أَوَّلَ مَنْ سَأَلَ عَنْ ذٰلِكَ

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت مصعب بن زبیر کے دور میں مجھ سے لعان کرنے والے (بیوی خاوند) کے بارے میں پوچھا گیا کہ آیا ان میں تفریق کر دی جائے یا نہیں مجھے اس کا جواب نہ آتا تھا اس لئے میں اپنی جگہ سے اٹھا اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے مکان کی طرف گیا اور اندر جانے کی اجازت چاہی مجھے بتایا گیا کہ وہ اس وقت قیلولہ کر رہے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے میری گفتگو سن لی اور فرمایا ابن جبیر آجاؤ یقیناً تم کسی کام کے لئے ہی آئے ہو گے فرماتے ہیں میں اندر داخل ہوا تو دیکھا کہ آپ کجاوے کا پالان بچھائے لیٹے ہوئے ہیں میں نے پوچھا اے ابوعبدالرحمن! کیا

فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ أَحَدَنَا رَأَى امْرَأَتَهُ عَلَى فَاحِشَةٍ كَيْفَ يَصْنَعُ إِنْ تَكَلَّمَ تَكَلَّمَ بِأَمْرٍ عَظِيْمٍ وَإِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلَى أَمْرٍ عَظِيْمٍ قَالَ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ الَّذِيْ سَأَلْتُكَ عَنْهُ قَدِ ابْتُلِيْتُ بِهِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ الْآيَاتِ الَّتِيْ فِيْ سُوْرَةِ النُّوْرِ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ حَتّٰى خَتَمَ الْآيَاتِ فَدَعَا الرَّجُلَ فَتَلَاهُنَّ عَلَيْهِ وَوَعَظَهُ وَذَكَّرَهُ وَأَخْبَرَهُ أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ فَقَالَ لَا وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا كَذَبْتُ عَلَيْهَا ثُمَّ ثَنّٰى بِالْمَرْأَةِ فَوَعَظَهَا وَذَكَّرَهَا وَأَخْبَرَهَا أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ فَقَالَتْ لَا وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا صَدَقَ قَالَ فَبَدَأَ بِالرَّجُلِ فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِيْنَ وَالْخَامِسَةَ أَنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِيْنَ ثُمَّ ثَنّٰى بِالْمَرْأَةِ فَشَهِدَتْ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِيْنَ وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِيْنَ ثُمَّ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَفِي الْبَابِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَحُذَيْفَةَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ۔

١٢٠٥۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَاعَنَ رَجُلٌ امْرَأَتَهُ وَفَرَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا وَأَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْأُمِّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ۔

لعان کرنے والے مرد اور عورت کو جدا جدا کر دیا جائے؟ تو آپ نے فرمایا سبحان اللہ! ہاں" فلاں بن فلاں نے یہ مسئلہ سب سے پہلے پوچھا وہ حاضر بارگاہ نبوی ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! بتایئے اگر ہم سے کوئی اپنی بیوی کو بے حیائی کے کام میں دیکھے تو کیا کرے۔ اگر بولتا ہے تو بہت بڑی بات کے ساتھ متکلم ہوتا ہے۔ اور اگر خاموش رہتا ہے تو بھی ایک عظیم بات سے چپ رہتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے اور کوئی جواب نہ دیا۔ پھر عرصہ بعد وہ پھر حاضر ہوا اور عرض کیا جس بات کا میں نے آپ سے پوچھا تھا میں خود اس میں مبتلا ہوں اس پر سورۂ نور کی آیات نازل ہوئیں "والذین یرمون ازواجہم" (جو لوگ اپنی بیویوں کو تہمت لگائیں اور ان کے پاس اپنی ذات کے سوا کوئی گواہ نہ ہو) آپ نے اس آدمی کو بلایا یہ آیات اسے پڑھ کر سنائیں اور وعظ نصیحت فرمائی اور بتایا کہ عذاب آخرت کے مقابلے میں دنیا کا عذاب ہلکا ہے اس نے عرض کیا اللہ کی قسم! میں نے اس پر جھوٹ نہیں کہا۔ پھر اس عورت کو بلایا اسے وعظ نصیحت فرمائی اور بتایا کہ عذاب آخرت کے مقابلے میں دنیوی عذاب ہلکا ہے۔ اس نے عرض کیا اللہ کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا اس نے سچ نہیں کہا راوی فرماتے ہیں آپ نے مرد سے گواہی شروع کی اس نے چار بار خدا کی قسم کے ساتھ گواہی دی کہ وہ سچوں میں سے ہے اور پانچویں بار یہ کہا کہ اگر وہ جھوٹا ہے تو اس پر خدا کی لعنت ہے۔ پھر عورت سے گواہی شروع کی اس نے چار مرتبہ قسم کے ساتھ گواہی دی کہ یہ شخص جھوٹا ہے اور پانچویں بار یہ کہا کہ اگر وہ سچا ہے تو مجھ پر اللہ کا غضب ہو۔ اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں تفریق فرما دی۔ اس باب میں حضرت سہل بن سعد، ابن عباس، حذیفہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک شخص نے اپنی بیوی سے لعان کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان دونوں کو علیحدہ علیحدہ کر دیا اور بچہ ماں کے حوالے کر دیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور علماء کا اس پر عمل ہے۔

بَابُ ٢٠ مَا جَاءَ أَيْنَ تَعْتَدُّ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا

١٢٠٦ ۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ عَمَّتِهِ زَيْنَبَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّ الْفُرَيْعَةَ بِنْتَ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ وَهِيَ أُخْتُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَخْبَرَتْهَا أَنَّهَا جَاءَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ أَنْ تَرْجِعَ إِلَى أَهْلِهَا فِي بَنِي خُدْرَةَ وَأَنَّ زَوْجَهَا خَرَجَ فِي طَلَبِ أَعْبُدٍ لَهُ أَبَقُوا حَتَّى إِذَا كَانَ بِطَرَفِ الْقَدُومِ لَحِقَهُمْ فَقَتَلُوهُ قَالَتْ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَرْجِعَ إِلَى أَهْلِي فَإِنَّ زَوْجِي لَمْ يَتْرُكْ لِي مَسْكَنًا يَمْلِكُهُ وَلَا نَفَقَةً قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَتْ فَانْصَرَفْتُ حَتَّى إِذَا كُنْتُ فِي الْحُجْرَةِ أَوْ فِي الْمَسْجِدِ نَادَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ أَمَرَ بِي فَنُودِيتُ لَهُ فَقَالَ كَيْفَ قُلْتِ قَالَتْ فَرَدَدْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ الَّتِي ذَكَرْتُ لَهُ مِنْ شَأْنِ زَوْجِي قَالَ امْكُثِي فِي بَيْتِكِ حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ قَالَتْ فَاعْتَدَدْتُ فِيهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ أَرْسَلَ إِلَيَّ فَسَأَلَنِي عَنْ ذٰلِكَ فَأَخْبَرْتُهُ فَاتَّبَعَهُ وَقَضَى بِهِ ۔

١٢٠٧ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا سَعْدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لَمْ يَرَوْا لِلْمُعْتَدَّةِ أَنْ تَنْتَقِلَ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ

بیوہ عدت کہاں گزارے

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ حضرت فریعہ بنت مالک بن سنان رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ پوچھنے حاضر ہوئیں کہ وہ اپنے خاندان بنی خدرہ کے پاس واپس چلی جائیں۔ ان کے خاوند اپنے بھاگے ہوئے غلاموں کی تلاش میں نکلے تھے کہ مقام قدوم پر انہوں نے ان کو شہید کر دیا۔ فریعہ فرماتی ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا میں اپنے گھر والوں کے پاس چلی جاؤں کیونکہ میرے شوہر نے میرے لئے مکان اور نفقہ نہیں چھوڑا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں چلی جاؤ۔ فرماتی ہیں میں واپس لوٹی حتیٰ کہ میں ابھی حجرہ یا مسجد ہی میں تھی کہ آپ نے مجھے آواز دی یا کسی کو حکم فرمایا اور مجھے بلایا گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے کیا کہا تھا؟ فرماتی ہیں میں نے اپنے خاوند کا سارا واقعہ دوبارہ سنایا آپ نے فرمایا تم اپنے گھر ٹھہری رہو یہاں تک عدت پوری ہو جائے۔ حضرت فریعہ فرماتی ہیں پھر میں نے اسی گھر چار ماہ دس دن عدت گزاری۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں ایک آدمی بھیج کر مجھ سے اس کے بارے میں پوچھا تو میں نے آپ کو خبر دی چنانچہ آپ نے اسی کی پیروی کی اور اسی کے مطابق فیصلہ دیا۔

❖

محمد بن بشار نے بواسطہ یحییٰ بن سعید، سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرہ سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اکثر صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اسی پر عمل ہے۔ وہ عدت ختم ہونے سے قبل عورت کے اپنے خاوند کے گھر سے نکلنے کو جائز نہیں سمجھتے۔ سفیان ثوری، شافعی، احمد

وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَعْتَدَّ حَيْثُ شَاءَتْ وَإِنْ لَمْ تَعْتَدَّ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ ۔

اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی نظریہ ہے ۔ بعض صحابہ کرام اور دوسرے علماء فرماتے ہیں ۔ عورت جہاں چاہے عدت گزار سکتی ہے ۔ اگرچہ اپنے خاوند کے گھر نہ گزارے پہلا قول اصح ہے ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

أَبْوَابُ الْبُيُوْعِ

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابواب بیوع

بَابُ ۲۱ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الشُّبُهَاتِ

۱۲۰۸ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَبَيْنَ ذٰلِكَ أُمُوْرٌ مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَدْرِيْ كَثِيْرٌ مِنَ النَّاسِ أَمِنَ الْحَلَالِ هِيَ أَمْ مِنَ الْحَرَامِ فَمَنْ تَرَكَهَا اسْتِبْرَاءً لِدِيْنِهِ وَعِرْضِهِ فَقَدْ سَلِمَ وَمَنْ وَاقَعَ شَيْئًا مِنْهَا يُوْشِكُ أَنْ يُوَاقِعَ الْحَرَامَ كَمَا أَنَّهُ مَنْ يَرْعٰى حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِكُ أَنْ يُوَاقِعَهُ أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى أَلَا وَإِنَّ حِمَى اللّٰهِ مَحَارِمُهُ

۱۲۰۹ ۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيْعٌ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِيْ زَائِدَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ هٰذَا الْحَدِيْثُ حَسَنٌ صَحِيْحٌ قَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ ۔

مشتبہ اشیاء کا ترک

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی ظاہر ہے اور ان کے درمیان کچھ مشتبہ چیزیں ہیں جن سے اکثر لوگ ناواقف ہیں کہ آیا وہ حلال چیزوں سے ہیں یا حرام اشیاء سے جس نے انکو چھوڑا اس نے اپنا دین اور عزت محفوظ کر لی اور جو ان میں سے کسی کا مرتکب ہوا قریب ہے کہ وہ حرام کا ارتکاب کرے جیسا کہ باڑھ کے قریب چرانے والے کو جانوروں کے چراگاہ میں چلے جانے کا خدشہ رہتا ہے سن لو ! ہر بادشاہ کے لئے ایک باڑھ ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی باڑھ (ممنوعات) اسکی حرام کردہ اشیاء ہیں ۔

ہناد نے بواسطہ وکیع ، زکریا بن ابو زائدہ اور شعبی ، حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور متعدد افراد نے اسے بواسطہ شعبی ، حضرت نعمان بن بشیر سے روایت کیا ہے ۔

بَابُ ۲۲ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الرِّبٰوا

۱۲۱۰ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكٍ

سود کھانا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آكِلَ الرِّبٰوا وَمُؤْكِلَهٗ وَشَاهِدَيْهِ وَكَاتِبَهٗ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَجَابِرٍ حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سود کھانے والے دینے والے، گواہوں اور اس کے لکھنے والوں پر لعنت بھیجی ہے۔ اس باب میں حضرت عمر، علی اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۲۳: مَا جَاءَ فِي التَّغْلِيْظِ فِي الْكَذِبِ وَالزُّوْرِ وَنَحْوِهٖ

جھوٹ اور فریب کاری کی مذمت

۱۲۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى الصَّنْعَانِيُّ ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَبَائِرِ قَالَ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَقَوْلُ الزُّوْرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ وَأَيْمَنَ بْنِ خُرَيْمٍ وَابْنِ عُمَرَ حَدِيْثُ أَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبیرہ گناہوں کے بارے میں فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا، کسی کو ناحق قتل کرنا اور جھوٹ بولنا۔ اس باب میں حضرت ابوبکرہ، ایمن بن خریم اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث انس، حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۲۴: مَا جَاءَ فِي التُّجَّارِ وَتَسْمِيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُمْ

تاجروں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تجار کا خطاب دینا

۱۲۱۲۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِيْ غَرَزَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نُسَمَّى السَّمَاسِرَةَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ إِنَّ الشَّيْطَانَ وَالْإِثْمَ يَحْضُرَانِ الْبَيْعَ فَشُوْبُوْا بَيْعَكُمْ بِالصَّدَقَةِ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَرِفَاعَةَ حَدِيْثُ قَيْسِ بْنِ أَبِيْ غَرَزَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ رَوَاهُ مَنْصُوْرٌ وَالْأَعْمَشُ وَحَبِيْبُ بْنُ أَبِيْ ثَابِتٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِيْ غَرَزَةَ وَلَا نَعْرِفُ لِقَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ هٰذَا۔

حضرت قیس بن ابی غرزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور (اس وقت) ہم دلال کہلاتے تھے آپ نے فرمایا اے تاجروں کی جماعت! شیطان اور گناہ (دونوں) بیع کے وقت حاضر ہوتے ہیں پس تم اپنی خرید وفروخت کو صدقہ سے ملاؤ۔ اس باب میں حضرت براء بن عازب اور رفاعہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں، حدیث قیس بن ابی غرزہ حسن صحیح ہے۔ منصور، اعمش، حبیب بن ابی ثابت اور کئی دوسرے راویوں نے یہ حدیث بواسطہ ابووائل، حضرت قیس بن ابی غرزہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی۔ ہم قیس کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صرف یہی روایت پاتے ہیں۔

۱۲۱۳۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي غَرَزَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

ہناد نے بواسطہ ابو معاویہ، اعمش اور شقیق بن سلمہ حضرت قیس بن ابی غرزہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث بیان کی۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۱۴۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّاجِرُ الصَّدُوقُ الْأَمِينُ مَعَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سچا اور امانتدار تاجر (قیامت کے دن) انبیاء، صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔

۱۲۱۵۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ وَأَبُو حَمْزَةَ اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَابِرٍ وَهُوَ شَيْخٌ بَصْرِيٌّ۔

سوید نے بواسطہ ابن مبارک اور سفیان، ابو حمزہ سے اسی اسناد سے اس کے ہم معنی حدیث بیان کی۔ یہ حدیث حسن ہے ہم اسے صرف اسی طریق یعنی حدیث ثوری سے پہچانتے ہیں۔ ابو حمزہ کا نام عبد اللہ بن جابر ہے اور وہ بصری شیخ ہیں۔

۱۲۱۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمُصَلَّى فَرَأَى النَّاسَ يَتَبَايَعُونَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ فَاسْتَجَابُوا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَفَعُوا أَعْنَاقَهُمْ وَأَبْصَارَهُمْ إِلَيْهِ فَقَالَ إِنَّ التُّجَّارَ يُبْعَثُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فُجَّارًا إِلَّا مَنِ اتَّقَى اللَّهَ وَبَرَّ وَصَدَقَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَيُقَالُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ رِفَاعَةَ أَيْضًا۔

اسماعیل بن عبید بن رفاعہ بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ عیدگاہ کی طرف نکلے۔ آپ نے لوگوں کو خرید و فروخت کرتے دیکھ کر فرمایا "اے تاجروں کی جماعت!" انہوں نے لبیک کہتے ہوئے اپنی گردنیں اور نگاہیں آپ کی طرف اٹھائیں۔ آپ نے فرمایا تاجر، قیامت کے دن نافرمان اٹھائے جائیں گے البتہ جو ڈرا، نیکو کار رہا اور سچ کہا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اسماعیل بن عبید کو اسماعیل بن عبید اللہ بن رفاعہ بھی کہا جاتا ہے۔

بَابُ ۵ مَا جَاءَ فِيمَنْ حَلَفَ عَلَى سِلْعَتِهِ كَاذِبًا

سودے پر جھوٹی قسم کھانا

۱۲۱۷۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ مُدْرِكٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ بْنَ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ يُحَدِّثُ عَنْ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمی ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کی طرف نظر رحمت

خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللهُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ قُلْتُ مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَدْ خَابُوا وَخَسِرُوا قَالَ الْمَنَّانُ وَالْمُسْبِلُ إِزَارَهُ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي أُمَامَةَ بْنِ ثَعْلَبَةَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَمَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ حَدِيثُ أَبِي ذَرٍّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

نہیں فرمائے گا اور نہ ہی انہیں پاک کرے گا۔ اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں؟ وہ تو نامراد ہوئے اور نقصان میں پڑے۔ آپ نے فرمایا بہت احسان جتانے والا، تہبند لٹکانے والا (غرور سے ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا) اور جھوٹی قسم کے ساتھ سودے کو رواج دینے والا۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود، ابوہریرہ، ابوامامہ بن ثعلبہ، عمران بن حصین اور معقل بن یسار رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث ابوذر حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۲۱ مَا جَاءَ فِي التَّبْكِيرِ بِالتِّجَارَةِ

صبح سویرے تجارت کے لئے نکلنا

۱۲۱۰ ۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ حَدِيدٍ عَنْ صَخْرٍ الْغَامِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لِأُمَّتِي فِي بُكُورِهَا قَالَ وَكَانَ إِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً أَوْ جَيْشًا بَعَثَهُمْ أَوَّلَ النَّهَارِ وَكَانَ صَخْرٌ رَجُلًا تَاجِرًا وَكَانَ إِذَا بَعَثَ تِجَارَةً بَعَثَهُمْ أَوَّلَ النَّهَارِ فَأَثْرَى وَكَثُرَ مَالُهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَبُرَيْدَةَ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَأَنَسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ حَدِيثُ صَخْرٍ الْغَامِدِيِّ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَلَا نَعْرِفُ لِصَخْرٍ الْغَامِدِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ وَقَدْ رَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ هَذَا الْحَدِيثَ.

حضرت صخر غامدی سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا مانگی "یا اللہ! میری امت کے اوقات صبح میں برکت عطا فرما" اور آپ کا طریقہ مبارکہ تھا کہ جب کوئی چھوٹا یا بڑا لشکر بھیجتے تو صبح ہی بھیجتے۔ صخر ایک تاجر آدمی تھے وہ بھی اپنے تجارتی لوگوں کو صبح سویرے بھیجتے اس سے وہ دولت مند ہو گئے اور ان کا مال بڑھ گیا۔ اس باب میں حضرت علی، بریدہ، ابن مسعود، انس، ابن عمر، ابن عباس اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ صخر غامدی کی روایت حسن ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صخر غامدی کی اس کے علاوہ کوئی روایت ہمارے علم میں نہیں۔ سفیان ثوری نے بواسطہ شعبہ یعلی بن عطاء سے یہ حدیث روایت کی ہے۔

بَابُ ۲۲ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الشِّرَاءِ إِلَى أَجَلٍ

ایک مقررہ مدت کے وعدہ پر خریداری

۱۲۱۱ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَانِ قِطْرِيَّانِ غَلِيظَانِ فَكَانَ إِذَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دو موٹے قطری کپڑے تھے جب آپ تشریف فرما ہوتے تو پسینہ آنے کے باعث وہ بھاری ہو جاتے۔ ایک یہودی کے پاس

فعرق ثقلا عليه فقدم بز من الشام لفلان اليهودي فقلت لو بعثت إليه فاشتريت منه ثوبين إلى الميسرة فأرسل إليه فقال قد علمت ما يريد إنما يريد أن يذهب بمالي أو بدراهمي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كذب قد علم أني من أتقاهم وآداهم للأمانة وفي الباب عن ابن عباس وأنس وأسماء ابنة يزيد حديث عائشة حديث حسن صحيح غريب وقد رواه شعبة أيضا عن عمارة بن حفصة سمعت محمد بن فراس البصري يقول سمعت أبا داود الطيالسي يقول سئل شعبة يوما عن هذا الحديث فقال لست أحدثكم حتى تقوموا إلى حرمي بن عمارة فتقبلوا رأسه قال وحرمي في القوم.

۱۲۲۰ - حدثنا محمد بن بشار ثنا ابن أبي عدي وعثمان بن أبي عمر عن هشام بن حسان عن عكرمة عن ابن عباس قال توفي النبي صلى الله عليه وسلم ودرعه مرهونة بعشرين صاعا من طعام أخذه لأهله هذا حديث حسن صحيح.

۱۲۲۱ - حدثنا محمد بن بشار ثنا ابن أبي عدي عن هشام الدستوائي عن قتادة عن أنس ح قال محمد وأخبرنا معاذ بن هشام قال ثني أبي عن قتادة عن أنس قال مشيت إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم بخبز شعير وإهالة سنخة ولقد رهن له درع عند يهودي بعشرين صاعا من طعام أخذه لأهله ولقد سمعته ذات يوم يقول ما أمسى عند آل محمد صاع تمر ولا صاع حب وإن عنده يومئذ لتسع نسوة هذا حديث حسن صحيح.

شام سے قیمتی چادریں آئیں تو میں نے عرض کیا اگر آپ کسی کو بھیج کر قیمت میسر آنے تک کی مہلت پر اس سے دو کپڑے خرید لیں (تو کیا ہی اچھا ہے) چنانچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے پاس کسی کو بھیجا تو اس نے کہا میں ان کا مقصد سمجھتا ہوں ان کا ارادہ یہ ہے کہ وہ میرا مال یا درہم لے جائیں۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے جھوٹ کہا اسے معلوم ہے کہ میں ان سب سے زیادہ پرہیزگار اور سب سے زیادہ اچھا امانت ادا کرنے والا ہوں۔ اس باب میں حضرت ابن عباس، انس اور اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث عائشہ حسن صحیح غریب ہے شعبہ نے بھی عمارہ بن ابی حفصہ سے اسے روایت کیا ہے۔ میں (امام ترمذی) نے محمد بن فراس بصری سے سنا انہوں نے ابوداؤد طیالسی سے نقل کیا کہ ایک دن شعبہ سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا میں تم سے اس وقت تک یہ حدیث بیان نہیں کروں گا جب تک کہ تم اٹھ کر حرمی بن عمارہ کے سر کو بوسہ نہ دو۔ راوی کہتے ہیں حرمی اس وقت مجلس میں موجود تھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب وصال فرمایا اس وقت آپ کی زرہ بیس صاع غلہ کے عوض رہن تھی۔ جو آپ نے اہل وعیال کے لئے لیا تھا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں ایک دفعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جو کی روٹی اور باسی چربی لے گیا۔ اس وقت آپ کی زرہ ایک یہودی کے پاس بیس صاع طعام کے عوض رہن تھی جو آپ نے اپنے اہل وعیال کی خاطر لیا تھا۔ اور ایک دن میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آل محمد کے پاس کسی شام کو ایک صاع کھجور اور ایک صاع غلہ نہیں رہا حضرت انس فرماتے ہیں اس وقت آپ کے ہاں نو ازواج مطہرات تھیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۲۸ ما جاء في كتابة الشروط

۱۲۲۲ - حدثنا محمد بن بشار حدثنا عباد بن ليث صاحب الكرابيسي حدثنا عبد المجيد بن وهب قال قال لي العداء بن خالد بن هوذة ألا أقرئك كتابا كتبه لي رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قلت بلى فأخرج لي كتابا هذا ما اشترى العداء بن خالد بن هوذة من محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم اشترى منه عبدا أو أمة لا داء ولا غائلة ولا خبثة بيع المسلم المسلم هذا حديث حسن غريب لا نعرفه إلا من حديث عباد بن ليث وقد روى عنه هذا الحديث غير واحد من أهل الحديث.

شرائط نامہ لکھنا

عبدالمجید بن وہب سے روایت ہے کہتے ہیں عداء بن خالد بن ہوذہ نے مجھے کہا کیا میں تمہیں وہ مکتوب پڑھ کر نہ سناؤں جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے لکھا۔ میں نے کہا ہاں کیوں نہیں چنانچہ انہوں نے ایک مکتوب نکالا جس میں لکھا تھا یہ (اس بات کی) تحریر ہے کہ عداء بن خالد بن ہوذہ نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک غلام یا ایک لونڈی خریدی جس میں نہ بیماری ہے نہ دھوکہ ہے اور نہ وہ حرام سے ہے۔ مسلمان کا مسلمان سے سودا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف عباد بن لیث کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ ان سے متعدد محدثین نے یہ حدیث روایت کی ہے۔

باب ۲۹ ما جاء في المكيال والميزان

۱۲۲۳ - حدثنا سعيد بن يعقوب الطالقاني حدثنا خالد بن عبد الله الواسطي عن حسين بن قيس عن عكرمة عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لأصحاب الكيل والميزان إنكم قد وليتم أمرين هلكت فيه الأمم السالفة قبلكم هذا حديث لا نعرفه مرفوعا إلا من حديث الحسين بن قيس وحسين بن قيس يضعف في الحديث وقد روي هذا بإسناد صحيح موقوفا عن ابن عباس.

ناپ تول

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ناپنے اور تولنے والوں سے فرمایا تم ایسے دو کاموں (ناپ تول) کے نگران بنائے گئے ہو جن میں تم سے پہلے لوگ ہلاک ہو گئے۔ اس حدیث کو ہم صرف حسین بن قیس کی روایت سے مرفوعاً پہچانتے ہیں۔ اور حسین بن قیس کو حدیث میں ضعیف کہا گیا ہے۔ یہ حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسناد صحیح کے ساتھ موقوف بھی روایت کی گئی ہے۔

باب ۳۰ ما جاء في بيع من يزيد

۱۲۲۴ - حدثنا حميد بن مسعدة حدثنا عبيد الله بن شميط بن عجلان حدثنا الأخضر بن عجلان عن عبد الله الحنفي عن أنس بن مالك أن رسول الله صلى

نیلام کرنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ٹاٹ اور پیالہ بیچتے ہوئے فرمایا اس ٹاٹ اور پیالے کو کون خریدتا ہے؟

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاعَ حِلْسًا وَقَدَحًا وَقَالَ مَنْ يَشْتَرِي هٰذَا الْحِلْسَ وَالْقَدَحَ فَقَالَ رَجُلٌ اَخَذْتُهُمَا بِدِرْهَمٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَزِيْدُ عَلٰى دِرْهَمٍ مَنْ يَزِيْدُ عَلٰى دِرْهَمٍ فَاَعْطَاهُ رَجُلٌ دِرْهَمَيْنِ فَبَاعَهُمَا مِنْهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْاَخْضَرِ بْنِ عَجْلَانَ وَعَبْدُ اللهِ الْحَنَفِيُّ الَّذِيْ رَوٰى عَنْ اَنَسٍ هُوَ اَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ لَمْ يَرَوْا بَاْسًا بِبَيْعِ مَنْ يَزِيْدُ فِي الْغَنَائِمِ وَالْمَوَارِيْثِ وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ الْمُعْتَمِرُ ابْنُ سُلَيْمَانَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْحَدِيْثِ عَنِ الْاَخْضَرِ بْنِ عَجْلَانَ.

ایک شخص نے عرض کیا میں ایک درہم میں ان دونوں کو لیتا ہوں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک درہم سے زائد کون دیتا ہے؟ (دو مرتبہ فرمایا) تو ایک شخص نے دو درہم دے کر وہ دونوں چیزیں خرید لیں۔ یہ حدیث حسن ہے، ہم اسے صرف اخضر بن عجلان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ حضرت انس سے روایت کرنے والے عبداللہ حنفی، ابوبکر حنفی ہیں۔ بعض علماء کے نزدیک اس پر عمل ہے ان کے نزدیک مال غنیمت اور ترکہ کی نیلامی میں کوئی جرم نہیں۔ معتمر بن سلیمان اور کئی دوسرے محدثین نے یہ حدیث اخضر بن عجلان سے روایت کی۔

بَابُ ۳۱ مَا جَاءَ فِيْ بَيْعِ الْمُدَبَّرِ

مدبر غلام کو بیچنا

۱۲۲۵ — حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ دَبَّرَ غُلَامًا لَهُ فَمَاتَ وَلَمْ يَتْرُكْ مَالًا غَيْرَهُ فَبَاعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ النَّحَّامِ قَالَ جَابِرٌ عَبْدًا قِبْطِيًّا مَاتَ عَامَ الْاَوَّلِ فِيْ اِمَارَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لَمْ يَرَوْا بِبَيْعِ الْمُدَبَّرِ بَاْسًا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَكَرِهَ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ بَيْعَ الْمُدَبَّرِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكٍ وَالْاَوْزَاعِيِّ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک انصاری نے اپنے غلام کو مدبر بنایا (یعنی یہ کہا کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہے۔ مترجم) پھر وہ مرگیا اور اس نے اس غلام کے سوا کچھ مال نہ چھوڑا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس غلام کو بیچا اور نعیم بن نحام نے اسے خریدا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ قبطی غلام تھا، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے پہلے سال اس کا انتقال ہوا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء کے نزدیک اس پر عمل ہے، ان کے نزدیک مدبر کے بیچنے میں کوئی حرج نہیں۔ امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء کے نزدیک مدبر کی بیع مکروہ ہے۔ سفیان ثوری، مالک اور اوزاعی اسی کے قائل ہیں۔

ف :- امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کے نزدیک مدبر کی بیع جائز نہیں آپ نے اس حدیث کا مطلب یوں بیان کیا کہ یہاں مطلق مدبر نہیں بلکہ مقید مدبر مراد ہے یعنی جس کو مالک نے کہا کہ اگر میں اس بیماری سے یا اس مہینے میں انتقال کر جاؤں تو تو آزاد ہے۔ اس صورت میں اس کی بیع جائز ہے۔ کیونکہ مدبر مطلق کی روایت سے عدم جواز ثابت ہے (لمعات) مترجم

بابٌ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ تَلَقِّي الْبُيُوعِ

۱۲۳۶ ـ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ تَلَقِّي الْبُيُوعِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ عُمَرَ وَرَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۲۳۷ ـ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو الرَّقِّيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُتَلَقَّى الْجَلَبُ فَإِنْ تَلَقَّاهُ إِنْسَانٌ فَابْتَاعَهُ فَصَاحِبُ السِّلْعَةِ فِيهَا بِالْخِيَارِ إِذَا وَرَدَ السُّوقَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَيُّوبَ وَحَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ تَلَقِّي الْبُيُوعِ وَهُوَ ضَرْبٌ مِنَ الْخَدِيعَةِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَغَيْرِهِ مِنْ أَصْحَابِنَا۔

تجارتی قافلہ کے شہر میں پہنچنے سے پہلے اس سے ملاقات کرنا منع ہے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تجارتی قافلہ پہنچنے سے پہلے اس سے ملاقات کرنے کو منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت علی، ابن عباس، ابوہریرہ، ابوسعید، ابن عمر اور ایک دوسرے صحابی رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قافلہ تجارت کے پہنچنے سے پہلے اس سے ملاقات کرنے سے منع فرمایا اور اگر کسی نے ان سے ملاقات کر کے سامان خریدا تو بیچنے والے کو بازار پہنچ کر سودا برقرار رکھنے یا فسخ کرنے کا) اختیار ہے۔ یہ حدیث ایوب کی روایت سے غریب ہے۔ حدیث ابن مسعود حسن صحیح ہے۔ علماء کی ایک جماعت نے شہر سے باہر جا کر تجارتی قافلہ سے ملاقات کو مکروہ کہا کیونکہ یہ بھی ایک قسم کا دھوکہ ہے۔ امام شافعی اور ہمارے اصحاب کا یہی قول ہے۔

ف: قافلہ تجارت کے شہر میں پہنچنے سے قبل باہر جا کر خریدنا منع ہے اس کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ اہل شہر کو غلہ کی ضرورت ہے اور یہ اس لئے ایسا کرتا ہے کہ غلہ ہمارے قبضہ میں ہو گا تو نرخ زیادہ کر کے بیچیں گے دوسری صورت یہ ہے کہ قافلہ لانے والے تاجروں کو شہر کا غلط نرخ بتا کر خریدے۔ اگر یہ دونوں باتیں نہ ہوں تو ممانعت نہیں۔ (بہار شریعت ج ۱۱ ص ۱۴۳) مترجم۔

بابٌ مَا جَاءَ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ

۱۲۳۸ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قُتَيْبَةُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ طَلْحَةَ وَأَنَسٍ وَجَابِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَحَكِيمِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ وَعَمْرِو بْنِ

شہری، دیہاتیوں کا سودا نہ بیچیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا شہری، دیہاتی کا سودا نہ بیچے۔ اس باب میں حضرت طلحہ، انس، جابر، ابن عباس، حکیم ابن یزید بواسطہ، عمرو بن عوف مزنی (کثیر بن عبداللہ کے دادا) اور ایک دوسرے صحابی رضی اللہ عنہم سے بھی روایات

عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ جَدِّ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۲۲۹۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ دَعُوا النَّاسَ يَرْزُقُ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَحَدِيثُ جَابِرٍ فِي هٰذَا هُوَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ أَيْضًا وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ كَرِهُوا أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَرَخَّصَ بَعْضُهُمْ فِي أَنْ يَشْتَرِيَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ يُكْرَهُ أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَإِنْ بَاعَ فَالْبَيْعُ جَائِزٌ

مذکور ہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا شہری، دیہاتی کا سودا نہ بیچے لوگوں کو (اس حالت میں) چھوڑ دو (کہ) اللہ تعالیٰ بعض کے ذریعہ بعض کو رزق پہنچائے۔ حدیث ابو ہریرہ حسن صحیح ہے۔ حدیث جابر بھی حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے۔ انہوں نے شہری کے لئے دیہاتی کا سودا بیچنے سے منع فرمایا جب کہ بعض علماء نے اس کی اجازت دی ہے۔

امام شافعی کے نزدیک یہ مکروہ ہے اگر بیچا تو جائز ہے۔

بَابُ ۳۳ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ

محاقلہ و مزابنہ کی ممانعت۔

۱۲۳۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَسَعْدٍ وَجَابِرٍ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَأَبِي سَعِيدٍ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْمُحَاقَلَةُ بَيْعُ الزَّرْعِ بِالْحِنْطَةِ وَالْمُزَابَنَةُ بَيْعُ الثَّمَرِ عَلَى رُؤُوسِ النَّخْلِ بِالتَّمْرِ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوا بَيْعَ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا اس باب میں حضرت ابن عمر، ابن عباس، زید بن ثابت، سعد، جابر، رافع بن خدیج اور ابو سعید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث ابو ہریرہ حسن صحیح ہے محاقلہ یہ ہے کہ کھیتی کو گندم کے بدلے بیچا جائے اور درخت پر لگی ہوئی کھجوروں کو توڑی ہوئی کھجوروں کے بدلے بیچنا مزابنہ ہے۔ علماء کا اس حدیث پر عمل ہے انہوں نے محاقلہ اور مزابنہ کو مکروہ کہا ہے۔

۱۲۳۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ زَيْدًا أَبَا عَيَّاشٍ سَأَلَ سَعْدًا عَنِ الْبَيْضَاءِ بِالسُّلْتِ فَقَالَ أَيُّهُمَا أَفْضَلُ قَالَ الْبَيْضَاءُ فَنَهٰى عَنْ ذٰلِكَ وَقَالَ سَعْدٌ سَمِعْتُ رَسُولَ

حضرت عبداللہ بن یزید سے روایت ہے کہ زید ابو عیاش نے حضرت سعد سے گیہوں کو جو کے بدلے بیچنے کا حکم پوچھا تو انہوں نے فرمایا افضل کیا ہے ابو عیاش نے عرض کیا گیہوں افضل ہیں تو آپ نے اس سے منع فرمایا۔ حضرت سعد نے فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ سے دانہ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُسْأَلُ عَنِ اشْتِرَاءِ التَّمْرِ بِالرُّطَبِ فَقَالَ اَیَنْقُصُ الرُّطَبُ إِذَا یَبِسَ قَالُوْا نَعَمْ فَنَہٰی عَنْ ذٰلِكَ۔

۱۲۳۲۔ حَدَّثَنَا ہَنَّادٌ نَا وَکِیْعٌ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ زَیْدٍ اَبِیْ عَیَّاشٍ قَالَ سَأَلْنَا سَعْدًا فَذَکَرَ نَحْوَہٗ ہٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی ہٰذَا عِنْدَ اَہْلِ الْعِلْمِ وَہُوَ قَوْلُ الشَّافِعِیِّ وَاَصْحَابِنَا۔

کھجوروں کے بدلے خشک کھجوریں خریدنے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے پاس بیٹھے ہوئے لوگوں سے استفسار فرمایا کیا تازہ کھجوریں خشک ہو کر کم ہو جاتی ہیں۔ انہوں نے جواب دیا جی ہاں تو آپ نے اس سودے سے منع فرمایا

وکیع نے بواسطہ مالک اور عبداللہ بن یزید زید ابو عیاش سے نقل کیا وہ فرماتے ہیں ہم نے حضرت سعد سے پوچھا۔ پھر اسی کے ہم معنی حدیث نقل کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ علماء کا اس پر عمل ہے امام شافعی اور ہمارے اصحاب بھی اسی کے قائل ہیں۔

بَابُ ۳۵۔ مَا جَاءَ فِیْ کَرَاہِیَۃِ بَیْعِ الثَّمَرَۃِ قَبْلَ اَنْ یَّبْدُوَ صَلَاحُہَا

کھجوریں پکنے سے پہلے بیچنا

۱۲۳۳۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَا إِسْمٰعِیْلُ بْنُ إِبْرَاہِیْمَ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہٰی عَنْ بَیْعِ النَّخْلِ حَتّٰی یَزْہُوَ وَبِہٰذَا الْإِسْنَادِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہٰی عَنْ بَیْعِ السُّنْبُلِ حَتّٰی یَبْیَضَّ وَیَأْمَنَ الْعَاہَۃَ نَہَی الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِیَ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَعَائِشَۃَ وَاَبِیْ ہُرَیْرَۃَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ وَزَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ حَدِیْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی ہٰذَا عِنْدَ اَہْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَغَیْرِہِمْ کَرِہُوْا بَیْعَ الثِّمَارِ قَبْلَ اَنْ یَّبْدُوَ صَلَاحُہَا وَہُوَ قَوْلُ الشَّافِعِیِّ وَاَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوروں کے پختہ ہونے سے پہلے بیچنے کی ممانعت فرمائی اسی اسناد سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے کھیتی کا خوشہ دیکھ کر سفید ہونے اور آفت سے محفوظ ہو جانے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا۔ بیچنے اور خریدنے والے دونوں کو روکا اس باب میں حضرت انس، عائشہ، ابو ہریرہ، ابن عباس، جابر، ابو سعید اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرام اور دیگر اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ انہوں نے پھلوں کو پختہ ہونے سے قبل بیچنے کو مکروہ کہا ہے۔ امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں۔ (امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔ مترجم)

۱۲۳۴۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ الْخَلَّالُ نَا اَبُو الْوَلِیْدِ وَعَفَّانُ وَسُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوْا نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَۃَ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہٰی عَنْ بَیْعِ الْعِنَبِ حَتّٰی یَسْوَدَّ وَعَنْ بَیْعِ الْحَبِّ حَتّٰی یَشْتَدَّ ہٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُہٗ مَرْفُوْعًا إِلَّا مِنْ حَدِیْثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَۃَ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انگور سیاہ ہونے سے پہلے اور دانہ سخت ہونے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا

یہ حدیث حسن غریب ہے، ہم اسے صرف حماد بن سلمہ کی روایت سے مرفوعاً جانتے ہیں۔

باب ۳۵ ما جاء في النهي عن بيع حبل الحبلة

۱۲۳۵ - حدثنا قتيبة ثنا حماد بن زيد عن أيوب عن نافع عن ابن عمر أن النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن بيع حبل الحبلة وفي الباب عن عبد الله بن عباس وأبي سعيد الخدري حديث ابن عمر حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند أهل العلم وحبل الحبلة نتاج النتاج وهو بيع مفسوخ عند أهل العلم وهو من بيوع الغرر وقد روى شعبة هذا الحديث عن أيوب عن سعيد بن جبير عن ابن عباس وروى عبد الوهاب الثقفي وغيره عن أيوب عن سعيد بن جبير ونافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم وهذا أصح.

حاملہ کا حمل بیچنے کی ممانعت

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حاملہ کا حمل بیچنے سے منع فرمایا اس باب میں حضرت عبداللہ بن عباس اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔ علماء کا اس پر عمل ہے۔ اس سے اولاد کی اولاد مراد ہے علماء کے نزدیک یہ بیع فسخ ہے کیونکہ یہ دھوکے کی بیع ہے۔ شعبہ نے یہ حدیث بواسطہ ایوب اور سعید بن جبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔ عبدالوہاب ثقفی وغیرہ نے بواسطہ سعید بن جبیر اور نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسے مرفوعاً روایت کیا۔ اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

باب ۳۶ ما جاء في كراهية بيع الغرر

۱۲۳۶ - حدثنا أبو كريب ثنا أبو أسامة عن عبيد الله بن عمر عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن بيع الغرر وبيع الحصاة وفي الباب عن ابن عمر وابن عباس وأبي سعيد وأنس حديث أبي هريرة حديث حسن صحيح والعمل على هذا الحديث عند أهل العلم كرهوا بيع الغرر قال الشافعي ومن بيوع الغرر بيع السمك في الماء وبيع العبد الآبق وبيع الطير في السماء ونحو ذلك من البيوع ومعنى بيع الحصاة أن يقول البائع للمشتري إذا نبذت إليك بالحصاة فقد وجب البيع فيما بيني وبينك وهو شبيه ببيع المنابذة وكان هذا من

دھوکے کی بیع ناجائز ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دھوکے کی بیع (مثلاً معدوم، مجہول اور غیر مقدور شے کی بیع) اور کنکری کی بیع سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت ابن عمر، ابن عباس، ابو سعید اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابی ہریرہ حسن صحیح ہے اور علماء کا اس پر عمل ہے۔ کہ دھوکے کی بیع مکروہ ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں پانی میں مچھلی، بھاگے ہوئے غلام اور اڑتے ہوئے پرندے کا بیچنا اور اس قسم کے دیگر سودے دھوکے کی بیع میں داخل ہیں۔ کنکری کی بیع کا مطلب یہ ہے۔ کہ بیچنے والا خریدنے والے سے کہے جب میں تیری طرف کنکری پھینکوں تو تیرے اور میرے درمیان بیع واجب ہو جائے گی یہ بیع منابذہ کے مشابہ ہے اور جاہلیت کے سودوں میں سے

بُیُوْعِ اَهْلِ الْجَاهِلِیَّةِ۔

ایک سودا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِی النَّهْیِ عَنْ بَیْعَتَیْنِ فِیْ بَیْعَةٍ

۱۲۳۷۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعَتَیْنِ فِیْ بَیْعَةٍ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَقَدْ فَسَّرَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا بَیْعَتَیْنِ فِیْ بَیْعَةٍ اَنْ یَّقُوْلَ اَبِیْعُكَ هٰذَا الثَّوْبَ بِنَقْدٍ بِعَشَرَةٍ وَبِنَسِیْئَةٍ بِعِشْرِیْنَ وَلَا یُفَارِقُهٗ عَلٰی اَحَدِ الْبَیْعَیْنِ فَاِذَا فَارَقَهٗ عَلٰی اَحَدِهِمَا فَلَا بَاْسَ اِذَا كَانَتِ الْعُقْدَةُ عَلٰی وَاحِدٍ مِّنْهُمَا قَالَ الشَّافِعِیُّ وَمِنْ مَعْنٰی مَا نَهَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعَتَیْنِ فِیْ بَیْعَةٍ اَنْ یَّقُوْلَ اَبِیْعُكَ دَارِیْ هٰذِهٖ بِكَذَا عَلٰی اَنْ تَبِیْعَنِیْ غُلَامَكَ بِكَذَا فَاِذَا وَجَبَ لِیْ غُلَامُكَ وَجَبَتْ لَكَ دَارِیْ وَهٰذَا تَفَارُقٌ عَنْ بَیْعٍ بِغَیْرِ ثَمَنٍ مَّعْلُوْمٍ وَلَا یَدْرِیْ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا عَلٰی مَا وَقَعَتْ عَلَیْهِ صَفْقَتُهٗ۔

ایک سودے میں دو سودے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک سودے میں دو سودوں سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو، اور عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے۔ علماء کا اس پر عمل ہے۔ بعض علماء نے اس کی تفسیر کی ہے کہ کوئی شخص کہے میں تجھ پہ کپڑا نقد دس روپے میں اور ادھار بیس روپے میں بیچتا ہوں اور (اس طرح) وہ کسی ایک معاملہ پر جدا نہ ہو اور اگر ایک معاملہ پر الگ ہو جائے تو کچھ حرج نہیں۔ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بیع میں دو بیعوں سے جو منع فرمایا اس کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ کہے میں اپنا یہ مکان تجھ پر اتنے روپے میں اس شرط پر بیچتا ہوں کہ تو مجھے اپنا غلام اتنی رقم میں دے دے۔ جب تیرا غلام میرا ہو جائیگا تو تو میرے گھر کا مالک ہو جائیگا یہ ایسی بیع پر علیحدگی ہے جس کی قیمت معلوم نہیں اور ان میں سے ایک بھی نہیں جانتا کہ اس کا سودا کس چیز کے بدلے ہوگی

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ كَرَاهِیَةِ بَیْعِ مَا لَیْسَ عِنْدَهٗ

۱۲۳۸۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ ثَنَا هُشَیْمٌ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ یُوْسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ حَكِیْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَاْتِیْنِی الرَّجُلُ یَسْاَلُنِیْ مِنَ الْبَیْعِ مَا لَیْسَ عِنْدِیْ اَبْتَاعُ لَهٗ مِنَ السُّوْقِ ثُمَّ اَبِیْعُهٗ قَالَ لَا تَبِعْ مَا لَیْسَ عِنْدَكَ۔

۱۲۳۹۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ

جو چیز پاس نہ ہو اس کا بیچنا

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے پوچھا کہ ایک شخص میرے پاس آکر مجھ سے وہ چیز خریدنا چاہتا ہے جو میرے پاس نہیں ہوتی تو کیا میں اس کیلئے بازار سے خرید کر اس پر بیچ دوں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چیز تمہارے پاس نہیں ہے اسے مت بیچو۔

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت

أَيُّوبَ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَبِيعَ مَا لَيْسَ عِنْدِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو۔

۱۲۳۴ ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثَنَا أَيُّوبُ ثَنَا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ حَتَّى ذَكَرَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ سَلَفٌ وَبَيْعٌ وَلَا شَرْطَانِ فِي بَيْعٍ وَلَا رِبْحُ مَا لَمْ يُضْمَنْ وَلَا بَيْعُ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَالَ إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ قُلْتُ لِأَحْمَدَ مَا مَعْنَى نَهَى عَنْ سَلَفٍ وَبَيْعٍ قَالَ أَنْ يَكُونَ يُقْرِضُهُ قَرْضًا ثُمَّ يُبَايِعُهُ بَيْعًا يَزْدَادُ عَلَيْهِ وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ يُسْلِفُ إِلَيْهِ فِي شَيْءٍ فَيَقُولُ إِنْ لَمْ يَتَهَيَّأْ عِنْدَكَ فَهُوَ بَيْعٌ عَلَيْكَ قَالَ إِسْحٰقُ كَمَا قَالَ قُلْتُ لِأَحْمَدَ وَعَنْ بَيْعِ مَا لَمْ تَضْمَنْ قَالَ لَا يَكُونُ عِنْدِي إِلَّا فِي الطَّعَامِ يَعْنِي مَا لَمْ تَقْبِضْ قَالَ إِسْحٰقُ كَمَا قَالَ فِي كُلِّ مَا يُكَالُ وَيُوزَنُ قَالَ أَحْمَدُ إِذَا قَالَ أَبِيعُكَ هَذَا الثَّوْبَ وَعَلَيَّ خِيَاطَتُهُ وَقِصَارَتُهُ فَهَذَا مِنْ نَحْوِ شَرْطَيْنِ فِي بَيْعٍ وَإِذَا قَالَ أَبِيعُكَهُ وَعَلَيَّ خِيَاطَتُهُ فَلَا بَأْسَ بِهِ أَوْ قَالَ أَبِيعُكَهُ وَعَلَيَّ قِصَارَتُهُ فَلَا بَأْسَ بِهِ إِنَّمَا هَذَا شَرْطٌ وَاحِدٌ قَالَ إِسْحٰقُ كَمَا قَالَ حَدِيثُ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَرَوَى أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ وَأَبُو بِشْرٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ وَرَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَوْفٌ وَهِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا حَدِيثٌ مُرْسَلٌ إِنَّمَا رَوَاهُ ابْنُ سِيرِينَ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ هَكَذَا۔

۱۲۳۶ ـ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَعَبْدَةُ بْنُ

ہے فرماتے ہیں مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس چیز کے بیچنے سے منع فرمایا جو میرے پاس نہیں۔ یہ حدیث حسن ہے اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرض کی شرط پر بیع، بیع میں دو شرطیں (اور ایک شرط بھی) غیر مقبوضہ چیز سے نفع اور غیر مملوکہ چیز کا بیچنا یہ سب ناجائز ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسحاق بن منصور فرماتے ہیں میں نے امام احمد سے پوچھا قرض کے ساتھ بیع کی ممانعت کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے فرمایا یہ کہ کسی کو قرض دے کر پھر کوئی چیز اس سے زائد قیمت پر اس پر بیچے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کسی کو قرض دے کر کہے اگر تجھے میسر نہ ہوا تو یہ تیرے اوپر بیع ہے۔ اسحاق فرماتے ہیں میں نے امام احمد سے پوچھا کسی چیز کا ضامن نہ ہو اس کی بیع سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے فرمایا یہ میرے نزدیک صرف کھانے میں ہے یعنی جب تک قبضہ نہ ہو۔ اسحاق فرماتے ہیں یہ ہر ناپی اور تولی جانے والی چیز میں ہے امام احمد فرماتے ہیں جب کوئی شخص یہ کہے کہ میں تجھ پر یہ کپڑا بیچتا ہوں مگر اس کی سلائی اور دھلائی میرے ذمہ ہے تو یہ ایک بیع میں دو شرطوں کی مثال ہے۔ اور اگر کہے میں تجھ پر بیچتا ہوں لیکن اس کی سلائی مجھ پر ہے یا کہے اس کی دھلائی میرے ذمہ ہے تو کچھ حرج نہیں، یہ ایک شرط ہے اسحاق فرماتے ہیں حدیث حکیم بن حزام حسن ہے اور متعدد طرق سے مروی ہے ایوب سختیانی اور ابو بشر نے بواسطہ یوسف بن ماہک، حضرت حکیم بن حزام سے اسے روایت کیا عوف اور ہشام بن حسان بواسطہ ابن سیرین حکیم بن حزام سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔ یہ حدیث مرسل ہے۔ ابن سیرین نے بواسطہ ایوب سختیانی اور یوسف بن ماہک، حکیم بن حزام سے اسی طرح روایت کیا۔

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

عَبْدُ اللّٰهِ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ حَكِيمٍ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَبِيعَ مَا لَيْسَ عِنْدِي. رَوَى وَكِيعٌ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ وَرِوَايَةُ عَبْدِ الصَّمَدِ أَصَحُّ وَقَدْ رَوَى يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِصْمَةَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوا أَنْ يَبِيعَ الرَّجُلُ مَا لَيْسَ عِنْدَهُ.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ایسی چیز کے فروخت کرنے سے منع فرمایا جو میرے پاس نہ ہو۔ وکیع نے یہ حدیث بواسطہ یزید بن ابراہیم، ابن سیرین اور ایوب، حکیم بن حزام سے روایت کی لیکن یوسف بن ماہک کا ذکر نہیں کیا۔ عبدالصمد کی روایت اصح ہے۔ یحییٰ بن ابی کثیر نے بواسطہ یعلیٰ بن حکیم، یوسف بن ماہک، عبداللہ بن عصمہ اور حضرت حکیم بن حزام، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ حدیث روایت کی۔

اکثر علماء کا اسی پر عمل ہے۔ کہ آدمی کے پاس جو چیز نہ ہو اس کا بیچنا مکروہ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهِ

حق ولاء کا بیچنا اور ہبہ کرنا منع ہے

١٢٣٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَشُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَدْ رَوَى يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهِ وَهُوَ وَهْمٌ وَهِمَ فِيهِ يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ وَرَوَى عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سُلَيْمٍ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حق ولاء کو بیچنے اور ہبہ کرنے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اسے صرف بواسطہ عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ یحییٰ بن سلیم نے اسے بواسطہ عبیداللہ ابن عمر، نافع اور ابن عمر، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ نے ولاء کے بیچنے اور ہبہ کرنے سے منع فرمایا۔ لیکن یہ وہم ہے یحییٰ بن سلیم کو اس میں وہم ہوا۔ عبدالوہاب ثقفی، عبداللہ بن نمیر اور کئی دوسرے حضرات نے بواسطہ عبیداللہ بن عمر، عبداللہ بن دینار اور ابن عمر رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا یحییٰ بن سلیم کی روایت سے یہ زیادہ صحیح ہے۔

باب ۸۳۱ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً

۱۲۴۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى أَبُو مُوسَى ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ حَدِيثُ سَمُرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَسَمَاعُ الْحَسَنِ مِنْ سَمُرَةَ صَحِيحٌ هٰكَذَا قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ وَغَيْرُهُ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ فِي بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ فِي بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَإِسْحَاقَ.

۱۲۴۴ - حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْحَجَّاجِ وَهُوَ ابْنُ أَرْطَاةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَيَوَانُ اثْنَيْنِ بِوَاحِدٍ لَا يَصْلُحُ نَسِيئًا وَلَا بَأْسَ بِهِ يَدًا بِيَدٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

جانور کو جانور کے بدلے ادھار بیچنا

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور کو جانور کے بدلے ادھار بیچنے سے منع فرمایا اس باب میں حضرت ابن عباس، جابر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث سمرہ حسن صحیح ہے حسن رحمہ اللہ کا حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے سماع (بھی) صحیح ہے علی بن مدینی وغیرہ نے یونہی کہا ہے۔ اکثر صحابہ کرام اور دیگر علماء کا جانور کو جانور کے بدلے بیچنے کے بارے میں اس حدیث پر عمل ہے۔ سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا یہی قول ہے اور امام احمد رحمہ اللہ بھی اسی کے قائل ہیں بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء نے جانور کو جانور کے بدلے ادھار بیچنے کی اجازت دی ہے۔

امام شافعی اور اسحاق اسی کے قائل ہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک جانور کے بدلے دو جانور ادھار بیچنا صحیح نہیں البتہ دست بدست بیچنے میں کوئی حرج نہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

باب ۸۳۲ مَا جَاءَ فِي شِرَاءِ الْعَبْدِ بِالْعَبْدَيْنِ

۱۲۴۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ عَبْدٌ فَبَايَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَلَا يَشْعُرُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ عَبْدٌ فَجَاءَ سَيِّدُهُ يُرِيدُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعْنِيهِ فَاشْتَرَاهُ بِعَبْدَيْنِ أَسْوَدَيْنِ ثُمَّ لَمْ يُبَايِعْ أَحَدًا بَعْدُ حَتَّى يَسْأَلَهُ أَعَبْدٌ هُوَ وَفِي الْبَابِ

دو غلاموں کے بدلے ایک غلام خریدنا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک غلام آیا اور اس نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر ہجرت کی بیعت کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر اس کا غلام ہونا ظاہر نہ ہوا اتنے میں اس کا آقا اسے تلاش کرتا ہوا آگیا آپ نے فرمایا اسے میرے ہاتھ فروخت کر دو چنانچہ آپ نے اسے دو سیاہ فام غلاموں کے بدلے خرید لیا اس کے بعد آپ کسی سے اس وقت تک بیعت نہ لیتے جب تک اس سے پوچھ نہ لیتے کہ کیا وہ غلام تو نہیں ہے۔ اس باب

عَنِ النَّبِيِّ حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِعَبْدٍ بِعَبْدَيْنِ يَدًا بِيَدٍ وَاخْتَلَفُوا فِيهِ إِذَا كَانَ نَسِيئًا.

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْحِنْطَةَ بِالْحِنْطَةِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَكَرَاهِيَةِ التَّفَاضُلِ فِيهِ

۱۲۴۰ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ مِثْلًا بِمِثْلٍ فَمَنْ زَادَ أَوِ ازْدَادَ فَقَدْ أَرْبَى بِيعُوا الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ كَيْفَ شِئْتُمْ يَدًا بِيَدٍ وَبِيعُوا الْبُرَّ بِالتَّمْرِ كَيْفَ شِئْتُمْ يَدًا بِيَدٍ وَبِيعُوا الشَّعِيرَ بِالتَّمْرِ كَيْفَ شِئْتُمْ يَدًا بِيَدٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَبِلَالٍ حَدِيثُ عُبَادَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ خَالِدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ بِيعُوا الْبُرَّ بِالشَّعِيرِ كَيْفَ شِئْتُمْ يَدًا بِيَدٍ وَرَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ عُبَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَدِيثَ وَزَادَ فِيهِ قَالَ خَالِدٌ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ بِيعُوا الْبُرَّ بِالشَّعِيرِ كَيْفَ شِئْتُمْ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ أَنْ يُبَاعَ الْبُرُّ بِالْبُرِّ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ فَإِذَا اخْتَلَفَ الْأَصْنَافُ فَلَا بَأْسَ أَنْ يُبَاعَ مُتَفَاضِلًا إِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ وَهَذَا قَوْلُ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ

یہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ حدیث جابر حسن صحیح ہے اور علماء کا اس پر عمل ہے کہ ایک غلام کو دو غلاموں کے بدلے دست بدست بیچنے میں کوئی حرج نہیں، ادھار میں اختلاف ہے

گیہوں کے بدلے گیہوں کا بیچنا

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سونا سونے کے بدلے، چاندی، چاندی کے بدلے، کھجور، کھجور کے بدلے، گندم، گندم کے بدلے، نمک، نمک کے بدلے اور جو، جو کے بدلے برابر برابر بیچے جائیں، پس جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا اس نے سود کا ارتکاب کیا۔ چاندی کے بدلے سونا دست بدست جیسے چاہو بیچو۔ کھجور کے بدلے گندم ہاتھوں ہاتھ جیسے بھی چاہے بیچو اور کھجور کے بدلے جو، دست بدست جس طرح چاہو بیچو۔ اس باب میں حضرت ابوسعید ابوہریرہ اور بلال رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث عبادہ حسن صحیح ہے بعض رواۃ نے یہ حدیث خالد سے اسی سند کے ساتھ بیان کی کہ جو کے بدلے گندم ہاتھوں ہاتھ جس طرح چاہو بیچو۔ بعض نے اس حدیث میں بواسطہ خالد ابوقلابہ سے یہ اضافہ نقل کیا کہ جو کے بدلے گیہوں جیسے چاہو بیچو۔ اہل علم کے نزدیک اس پر عمل ہے کہ گندم کے بدلے گندم اور جو کے بدلے جو برابر برابر بیچے جائیں جنس مختلف ہو تو کمی زیادتی سے بیچنے میں کوئی حرج نہیں جب کہ سودا نقد ہو۔ اکثر صحابہ کرام اور دیگر علماء کا یہی قول ہے سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی اسی کے قائل ہیں

الثوري والشافعي وأحمد وإسحق وقال الشافعي والحجة في ذلك قول النبي صلى الله عليه وسلم بيعوا الشعير بالبر كيف شئتم يدا بيد وقد كره قوم من أهل العلم أن تباع الحنطة بالشعير إلا مثلا بمثل وهو قول مالك بن أنس والقول الأول أصح.

باب ۸۴۳ ما جاء في الصرف

۱۲۳۷ - حدثنا أحمد بن منيع نا شيبان عن يحيى بن أبي كثير عن نافع قال انطلقت أنا وابن عمر إلى أبي سعيد فحدثنا أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال سمعته أذناي هاتين يقول لا تبيعوا الذهب بالذهب إلا مثلا بمثل والفضة بالفضة إلا مثلا بمثل لا يشف بعضه على بعض ولا تبيعوا منه غائبا بناجز وفي الباب عن أبي بكر وعمر وعثمان وأبي هريرة وهشام بن عامر والبراء وزيد بن أرقم وفضالة بن عبيد وأبي بكرة وابن عمر وأبي الدرداء وبلال حديث أبي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم إلا ما روي عن ابن عباس أنه كان لا يرى بأسا أن يباع الذهب بالذهب متفاضلا والفضة بالفضة متفاضلا إذا كان يدا بيد وقال إنما الربوا في النسيئة وكذلك روي عن بعض أصحابه شيء من هذا وقد روي عن ابن عباس أنه رجع عن قوله حين حدثه أبو سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وسلم والقول الأول أصح والعمل على هذا عند أهل العلم وهو قول سفيان الثوري وابن المبارك والشافعي وأحمد وإسحاق

امام شافعی فرماتے ہیں اس کی دلیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد پاک ہے کہ گندم کے بدلے جو دست بدست جیسے چاہو بیچو۔ علماء کی ایک جماعت نے جو کے بدلے گیہوں بڑھا کر بیچنے کو مکروہ کہا ہے۔ حضرت مالک بن انس رحمہ اللہ کا یہی قول ہے۔ پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

بیع صرف

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میرے ان دونوں کانوں نے سنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونے کے بدلے سونا اور چاندی کے بدلے چاندی برابر برابر بیچو۔ ایک کو دوسرے کے بدلے زائد نہ کیا جائے اور ان میں سے کسی غائب کو موجود کے بدلے نہ بیچو۔ اس باب میں حضرت ابوبکر، عمر، عثمان، ابوہریرہ، ہشام بن عامر، براء، زید بن ارقم، فضالہ بن عبید، ابوبکرہ، ابن عمر، ابودرداء اور بلال رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث ابوسعید حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرام اور دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ البتہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ آپ سونے کے بدلے سونا اور چاندی کے بدلے چاندی، کم وبیش بیچنے میں کچھ حرج نہیں سمجھتے تھے بشرطیکہ نقد سودا ہو۔ نیز آپ فرماتے ہیں سود، ادھار میں ہوتا ہے آپ کے بعض تلامذہ سے بھی یونہی منقول ہے۔ یہ بھی روایت ہے کہ جب حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے آپ کے سامنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک بیان کیا تو آپ نے اپنے قول سے رجوع کر لیا۔ پہلا قول زیادہ صحیح ہے اور علماء کا اس پر عمل ہے۔ سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ حضرت عبداللہ

وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ أَنَّهُ قَالَ لَيْسَ فِي الصَّرْفِ اخْتِلاَفٌ ۔

۱۲۲۸ ۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ الْخَلَّالُ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ أَبِيْعُ الْإِبِلَ بِالْبَقِيْعِ فَأَبِيْعُ بِالدَّنَانِيْرِ فَآخُذُ مَكَانَهَا الْوَرِقَ وَأَبِيْعُ بِالْوَرِقِ فَآخُذُ مَكَانَهَا الدَّنَانِيْرَ فَأَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُهُ خَارِجًا مِنْ بَيْتِ حَفْصَةَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهِ بِالْقِيْمَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوْعًا إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَرَوٰى دَاؤُدُ بْنُ أَبِيْ هِنْدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوْفًا وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ لَا بَأْسَ أَنْ يَقْتَضِيَ الذَّهَبَ مِنَ الْوَرِقِ وَالْوَرِقَ مِنَ الذَّهَبِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ وَكَرِهَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ ذٰلِكَ ۔

۱۲۲۹ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ أَنَّهُ قَالَ أَقْبَلْتُ أَقُوْلُ مَنْ يَصْطَرِفُ الدَّرَاهِمَ فَقَالَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَهُوَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَرِنَا ذَهَبَكَ ثُمَّ ائْتِنَا إِذَا جَاءَ خَادِمُنَا نُعْطِكَ وَرِقَكَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كَلَّا وَاللّٰهِ لَتُعْطِيَنَّهُ وَرِقَهُ أَوْ لَتَرُدَّنَّ إِلَيْهِ ذَهَبَهُ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَرِقُ بِالذَّهَبِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَمَعْنٰى قَوْلِهِ إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ يَقُوْلُ يَدًا بِيَدٍ ۔

ابن مبارک رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ بیع صرف میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں میں مقام بقیع میں دیناروں کے بدلے اونٹ بیچتا اور ان کی جگہ چاندی لے لیتا۔ اور کبھی چاندی کے بدلے بیچتا اور اس کی جگہ دینار لے لیتا۔ پھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے حجرۂ مبارکہ سے باہر تشریف لا رہے تھے میں نے آپ سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا قیمت کے ساتھ اس میں کوئی حرج نہیں۔ اس حدیث کو ہم مرفوعاً صرف بواسطہ سماک بن حرب اور سعید بن جبیر، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے جانتے ہیں۔ بعض علماء کا اس پر عمل ہے کہ چاندی کے بدلے سونا اور سونے کے بدلے چاندی لینے میں کوئی حرج نہیں۔ امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ کا یہی قول ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء نے اسے ناپسند کیا ہے۔

حضرت مالک بن اوس بن حدثان سے روایت ہے فرماتے ہیں میں یہ کہتا ہوا آگے بڑھا کہ کون مجھے دیناروں کے بدلے دراہم دیتا ہے تو حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ جو اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے کہنے لگے مجھے اپنا سونا دکھاؤ پھر تھوڑی دیر بعد آنا جب ہمارا خادم آجائے تو ہم تمہیں تمہارے دراہم دے دیں گے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہرگز نہیں قسم بخدا یا تو اس کے دراہم ابھی دو یا اس کا سونا واپس کر دو کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونے کے بدلے چاندی سود ہے مگر یہ کہ دست بدست ہو۔ گندم، گندم کے بدلے سود ہے مگر نقد ہو۔ جو، جو کے بدلے سود ہے البتہ ہاتھوں ہاتھ ہو اور کھجور کے بدلے کھجور (بھی) نقد نہ ہو تو سود ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ علماء کا اس پر عمل ہے "الا هاء وهاء" کا مطلب ہاتھوں ہاتھ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي ابْتِيَاعِ النَّخْلِ بَعْدَ التَّأْبِيرِ وَالْعَبْدِ وَلَهُ مَالٌ

١٢٥٠۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ ابْتَاعَ نَخْلًا بَعْدَ أَنْ تُؤَبَّرَ فَثَمَرَتُهَا لِلَّذِي بَاعَهَا إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَمَنِ ابْتَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِلَّذِي بَاعَهُ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ هٰكَذَا رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ نَخْلًا بَعْدَ أَنْ تُؤَبَّرَ فَثَمَرَتُهَا لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَمَنْ بَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَرُوِيَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ نَخْلًا قَدْ أُبِّرَتْ فَثَمَرَتُهَا لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَرُوِيَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ بَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ هٰكَذَا رَوَى عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ وَغَيْرُهُ عَنْ نَافِعٍ الْحَدِيثَيْنِ وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا وَرَوَى عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ سَالِمٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَحَدِيثُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَحُّ۔

پیوندکاری کے بعد کھجوروں اور مالدار غلام کی خرید

حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص کھجور کا درخت پیوندکاری کے بعد خریدے اس کا پھل بیچنے والے کے لئے ہے البتہ یہ کہ خریدار شرط کرے اور جو شخص مالدار غلام بیچے اس کا مال بھی بیچنے والے کے لئے ہے مگر یہ کہ خریدار شرط کرے۔ اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔ متعدد طرق سے بواسطہ زہری اور سالم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یونہی مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے کھجور کا درخت پیوندکاری کے بعد خریدا تو پھل بیچنے والے کے لئے ہوگا مگر یہ کہ خریدار شرط کرے (اسی طرح) مالدار غلام خریدا تو اس کا مال بھی بیچنے والے کا ہوگا اگر خریدار شرط نہ کرے۔ نافع نے بواسطہ ابن عمر، حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا جس میں کھجور کا ذکر ہے غلام کا نہیں اور دوسری روایت بھی انہی سے مروی ہے جس میں غلام کا ذکر ہے کھجور کا نہیں۔ عبید اللہ بن عمر وغیرہ نے نافع سے دونوں حدیثیں روایت کی ہیں۔ بعض نے بواسطہ نافع حضرت ابن عمر سے یہ حدیث مرفوعاً روایت کی۔ عکرمہ بن خالد نے بواسطہ ابن عمر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سالم کی روایت کی طرح بیان کیا بعض اہل علم کا اس حدیث پر عمل ہے۔ امام شافعی احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں حدیث زہری بواسطہ سالم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً اصح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا

بائع اور مشتری کو افتراق سے پہلے اختیار ہے

١٢٥١ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْكُوفِيُّ نَا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ يَخْتَارَا قَالَ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا ابْتَاعَ بَيْعًا وَهُوَ قَاعِدٌ قَامَ لِيَجِبَ لَهُ۔

١٢٥٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَالِحٍ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَذَبَا وَكَتَمَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا وَهٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَسَمُرَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَقَالُوا الْفُرْقَةُ بِالْأَبْدَانِ لَا بِالْكَلَامِ وَقَدْ قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مَعْنَى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا يَعْنِي الْفُرْقَةَ بِالْكَلَامِ وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ لِأَنَّ ابْنَ عُمَرَ هُوَ رَوَى عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَعْنَى مَا رَوَى وَرُوِيَ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُوجِبَ الْبَيْعَ مَشَى لِيَجِبَ لَهُ هٰكَذَا رُوِيَ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَيْهِ فِي فَرَسٍ بَعْدَ مَا تَبَايَعَا وَكَانُوا فِي سَفِينَةٍ فَقَالَ لَا أَرَاكُمَا افْتَرَقْتُمَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ وَغَيْرِهِمْ إِلَى أَنَّ الْفُرْقَةَ بِالْكَلَامِ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَهٰكَذَا رُوِيَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ أَنَّهُ قَالَ كَيْفَ أَرُدُّ هٰذَا وَالْحَدِيثُ فِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَحِيحٌ وَقَوَّى هٰذَا الْمَذْهَبَ وَمَعْنَى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ بیچنے اور خریدنے والے جب تک جدا نہ ہوں انہیں اختیار ہے یا یہ کہ وہ آپس میں اختیار کی شرط کر لیں۔ نافع کہتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب کوئی چیز خریدتے اور آپ بیٹھے ہوتے تو اٹھ کھڑے ہوتے تاکہ سودا مکمل ہو جائے۔

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچنے اور خریدنے والا جدا ہونے سے پہلے با اختیار ہیں اگر انہوں نے سچ کہا اور بیچی جانے والی چیز کا عیب بیان کیا تو ان کے سودے میں برکت ہو گی اور اگر جھوٹ بولیں اور عیب چھپائیں تو ان کی بیع کی برکت دور کر دی جاتی ہے یہ حدیث صحیح ہے اس میں حضرت ابو برزہ، عبد اللہ بن عمرو، سمرہ، ابو ہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دوسرے علماء کا اسی پر عمل ہے۔ امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے وہ فرماتے ہیں جدائی سے گفتگو کا انقطاع نہیں بلکہ جسمانی افتراق مراد ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں گفتگو میں جدائی مراد ہے پہلا قول زیادہ صحیح ہے کیونکہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی راوی ہیں اور وہ حدیث کا مفہوم زیادہ جانتے تھے اور آپ کا معمول یہ تھا کہ جب بیع مکمل کرنا چاہتے تو چل دیتے تاکہ بیع نافذ ہو جائے۔ حضرت ابو برزہ اسلمی سے بھی اسی طرح مروی ہے کہ دو آدمی ایک گھوڑے کا سودا کر کے آپس میں جھگڑ پڑے اور وہ کشتی میں سوار تھے۔ ابو برزہ اسلمی نے فرمایا میں نے تمہیں جدا ہوتے نہیں دیکھا۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خریدنے اور بیچنے والا جدا ہونے سے پہلے مختار ہیں۔ بعض علماء کوفہ اور دوسرے حضرات کے نزدیک گفتگو کا انقطاع مراد ہے۔ سفیان ثوری کا بھی یہی قول ہے مالک بن انس سے بھی یہی منقول ہے حضرت ابن مبارک سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا میں اسے کیسے رد کروں جب کہ اس کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث موجود ہے چنانچہ انہوں نے اس مذہب کو قوی قرار دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پاک مگر اختیار کی بیع تو اس کا مطلب یہ ہے کہ بیچنے والے نے خریدنے والے کو بیع واجب ہونے

وَسَلَّمَ لَا بَيْعَ الْخِيَارِ مَعْنَاهُ أَنْ يُخَيِّرَ الْبَائِعُ الْمُشْتَرِيَ بَعْدَ إِيجَابِ الْبَيْعِ فَإِذَا خَيَّرَهُ فَاخْتَارَ الْبَيْعَ فَلَيْسَ لَهُ خِيَارٌ بَعْدَ ذَلِكَ فِي فَسْخِ الْبَيْعِ وَإِنْ لَمْ يَتَفَرَّقَا هَكَذَا فَسَّرَهُ الشَّافِعِيُّ وَغَيْرُهُ وَمِمَّا يُقَوِّي قَوْلَ مَنْ يَقُولُ الْفُرْقَةُ بِالْأَبْدَانِ لَا بِالْكَلَامِ حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

کے بعد اختیار دے دیا (تو وہ بیع کو توڑ سکتا ہے لیکن) جب وہ بیع قبول کرلے تو اب جدا ہونے کی صورت میں توڑنے کا اختیار نہیں رکھتا۔ امام شافعی وغیرہ نے اس کا یہی مطلب بیان کیا ہے جسمانی جدائی کے قائلین کو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی مرفوع روایت سے بھی تائید حاصل ہے۔

۱۲۵۳ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَفْقَةَ خِيَارٍ وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يُفَارِقَ صَاحِبَهُ خَشْيَةَ أَنْ يَسْتَقِيلَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَمَعْنَى هَذَا أَنْ يُفَارِقَهُ بَعْدَ الْبَيْعِ خَشْيَةَ أَنْ يَسْتَقِيلَهُ وَلَوْ كَانَ الْفُرْقَةُ بِالْكَلَامِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ خِيَارٌ بَعْدَ الْبَيْعِ لَمْ يَكُنْ لِهَذَا الْحَدِيثِ مَعْنًى حَيْثُ قَالَ وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يُفَارِقَهُ خَشْيَةَ أَنْ يَسْتَقِيلَهُ.

حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بائع اور مشتری کو جدا ہونے سے پہلے اختیار ہے البتہ اختیاری بیع ہو (تو افتراق کے بعد بھی اختیار باقی رہے گا) اور کسی کے لئے اپنے ساتھی سے محض خوف فسخ کی بنا پر جدا ہونا جائز نہیں یہ حدیث حسن ہے۔ اور اس حدیث سے بیع کے بعد فسخ بیع کے ڈر سے جدا ہونا مراد ہے۔ اگر انقطاع کلام مراد ہوتا اور بیع کے بعد اسے فسخ کا اختیار نہ ہوتا تو اس حدیث کا کوئی مطلب نہیں بنتا کہ بیع کی واپسی کے ڈر سے جدا ہونا حلال نہیں۔

باب ۸۳۴

۱۲۵۴ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ بْنَ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَفَرَّقَنَّ عَنْ بَيْعٍ إِلَّا عَنْ تَرَاضٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۱۲۵۵ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصٍ الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيَّرَ أَعْرَابِيًّا بَعْدَ الْبَيْعِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بیع سے آپس کی رضامندی کے ساتھ جدا ہوں یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک اعرابی کو بیع کے فسخ کا اختیار دیا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ۸۳۵ مَا جَاءَ فِيمَنْ يُخْدَعُ فِي الْبَيْعِ

جو آدمی بیع میں دھوکہ کھا جائے

۱۲۵۶ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک

عَبْدُ الْأَعْلٰى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا كَانَ فِي عُقْدَتِهِ ضَعْفٌ وَكَانَ يُبَايِعُ وَأَنَّ أَهْلَهُ أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ احْجُرْ عَلَيْهِ فَدَعَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَهَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي لَا أَصْبِرُ عَنِ الْبَيْعِ فَقَالَ إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ هَاءَ وَهَاءَ وَلَا خِلَابَةَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالُوا يُحْجَرُ عَلَى الرَّجُلِ الْحُرِّ فِي الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ إِذَا كَانَ ضَعِيفَ الْعَقْلِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ وَلَمْ يَرَ بَعْضُهُمْ أَنْ يُحْجَرَ عَلَى الْحُرِّ الْبَالِغِ۔

شخص خرید و فروخت میں کمزور تھا اور وہ خرید و فروخت کرتا تھا چنانچہ اس کے گھر والے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! اسے منع کر دیجیے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلا کر منع فرما دیا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں خرید و فروخت سے رک نہیں سکتا۔ آپ نے فرمایا جب خرید و فروخت کرو تو کہہ دیا کرو سودا دست بدست ہے اور اس میں کوئی دھوکہ نہیں۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ حدیث انس، حسن صحیح غریب ہے۔ بعض علماء کا اس پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں کہ کم عقل والے کو خرید و فروخت سے روکا جائے۔ امام احمد اور اسحاق کا یہی قول ہے۔ بعض علماء کے نزدیک آزاد بالغ آدمی کو روکا نہیں جا سکتا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُصَرَّاةِ

دودھ بے بغیر جانور بیچنا

١٢٥٠ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا وَكِيعٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اشْتَرَى مُصَرَّاةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ إِذَا حَلَبَهَا إِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَرَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَرَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس آدمی نے تھنوں میں رکے ہوئے دودھ والا جانور خریدا اسے اختیار ہے کہ دوہنے کے بعد چاہے تو ایک صاع کھجور کے ساتھ واپس کر دے۔ اس باب میں حضرت انس اور ایک دوسرے صحابی رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔

١٢٥١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَامِرٍ نَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اشْتَرَى مُصَرَّاةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ رَدَّهَا رَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ طَعَامٍ لَا سَمْرَاءَ مَعْنٰى لَا سَمْرَاءَ لَا بُرَّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَصْحَابِنَا مِنْهُمُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جس نے تھنوں میں رکے ہوئے دودھ والا جانور خریدا اسے تین دن تک اختیار ہے اگر واپس کرے تو گندم کے علاوہ کوئی دوسرا غلہ ایک صاع دے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہمارے اصحاب کا اس پر عمل ہے۔ امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔

ف: اس صورت میں خریدار کو واپس کرنے کا حق نہیں البتہ جو نقصان ہے وہ بائع سے لے سکتا ہے۔ (بہار شریعت حصہ ۱۱ ص ۹۳ بحوالہ درمختار) مترجم

بَابُ مَا جَاءَ فِي اشْتِرَاطِ ظَهْرِ الدَّابَّةِ عِنْدَ الْبَيْعِ

١٢٥٩ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ، نَا وَكِيعٌ عَنْ زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ بَاعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِيرًا وَاشْتَرَطَ ظَهْرَهُ إِلَى أَهْلِهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ يَرَوْنَ الشَّرْطَ جَائِزًا فِي الْبَيْعِ إِذَا كَانَ شَرْطًا وَاحِدًا وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَجُوزُ الشَّرْطُ فِي الْبَيْعِ وَلَا يَتِمُّ الْبَيْعُ إِذَا كَانَ فِيهِ شَرْطٌ.

جانور بیچتے وقت سواری کی شرط کرنا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ ایک اونٹ بیچا اور اپنے گھر تک سواری کی شرط کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ وہ بیع میں شرط کرنے کو جائز سمجھتے ہیں جب کہ ایک شرط ہو۔ امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ کا یہی قول ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں بیع میں شرط کرنا جائز نہیں اور مشروط بیع پوری نہ ہوگی۔ (امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا یہی مسلک ہے۔ مترجم)

بَابُ الْاِنْتِفَاعِ بِالرَّهْنِ

١٢٦٠ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَيُوسُفُ بْنُ عِيسٰى قَالَا نَا وَكِيعٌ عَنْ زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظَّهْرُ يُرْكَبُ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا وَلَبَنُ الدَّرِّ يُشْرَبُ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا وَعَلَى الَّذِي يَرْكَبُ وَيَشْرَبُ نَفَقَتُهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَدْ رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَوْقُوفًا وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَيْسَ لَهُ أَنْ يَنْتَفِعَ مِنَ الرَّهْنِ بِشَيْءٍ.

رہن سے نفع اٹھانا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رہن جانور پر سواری ہو سکتی ہے۔ اور اس کا دودھ پی سکتا ہے اور اس کا خرچ سواری کرنے والے اور دودھ پینے والے پر ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اسے صرف عامر شعبی کی روایت سے مرفوعاً جانتے ہیں۔ متعدد لوگوں نے اسے بواسطہ اعمش اور ابوصالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے موقوفاً روایت کیا۔ بعض اہل علم کے نزدیک اس پر عمل ہے امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ کا یہی قول ہے جب کہ بعض علماء کے نزدیک رہن رکھی ہوئی چیز سے نفع اٹھانا درست نہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي شِرَاءِ الْقِلَادَةِ وَفِيهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ

سونے اور نگینے والا ہار خریدنا

۱۲۶۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي شُجَاعٍ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ حَنَشٍ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ اشْتَرَيْتُ يَوْمَ خَيْبَرَ قِلَادَةً بِاثْنَيْ عَشَرَ دِينَارًا فِيهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ فَفَصَّلْتُهَا فَوَجَدْتُ فِيهَا أَكْثَرَ مِنِ اثْنَيْ عَشَرَ دِينَارًا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تُبَاعُ حَتَّى تُفَصَّلَ۔

حضرت فضالہ بن عبید سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے خیبر کے دن ایک ہار بارہ دینار میں خریدا اس میں سونا اور نگینے جڑے ہوئے تھے جب میں نے انہیں الگ کیا تو بارہ دینار سے زیادہ (سونا) پایا۔ چنانچہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا آپ نے فرمایا سونا الگ کئے بغیر ہار نہ بیچا جائے۔

۱۲۶۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ أَبِي شُجَاعٍ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لَمْ يَرَوْا أَنْ يُبَاعَ سَيْفٌ مُحَلًّى أَوْ مِنْطَقَةٌ مُفَضَّضَةٌ أَوْ مِثْلُ هَذَا بِدَرَاهِمَ حَتَّى يُمَيَّزَ وَيُفَصَّلَ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَقَ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي ذَلِكَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

قتیبہ نے بواسطہ ابن مبارک، ابو شجاع سعید بن یزید سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اسی پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں مرصع تلوار یا چاندی کا جڑاؤ کیا ہوا کمربند یا اس قسم کی دوسری اشیاء چاندی الگ کئے بغیر نہ بیچی جائیں ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء نے اس کی اجازت دی ہے۔

بَابُ ٣٣ مَا جَاءَ فِي اشْتِرَاطِ الْوَلَاءِ وَالزَّجْرِ عَنْ ذَلِكَ

شرط ولاء کی ممانعت

۱۲۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ فَاشْتَرَطُوا الْوَلَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرِيهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْطَى الثَّمَنَ أَوْ لِمَنْ وَلِيَ النِّعْمَةَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ يُكْنَى أَبَا عَتَّابٍ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے بریرہ کو خریدنے کا ارادہ کیا تو بیچنے والوں نے ولاء کی شرط لگائی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسے خرید لو کیونکہ ولاء تو اس کے لئے ہے۔ جو اس کی قیمت دے یا اس کا مالک بن جائے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔ حدیث عائشہ حسن صحیح ہے اور علماء کا اسی پر عمل ہے۔ منصور بن معتمر کی کنیت ابوعتاب ہے۔

ف: کسی نومسلم نے دوسرے آدمی سے کہا کہ میں مر جاؤں تو تو میرا وارث ہے اور مجھ سے کوئی جنایت ہو تو دیت تجھے دینا پڑے گی اس نے قبول کر لیا یہ موالات ہے اسی کو ولاء کہتے ہیں۔ (مترجم)

۱۲۶۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْعَطَّارُ الْبَصْرِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِينِيِّ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ إِذَا حُدِّثْتَ عَنْ مَنْصُورٍ فَقَدْ مَلَأْتَ يَدَكَ مِنَ الْخَيْرِ لَا تُرِدْ غَيْرَهُ ثُمَّ قَالَ يَحْيَى مَا أَجِدُ فِي إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ وَمُجَاهِدٍ أَثْبَتَ مِنْ مَنْصُورٍ وَأَخْبَرَنِي مُحَمَّدٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ مَنْصُورٌ أَثْبَتُ أَهْلِ الْكُوفَةِ۔

ابوعطار بصری، علی بن مدینی سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے یحیٰی بن سعید کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تجھے منصور سے روایت بیان کی جائے تو تو نے اپنا ہاتھ بھلائی سے بھر دیا اب ان کے علاوہ کسی اور کا ارادہ نہ کر یحیٰی فرماتے ہیں میں ابراہیم نخعی اور مجاہد کی روایت میں منصور سے اثبت کسی کو نہیں پاتا امام بخاری نے بواسطہ عبداللہ بن ابو اسود عبدالرحمٰن بن مہدی سے نقل کیا کہ اہل کوفہ میں منصور اثبت ہیں۔

باب ٥٥٥

تجارت میں نفع

۱۲۶۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ يَشْتَرِي لَهُ أُضْحِيَةً بِدِينَارٍ فَاشْتَرَى أُضْحِيَةً فَأُرْبِحَ فِيهَا دِينَارًا فَاشْتَرَى أُخْرَى مَكَانَهَا فَجَاءَ بِالْأُضْحِيَةِ وَالدِّينَارِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ بِالشَّاةِ وَتَصَدَّقْ بِالدِّينَارِ۔ حَدِيثُ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَحَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ لَمْ يَسْمَعْ عِنْدِي مِنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ۔

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک دینار میں قربانی کا جانور خریدنے کیلئے بھیجا انہوں نے جانور خریدا اور اس میں ایک دینار کا نفع حاصل کیا۔ اور اس کی جگہ دوسرا جانور خرید کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے اور ساتھ ہی دینار بھی پیش کر دیا آپ نے فرمایا بکری کی قربانی کرو اور دینار صدقہ کر دو۔ حدیث حکیم بن حزام کو ہم صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ میرے (امام ترمذی) کے نزدیک حبیب بن ثابت کو حکیم بن حزام سے سماع نہیں۔

۱۲۶۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ خِرِّيتٍ عَنْ أَبِي لَبِيدٍ عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ قَالَ دَفَعَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَارًا لِأَشْتَرِيَ لَهُ شَاةً فَاشْتَرَيْتُ لَهُ شَاتَيْنِ فَبِعْتُ إِحْدَاهُمَا بِدِينَارٍ وَجِئْتُ بِالشَّاةِ وَالدِّينَارِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ لَهُ مَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِ فَقَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي صَفْقَةِ يَمِينِكَ فَكَانَ بَعْدَ ذَلِكَ يَخْرُجُ إِلَى كُنَاسَةِ الْكُوفَةِ فَيَرْبَحُ الرِّبْحَ الْعَظِيمَ فَكَانَ مِنْ أَكْثَرِ أَهْلِ الْكُوفَةِ مَالًا۔

حضرت عروہ بارقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک دینار دیا تاکہ میں آپ کے لئے بکری خریدوں میں نے حضور کے لئے دو بکریاں خریدیں پھر ایک بکری ایک دینار میں بیچ دی جب کہ دوسری بکری اور ایک دینار لیکر حاضر خدمت ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سارا واقعہ سنایا تو آپ نے (دعا دیتے ہوئے) فرمایا اللہ تعالیٰ تمہارے داہنے ہاتھ کے سودے میں برکت دے اس کے بعد حضرت عروہ کناسہ کوفہ کی طرف جاتے تو بہت بڑا نفع حاصل کرتے پس آپ کوفہ کے دولتمندوں میں سے ہو گئے۔

۱۲۶۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا

احمد بن سعید نے بواسطہ حبان، سعید بن زید اور

سعيد بن زيد ثنا الزبير بن خريت عن أبي لبيد فذكر نحوه وقد ذهب بعض أهل العلم إلى هذا الحديث وقالوا به وهو قول أحمد وإسحق ولم يأخذ بعض أهل العلم بهذا الحديث منهم الشافعي وسعيد بن زيد أخو حماد بن زيد وأبو لبيد اسمه لمازة.

زبیر بن خریت ، ابو لبید سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی . بعض علماء اس حدیث کی طرف گئے ہیں امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ بھی اسی کے قائل ہیں جب کہ بعض اہل علم نے اس حدیث کو نہیں لیا . امام شافعی ان ہی لوگوں میں شامل ہیں . سعید بن زید ، حماد بن زید کے بھائی ہیں . ابو لبید کا نام لمازہ ہے .

باب ما جاء في المكاتب إذا كان عنده ما يؤدي

مکاتب کے پاس ادائیگی کیلئے مال ہو تو کیا حکم ہے

١٢٦٨ - حدثنا هارون بن عبد الله البزار ثنا يزيد بن هارون ثنا حماد بن سلمة عن أيوب عن عكرمة عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا أصاب المكاتب حدا أو ميراثا ورث بحساب ما عتق منه وقال النبي صلى الله عليه وسلم يودى المكاتب بحصة ما أدى دية حر وما بقي دية عبد وفي الباب عن أم سلمة حديث ابن عباس حديث حسن وهكذا روى يحيى بن أبي كثير عن عكرمة عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم وروى خالد الحذاء عن عكرمة عن علي قوله والعمل على هذا الحديث عند بعض أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم وقال أكثر أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم المكاتب عبد ما بقي عليه درهم وهو قول سفيان الثوري والشافعي وأحمد وإسحق.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مکاتب کو دیت یا ترکہ ملے تو اتنے ہی حصے کا مالک ہوگا جس قدر وہ اب تک آزاد ہو چکا ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا جب مکاتب کو دیت دی جائے . تو جتنا حصہ آزاد ہے اتنے حصے کی دیت آزاد کی دیت کے حساب سے اور باقی حصہ غلام کی دیت کے حساب سے دی جائے . اس باب میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت مذکور ہے . حدیث ابن عباس حسن ہے . یحییٰ بن ابی کثیر نے بواسطہ عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح روایت کیا خالد حذاء نے اسے بواسطہ عکرمہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا قول نقل کیا . بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے جب کہ اکثر صحابہ اور بعد کے علماء کے نزدیک مکاتب پر ایک درہم بھی باقی رہے وہ غلام ہی ہے .

سفیان ثوری ، شافعی ، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے .

١٢٦٩ - حدثنا قتيبة ثنا عبد الوارث بن سعيد عن يحيى بن أبي أنيسة عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يخطب يقول من كاتب عبده على مائة أوقية فأداها إلا عشر أواق أو قال عشرة دراهم

عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خطبہ ارشاد فرماتے سنا آپ نے فرمایا کسی شخص نے اپنے غلام کو سو اوقیہ پر مکاتب بنایا اب اگر وہ دس اوقیہ یا (فرمایا) دس درہم باقی رہ گئے پھر وہ عاجز

مَنْ عَجَزَ فَهُوَ رَقِيقٌ وَهٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ الْمُكَاتَبَ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ شَيْءٌ مِنْ كِتَابَتِهِ وَقَدْ رَوَاهُ الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ نَحْوَهُ.

گیا تو وہ غلام ہی رہے گا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اکثر صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے کہ مکاتب اس وقت تک غلام ہے جب تک اس کے ذمہ کچھ بھی باقی ہے۔ حجاج بن ارطاۃ نے عمرو بن شعیب سے اس کی مثل بیان کیا ہے۔

۱۲۷۰ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُومِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ نَبْهَانَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ عِنْدَ مُكَاتَبِ إِحْدَاكُنَّ مَا يُؤَدِّي فَلْتَحْتَجِبْ مِنْهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَمَعْنَى هٰذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ عَلَى التَّوَرُّعِ وَقَالُوا لَا يُعْتَقُ الْمُكَاتَبُ وَإِنْ كَانَ عِنْدَهُ مَا يُؤَدِّي حَتَّى يُؤَدِّيَ.

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی عورت کے مکاتب کے پاس اتنا مال ہو کہ وہ اپنی مکاتبت کی تمام رقم ادا کر سکے تو اس سے پردہ کرنا چاہیے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ علماء کے نزدیک اس کا مطلب تقویٰ و احتیاط ہے ورنہ جب تک وہ ادائیگی نہ کرے آزاد نہ ہوگا اگرچہ اس کے پاس اتنی رقم ہو۔

بَاب ۲۶ مَا جَاءَ إِذَا أَفْلَسَ لِلرَّجُلِ غَرِيمٌ فَيَجِدُ عِنْدَهُ مَتَاعَهُ

کوئی شخص مفلس مقروض کے پاس اپنا مال پائے تو کیا حکم ہے

۱۲۷۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ أَيُّمَا امْرِئٍ أَفْلَسَ وَوَجَدَ رَجُلٌ سِلْعَتَهُ عِنْدَهُ بِعَيْنِهَا فَهُوَ أَوْلَى بِهَا مِنْ غَيْرِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَمُرَةَ وَابْنِ عُمَرَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ هُوَ أُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ وَهُوَ قَوْلُ أَهْلِ الْكُوفَةِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مفلس ہو جائے پھر کوئی آدمی اپنا مال بعینہٖ اس کے پاس پائے تو وہ دوسروں کی نسبت اس مال کا زیادہ حقدار ہے۔ اس باب میں حضرت سمرہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے۔ اور بعض اہل علم کے نزدیک اس پر عمل ہے۔ امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں کچھ علماء فرماتے ہیں وہ دوسرے قرض خواہوں کے برابر ہے۔ اہل کوفہ کا یہی قول ہے۔

بَاب ۲۷ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ لِلْمُسْلِمِ أَنْ يَدْفَعَ إِلَى الذِّمِّيِّ الْخَمْرَ يَبِيعُهَا لَهُ

مسلمان کسی ذمی کو شراب بیچنے کیلئے نہ دے

۱۲۷۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ثَنَا عِيسَى بْنُ

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

يُونُسُ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانَ عِنْدَنَا خَمْرٌ لِيَتِيمٍ فَلَمَّا نَزَلَتِ الْمَائِدَةُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ وَقُلْتُ إِنَّهُ لِيَتِيمٍ قَالَ أَهْرِيقُوهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوُ هَذَا وَقَالَ بِهَذَا بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ وَكَرِهُوا أَنْ تُتَّخَذَ الْخَمْرُ خَلًّا وَإِنَّمَا كُرِهَ مِنْ ذَلِكَ وَاللَّهُ أَعْلَمُ أَنْ يَكُونَ الْمُسْلِمُ فِي بَيْتِهِ خَمْرٌ حَتَّى يَصِيرَ خَلًّا وَرَخَّصَ بَعْضُهُمْ فِي خَلِّ الْخَمْرِ إِذَا وُجِدَ قَدْ صَارَ خَلًّا.

فرماتے ہیں ہمارے پاس ایک یتیم کی شراب تھی۔ سورۂ مائدہ نازل ہوئی تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق سوال کیا اور عرض کیا کہ وہ ایک یتیم شخص کی ہے۔ آپ نے فرمایا اس کو بہا دو۔ اس باب میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ ابوسعید کی روایت حسن ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے متعدد طرق سے اس کے ہم معنی مروی ہے۔ بعض علماء اس کے قائل ہیں ان کے نزدیک شراب کو سرکہ بنانا مکروہ ہے۔ اور اسی وجہ سے مکروہ ہے واللہ اعلم کہ مسلمان کے گھر میں شراب رہے یہاں تک کہ وہ سرکہ بن جائے بعض علماء نے اجازت دی ہے جبکہ اسے سرکہ بنا ہوا پائیں۔

بَابٌ

۱۲۷۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ عَنْ شَرِيكٍ وَقَيْسٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدِّ الْأَمَانَةَ إِلَى مَنِ ائْتَمَنَكَ وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا الْحَدِيثِ وَقَالُوا إِذَا كَانَ لِلرَّجُلِ عَلَى آخَرَ شَيْءٌ فَذَهَبَ بِهِ فَوَقَعَ لَهُ عِنْدَهُ شَيْءٌ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَحْبِسَ عَنْهُ بِقَدْرِ مَا ذَهَبَ لَهُ عَلَيْهِ وَرَخَّصَ فِيهِ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِينَ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَقَالَ إِنْ كَانَ لَهُ عَلَيْهِ دَرَاهِمُ فَوَقَعَ لَهُ عِنْدَهُ دَنَانِيرُ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَحْبِسَ بِمَكَانِ دَرَاهِمِهِ إِلَّا أَنْ يَقَعَ عِنْدَهُ دَرَاهِمُهُ فَلَهُ حِينَئِذٍ أَنْ يَحْبِسَ مِنْ دَرَاهِمِهِ بِقَدْرِ مَا لَهُ عَلَيْهِ.

ادائیگی امانت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تمہارے پاس امانت رکھے اس کی امانت ادا کرو اور جو تم سے خیانت کرے اس سے بھی خیانت مت کرو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے بعض علماء اس حدیث کی طرف گئے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں جب کسی آدمی کی کوئی چیز دوسرے کے پاس امانت ہو اور وہ انکار کرے اس کے بعد اس کی کوئی چیز اس کے ہاتھ آجائے تو اس کے لئے جائز نہیں کہ اس چیز میں سے اتنا روک لے جتنا اس پہلے نے لیا ہے۔ بعض تابعین نے اس کی اجازت دی ہے سفیان ثوری رحمہ اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔ نیز فرماتے ہیں۔ اگر اس کے ذمہ دراہم ہوں اب اس کے ہاتھ اس کے دینار آجائیں تو وہ دراہم کے بدلے دینار روک نہ لے البتہ اگر اس کے قبضہ میں اس کے دراہم آجائیں تو ان میں سے اسی قدر روک سکتا ہے جتنے اس امانت والے کے ذمہ ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْعَارِيَةَ مُؤَدَّاةٌ

مستعار چیز قابل واپسی ہے

۱۲۷۴۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

حضرت امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ نے حجۃ الوداع کے خطبہ میں ارشاد فرمایا مستعار چیز

وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ الْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ وَالزَّعِيمُ غَارِمٌ وَالدَّيْنُ مَقْضِيٌّ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَمُرَةَ وَصَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ وَأَنَسٍ حَدِيثُ أَبِي أُمَامَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ.

١٢٦٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَى الْيَدِ مَا أَخَذَتْ حَتَّى تُؤَدِّيَ قَالَ قَتَادَةُ ثُمَّ نَسِيَ الْحَسَنُ فَقَالَ فَهُوَ أَمِينُكَ لَا ضَمَانَ عَلَيْهِ يَعْنِي الْعَارِيَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ إِلَى هَذَا وَقَالُوا يَضْمَنُ صَاحِبُ الْعَارِيَةِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لَيْسَ عَلَى صَاحِبِ الْعَارِيَةِ ضَمَانٌ إِلَّا أَنْ يُخَالِفَ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ وَبِهِ يَقُولُ إِسْحَاقُ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْاِحْتِكَارِ

١٢٦٦ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَضْلَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحْتَكِرُ إِلَّا خَاطِئٌ فَقُلْتُ لِسَعِيدٍ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ إِنَّكَ تَحْتَكِرُ قَالَ وَمَعْمَرٌ قَدْ كَانَ يَحْتَكِرُ وَإِنَّمَا رُوِيَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ كَانَ يَحْتَكِرُ الزَّيْتَ وَالْخَبَطَ وَنَحْوَ هَذَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَأَبِي أُمَامَةَ وَابْنِ عُمَرَ حَدِيثُ مَعْمَرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوا احْتِكَارَ الطَّعَامِ وَرَخَّصَ بَعْضُهُمْ فِي الِاحْتِكَارِ فِي غَيْرِ الطَّعَامِ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ

قابل واپسی ہے، ضامن ذمہ دار ہے اور قرض ادا کیا جائے۔ اس باب میں حضرت سمرہ، صفوان بن امیہ اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابو امامہ حسن ہے۔ حضرت ابو امامہ سے اس طریق کے علاوہ بھی مروی ہے۔

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چیز ہاتھ نے لی وہ اس پر واجب ہے یہاں تک کہ ادا کرے۔ قتادہ فرماتے ہیں۔ پھر حضرت حسن بھول گئے اور فرمایا وہ تیرا امین ہے اس پر کوئی ضمانت نہیں یعنی ادھار لینے والا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء اسی طرف گئے ہیں وہ فرماتے ہیں ادھار لینے والا ضامن ہوگا۔ امام شافعی اور احمد رحمہما اللہ بھی یہی فرماتے ہیں۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء فرماتے ہیں عاریتاً چیز لینے والے پر ضمانت نہیں مگر یہ کہ صاحب امانت کے قول کی مخالفت کرے۔ سفیان ثوری اور اہل کوفہ اسی کے قائل ہیں۔ امام اسحٰق بھی یہی فرماتے ہیں۔

ذخیرہ اندوزی

حضرت معمر بن عبد اللہ بن فضلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا گناہگار ہی ذخیرہ اندوزی کرتا ہے۔ محمد بن ابراہیم کہتے ہیں میں نے حضرت سعید بن مسیب سے پوچھا اے ابو محمد! آپ بھی تو ذخیرہ اندوزی کرتے ہیں انہوں نے فرمایا معمر بھی تو ذخیرہ اندوزی کرتے تھے۔ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے کہ آپ تیل اور چارے جیسے تیل وغیرہ کا احتکار کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت عمر، علی، ابو امامہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث معمر حسن صحیح ہے۔ علماء کا اسی پر عمل ہے انہوں نے کھانے کی چیزوں کی ذخیرہ اندوزی کو مکروہ کہا ہے۔ بعض علماء نے غیر طعام کی ذخیرہ اندوزی کی اجازت دی ہے۔ حضرت عبد اللہ بن مبارک فرماتے ہیں روئی اور بکری کی کھال یا اس قسم کی دوسری اشیاء کو

لَا بَأْسَ بِالْاِحْتِكَارِ فِي الْقُطْنِ وَالسِّخْتِيَانِ وَنَحْوِهٖ۔

ذخیرہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

ف:۔ غلہ کے علاوہ دوسری چیزوں میں ذخیرہ اندوزی نہیں غلہ میں ممانعت کی صورت یہ ہے کہ گرانی کے زمانہ میں غلہ خرید کر روک رکھنا اور بیچنا کہ لوگ خوب پریشان ہوں گے تو نہایت مہنگا بیچوں گا اگر یہ صورت نہ ہو تو کچھ حرج نہیں (بہار شریعت حصہ ۱۱ ص ۱۰۱) مترجم

بَابُ مَا جَاءَ فِي بَيْعِ الْمُحَفَّلَاتِ

دودھ روک کر جانور بیچنا

۱۲۶۷۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَسْتَقْبِلُوا السُّوقَ وَلَا تُحَفِّلُوا وَلَا يُنَفِّقْ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوا بَيْعَ الْمُحَفَّلَةِ وَهِيَ الْمُصَرَّاةُ لَا يَحْلُبُهَا صَاحِبُهَا أَيَّامًا أَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ لِيَجْتَمِعَ اللَّبَنُ فِي ضَرْعِهَا فَيَغْتَرَّ بِهَا الْمُشْتَرِي وَهٰذَا ضَرْبٌ مِنَ الْخَدِيعَةِ وَالْغَرَرِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجارتی قافلہ سے آگے جاکر خود سودا نہ کرو اور بیچنے کے لئے جانوروں کے تھنوں میں دودھ مت روکو اور ایک دوسرے کا بھاؤ تیز نہ کرو۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے۔ اور علماء کا اس پر عمل ہے انہوں نے ایسے جانور کو بیچنا مکروہ قرار دیا ہے جس کے تھنوں میں دودھ روکا جائے اور اس کا مالک اسے کئی دن نہ دوہے کہ تھنوں میں دودھ رکے رہے اور اس سے خریدار دھوکا کھائے یہ فریب اور دھوکہ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْيَمِينِ الْفَاجِرَةِ يُقْتَطَعُ بِهَا مَالُ الْمُسْلِمِ

مال مسلم ہڑپ کرنے کیلئے جھوٹی قسم کھانا

۱۲۶۸۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَقَالَ الْأَشْعَثُ فِيَّ وَاللهِ لَقَدْ كَانَ ذٰلِكَ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ مِنَ الْيَهُودِ أَرْضٌ فَجَحَدَنِي فَقَدَّمْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَكَ بَيِّنَةٌ فَقُلْتُ لَا فَقَالَ لِلْيَهُودِيِّ احْلِفْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِذًا يَحْلِفُ فَيَذْهَبُ بِمَالِي فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا الْآيَةَ إِلَى آخِرِهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَأَبِي مُوسَى وَأَبِي أُمَامَةَ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْأَنْصَارِيِّ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جھوٹی قسم کھائے تاکہ اس کے ذریعے کسی مسلمان کا مال ہڑپ کر جائے وہ اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملاقات کریگا کہ اس پر غضبناک ہوگا۔ اشعث بن قیس فرماتے ہیں اللہ کی قسم یہ تو میرے ہی متعلق ہے واقعہ یہ ہے کہ میرے اور ایک یہودی کے درمیان ایک زمین مشترک تھی اس نے (میرے حصے کا) انکار کیا تو میں اسے بارگاہ نبوی میں لے آیا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تمہارے پاس گواہ ہیں؟ میں نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے یہودی سے فرمایا قسم کھاؤ۔ میں نے عرض کیا حضور یہ تو قسم کھا کر میرا مال لے جائے گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی ان الذین یشترون بعہد اللہ وایمانہم ثمنا قلیلا الآیۃ (جو لوگ اللہ تعالیٰ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے تھوڑی (یعنی حقیر) قیمت لیتے ہیں ان کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں) اس باب میں حضرت وائل بن حجر، ابوموسیٰ، ابوامامہ بن ثعلبہ انصاری اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابن مسعود حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ إِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ

١٢٧٩ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ فَالْقَوْلُ قَوْلُ الْبَائِعِ وَالْمُبْتَاعُ بِالْخِيَارِ هٰذَا حَدِيثٌ مُرْسَلٌ عَوْنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ لَمْ يُدْرِكِ ابْنَ مَسْعُودٍ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْحَدِيثُ أَيْضًا وَهُوَ مُرْسَلٌ أَيْضًا قَالَ ابْنُ مَنْصُورٍ قُلْتُ لِأَحْمَدَ إِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ وَلَمْ تَكُنْ بَيِّنَةٌ قَالَ الْقَوْلُ مَا قَالَ رَبُّ السِّلْعَةِ أَوْ يَتَرَادَّانِ قَالَ إِسْحَاقُ كَمَا قَالَ وَكُلُّ مَنْ كَانَ الْقَوْلُ قَوْلَهُ فَعَلَيْهِ الْيَمِينُ وَقَدْ رُوِيَ نَحْوُ هٰذَا عَنْ بَعْضِ التَّابِعِينَ مِنْهُمْ شُرَيْحٌ ۔

بائع اور مشتری کا اختلاف

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بائع اور مشتری میں اختلاف ہو جائے تو بائع کا قول معتبر ہوگا اور مشتری کو اختیار ہے۔ یہ حدیث مرسل ہے۔ عون بن عبداللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔ بواسطہ قاسم بن عبدالرحمٰن بھی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے یہ بھی مرسل روایت ہے ابن منصور فرماتے ہیں میں نے احمد سے پوچھا اگر بائع اور مشتری میں اختلاف ہو جائے اور گواہ نہ ہوں تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا بیچنے والے کی بات معتبر ہے۔ یا دونوں اپنی اپنی بات واپس لے لیں نیز امام اسحاق فرماتے ہیں جس کا صرف قول ہوگا اسے قسم کھانی پڑے گی بعض تابعین سے جن میں شریح بھی ہیں یہی منقول ہے ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ

١٢٨٠ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَطَّارُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ عَنْ إِيَاسِ بْنِ عَبْدٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْمَاءِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَبُهَيْسَةَ عَنْ أَبِيهَا وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ وَأَنَسٍ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو وَحَدِيثُ إِيَاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُمْ كَرِهُوا بَيْعَ الْمَاءِ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي بَيْعِ الْمَاءِ مِنْهُمُ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ ۔

١٢٨١ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُمْنَعَ بِهِ الْكَلَأُ هٰذَا

ضرورت سے زائد پانی بیچنا

حضرت ایاس بن عبداللہ مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی بیچنے سے منع فرمایا اس باب میں حضرت جابر، بہیسہ بواسطہ والد، ابوہریرہ، عائشہ، انس اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث ایاس حسن صحیح ہے۔ اکثر اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ پانی بیچنا مکروہ ہے۔ ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ بعض علماء نے پانی بیچنے کی اجازت دی ہے ۔

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ بھی ان میں شامل ہیں ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زائد پانی نہ روکا جائے تاکہ گھاس میں کمی نہ ہو۔ یہ حدیث حسن

حديث حسن صحيح

باب ما جاء في كراهية عسب الفحل

١٢٨٢ - حدثنا أحمد بن منيع وأبو عمار قالا ثنا إسماعيل بن علية ثنا علي بن الحكم عن نافع عن ابن عمر قال نهى النبي صلى الله عليه وسلم عن عسب الفحل وفي الباب عن أبي هريرة وأنس وأبي سعيد حديث ابن عمر حسن صحيح والعمل على هذا عند بعض أهل العلم وقد رخص قوم في قبول الكرامة على ذلك.

١٢٨٣ - حدثنا عبدة بن عبد الله الخزاعي البصري ثنا يحيى بن آدم عن إبراهيم بن حميد الرؤاسي عن هشام بن عروة عن محمد بن إبراهيم التيمي عن أنس بن مالك أن رجلا من كلاب سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن عسب الفحل فنهاه فقال يا رسول الله إنا نطرق الفحل فنكرم فرخص له في الكرامة هذا حديث حسن غريب لا نعرفه إلا من حديث إبراهيم بن حميد عن هشام بن عروة.

باب ما جاء في ثمن الكلب

١٢٨٤ - حدثنا قتيبة ثنا الليث عن ابن شهاب ح وثنا سعيد بن عبد الرحمن المخزومي وغير واحد قالوا ثنا سفيان بن عيينة عن الزهري عن أبي بكر بن عبد الرحمن عن أبي مسعود الأنصاري قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ثمن الكلب ومهر البغي وحلوان الكاهن هذا حديث حسن صحيح.

١٢٨٥ - حدثنا محمد بن رافع ثنا عبد الرزاق ثنا معمر عن يحيى بن أبي كثير عن إبراهيم بن عبد الله

صحیح ہے۔

جفتی کرانے کی اجرت لینا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جفتی کرانے کی اجرت سے منع فرمایا اس باب میں حضرت ابوہریرہ، انس اور ابوسعید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔ بعض علماء کے نزدیک اس پر عمل ہے۔ ایک جماعت نے (مقرر کئے بغیر) انعام قبول کرنے کی اجازت دی ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قبیلہ کلاب کے ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جفتی کرانے کی اجرت کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے اسے منع فرمادیا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم نر جانور لوگوں کو عاریۃً دیتے ہیں پھر لوگ خود ہی بطور انعام کچھ دیتے ہیں اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انعام لینے کی اجازت دے دی یہ حدیث غریب ہے، ہم اسے صرف ابراہیم بن حمید کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

کتے کی قیمت

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کتے کی قیمت، زانیہ کی کمائی اور نجومی کی اجرت سے منع فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سینگی

بن قارظ عن السائب بن يزيد عن رافع بن خديج أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كسب الحجام خبيث ومهر البغي خبيث وثمن الكلب خبيث وفي الباب عن عمر وابن مسعود وجابر وأبي هريرة وابن عباس وابن عمر وعبد الله بن جعفر حديث رافع حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند أكثر أهل العلم كرهوا ثمن الكلب وهو قول الشافعي وأحمد وإسحاق وقد رخص بعض أهل العلم في ثمن كلب الصيد.

کھینچنے والے کی کمائی ناپاک ہے زانیہ کی اجرت ناپاک ہے اور کتے کی قیمت ناپاک ہے۔ اس باب میں حضرت عمر، ابن مسعود، جابر، ابوہریرہ، ابن عباس، ابن عمر اور عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث رافع حسن صحیح ہے۔ اکثر علماء کا اس پر عمل ہے کہ کتے کی قیمت مکروہ ہے۔ امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں۔

بعض اہل علم نے شکاری کتے کی قیمت کی اجازت دی ہے۔

باب ما جاء في كسب الحجام

سینگی لگانے والے کی کمائی

۱۲۸۶ - حدثنا قتيبة عن مالك بن أنس عن ابن شهاب عن ابن محيصة أخي بني حارثة عن أبيه أنه استأذن النبي صلى الله عليه وسلم في إجارة الحجام فنهاه عنها فلم يزل يسأله ويستأذنه حتى قال اعلفه ناضحك وأطعمه رقيقك وفي الباب عن رافع بن خديج وأبي جحيفة وجابر والسائب حديث محيصة حديث حسن والعمل على هذا عند أهل العلم وقال أحمد إن سألني حجام نهيته وآخذ بهذا الحديث.

بنو حارثہ کے بھائی ابن محیصہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سینگی کھینچنے کی اجرت لینے کی اجازت چاہی آپ نے انہیں اس سے منع فرمایا لیکن وہ مسلسل آپ سے اس کے متعلق پوچھتے اور اجازت طلب کرتے رہے یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے پانی کھینچنے والے اونٹ کو چارہ کھلاؤ اور اپنے غلام کو کھلا دو۔ اس باب میں حضرت رافع بن خدیج، ابوجحیفہ، جابر اور سائب رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث محیصہ حسن ہے۔ بعض اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ امام احمد فرماتے ہیں اگر سینگی کھینچنے والا مجھ سے اجرت مانگے تو میں اسے منع کر دوں گا۔ انہوں نے اسی حدیث سے استدلال کیا۔

باب ما جاء من الرخصة في كسب الحجام

سینگی لگانے کی اجرت لینے کی اجازت

۱۲۸۷ - حدثنا علي بن حجر حدثنا إسماعيل بن جعفر عن حميد قال سئل أنس عن كسب الحجام فقال أنس احتجم رسول الله صلى الله عليه وسلم وحجمه أبو طيبة فأمر له بصاعين من طعام وكلم أهله فوضعوا عنه من خراجه وقال إن أفضل ما تداويتم به الحجامة أو إن من أمثل دوائكم

حمید سے روایت ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سینگی لگانے والے کی اجرت کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی کھنچوائی اور ابوطیبہ نے کھینچی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کیلئے دو صاع غلہ کا حکم دیا اور ان کے مالکوں سے آپ نے گفتگو فرمائی چنانچہ انہوں نے ابوطیبہ کے خراج سے کچھ کم کر دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہارے لئے بہترین علاج سینگی لگوانا ہے یا فرمایا بہترین دوائی

الْحِجَامَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ فِي كَسْبِ الْحَجَّامِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ ۔

سینگی لگواتے۔ اس باب میں حضرت علی، ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث انس صحیح ہے بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء نے سینگی لگانے کی کمائی کو جائز کہا ہے۔ امام شافعی بھی اسی کے قائل ہیں۔

باب ٦٦ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ

کتے اور بلی کی قیمت لینا

١٢٨٨ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ هَذَا حَدِيثٌ فِي إِسْنَادِهِ اضْطِرَابٌ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ جَابِرٍ وَاضْطَرَبُوا عَلَى الْأَعْمَشِ فِي رِوَايَةِ هَذَا الْحَدِيثِ وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ ثَمَنَ الْهِرِّ وَرَخَّصَ فِيهِ بَعْضُهُمْ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ وَرَوَى ابْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے اور بلی کی قیمت لینے سے منع فرمایا۔ اس حدیث کی سند میں اضطراب ہے۔ یہ حدیث اعمش سے بواسطہ ان کے بعض اصحاب حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔ اس حدیث کی روایت میں اعمش پر راویوں کا اضطراب ہے۔ علماء کی ایک جماعت نے بلی کی قیمت لینا مکروہ کہا ہے۔ جب کہ بعض نے اس کی اجازت دی ہے۔ امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔ ابن فضیل نے بواسطہ اعمش اور ابن حازم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس طریق کے علاوہ بھی روایت کیا ہے۔

١٢٨٩ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا عُمَرُ بْنُ زَيْدٍ الصَّنْعَانِيُّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الْهِرِّ وَثَمَنِهِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَعُمَرُ بْنُ زَيْدٍ لَا نَعْرِفُ كَبِيرَ أَحَدٍ رَوَى عَنْهُ غَيْرَ عَبْدِ الرَّزَّاقِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلی اور اس کی قیمت کھانے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ عبدالرزاق کے علاوہ کوئی دوسرا ایسا عالم ہمارے علم میں نہیں جس نے عمرو بن زید سے روایت کیا ہو۔

بَابٌ

١٢٩٠ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَزِّمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ إِلَّا كَلْبَ الصَّيْدِ هَذَا حَدِيثٌ لَا يَصِحُّ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَأَبُو الْمُهَزِّمِ اسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ سُفْيَانَ وَتَكَلَّمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شکاری کتے کے علاوہ کتے کی قیمت لینے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث اس طریق سے صحیح نہیں۔ ابو المہزم کا نام یزید بن سفیان ہے

فِيهِ شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ وَرُوِيَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوُ هٰذَا وَلَا يَصِحُّ إِسْنَادُهُ أَيْضًا۔

شعبہ بن حجاج نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی اسی کی مثل مرفوعاً مروی ہے۔ اس کی سند بھی صحیح نہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الْمُغَنِّيَاتِ

گانے والی لونڈیوں کی خرید و فروخت منع ہے

۱۲۹۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيعُوا الْقَيْنَاتِ وَلَا تَشْتَرُوهُنَّ وَلَا تُعَلِّمُوهُنَّ وَلَا خَيْرَ فِي تِجَارَةٍ فِيهِنَّ وَثَمَنُهُنَّ حَرَامٌ فِي مِثْلِ هٰذَا أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ حَدِيثُ أَبِي أُمَامَةَ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ وَضَعَّفَهُ وَهُوَ شَامِيٌّ۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گانے والی لونڈیوں کو نہ بیچو نہ خریدو اور نہ ہی انہیں گانا سکھاؤ ان کی تجارت میں کوئی بھلائی نہیں اور ان کی قیمت حرام ہے۔ اسی قسم کی تجارت کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی "ومن الناس من یشتری لہو الحدیث الخ"۔ اس باب میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ حدیث ابوامامہ کو ہم صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ بعض علماء نے علی بن یزید کے بارے میں کلام کیا اور انہیں ضعیف کہا وہ شامی ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَ الْأَخَوَيْنِ أَوْ بَيْنَ الْوَالِدَةِ وَوَلَدِهَا فِي الْبَيْعِ

غلام بیچتے وقت دو بھائیوں یا ماں بیٹے میں تفریق کرنا

۱۲۹۲۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ الشَّيْبَانِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي حُيَيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ وَالِدَةٍ وَوَلَدِهَا فَرَّقَ اللّٰهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَحِبَّتِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جس شخص نے ماں اور بیٹے کے درمیان تفریق کی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے اور اس کے عزیزوں کے درمیان تفریق کرے گا۔ یہ حدیث غریب ہے۔

۱۲۹۳۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ وَهَبَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامَيْنِ أَخَوَيْنِ فَبِعْتُ أَحَدَهُمَا فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے دو غلام بطور ہدیہ عطا فرمائے جو آپس میں بھائی تھے۔ میں نے ان میں سے ایک کو بیچ دیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا اے علی! تمہارا ایک غلام کیا ہوا؟

وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ مَا فَعَلَ غُلَامُكَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ رُدَّهُ رُدَّهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ التَّفْرِيقَ بَيْنَ السَّبْيِ فِي الْبَيْعِ وَرَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي التَّفْرِيقِ بَيْنَ الْمُوَلَّدِينَ الَّذِينَ وُلِدُوا فِي أَرْضِ الْإِسْلَامِ وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ وَرُوِيَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ فَرَّقَ بَيْنَ وَالِدَةٍ وَوَلَدِهَا فِي الْبَيْعِ فَقِيلَ لَهُ فِي ذٰلِكَ فَقَالَ إِنِّي قَدِ اسْتَأْذَنْتُهَا فِي ذٰلِكَ فَرَضِيَتْ۔

فرماتے ہیں میں نے واقعہ سنایا تو آپ نے فرمایا اسے واپس لو (دو مرتبہ فرمایا) یہ حدیث حسن غریب ہے بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء نے قیدیوں کو بیچتے وقت تفریق کو بھی مکروہ کہا ہے۔ لیکن بعض علماء نے ان قیدیوں کو جو سرزمین اسلام میں پیدا ہوئے جدا کرنے کی اجازت دی ہے۔ پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔ ابراہیم سے منقول ہے انہوں نے ماں بیٹے کو بیچتے وقت جدا کیا تو آپ سے اس بارے میں پوچھا گیا۔ آپ نے فرمایا میں نے اس عورت سے اس کے متعلق اجازت لی اور وہ اس پر راضی ہو گئی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ يَشْتَرِي الْعَبْدَ وَيَسْتَغِلُّهُ ثُمَّ يَجِدُ بِهِ عَيْبًا

غلام خریدنا پھر نفع کے بعد عیب پر مطلع ہونا

١٢٩٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ وَأَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ مَخْلَدِ بْنِ خُفَافٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى أَنَّ الْخَرَاجَ بِالضَّمَانِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ خراج ضمانت کے سبب ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور اس کے علاوہ بھی مروی ہے اور علماء کے نزدیک اسی پر عمل ہے

١٢٩٥۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى أَنَّ الْخَرَاجَ بِالضَّمَانِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ وَاسْتَغْرَبَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ هٰذَا الْحَدِيثَ مِنْ حَدِيثِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ وَقَدْ رَوَى مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ الزَّنْجِيُّ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ وَرَوَاهُ جَرِيرٌ عَنْ هِشَامٍ أَيْضًا وَحَدِيثُ جَرِيرٍ يُقَالُ تَدْلِيسٌ دَلَّسَ فِيهِ جَرِيرٌ لَمْ يَسْمَعْهُ مِنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ وَتَفْسِيرُ الْخَرَاجِ بِالضَّمَانِ هُوَ الرَّجُلُ الَّذِي يَشْتَرِي الْعَبْدَ فَيَسْتَغِلُّهُ ثُمَّ يَجِدُ بِهِ عَيْبًا فَيَرُدُّهُ عَلَى الْبَائِعِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ خراج، ضمانت کے سبب ہے یہ حدیث ہشام بن عروہ کی روایت سے صحیح غریب ہے امام بخاری نے عمر بن علی کی روایت سے اسے غریب کہا ہے۔ حالانکہ مسلم بن خالد زنجی نے اسے ہشام بن عروہ سے روایت کیا۔ جریر نے بھی ہشام سے روایت کیا۔ کہا گیا ہے کہ جریر کی روایت میں تدلیس ہے انہوں نے ہشام بن عروہ سے نہیں سنا۔ ضمانت کے سبب خراج کا مطلب یہ ہے۔ کہ ایک شخص نے غلام خریدا اور اس سے نفع اٹھایا پھر اس میں عیب نظر آیا تو بیچنے والے کو واپس کر دے نفع خریدار کے

فَاِنَّهٗ لَيْسَ لِلْمُشْتَرِیْ لِاَنَّ الْعَبْدَ لَوْ هَلَكَ مِنْ مَالِ الْمُشْتَرِیْ وَنَحْوُ هٰذَا مِنَ الْمَسَائِلِ يَكُوْنُ فِيْهِ الْخَرَاجُ بِالضَّمَانِ.

بَابُ مَاجَاءَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِيْ اَكْلِ الثَّمَرَةِ لِلْمَارِّ بِهَا

١٢٩٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي الشَّوَارِبِ نَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ دَخَلَ حَائِطًا فَلْيَاْكُلْ وَلَا يَتَّخِذْ خُبْنَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَبَّادِ بْنِ شُرَحْبِيْلَ وَرَافِعِ بْنِ عَمْرٍو وَعُمَيْرٍ مَوْلٰى اٰبِي اللَّحْمِ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ سُلَيْمٍ وَقَدْ رَخَّصَ فِيْهِ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لِابْنِ السَّبِيْلِ فِيْ اَكْلِ الثِّمَارِ وَكَرِهَهٗ بَعْضُهُمْ اِلَّا بِالثَّمَنِ.

١٢٩٧ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ فَقَالَ مَنْ اَصَابَ مِنْهُ مِنْ ذِيْ حَاجَةٍ غَيْرَ مُتَّخِذٍ خُبْنَةً فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

١٢٩٨ - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ الْخُزَاعِيُّ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ صَالِحِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيْ عَنْ رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كُنْتُ اَرْمِيْ نَخْلَ الْاَنْصَارِ فَاَخَذُوْنِيْ فَذَهَبُوْا بِيْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَافِعُ لِمَ تَرْمِيْ نَخْلَهُمْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْجُوْعُ قَالَ لَا تَرْمِ وَكُلْ مَا وَقَعَ اَشْبَعَكَ اللّٰهُ وَاَرْوَاكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ.

لئے ہوگا اس لئے کہ اگر غلام ہلاک ہوتا تو خریدار کا مال ضائع ہوتا۔ اس قسم کے دوسرے مسائل جن میں ضمانت کے سبب سے خراج ہے یہی صورت ہے۔

مسافر کا راستہ کے باغ سے پھل کھانا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی باغ میں داخل ہو تو کھا سکتا ہے لیکن باندھ کر نہ لے جائے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو، عباد بن شرحبیل، رافع بن عمرو، عمیر مولیٰ ابی لحم اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں حدیث ابن عمر غریب ہے۔ اس طریق سے ہم اسے صرف یحییٰ بن سلیم کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ بعض علماء نے مسافر کو پھل کھانے کی اجازت دی ہے البتہ بعض نے قیمت ادا کئے بغیر (کھانے کو) مکروہ کہا ہے۔

عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے لٹکے ہوئے پھلوں کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا جو ضرورت مند (بھوکا) اس سے کھائے اور باندھ کر نہ لے جائے تو اسے کوئی ڈر نہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت رافع بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں میں انصار کی کھجوروں پر پتھر مار رہا تھا۔ وہ مجھے پکڑ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے آپ نے پوچھا اے رافع! تم ان کی کھجوروں پر پتھر کیوں مار رہے تھے۔ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! بھوک کے سبب آپ نے فرمایا پتھر نہ مارو جو گر جائے کھا لیا کرو اللہ تعالیٰ تمہیں سیر و سیراب کرے گا۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الثُّنْيَا

خرید و فروخت میں استثناء کی ممانعت

۱۲۹۹۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ الْبَغْدَادِيُّ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ أَخْبَرَنِي سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَالثُّنْيَا إِلَّا أَنْ تُعْلَمَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیع محاقلہ، مزابنہ مخابرہ اور غیر معلوم چیز کی استثناء سے منع فرمایا یہ حدیث حسن صحیح اس طریق یعنی بواسطہ یونس بن عبید عطاء، حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت سے غریب ہے۔

ف: محاقلہ اور مزابنہ کی تعریف حدیث ۱۲۲۲ میں گزر چکی ہے مخابرہ زمین بٹائی پر دینے کو کہتے ہیں۔ (مترجم)

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الطَّعَامِ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ

قبضہ سے پہلے غلہ بیچنا

۱۳۰۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَأَحْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ مِثْلَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوا بَيْعَ الطَّعَامِ حَتَّى يَقْبِضَهُ الْمُشْتَرِي وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِيمَنِ ابْتَاعَ شَيْئًا مِمَّا لَا يُكَالُ وَلَا يُوزَنُ مِمَّا لَا يُؤْكَلُ وَلَا يُشْرَبُ أَنْ يَبِيعَهُ قَبْلَ أَنْ يَسْتَوْفِيَهُ وَإِنَّمَا التَّشْدِيدُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي الطَّعَامِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غلہ خریدے وہ اسے قبضہ کرنے سے پہلے نہ بیچے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میرا خیال ہے کہ ہر چیز کا یہی حکم ہے۔ اس باب میں حضرت جابر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے اکثر علماء کا اس پر عمل ہے انہوں نے خریدار کے قبضہ کرنے سے پہلے بیچنے کو مکروہ کہا ہے۔ بعض علماء نے قبضہ سے پہلے ایسی اشیاء کے بیچنے کی اجازت دی ہے جن کا وزن اور ناپ بھی نہیں ہوتا اور نہ ہی وہ کھائی پی جاتی ہیں۔ علماء کے نزدیک صرف کھانے پینے کی چیزوں میں سختی ہے۔ امام احمد اور اسحاق کا یہی قول ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْبَيْعِ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ

اپنے بھائی کے سودے پر سودا کرنا

۱۳۰۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا يَخْطُبْ بَعْضُكُمْ عَلَى خِطْبَةِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرے اور نہ کوئی دوسرے کے پیغام

بعض. وفي الباب عن أبي هريرة وسمرة. حديث ابن عمر حديث حسن صحيح وروي عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال لا يسوم الرجل على سوم أخيه ومعنى البيع في هذا الحديث عن النبي صلى الله عليه وسلم عند بعض أهل العلم هو السوم.

نکاح پر نکاح کا پیغام بھیجے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور سمرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کوئی آدمی اپنے بھائی کی قیمت پر قیمت نہ لگائے بعض علماء کے نزدیک اس حدیث میں بیع سے قیمت لگانا مراد ہے۔

باب ما جاء في بيع الخمر والنهي عن ذلك

شراب بیچنے کی ممانعت

١٣٠٢ - حدثنا حميد بن مسعدة ثنا المعتمر بن سليمان قال سمعت ليثا يحدث عن يحيى بن عباد عن أنس عن أبي طلحة أنه قال يا نبي الله إني اشتريت خمرا لأيتام في حجري قال أهرق الخمر واكسر الدنان. وفي الباب عن جابر وعائشة وأبي سعيد وابن مسعود وابن عمر وأنس. حديث أبي طلحة روى الثوري هذا الحديث عن السدي عن يحيى بن عباد عن أنس أن أبا طلحة كان عنده وهذا أصح من حديث الليث.

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے اپنے زیر نگرانی یتیموں کے لئے کچھ شراب خریدی تھی (اور ابھی حرام نہیں ہوئی تھی) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے بہا دو اور مٹکے توڑ دو۔ اس باب میں جابر، عائشہ، ابوسعید، ابن مسعود، ابن عمر اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔ ثوری نے حدیث ابوطلحہ بواسطہ سدی اور یحییٰ بن عباد حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ابوطلحہ ان کے پاس تھے اور یہ حدیث لیث کی روایت سے اصح ہے۔

١٣٠٣ - حدثنا محمد بن بشار ثنا يحيى بن سعيد ثنا سفيان عن السدي عن يحيى بن عباد عن أنس بن مالك قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم أيتخذ الخمر خلا قال لا. هذا حديث حسن صحيح.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کیا شراب کا سرکہ بنایا جائے آپ نے فرمایا "نہیں" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٣٠٤ - حدثنا عبد الله بن منير قال سمعت أبا عاصم عن شبيب بن بشر عن أنس بن مالك قال لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم في الخمر عشرة عاصرها ومعتصرها وشاربها وحاملها والمحمولة إليه وساقيها وبائعها وآكل ثمنها والمشتري لها والمشتراة له. هذا حديث غريب من حديث أنس وقد روي نحو هذا عن ابن عباس وابن مسعود وابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کے بارے میں دس آدمیوں پر لعنت فرمائی۔ شراب نچوڑنے والا، نچڑوانے والا، پینے والا، اٹھانے والا، جس کے لئے اٹھائی جائے، پلانے والا، بیچنے والا، اس کی قیمت کھانے والا، خریدنے والا اور جس کے لئے خریدی جائے۔ یہ حدیث، حضرت انس کی روایت سے غریب ہے۔ حضرت ابن عباس، ابن مسعود اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی اس کی مثل مروی ہے۔

باب ما جاء في احتلاب المواشي بغير إذن الأرباب

۱۳۰۵ - حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ عَلَى مَاشِيَةٍ فَإِنْ كَانَ فِيهَا صَاحِبُهَا فَلْيَسْتَأْذِنْهُ فَإِنْ أَذِنَ لَهُ فَلْيَحْتَلِبْ وَلْيَشْرَبْ وَلَا يَحْمِلْ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَبِي سَعِيدٍ حَدِيثُ سَمُرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ سَمَاعُ الْحَسَنِ مِنْ سَمُرَةَ صَحِيحٌ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيثِ فِي رِوَايَةِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ وَقَالُوا إِنَّمَا يُحَدِّثُ عَنْ صَحِيفَةِ سَمُرَةَ.

مالک کی اجازت بغیر دودھ دوہنا

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی (کسی) کے جانوروں پر گزرے تو اگر ان کا مالک موجود ہو اور وہ اجازت (بھی) دے دے تو اس کا دودھ دوہ کر پیئے اور اگر وہاں کوئی نہ ہو تو تین مرتبہ آواز دے اگر جواب آئے تو اس سے اجازت لے اگر کوئی جواب نہ دے تو دودھ دوہ کر پیئے لیکن ساتھ نہ لے جائے اس باب میں حضرت ابن عمر اور ابوسعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث سمرہ حسن غریب صحیح ہے اور بعض علماء کا اس پر عمل ہے۔ امام احمد اور اسحاق اس کے قائل ہیں۔ علی بن مدینی فرماتے ہیں حسن کا سمرہ سے سماع صحیح ہے بعض محدثین نے حسن کی سمرہ سے روایت میں کلام کیا ہے اور فرمایا کہ وہ سمرہ کے صحیفے سے روایت کرتے ہیں

باب ما جاء في بيع جلود الميتة والأصنام

۱۳۰۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيرِ وَالْأَصْنَامِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ شُحُومَ الْمَيْتَةِ فَإِنَّهُ يُطْلَى بِهَا السُّفُنُ وَيُدْهَنُ بِهَا الْجُلُودُ وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ قَالَ لَا هُوَ حَرَامٌ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ قَاتَلَ اللَّهُ الْيَهُودَ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيْهِمُ الشُّحُومَ فَأَجْمَلُوهُ ثُمَّ بَاعُوهُ فَأَكَلُوا ثَمَنَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ.

مردار کی کھال اور بتوں کا بیچنا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فتح مکہ کے سال مکہ مکرمہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا اللہ اور اس کے رسول (جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم) نے شراب، مردار، خنزیر اور بتوں کی خرید و فروخت حرام فرمائی۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ مردار کی چربی کا کیا حکم ہے کیونکہ اس سے کشتیوں پر ملا جاتا ہے اور چمڑوں پر بطور تیل استعمال کی جاتی ہے۔ اور لوگ اس سے چراغ جلاتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "نہیں" یہ بھی حرام ہے اس کے بعد آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ یہود کو ہلاک کرے اللہ تعالیٰ نے ان پر چربی حرام کی تو انہوں نے اسے پگھلایا پھر بیچا اور اس کی قیمت کھا گئے اس باب میں حضرت عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں حدیث جابر حسن صحیح ہے اور اہل علم کے نزدیک اسی پر عمل ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الرُّجُوعِ مِنَ الْهِبَةِ

١٣٠٧ ۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ نَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يُعْطِيَ عَطِيَّةً فَيَرْجِعَ فِيهَا إِلَّا الْوَالِدَ فِيمَا يُعْطِي وَلَدَهُ ۔

١٣٠٨ ۔ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ طَاؤُسًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ يَرْفَعَانِ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ قَالُوا مَنْ وَهَبَ هِبَةً لِذِي رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَرْجِعَ فِي هِبَتِهِ وَمَنْ وَهَبَ هِبَةً لِغَيْرِ ذِي رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَلَهُ أَنْ يَرْجِعَ فِيهَا مَا لَمْ يُثَبْ مِنْهَا وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يُعْطِيَ عَطِيَّةً فَيَرْجِعَ فِيهَا إِلَّا الْوَالِدَ فِيمَا يُعْطِي وَلَدَهُ وَاحْتَجَّ الشَّافِعِيُّ بِحَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يُعْطِيَ عَطِيَّةً فَيَرْجِعَ فِيهَا إِلَّا الْوَالِدَ فِيمَا يُعْطِي وَلَدَهُ ۔

ہبہ واپس لینے کی ممانعت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صفات ذمیمہ کا اپنانا ہمارے (مسلمانوں کے) شایان شان نہیں ہبہ کی ہوئی چیز واپس لینے والا اس کتے کی مثل ہے جو اپنی قے چاٹ لے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی کو جائز نہیں کہ عطیہ دے کر واپس لے البتہ باپ اپنے بیٹے کو عطیہ دے کر واپس لے سکتا ہے۔

محمد بن بشار نے بواسطہ ابن ابی عدی حسین معلم عمرو بن شعیب اور طاؤس، حضرت ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے یہ حدیث مرفوعاً روایت کی۔ حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں جو شخص اپنے محرم رشتہ دار کو عطیہ دے اسے واپس لوٹانے کا کوئی حق نہیں، اور کسی غیر کو دیا تو واپس لے سکتا ہے بشرطیکہ اس کا بدلہ نہ لیا ہو، سفیان ثوری رحمہ اللہ کا یہی قول ہے امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ کسی کے لئے دیا ہوا عطیہ واپس لینا جائز نہیں البتہ والد اپنے بیٹے کو عطیہ دے تو واپس لے سکتا ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی مرفوع حدیث سے استدلال کیا کہ باپ کے علاوہ کوئی دوسرا شخص عطیہ دے کر واپس نہیں لے سکتا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعَرَايَا وَالرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ

١٣٠٩ ۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ

عرایا اور اسکی اجازت

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ

النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ إِلَّا أَنَّهُ قَدْ أَذِنَ لِأَهْلِ الْعَرَايَا أَنْ يَبِيعُوهَا بِمِثْلِ خَرْصِهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ حَدِيثُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ هَكَذَا رَوَى مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ هَذَا الْحَدِيثَ وَرَوَى أَيُّوبُ وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ.

سے منع فرمایا البتہ عرایا والوں کو اندازہ کے مطابق بیچنے کی اجازت دی۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور جابر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ محمد بن اسحاق نے زید بن ثابت کی روایت اسی طرح بیان کی ایوب، عبیداللہ بن عمر اور مالک بن انس نے بواسطہ نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا اس اسناد سے بواسطہ ابن عمر حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ وسق (ساٹھ صاع) سے کم میں عرایا کی اجازت دی ہے یہ روایت محمد بن اسحاق کی روایت سے اصح ہے۔

نوٹ:۔ عرایا یہ ہے کہ کوئی شخص کسی کو اپنے باغ میں سے کھجور عاریتاً کھانے کے لئے دے پھر اس کو موہوب لہ کا آنا جانا دشوار گزرے تو وہ اس کے بدلے اس کو اتاری ہوئی کھجوریں دے دے۔ (از لمعات، مترجم)

۱۳۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ مَوْلَى ابْنِ أَحْمَدَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْخَصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ أَوْ كَذَا.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانچ وسق یا اس سے کم ہونے کی صورت میں عرایا کو بیچنے کی اجازت دی ہے۔

۱۳۱۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ نَحْوَهُ وَرُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْخَصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا فِي خَمْسَةِ أَوْسُقٍ أَوْ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ

امام مالک رحمہ اللہ سے بھی یہ حدیث مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عرایا کے پانچ وسق یا اس سے کم کو بیچنے کی اجازت فرمائی۔

۱۳۱۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْخَصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ وَقَالُوا إِنَّ الْعَرَايَا مُسْتَثْنَاةٌ مِنْ جُمْلَةِ نَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ نَهَى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَاحْتَجُّوا بِحَدِيثِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَحَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَالُوا لَهُ أَنْ يَشْتَرِيَ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اندازہ کے بدلے عرایا کے بیچنے کی اجازت فرمائی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حدیث ابی ہریرہ حسن صحیح ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک اس پر عمل ہے امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی ان میں شامل ہیں۔ وہ فرماتے ہیں بیع عرایا ممنوعہ سودوں مثلاً بیع محاقلہ اور مزابنہ (وغیرہ) سے مستثنیٰ ہے۔ ان علماء نے حضرت زید بن ثابت اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما کی روایت سے استدلال

مَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ وَمَعْنٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ التَّوْسِعَةَ عَلَيْهِمْ فِيْ هٰذَا لِاَنَّهُمْ شَكَوْا اِلَيْهِ وَقَالُوْا لَا نَجِدُ مَا نَشْتَرِيْ مِنَ التَّمْرِ اِلَّا بِالتَّمْرِ فَرَخَّصَ لَهُمْ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ اَنْ يَّشْتَرُوْهَا فَيَاْكُلُوْهَا رُطَبًا

لیکن شرط یہ ہے کہ پانچ وسق سے کم ہو بعض علماء کے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے سہولت کا ارادہ فرمایا کیونکہ انہوں نے شکایت کی کہ ہم کھجور کے بدلے پھل خریدنے کیلئے کھجوریں نہیں پا سکتے ہیں۔ لہٰذا آپ نے انہیں اجازت دے دی کہ پانچ وسق سے کم ہونے کی صورت میں خرید لیا کریں تاکہ تازہ کھجوریں کھائیں

۱۳۱۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ كَثِيْرٍ نَا بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ مَوْلٰى بَنِيْ حَارِثَةَ اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ وَسَهْلَ بْنَ اَبِيْ حَثْمَةَ حَدَّثَاهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْمُزَابَنَةِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ اِلَّا لِاَصْحَابِ الْعَرَايَا فَاِنَّهُ قَدْ اَذِنَ لَهُمْ وَعَنْ بَيْعِ الْعِنَبِ بِالزَّبِيْبِ وَعَنْ كُلِّ ثَمَرٍ بِخَرْصِهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

رافع بن خدیج اور سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیع مزابنہ یعنی کچے پھل خشک کھجوروں کے بدلے میں بیچنے سے منع فرمایا لیکن عرایا والوں کو اس کی اجازت دی۔ نیز آپ نے تازہ انگور کے بدلے خشک انگور بیچنے اور تخمینہ کے ساتھ کسی قسم کا پھل بیچنے سے (بھی) منع فرمایا۔

یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ النَّجْشِ

دلالی میں قیمت زیادہ لگانا

۱۳۱۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَاَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قُتَيْبَةُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنَاجَشُوْا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاَنَسٍ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوا النَّجْشَ اَنْ يَّاْتِيَ الرَّجُلُ الَّذِيْ يُبْصِرُ السِّلْعَةَ اِلٰى صَاحِبِ السِّلْعَةِ فَيَسْتَامُ بِاَكْثَرَ مِمَّا تَسْوٰى وَذٰلِكَ عِنْدَمَا يَحْضُرُهُ الْمُشْتَرِيْ يُرِيْدُ اَنْ يَّغْتَرَّ الْمُشْتَرِيْ بِهٖ وَلَيْسَ مِنْ رَاْيِهِ الشِّرَاءُ اِنَّمَا يُرِيْدُ اَنْ يَّخْدَعَ الْمُشْتَرِيَ بِمَا يَسْتَامُ وَهٰذَا ضَرْبٌ مِّنَ الْخَدِيْعَةِ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَاِنْ نَّجَشَ رَجُلٌ فَالنَّاجِشُ اٰثِمٌ فِيْمَا يَصْنَعُ وَالْبَيْعُ جَائِزٌ لِاَنَّ الْبَائِعَ غَيْرُ النَّاجِشِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپس میں نجش نہ کرو۔ اس باب میں حضرت ابن عمر اور انس رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے۔ علماء کا اس پر عمل ہے کہ نجش مکروہ ہے۔ نجش یہ ہے کہ کوئی ماہر تجارت آئے اور خریدار کی موجودگی میں تاجر کے پاس آکر سامان کی اصل قیمت سے زیادہ مول لگائے اور مقصد خریدنا نہ ہو بلکہ محض خریدار کو دھوکہ دینا چاہتا ہو۔ یہ دھوکہ کی ایک قسم ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ اگر کوئی آدمی نجش کرے تو وہ اپنے اس فعل کے سبب گناہ گار ہوگا لیکن بیع جائز ہے کیونکہ بیچنے والے نے نجش نہیں کیا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّجْحَانِ فِي الْوَزْنِ

۱۳۱۵ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ جَلَبْتُ أَنَا وَمَخْرَفَةُ الْعَبْدِيُّ بَزًّا مِنْ هَجَرَ فَجَاءَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاوَمَنَا بِسَرَاوِيلَ وَعِنْدِي وَزَّانٌ يَزِنُ بِالْأَجْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْوَزَّانِ زِنْ وَأَرْجِحْ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَهْلُ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّونَ الرُّجْحَانَ فِي الْوَزْنِ وَرَوَى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ سِمَاكٍ فَقَالَ عَنْ أَبِي صَفْوَانَ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ۔

وزن میں زیادہ دینا

سوید بن قیس سے روایت ہے کہ میں اور مخرفہ عبدی مقام ہجر سے کپڑے بیچنے کے لئے لائے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور سلوار کا بھاؤ کیا۔ میرے پاس ایک تولنے والا بیٹھا تھا جو اجرت پر تولا کرتا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تول اور جھکتا ہوا تول۔ اس باب میں حضرت جابر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے حدیث صحیح حسن صحیح ہے۔ اہل علم وزن میں جھکاؤ کو پسند کرتے ہیں شعبہ نے یہ حدیث بواسطہ سماک، ابوصفوان سے روایت کرتے ہوئے پوری حدیث بیان کی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي إِنْظَارِ الْمُعْسِرِ وَالرِّفْقِ بِهٖ

۱۳۱۶ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا أَوْ وَضَعَ لَهٗ أَظَلَّهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِهٖ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهٗ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي الْيَسَرِ وَأَبِي قَتَادَةَ وَحُذَيْفَةَ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَعُبَادَةَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

۱۳۱۷ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُوسِبَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَلَمْ يُوجَدْ لَهٗ مِنَ الْخَيْرِ شَيْءٌ إِلَّا أَنَّهٗ كَانَ رَجُلًا مُوسِرًا وَكَانَ يُخَالِطُ النَّاسَ وَكَانَ يَأْمُرُ غِلْمَانَهٗ أَنْ يَتَجَاوَزُوا عَنِ الْمُعْسِرِ فَقَالَ اللهُ تَعَالَى نَحْنُ أَحَقُّ بِذٰلِكَ مِنْهُ تَجَاوَزُوا عَنْهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

تنگ دست کو مہلت دینا اور اس سے نرمی برتنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے تنگ دست کو مہلت دی یا اس کا قرض معاف کر دیا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے عرش کے سائے میں رکھے گا جب کہ اس کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔ اس باب میں حضرت ابوالیسر، ابوقتادہ، حذیفہ، ابومسعود اور عبادہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابوہریرہ حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔

❖

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک آدمی کا حساب لیا گیا تو اس کے نامہ اعمال میں کوئی نیکی نہ ملی البتہ وہ ایک امیر آدمی تھا جب لوگوں سے لین دین کا معاملہ کرتا تو اپنے غلاموں کو حکم دیتا کہ تنگ دست سے درگزر کریں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہم اس بات کے اس سے زیادہ حقدار ہیں لہٰذا اس سے درگزر کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

❖

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَطْلِ الْغَنِيِّ أَنَّهُ ظُلْمٌ

١٢١٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَإِذَا أُتْبِعَ أَحَدُكُمْ عَلَى مَلِيٍّ فَلْيَتْبَعْ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَالشَّرِيدِ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَمَعْنَاهُ إِذَا أُحِيلَ الرَّجُلُ عَلَى مَلِيٍّ فَاحْتَالَهُ فَقَدْ بَرِئَ الْمُحِيلُ وَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَرْجِعَ عَلَى الْمُحِيلِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا تَوِيَ مَالُ هٰذَا بِإِفْلَاسِ الْمُحَالِ عَلَيْهِ فَلَهُ أَنْ يَرْجِعَ عَلَى الْأَوَّلِ وَاحْتَجُّوا بِقَوْلِ عُثْمَانَ وَغَيْرِهِ حِينَ قَالُوا لَيْسَ عَلَى مَالِ مُسْلِمٍ تَوًى قَالَ إِسْحٰقُ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيثِ لَيْسَ عَلَى مَالِ مُسْلِمٍ تَوًى هٰذَا إِذَا أُحِيلَ الرَّجُلُ عَلَى آخَرَ وَهُوَ يَرَى أَنَّهُ مَلِيٌّ فَإِذَا هُوَ مُعْدِمٌ فَلَيْسَ عَلَى مَالِ مُسْلِمٍ تَوًى۔

مالدار کا ادائے قرض میں تاخیر کرنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مالدار کا ادائے قرض میں تاخیر کرنا ظلم ہے۔ اور جب تم میں سے کسی کو مالدار کے پیچھے لگا دیا جائے تو وہ پیچھا کرے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر اور شرید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تم میں سے کسی کو مالدار سے وصولی قرض پر مامور کیا جائے تو وہ اس ذمہ داری کو قبول کرے بعض علماء فرماتے ہیں جب کوئی شخص کسی مالدار کے حوالے کر دیا جائے اور وہ اسے قبول کرے تو حوالہ کرنے والا بری ہو گیا اب قرض مانگنے والے کو حوالہ کرنے والے سے مانگنے کا کوئی حق نہیں۔ امام شافعی، احمد اور اسحاق کا یہی قول ہے بعض اہل علم فرماتے ہیں اگر مالدار کے مفلس ہو جانے کے باعث قرض مانگنے والے کا مال تلف ہو جاتا ہے۔ تو اسے پہلے مقروض کے پاس جانے کا حق ہے۔ ان علماء نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات کے قول سے استدلال کیا وہ فرماتے ہیں مسلمان کا مال تلف نہیں ہو سکتا اسحاق فرماتے ہیں اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ قرض خواہ کو دوسرے شخص کے حوالے کر دیا جائے اور وہ اسے مالدار

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُنَابَذَةِ وَالْمُلَامَسَةِ

١٢١٩ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْمُنَابَذَةِ وَالْمُلَامَسَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ عُمَرَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيثِ أَنْ يَقُولَ إِذَا نَبَذْتُ إِلَيْكَ الشَّيْءَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ بَيْنِي وَبَيْنَكَ وَالْمُلَامَسَةُ أَنْ يَقُولَ إِذَا لَمَسْتَ الشَّيْءَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ وَإِنْ كَانَ لَا يَرٰى مِنْهُ شَيْئًا مِثْلَ مَا يَكُونُ فِي الْجِرَابِ أَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ وَإِنَّمَا كَانَ هٰذَا مِنْ بُيُوعِ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ فَنَهٰى عَنْ ذٰلِكَ۔

منابذہ اور ملامسہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منابذہ اور ملامسہ سے منع فرمایا اس باب میں حضرت ابوسعید اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص کہے جب میں تیری طرف کوئی چیز پھینکوں تو تیرے اور میرے درمیان بیع واجب ہو جائے گی اور ملامسہ یوں کہنا ہے کہ جب میں کسی چیز کو ہاتھ لگاؤں تو سودا ہو گیا اگرچہ اس میں سے کوئی چیز نہ دیکھتا ہو جیسے کوئی چیز غلاف وغیرہ میں، یہ دور جاہلیت کی بیع ہے اس لئے اس سے منع فرمایا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّلَفِ فِي الطَّعَامِ وَالتَّمْرِ

غلہ اور کھجور میں بیع سلم

۱۳۳۰ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يُسْلِفُونَ فِي التَّمْرِ فَقَالَ مَنْ أَسْلَفَ فَلْيُسْلِفْ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَجَازُوا السَّلَفَ فِي الطَّعَامِ وَالثِّيَابِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ مِمَّا يُعْرَفُ حَدُّهُ وَصِفَتُهُ وَاخْتَلَفُوا فِي السَّلَمِ فِي الْحَيَوَانِ فَرَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمُ السَّلَمَ فِي الْحَيَوَانِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو لوگ کھجوروں میں بیع سلم کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا جو بیع سلم کرے تو وہ معلوم پیمانہ اور معلوم وزن میں معلوم وقت تک کرے۔ اس باب میں حضرت ابن ابی اوفی اور عبدالرحمن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے صحابہ کرام اور تابعین کا اسی پر عمل ہے ان کے نزدیک غلے، کپڑے اور ان دوسری چیزوں میں جن کی مقدار اور صفت معلوم ہو، بیع سلم جائز ہے۔ جانوروں کی بیع سلم میں اختلاف ہے بعض صحابہ اور تابعین اہل علم کے نزدیک ان میں بھی جائز ہے۔ امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں۔ البتہ بعض علماء نے جانوروں میں بیع سلم کو مکروہ کہا ہے۔ سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا یہی قول ہے۔

ف: بیع میں اگر ایک طرف مبیع ہو اور دوسری طرف ثمن ہو اور ثمن کا فوراً دینا ضروری ہو تو یہ بیع سلم ہے۔ لہٰذا بیع سلم میں جس کو خریدا جاتا ہے وہ بائع کے ذمہ دین ہے اور مشتری ثمن کو فی الحال ادا کرتا ہے۔ (بہار شریعت ج ۱۱ ص ۱۶۳) - مترجم

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَرْضِ الْمُشْتَرَكِ يُرِيدُ بَعْضُهُمْ بَيْعَ نَصِيبِهِ

مشترک زمین سے کوئی اپنا حصہ بیچنا چاہے تو اس کا حکم

۱۳۳۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْيَشْكُرِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ شَرِيكٌ فِي حَائِطٍ فَلَا يَبِيعُ نَصِيبَهُ مِنْ ذٰلِكَ حَتَّى يَعْرِضَهُ عَلَى شَرِيكِهِ هٰذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ سُلَيْمَانُ الْيَشْكُرِيُّ يُقَالُ إِنَّهُ مَاتَ فِي حَيَاةِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس آدمی کا باغ میں کوئی شریک ہو وہ شریک پر پیش کئے بغیر اپنا حصہ نہ بیچے۔ اس حدیث کی سند متصل نہیں۔ میں نے امام بخاری رحمہ اللہ سے سنا آپ فرماتے تھے سلیمان یشکری کا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی زندگی میں انتقال ہو گیا۔ قتادہ اور ابو بشر نے بھی سلیمان سے کچھ نہیں سنا۔

قال ولم يسمع منه قتادة ولا ابو بشر قال محمد ولا نعرف لاحد منهم سماعا من سليمان اليشكري الا ان يكون عمرو بن دينار فلعله سمع منه في حياة جابر بن عبد الله قال وانما يحدث قتادة عن صحيفة سليمان اليشكري وكان له كتاب عن جابر بن عبد الله۔

البتہ ہو سکتا ہے عمرو بن دینار نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی زندگی میں ان سے کچھ سنا ہو۔ قتادہ، سلیمان یشکری کے صحیفہ سے حدیث بیان کرتے تھے۔ ان کے پاس حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی کتاب تھی۔

۱۳۲۲۔ حدثنا بذلك ابو بكر العطار قال : ____ علي بن المديني قال يحيى بن سعيد قال سليمان التيمي ذهبوا بصحيفة جابر بن عبد الله الى الحسن البصري فاخذها او قال فرواها وذهبوا بها الى قتادة فرواها واتوني بها فلم اروها۔

ابوبکر عطار نے بواسطہ علی بن مدینی، یحییٰ بن سعید، سلیمان تیمی سے نقل کرتے ہوئے بیان کیا کہ لوگ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا صحیفہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کے پاس لے گئے تو انہوں نے اس کو لے لیا یا (کہا) اس سے روایت کی۔ حضرت قتادہ کے پاس لے گئے تو انہوں نے بھی اس سے روایت کی پھر میرے پاس لائے لیکن میں نے اس سے روایت نہیں کی۔

باب ما جاء في المخابرة والمعاومة

مخابرت اور معاومت

۱۳۲۳۔ حدثنا محمد بن بشار حدثنا عبد الوهاب الثقفي حدثنا ايوب عن ابي الزبير عن جابر ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن المحاقلة والمزابنة والمخابرة والمعاومة ورخص في العرايا هذا حديث حسن صحيح۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے محاقلہ، مزابنہ، مخابرہ اور معاومہ سے منع فرمایا اور عرایا کی اجازت دی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

نوٹ:- ان تمام کی تعریفیں گزشتہ صفحات میں گزر چکی ہیں۔ (مترجم)

باب ۱۸۱

۱۳۲۴۔ حدثنا محمد بن بشار حدثنا الحجاج بن منهال حدثنا حماد بن سلمة عن قتادة وثابت وحميد عن انس قال غلا السعر على عهد النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا يا رسول الله سعر لنا فقال ان الله هو المسعر القابض الباسط الرزاق واني لارجو ان القى ربي وليس احد منكم يطلبني بمظلمة في دم ولا مال هذا حديث حسن

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں چیزوں کا نرخ بڑھ گیا تو انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ ہمارے لئے نرخ مقرر فرمائیں۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نرخ مقرر کرنے والا، تنگی کرنے والا، کشادہ کرنے والا اور رزق دینے والا ہے اور مجھے تمنا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملوں کہ تم میں سے کوئی اپنے خون اور مال کا مجھ سے طلب گار نہ ہو۔

صحیح ۔

باب ۹۰ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْغِشِّ فِي الْبُيُوعِ

۱۳۳۵ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى صُبْرَةٍ مِنْ طَعَامٍ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيهَا فَنَالَتْ أَصَابِعُهُ بَلَلًا فَقَالَ يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ مَا هٰذَا قَالَ أَصَابَتْهُ السَّمَاءُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ أَفَلَا جَعَلْتَهُ فَوْقَ الطَّعَامِ حَتّٰى يَرَاهُ النَّاسُ ثُمَّ قَالَ مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنَّا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَبِي الْحَمْرَاءِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَبُرَيْدَةَ وَأَبِي بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ وَحُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوا الْغِشَّ وَقَالُوا الْغِشُّ حَرَامٌ ۔

باب ۹۱ مَا جَاءَ فِي اسْتِقْرَاضِ الْبَعِيرِ أَوِ الشَّيْءِ مِنَ الْحَيَوَانِ

۱۳۳۶ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا وَكِيعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَقْرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِنًّا فَأَعْطَى سِنًّا خَيْرًا مِنْ سِنِّهِ وَقَالَ خِيَارُكُمْ أَحَاسِنُكُمْ قَضَاءً وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ لَمْ يَرَوْا بِاسْتِقْرَاضِ السِّنِّ مِنَ الْإِبِلِ بَأْسًا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَكَرِهَ بَعْضُهُمْ ذٰلِكَ ۔

۱۳۳۷ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ

یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔

بیع میں دھوکہ دینا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غلہ کے ایک ڈھیر سے گزرے آپ نے دست مبارک اس میں داخل کیا تو آپ کی انگلیوں میں تری آگئی آپ نے فرمایا اے غلہ کے مالک ! یہ کیا ہے ؟ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ! اس پر بارش کا پانی پڑ گیا تو آپ نے فرمایا تم نے اسے اوپر کیوں نہیں کیا تاکہ لوگ دیکھتے ۔ پھر فرمایا جس نے دھوکہ کیا وہ ہم سے نہیں ۔ اس باب میں حضرت ابن عمر، ابوحمراء، ابن عباس، بریدہ، ابوبردہ بن دینار اور حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں ۔ حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے اہل علم کا اس پر عمل ہے ۔ ان کے نزدیک (خرید و فروخت میں) دھوکہ و فریب حرام ہے ۔

اونٹ اور دیگر جانور قرض لینا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جوان اونٹ قرض لیا پھر اس سے بہتر جوان اونٹ اسکو دیا ۔ اور فرمایا تم میں سے بہتر لوگ وہ ہیں جو ادائے قرض میں اچھے ہیں ۔ اس باب میں حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے ۔ حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے ۔ شعبہ اور سفیان نے اسے سلمہ سے روایت کیا ۔ بعض اہل علم کا اس پر عمل ہے وہ اونٹ (وغیرہ) کے ادھار لینے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ۔ امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں ۔ بعض علماء کے نزدیک یہ مکروہ ہے ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

ثنا شعبة عن سلمة بن كهيل عن أبي سلمة عن أبي هريرة أن رجلا تقاضى رسول الله صلى الله عليه وسلم فأغلظ له فهمّ به أصحابه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم دعوه فإن لصاحب الحق مقالا فقال اشتروا له بعيرا فأعطوه إياه فطلبوه فلم يجدوا إلا سنا أفضل من سنه فقال اشتروه فأعطوه إياه فإن خيركم أحسنكم قضاء.

ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہایت سختی سے قرض (کی واپسی) کا تقاضا کیا۔ صحابہ کرام نے اسے کچھ کہنے کا ارادہ کیا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسے چھوڑ دو حق والے کو کچھ کہنے کی گنجائش ہے۔ آپ نے فرمایا اونٹ خرید کر اس کو دے دو صحابہ کرام نے تلاش کیا لیکن اس کے اونٹ (جیسا نہ ملا بلکہ اس) سے افضل ملا آپ نے فرمایا یہی خرید کر اسے دے دو تم میں اچھا وہ ہے جو قرض کی ادائیگی کرنے میں اچھا ہو۔

١٣٢٨۔ حدثنا محمد بن بشار ثنا محمد بن جعفر ثنا شعبة عن سلمة بن كهيل نحوه هذا حديث حسن صحيح.

محمد بن بشار نے بواسطہ محمد بن جعفر اور شعبہ سلمہ بن کہیل سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٣٢٩۔ حدثنا عبد بن حميد ثنا روح بن عبادة ثنا مالك بن أنس عن زيد بن أسلم عن عطاء بن يسار عن أبي رافع مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال استسلف رسول الله صلى الله عليه وسلم بكرا فجاءته إبل من الصدقة قال أبو رافع فأمرني رسول الله صلى الله عليه وسلم أن أقضي الرجل بكره فقلت لا أجد في الإبل إلا جملا خيارا رباعيا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أعطه إياه فإن خيار الناس أحسنهم قضاء هذا حديث حسن صحيح.

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ (رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آزاد کردہ غلام) سے روایت ہے فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک جوان اونٹ قرض لیا۔ پھر آپ کے پاس زکوٰۃ کے اونٹ آئے تو آپ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں اس شخص کو جوان اونٹ دے کر قرض ادا کر دوں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے تو ان میں اس کے اونٹ سے اچھا اونٹ ملتا ہے آپ نے فرمایا وہی دے دو بے شک وہی لوگ اچھے ہیں جو قرض کی ادائیگی اچھی طرح کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ٩٢٨

قرض کا تقاضا کیسے ہو

١٣٣٠۔ حدثنا أبو كريب ثنا إسحاق بن سليمان عن مغيرة بن مسلم عن يونس عن الحسن عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إن الله يحب سمح البيع سمح الشراء سمح القضاء هذا حديث غريب وقد روى بعضهم هذا الحديث عن يونس عن سعيد المقبري عن أبي هريرة.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ بیچنے میں نرمی کرنے والے۔ خریدنے میں نرمی برتنے والے اور قرض کے تقاضے میں نرمی کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے یہ حدیث غریب ہے بعض لوگوں نے اسے بواسطہ یونس اور سعید مقبری حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

١٣٣١۔ حدثني عباس بن محمد الدوري ثنا عبد

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

الوهّاب بن عطاء ثنا إسرائيل عن زيد بن عطاء ابن السائب عن محمد بن المنكدر عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم غفر الله لرجل كان قبلكم كان سهلاً إذا باع سهلاً إذا اشترى سهلاً إذا اقتضى هذا حديث غريب صحيح حسن من هذا الوجه.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تم سے پہلے ایک آدمی کو بخش دیا وہ بیچنے، خریدنے اور تقاضۂ قرض میں نرمی اختیار کرتا تھا۔ یہ حدیث غریب صحیح اس طریق سے حسن ہے۔

باب النهي عن البيع في المسجد

مسجد میں خرید وفروخت کا حکم

١٣٢٢۔ حدثنا الحسن بن علي الخلال ثنا عارم ثنا عبد العزيز بن محمد قال أخبرني يزيد ابن خصيفة عن محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إذا رأيتم من يبيع أو يبتاع في المسجد فقولوا لا أربح الله تجارتك وإذا رأيتم من ينشد فيه ضالة فقولوا لا رد الله عليك حديث أبي هريرة حديث حسن غريب والعمل على هذا عند بعض أهل العلم كرهوا البيع والشراء في المسجد وهو قول أحمد وإسحق وقد رخص بعض أهل العلم في البيع والشراء في المسجد.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کسی ایسے شخص کو دیکھو جو مسجد میں بیچتا یا خریدتا ہے تو کہو اللہ تعالیٰ تیری تجارت کو نفع مند نہ کرے اور جب کسی کو مسجد میں گم شدہ چیز تلاش کرتے دیکھو تو کہو اللہ تعالیٰ اسے تیری طرف واپس نہ لوٹائے حدیث ابوہریرہ حسن غریب ہے۔ بعض اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ کہ مسجد میں خرید وفروخت مکروہ ہے امام احمد اور اسحاق کا یہی قول ہے۔ البتہ بعض علماء نے مسجد میں خرید وفروخت کی اجازت دی ہے (بشرطیکہ بنایا انچاہا ہو۔ مترجم)

بسم الله الرحمن الرحيم

أبواب الأحكام عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

ابواب احکام

باب ٩٦١ ما جاء عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في القاضي

قاضی

١٣٢٣۔ حدثنا محمد بن عبد الأعلى ثنا المعتمر بن سليمان قال سمعت عبد الملك يحدث عن عبد الله

عبد اللہ بن موہب سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے

بن موهب أن عثمان قال لابن عمر اذهب فاقض بين الناس قال أو تعافيني يا أمير المؤمنين قال وما تكره من ذلك وقد كان أبوك يقضي قال إني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من كان قاضيا فقضى بالعدل فبالحري أن ينقلب منه كفافا فما أرجو بعد ذلك وفي الحديث قصة وفي الباب عن أبي هريرة حديث ابن عمر حديث غريب وليس إسناده عندي بمتصل وعبد الملك الذي روى عنه المعتمر هذا هو عبد الملك بن أبي جميلة.

فرمایا جاؤ اور لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو۔ انہوں نے عرض کیا امیر المومنین مجھے معاف رکھیں۔ آپ نے فرمایا تم اسے ناپسند کیوں کرتے ہو تمہارے والد بھی تو فیصلہ کیا کرتے تھے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے عرض کیا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص قاضی ہو اور وہ انصاف سے فیصلہ کرے تو اس کام سے برابری کی بنیاد پر فارغ ہونے کے لائق ہے۔ اس کے بعد میں کس چیز کی امید رکھوں اس حدیث میں ایک واقعہ ہے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عمر غریب ہے میرے نزدیک اس کی سند متصل نہیں عبد الملک جن سے معتمر روایت کرتے ہیں یہ عبد الملک بن ابی جمیلہ ہیں۔

۱۳۲۴۔ حدثنا هناد حدثنا وكيع عن إسرائيل عن عبد الأعلى عن بلال بن أبي موسى عن أنس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سأل القضاء وكل إلى نفسه ومن أجبر عليه ينزل عليه ملك يسدده.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے منصب قضاء کا خود سوال کیا وہ اپنے نفس کے حوالے کیا گیا اور جس کو زبردستی یہ عہدہ دیا گیا اس پر ایک فرشتہ اترتا ہے جو اس کی مدد کرتا ہے۔

۱۳۲۵۔ حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن حدثنا يحيى بن حماد عن أبي عوانة عن عبد الأعلى الثعلبي عن بلال بن مرداس الفزاري عن خيثمة وهو البصري عن أنس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من ابتغى القضاء وسأل فيه شفعاء وكل إلى نفسه ومن أكره عليه أنزل الله عليه ملكا يسدده هذا حديث حسن غريب وهو أصح من حديث إسرائيل عن عبد الأعلى.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے عہدہ قضاء طلب کیا اور اس کے لئے سفارش لایا وہ اپنے نفس کے حوالہ کیا گیا اور جو اس پر مجبور کیا گیا اللہ تعالیٰ اس پر ایک فرشتہ اتارتا ہے جو اسے راہ راست پر رکھتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور اسرائیل کی روایت سے اصح ہے۔

۱۳۲۶۔ حدثنا نصر بن علي الجهضمي حدثنا الفضيل بن سليمان عن عمرو بن أبي عمرو عن سعيد المقبري عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ولي القضاء أو جعل قاضيا بين الناس فقد ذبح بغير سكين هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه وقد روي أيضا من غير هذا الوجه عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس کو قضاء سونپی گئی یا (فرمایا) اسے لوگوں کے درمیان قاضی بنایا گیا وہ بغیر چھری کے ذبح کیا گیا یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے، اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دیگر طرق سے بھی مروی ہے۔

وَسَلَّمَ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقَاضِي يُصِيبُ وَيُخْطِئُ

۱۳۳۷۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ فَأَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ وَإِذَا حَكَمَ فَأَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ وَاحِدٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ۔

قاضی کا فیصلہ صحیح بھی ہوتا ہے اور غلط بھی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا حاکم فیصلہ کرتے وقت غور و فکر سے کام لے اور صحیح فیصلہ کرے تو اس کے لئے دو اجر ہیں اور اگر خطا ہو جائے تو اس کے لئے ایک ثواب ہے۔ اس باب میں حضرت عمرو بن عاص اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مروی ہیں۔ حدیث ابوہریرہ اس طریق سے حسن غریب ہے۔ بواسطہ سفیان ثوری، یحییٰ بن سعید کی روایت سے ہم اسے صرف بواسطہ عبدالرزاق اور معمر، سفیان ثوری سے پہچانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقَاضِي كَيْفَ يَقْضِي

۱۳۳۸۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي عَوْنٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِ مُعَاذٍ عَنْ مُعَاذٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ كَيْفَ تَقْضِي فَقَالَ أَقْضِي بِمَا فِي كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ فَبِسُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَجْتَهِدُ رَأْيِي قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي وَفَّقَ رَسُولَ رَسُولِ اللّٰهِ۔

۱۳۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عَوْنٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَمْرٍو ابْنِ أَخٍ لِلْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أُنَاسٍ مِنْ أَهْلِ حِمْصَ عَنْ مُعَاذٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ هٰذَا حَدِيثٌ لَا

قاضی کیسے فیصلہ کرے

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یمن کی طرف (حاکم بنا کر) بھیجا اور فرمایا کیسے فیصلہ کرو گے عرض کیا جو کچھ اللہ کی کتاب میں ہے اس کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ آپ نے فرمایا اگر وہ اللہ کی کتاب میں موجود نہ ہو (تو پھر؟) عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ آپ نے فرمایا اگر سنت میں بھی نہ ہو؟ عرض کیا اپنی رائے سے (کتاب و سنت کے مطابق) اجتہاد کروں گا۔ اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے لئے حمد ہے جس نے اپنے رسول کے قاصد کو یہ توفیق دی۔

محمد بن بشار نے بواسطہ محمد بن جعفر اور عبدالرحمن بن مہدی، شعبہ، ابوعون، حارث بن عمرو (حضرت مغیرہ بن شعبہ کے بھتیجے) اور اہل حمص، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی اس حدیث کو ہم صرف اسی طریق سے پہچانتے

نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ عِنْدِي بِمُتَّصِلٍ وَأَبُو عَوْنٍ الثَّقَفِيُّ اسْمُهُ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ.

بَابُ ٩٩ مَا جَاءَ فِي الْإِمَامِ الْعَادِلِ

١٣٢٢ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ الْكُوفِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَى اللهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَأَدْنَاهُمْ مِنْهُ مَجْلِسًا إِمَامٌ عَادِلٌ وَأَبْغَضَ النَّاسِ إِلَى اللهِ وَأَبْعَدَهُمْ مِنْهُ مَجْلِسًا إِمَامٌ جَائِرٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفٰى حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

١٣٢٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو بَكْرٍ الْعَطَّارُ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ ثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفٰى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ مَعَ الْقَاضِي مَا لَمْ يَجُرْ فَإِذَا جَارَ تَخَلّٰى عَنْهُ وَلَزِمَهُ الشَّيْطَانُ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ.

بَابُ ١٠٠ مَا جَاءَ فِي الْقَاضِي لَا يَقْضِي بَيْنَ الْخَصْمَيْنِ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلَامَهُمَا

١٣٢٤ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ حَنَشٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَقَاضٰى إِلَيْكَ رَجُلَانِ فَلَا تَقْضِ لِلْأَوَّلِ حَتّٰى تَسْمَعَ كَلَامَ الْآخَرِ فَسَوْفَ تَدْرِي كَيْفَ تَقْضِي قَالَ عَلِيٌّ فَمَا زِلْتُ قَاضِيًا بَعْدُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

بَابُ ١٠١ مَا جَاءَ فِي إِمَامِ الرَّعِيَّةِ

ہیں۔ میرے نزدیک اس کی سند متصل نہیں۔ ابوعون ثقفی کا نام محمد بن عبید اللہ ہے۔

عادل حاکم کی فضیلت

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ محبوب اور سب سے زیادہ قریب بیٹھنے والا عادل حکمران ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ قابل نفرت اور ان سب سے زیادہ دور بیٹھنے والا شخص ظالم حکمران ہوگا۔ اس باب میں حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ حدیث ابو سعید حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ قاضی کے ساتھ ہوتا ہے جب تک وہ ظلم نہ کرے جب وہ ظلم کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا ساتھ چھوڑ دیتا ہے اور شیطان اس سے چمٹ جاتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف عمران قطان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

قاضی کو فریقین کی بات سننے سے پہلے فیصلہ نہیں کرنا چاہیے

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا جب دو آدمی تمہارے پاس فیصلہ لینے آئیں تو دوسرے کی بات سننے سے پہلے ایک کے حق میں فیصلہ نہ کرنا عنقریب تم فیصلہ کرنے کا طریقہ جان لو گے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس کے بعد میں ہمیشہ قاضی رہا۔ یہ حدیث حسن ہے۔

رعایا کی خبرگیری

١٣٤٣ ۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ نِيْ عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ ثَنِيْ اَبُو الْحَسَنِ قَالَ قَالَ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ لِمُعَاوِيَةَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ اِمَامٍ يُغْلِقُ بَابَهُ دُوْنَ ذَوِي الْحَاجَةِ وَالْخَلَّةِ وَالْمَسْكَنَةِ اِلَّا اَغْلَقَ اللّٰهُ اَبْوَابَ السَّمَاءِ دُوْنَ خَلَّتِهِ وَحَاجَتِهِ وَمَسْكَنَتِهِ فَجَعَلَ مُعَاوِيَةُ رَجُلًا عَلٰى حَوَائِجِ النَّاسِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثُ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ وَعَمْرُو بْنُ مُرَّةَ الْجُهَنِيُّ يُكْنٰى اَبَا مَرْيَمَ ۔

حضرت عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جو حاکم حاجتمندوں، غریبوں اور مسکینوں پر اپنا دروازہ بند کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت، غربت اور محتاجی کے وقت اس پر آسمانوں کے دروازے بند کر دیتا ہے اس کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کی ضروریات (معلوم کرنے کے لئے ان) پر ایک آدمی مقرر فرما دیا اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے، حدیث عمرو بن مرہ غریب ہے اس طریق کے علاوہ بھی یہ حدیث مروی ہے عمرو بن مرہ جہنی کی کنیت ابومریم ہے۔

١٣٤٤ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ عَنْ اَبِيْ مَرْيَمَ صَاحِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيْثِ بِمَعْنَاهُ ۔

علی بن حجر نے بواسطہ یحییٰ بن حمزہ، یزید بن مریم اور قاسم بن مخیمرہ، ابو مریم رضی اللہ عنہ (صحابی) سے اس کے ہم معنی حدیث نقل کی۔

بَابُ ٩٠٢ مَا جَاءَ لَا يَقْضِي الْقَاضِيْ وَهُوَ غَضْبَانُ

قاضی حالت غصہ میں فیصلہ نہ دے

١٣٤٥ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ كَتَبَ اَبِيْ اِلٰى عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ وَهُوَ قَاضٍ اَنْ لَا تَحْكُمْ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَاَنْتَ غَضْبَانُ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَحْكُمُ الْحَاكِمُ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْ بَكْرَةَ اسْمُهُ نُفَيْعٌ ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابو بکرہ سے روایت ہے کہ میرے والد نے عبیداللہ بن ابو بکرہ کو لکھا اور وہ قاضی تھے کہ حالت غصہ میں فریقین کے درمیان فیصلہ نہ کرنا کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا حاکم غصہ کی حالت میں فریقین کے درمیان فیصلہ نہ کرے یہ حدیث حسن صحیح ہے ابو بکرہ کا نام نفیع ہے

بَابُ ٩٠٣ مَا جَاءَ فِيْ هَدَايَا الْاُمَرَاءِ

حاکموں کا تحائف قبول کرنا

١٣٤٦ ۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ يَزِيْدَ الْاَوْدِيِّ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُبَيْلٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے یمن کی طرف (حاکم بنا کر) بھیجا جب میں چلا

وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ فَلَمَّا سِرْتُ أَرْسَلَ فِي أَثَرِي فَرُدِدْتُ فَقَالَ أَتَدْرِي لِمَ بَعَثْتُ إِلَيْكَ لَا تُصِيبَنَّ شَيْئًا بِغَيْرِ إِذْنِي فَإِنَّهُ غُلُولٌ وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِهٰذَا دَعَوْتُكَ فَامْضِ لِعَمَلِكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ عَمِيرَةَ وَبُرَيْدَةَ وَالْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ وَأَبِي حُمَيْدٍ وَابْنِ عُمَرَ حَدِيثُ مُعَاذٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ دَاوُدَ الْأَوْدِيِّ

تو میرے پیچھے ایک آدمی بھیج کر مجھے واپس بلا لیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جانتے ہو میں نے تمہارے پیچھے آدمی کیوں بھیجا۔؟ (اس لئے کہ) میری اجازت بغیر کوئی چیز نہ لینا کیونکہ یہ خیانت ہے اور جو خیانت کرے گا قیامت کے دن اپنی خیانت کی ہوئی چیز لے کر حاضر ہوگا۔ اسی بات کے لئے میں نے تمہیں بلایا ہے۔ اب اپنے کام پر جاؤ۔ اس باب میں حضرت عدی بن عمیرہ، بریدہ، مستورد بن شداد، ابوحمید اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث معاذ حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق یعنی بواسطہ ابواسامہ، داؤد اودی کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّاشِي وَالْمُرْتَشِي فِي الْحُكْمِ

فیصلے سے متعلق رشوت دینے اور لینے والا

١٣٣٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ فِي الْحُكْمِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَائِشَةَ وَابْنِ حَدِيدَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَرُوِيَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَصِحُّ وَسَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُولُ حَدِيثُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنُ شَيْءٍ فِي هٰذَا الْبَابِ وَأَصَحُّ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فیصلے کے سلسلے میں رشوت دینے اور لینے والے پر لعنت فرمائی۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو، عائشہ، ابن حدیدہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابوہریرہ حسن ہے۔ بواسطہ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن حضرت عبداللہ بن عمرو سے بھی مروی ہے۔ بواسطہ ابوسلمہ اور ان کے والد، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے اور یہ صحیح نہیں۔ میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے سنا فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمرو سے ابوسلمہ کی روایت اس باب میں احسن اور اصح ہے۔

١٣٣٧ - حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ خَالِهِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رشوت دینے اور لینے والے (دونوں) پر لعنت فرمائی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۹۰۰ مَا جَاءَ فِي قَبُوْلِ الْهَدِيَّةِ وَإِجَابَةِ الدَّعْوَةِ

۱۳۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَزِيعٍ ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ ثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أُهْدِيَ إِلَيَّ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ وَلَوْ دُعِيتُ عَلَيْهِ لَأَجَبْتُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَائِشَةَ وَالْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَسَلْمَانَ وَمُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَلْقَمَةَ حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تحفہ اور دعوت قبول کرنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے بکری کا کھر (بھی) تحفے کے طور پر بھیجا جائے تو میں قبول کر لوں گا۔ اور اگر مجھے اس پر بلایا جائے تو میں چلا جاؤں گا۔ اس باب میں حضرت علی، عائشہ، مغیرہ بن شعبہ، سلمان، معاویہ بن حیدہ اور عبدالرحمن بن علقمہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث انس حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۹۰۱ مَا جَاءَ فِي التَّشْدِيدِ عَلَى مَنْ يُقْضَى لَهُ بِشَيْءٍ لَيْسَ لَهُ أَنْ يَأْخُذَهُ

۱۳۵۰۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ وَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ فَإِنْ قَضَيْتُ لِأَحَدٍ مِنْكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ حَدِيثُ أُمِّ سَلَمَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

اگر غیر مستحق کے حق میں فیصلہ ہو جائے تو اسے وہ چیز لینا جائز نہیں

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم میرے پاس اپنا جھگڑا لے کر آتے ہو اور میں بھی ایک انسان ہوں ہو سکتا ہے تم میں سے ایک اپنی دلیل بیان کرنے میں دوسرے سے زیادہ تیز زبان ہو پس اگر میں کسی کے لئے اس کے بھائی کے حق سے فیصلہ کر دوں تو میں اس کے لئے دوزخ کا ایک ٹکڑا کاٹتا ہوں لہٰذا وہ اس میں سے کچھ نہ لے اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ام سلمہ حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۹۰۲ مَا جَاءَ فِي أَنَّ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْمُدَّعِي وَالْيَمِينَ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ

۱۳۵۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ

مدعی کے ذمہ گواہ اور مدعی علیہ پر قسم

حضرت علقمہ بن ابو وائل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ حَضْرَمَوْتَ وَرَجُلٌ مِنْ كِنْدَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا غَلَبَنِي عَلَى أَرْضٍ لِي فَقَالَ الْكِنْدِيُّ هِيَ أَرْضِي وَفِي يَدِي لَيْسَ لَهُ فِيهَا حَقٌّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَضْرَمِيِّ أَلَكَ بَيِّنَةٌ قَالَ لَا قَالَ فَلَكَ يَمِينُهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الرَّجُلَ فَاجِرٌ لَا يُبَالِي عَلَى مَا حَلَفَ عَلَيْهِ وَلَيْسَ يَتَوَرَّعُ مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَيْسَ لَكَ مِنْهُ إِلَّا ذَلِكَ قَالَ فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ لِيَحْلِفَ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَدْبَرَ لَئِنْ حَلَفَ عَلَى مَالِكَ لِيَأْكُلَهُ ظُلْمًا لَيَلْقَيَنَّ اللَّهَ وَهُوَ عَنْهُ مُعْرِضٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَالْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ حَدِيثُ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۵۲ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَغَيْرُهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي خُطْبَتِهِ الْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِي وَالْيَمِينُ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ هَذَا حَدِيثٌ فِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ الْعَرْزَمِيُّ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ ضَعَّفَهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَغَيْرُهُ.

۱۳۵۳ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ الْجُمَحِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى أَنَّ الْيَمِينَ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْمُدَّعِي وَالْيَمِينَ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ.

خدمت میں دو آدمی ایک حضرموت سے اور دوسرا کندہ سے آئے حضرمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس شخص نے میری زمین پر قبضہ کر لیا ہے۔ کندی نے کہا یہ میری زمین ہے اور میرے قبضہ میں ہے اس کا اس پر کوئی حق نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرمی سے فرمایا تیرے پاس گواہ ہیں اس نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا پھر تیرے لئے اس (مدعیٰ علیہ) کی قسم ہے۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ فاجر شخص ہے جس چیز کی قسم کھائے اس کی پرواہ نہیں کرتا اور نہ کسی چیز سے بچتا ہے۔ آپ نے فرمایا اس کی طرف سے تیرے لئے صرف یہی ہے۔ راوی فرماتے ہیں وہ کندی شخص اس کے لئے قسم کھانے چلا جب اس نے پشت پھیری تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اس نے تیرے مال پر قسم کھائی تاکہ اسے ظلماً کھائے تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملاقات کریگا کہ وہ اس کی طرف توجہ نہیں فرمائیگا۔ اس باب میں حضرت عمر، ابن عباس، عبداللہ بن عمرو اور اشعث بن قیس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث وائل بن حجر حسن صحیح ہے۔

عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا گواہ، مدعی کے ذمہ ہیں اور قسم مدعیٰ علیہ پر ہے۔ اس حدیث کی اسناد میں کلام ہے۔ محمد بن عبیداللہ عرزمی کو حدیث میں حفظ کے اعتبار سے ضعیف کیا گیا ہے ابن مبارک وغیرہ نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ قسم مدعا علیہ پر ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرام اور دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ کہ گواہ مدعی کے ذمہ اور قسم مدعا علیہ پر ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ

گواہ کے ساتھ قسم بھی لینا

١٣٥٤ ۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ قَالَ رَبِيعَةُ وَأَخْبَرَنِي ابْنٌ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ وَجَدْنَا فِي كِتَابِ سَعْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَجَابِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَسُرَّقَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک گواہ اور قسم کے ساتھ فیصلہ فرمایا ربیعہ کہتے ہیں مجھے سعد بن عبادہ کے لڑکے نے خبر دی کہ ہم نے سعد بن عبادہ کی کتاب میں پایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گواہ اور قسم کے ساتھ فیصلہ فرمایا۔ اس باب میں حضرت علی، جابر، ابن عباس اور سرق رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں، حدیث ابی ہریرہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گواہ اور قسم کے ساتھ فیصلہ فرمایا حسن غریب ہے۔

١٣٥٥ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک گواہ کی موجودگی میں قسم کے ساتھ فیصلہ فرمایا

١٣٥٦ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمٰعِيلُ ابْنُ جَعْفَرٍ نَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ قَالَ وَقَضٰى بِهَا عَلِيٌّ فِيكُمْ وَهٰذَا أَصَحُّ وَهٰكَذَا رَوٰى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَرَوٰى عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ وَيَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ رَأَوْا أَنَّ الْيَمِينَ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ جَائِزَةٌ فِي الْحُقُوقِ وَالْأَمْوَالِ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَقَالُوا لَا يُقْضٰى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ إِلَّا فِي

جعفر بن محمد اپنے والد سے راوی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک گواہ کی موجودگی میں قسم کے ساتھ فیصلہ فرمایا۔ راوی فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی تمہارے درمیان اسی کے ساتھ فیصلہ فرمایا۔ یہ زیادہ صحیح ہے۔ سفیان ثوری نے بواسطہ جعفر بن محمد اور محمد، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی طرح مرسل روایت کیا ہے عبدالعزیز بن ابو سلمہ اور یحیی بن سلیم نے یہ حدیث بواسطہ جعفر بن محمد اور محمد، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے۔ کہ ایک گواہ کے موجودگی میں حقوق اور اموال میں قسم لینا جائز ہے مالک بن انس، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا

الْحُقُوقِ وَالْأَمْوَالِ وَلَمْ يَرَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ وَغَيْرِهِمْ أَنْ يُقْضَى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ.

بَابُ ۹۰۹ مَا جَاءَ فِي الْعَبْدِ يَكُونُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَيُعْتِقُ أَحَدُهُمَا نَصِيبَهُ

۱۳۵۷ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا أَوْ قَالَ شِقْيصًا أَوْ قَالَ شِرْكًا لَهُ فِي عَبْدٍ فَكَانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَهُ بِقِيمَةِ الْعَدْلِ فَهُوَ عَتِيقٌ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ قَالَ أَيُّوبُ وَرُبَّمَا قَالَ نَافِعٌ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ يَعْنِي فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۳۵۸ - حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا لَهُ فِي عَبْدٍ فَكَانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَهُ فَهُوَ عَتِيقٌ مِنْ مَالِهِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۱۳۵۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا أَوْ قَالَ شِقْيصًا فِي مَمْلُوكٍ فَخَلَاصُهُ فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ قُوِّمَ قِيمَةَ عَدْلٍ ثُمَّ يُسْتَسْعٰى فِي نَصِيبِ الَّذِي لَمْ يُعْتِقْ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو.

۱۳۶۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ

یہی قول ہے کہ ایک گواہ کے ساتھ قسم کے ذریعہ صرف حقوق و اموال میں ہی فیصلہ کیا جائے۔ البتہ بعض علماء کوفہ نے ایک گواہ کے ساتھ قسم کے ذریعہ فیصلہ کرنا جائز کہا ہے۔

مشترکہ غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کرنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کیا، تو اگر آزاد کرنے والے کے پاس اتنا ہے کہ وہ انصاف کے ساتھ اس کی باقی قیمت کے برابر ہو جائے تو وہ آزاد ہوگا ورنہ اتنا ہی حصہ آزاد ہوگا جتنا اس نے آزاد کیا۔ ایوب کہتے ہیں نافع نے بعض اوقات اس روایت میں یوں کہا "اس سے اتنا آزاد ہوا جتنا اس نے آزاد کیا" حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔ سالم نے بھی بواسطہ والد (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسے روایت کیا۔

حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی غلام سے اپنا حصہ آزاد کیا تو اگر اس کے پاس اس کی قیمت کے برابر مال ہے تو وہ اس کے مال سے آزاد ہوگا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے غلام سے اپنا حصہ آزاد کیا تو اگر اس کے پاس مال ہے تو اس کے مال سے آزاد ہوگا اور اگر اس کے پاس اتنا مال نہیں تو انصاف کے ساتھ قیمت لگائی جائے اور غلام سے محنت کرا کے بقیہ حصہ کی قیمت ادا کر دی جائے لیکن اس کو زیادہ مشقت میں نہ ڈالا جائے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

محمد بن بشار نے بواسطہ یحییٰ بن سعید، سعید بن عروبہ

عن سعيد بن أبي عروبة نحوه وقال شقيصا هذا حديث حسن صحيح وهكذا روى أبان بن يزيد عن قتادة مثل رواية سعيد بن أبي عروبة وروى شعبة هذا الحديث عن قتادة ولم يذكر فيه أمر السعاية واختلف أهل العلم في السعاية فرأى بعض أهل العلم السعاية في هذا وهو قول سفيان الثوري وأهل الكوفة وبه يقول إسحق وقد قال بعض أهل العلم إذا كان العبد بين رجلين فأعتق أحدهما نصيبه فإن كان له مال غرم نصيب صاحبه وعتق العبد من ماله وإن لم يكن له مال عتق من العبد ما عتق ولا يستسعى وقالوا بما روي عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم وهذا قول أهل المدينة وبه يقول مالك بن أنس والشافعي وأحمد وإسحق.

ہے اس لئے ہم معنی حدیث روایت کی اور "نصیب" کی جگہ "شقیص" کا لفظ استعمال کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابان بن یزید نے قتادہ سے سعید بن ابو عروبہ کی روایت کی مثل نقل کی۔ لیکن محنت کا ذکر نہیں کیا۔ غلام سے محنت کرانے کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض علماء کے نزدیک اس سے محنت کرائی جائے۔ سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا یہی مسلک ہے۔ امام اسحاق بھی یہی فرماتے ہیں۔ بعض علماء فرماتے ہیں اگر غلام دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہو اور ان میں سے ایک اپنا حصہ آزاد کر دے تو دیکھا جائے اگر اس کے پاس اپنے ساتھی کا حصہ ادا کرنے کے لئے مال ہے تو یہ غلام آزاد ہو جائے گا۔ اگر اس کے پاس مال نہ ہو تو جتنا آزاد کیا اتنا ہی آزاد ہوگا لیکن اس سے محنت مشقت نہیں کرائی جائے گی۔ ان حضرات نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث کے مطابق رائے دی ہے۔ اہل مدینہ کا یہی قول ہے۔ مالک بن انس، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

باب ما جاء في العمرى

عمر بھر کیلئے کوئی چیز ہبہ کرنا

١٣٦١ - حدثنا محمد بن المثنى ثنا ابن أبي عدي عن سعيد عن قتادة عن الحسن عن سمرة أن نبي الله صلى الله عليه وسلم قال العمرى جائزة لأهلها أو ميراث لأهلها وفي الباب عن زيد بن ثابت وجابر وأبي هريرة وعائشة وابن الزبير ومعاوية.

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمریٰ (عمر بھر کے لئے ہبہ، اس چیز کو ہبہ کر گیا) کے گھر والوں کے لئے جائز ہے یا (فرمایا) اس کے گھر والوں کے لئے وراثت ہے۔ اس باب میں حضرت زید بن ثابت، جابر، ابو ہریرہ، عائشہ، ابن زبیر اور معاویہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

١٣٦٢ - حدثنا الأنصاري ثنا معن ثنا مالك عن ابن شهاب عن أبي سلمة عن جابر بن عبد الله أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أيما رجل أعمر عمرى له ولعقبه فإنها للذي يعطاها لا ترجع إلى الذي أعطاها لأنه أعطى عطاء وقعت فيه المواريث. هذا حديث حسن صحيح وهكذا روى معمر وغير واحد عن الزهري مثل رواية مالك وروى بعضهم عن الزهري ولم يذكر فيه ولعقبه والعمل على

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی دوسرے کو عمر بھر کے لئے کوئی چیز دیگا تو وہ اس کے لئے اور اس کے ورثاء کے لئے ہوگی وہ اسی کے لئے رہیگا جس کو دیا گیا، دینے والے کی طرف نہیں لوٹے گا کیونکہ اس نے ایسا عطیہ دیا جس میں میراث واقع ہوئی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ معمر اور کئی حضرات نے زہری سے مالک کی روایت کی طرح نقل کیا۔ بعض محدثین نے زہری سے روایت کیا لیکن "ولعقبہ" کے الفاظ ذکر نہیں کئے۔ بعض علماء کا اسی پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں جب معطی نے کہا:

هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا إِذَا قَالَ هِيَ لَكَ حَيَاتَكَ وَلِعَقِبِكَ فَإِنَّهَا لِمَنْ أُعْمِرَهَا لَا تَرْجِعُ إِلَى الْأَوَّلِ وَإِذَا لَمْ يَقُلْ لِعَقِبِكَ فَهِيَ رَاجِعَةٌ إِلَى الْأَوَّلِ إِذَا مَاتَ الْمُعْمَرُ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَالشَّافِعِيِّ وَرُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ لِأَهْلِهَا وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا إِذَا مَاتَ الْمُعْمَرُ فَهِيَ لِوَرَثَتِهِ وَإِنْ لَمْ يَجْعَلْ لِعَقِبِهِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ.

یہ ساری زندگی تیرے لئے اور تیرے بعد والوں کے لئے ہے تو یہ اسی کے لئے ہوگا جس کو دیا گیا۔ پہلے کی طرف واپس نہیں ہوگا۔ اور اگر "بعد والوں کے لئے" کے الفاظ نہ کہے تو موہوب لہ کے مرنے بعد واہب کو واپس دیا جائے گا۔ مالک بن انس اور شافعی رحمہما اللہ کا یہی قول ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے متعدد طرق سے مروی ہے کہ عمریٰ، اپنے اہل کے لئے جائز ہے بعض اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں۔ موہوب لہ کے مرنے پر وہ اس کے ورثاء کے لئے ہوگا اگرچہ واہب نے یہ نہ کہا ہو کہ تیرے بعد والوں کے لئے ہے سفیان ثوری، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۹۱۱ مَا جَاءَ فِي الرُّقْبٰى

رقبیٰ کا حکم

۱۳۶۳ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِيْ هِنْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ لِأَهْلِهَا وَالرُّقْبٰى جَائِزَةٌ لِأَهْلِهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ مَوْقُوْفًا وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ الرُّقْبٰى جَائِزَةٌ مِثْلَ الْعُمْرٰى وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ وَفَرَّقَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَهْلِ الْكُوْفَةِ وَغَيْرِهِمْ بَيْنَ الْعُمْرٰى وَالرُّقْبٰى فَأَجَازُوا الْعُمْرٰى وَلَمْ يُجِيْزُوا الرُّقْبٰى وَتَفْسِيْرُ الرُّقْبٰى أَنْ يَقُوْلَ هٰذَا الشَّيْءُ لَكَ مَا عِشْتَ فَإِنْ مُتَّ قَبْلِيْ فَهِيَ رَاجِعَةٌ إِلَيَّ وَقَالَ أَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ الرُّقْبٰى مِثْلُ الْعُمْرٰى وَهِيَ لِمَنْ أُعْطِيَهَا وَلَا تَرْجِعُ إِلَى الْأَوَّلِ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمریٰ اس کے اہل کے لئے جائز ہے اور رقبیٰ اس کے اہل کے لئے جائز ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ بعض محدثین نے بواسطہ ابو زبیر حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے موقوفاً روایت کیا ہے بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے کہ رقبیٰ، عمریٰ کی طرح جائز ہے۔ امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ کا یہی قول ہے بعض علماء کوفہ اور دوسرے حضرات نے عمریٰ اور رقبیٰ میں فرق کرتے ہوئے عمریٰ کو جائز رکھا لیکن رقبیٰ کو ناجائز کہا۔ رقبیٰ کا مطلب یہ ہے کہ دینے والا دوسرے کو کہے جب تک تو زندہ ہے یہ چیز تیرے لئے ہے اگر تم مجھ سے پہلے مرجاؤ تو یہ دوبارہ میری ہوجائے گی۔ امام احمد اور اسحاق فرماتے ہیں رقبیٰ، عمریٰ کی طرح ہے اور یہ اسی کے لئے ہوگا جس کو دیا گیا دینے والے کو واپس نہیں کیا جائے گا۔

⁂ ⁂ ⁂

بَابُ ۹۱۲ مَا ذُكِرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصُّلْحِ بَيْنَ النَّاسِ

لوگوں کے درمیان صلح کرانا

۱۳۶۴ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ

عمرو بن عوف مزنی بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت

الْحَدَّادِيُّ ثَنَا كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصُّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا صُلْحًا حَرَّمَ حَلَالًا أَوْ أَحَلَّ حَرَامًا وَالْمُسْلِمُونَ عَلَى شُرُوطِهِمْ إِلَّا شَرْطًا حَرَّمَ حَلَالًا أَوْ أَحَلَّ حَرَامًا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

بَابُ ٩١٣ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَضَعُ عَلَى حَائِطِ جَارِهِ خَشَبًا

١٣٦٥ ۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدَكُمْ جَارُهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَةً فِي جِدَارِهِ فَلَا يَمْنَعْهُ فَلَمَّا حَدَّثَ أَبُو هُرَيْرَةَ طَأْطَئُوا رُءُوسَهُمْ فَقَالَ مَا لِي أَرَاكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِينَ وَاللّٰهِ لَأَرْمِيَنَّ بِهَا بَيْنَ أَكْتَافِكُمْ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَمُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَرُوِيَ عَنْ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ قَالُوا لَهُ أَنْ يَمْنَعَ جَارَهُ أَنْ يَضَعَ خَشَبَةً فِي جِدَارِهِ وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ۔

بَابُ ٩١٤ مَا جَاءَ أَنَّ الْيَمِينَ عَلَى مَا يُصَدِّقُهُ صَاحِبُهُ

١٣٦٦ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَا ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَمِينُ عَلَى مَا يُصَدِّقُكَ بِهِ صَاحِبُكَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ هُشَيْمٍ عَنْ

کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لوگوں کے درمیان صلح کرانا جائز ہے مگر وہ صلح جو حلال کو حرام یا حرام کو حلال کر دے جائز نہیں اور مسلمان اپنی شرطوں پر ہیں مگر ایسی شرط جو حلال کو حرام اور حرام کو حلال کر دے (جائز نہیں) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

پڑوسی کی دیوار میں لکڑی گاڑنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی سے اسکا پڑوسی اسکی دیوار میں لکڑی گاڑنے کی اجازت مانگے تو وہ اسے منع نہ کرے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جب یہ حدیث بیان کی تو لوگوں نے سر جھکا دیئے آپ نے فرمایا کیا وجہ ہے کہ میں تمہیں اس سے منہ پھیرتے دیکھتا ہوں و اللہ کی قسم میں اسے تمہارے کندھوں کے درمیان گاڑ دوں گا۔ اس باب میں حضرت ابن عباس اور مجمع بن جاریہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں حدیث ابو ہریرہ حسن صحیح ہے بعض علماء کا اس پر عمل ہے۔ امام شافعی بھی یہی کہتے ہیں بعض علماء جن میں مالک بن انس رحمہ اللہ بھی شامل ہیں۔ فرماتے ہیں کہ کوئی شخص پڑوسی کو اپنی دیوار میں لکڑی گاڑنے سے منع کر سکتا ہے پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

سچی قسم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قسم وہی ہے جس کے سبب تمہارا ساتھی تمہاری تصدیق کرے یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف بواسطہ ہشیم، عبد اللہ بن ابو صالح کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ عبداللہ

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ هُوَ أَخُو سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُوْلُ أَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ وَرُوِيَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ أَنَّهُ قَالَ إِذَا كَانَ الْمُسْتَحْلِفُ ظَالِمًا فَالنِّيَّةُ نِيَّةُ الْحَالِفِ وَإِنْ كَانَ الْمُسْتَحْلِفُ مَظْلُوْمًا فَالنِّيَّةُ الَّذِي اسْتَحْلَفَ

سہیل بن ابی صالح کے بھائی ہیں۔ بعض علماء کا اسی پر عمل ہے امام احمد اور اسحاق رحمہ اللہ بھی یہی کہتے ہیں۔ ابراہیم نخعی سے مروی ہے اگر قسم لینے والا ظالم ہو تو قسم کھانے والے کی نیت معتبر ہوگی اور اگر قسم لینے والا مظلوم ہو تو اس کی نیت کا اعتبار ہوگا۔

بَابُ ۱۵۹ مَا جَاءَ فِي الطَّرِيْقِ إِذَا اخْتُلِفَ فِيْهِ كَمْ يُجْعَلُ

اختلاف کی صورت میں راستہ کتنا چوڑا بنایا جائے

۱۳۶۷ - حَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ سَعِيْدٍ الضُّبَعِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوا الطَّرِيْقَ سَبْعَةَ أَذْرُعٍ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا راستہ سات ہاتھ بناؤ۔

۱۳۶۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ كَعْبٍ الْعَدَوِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَشَاجَرْتُمْ فِي الطَّرِيْقِ فَاجْعَلُوْهُ سَبْعَةَ أَذْرُعٍ وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثُ بُشَيْرِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَهُوَ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب راستے کے بارے میں تمہارا اختلاف ہو جائے تو اسے سات ہاتھ بناؤ۔ وکیع کی روایت سے یہ اصح ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے بواسطہ بشیر بن کعب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت حسن صحیح ہے بعض محدثین نے بواسطہ قتادہ اور بشیر بن نہیک، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی اور وہ غیر محفوظ ہے۔

بَابُ ۱۶۰ مَا جَاءَ فِي تَخْيِيْرِ الْغُلَامِ بَيْنَ أَبَوَيْهِ إِذَا افْتَرَقَا

ماں باپ کی جدائی کی صورت میں لڑکے کو اختیار دیا جائے

۱۳۶۹ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُوْنَةَ الثَّعْلَبِيِّ عَنْ أَبِي مَيْمُوْنَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيَّرَ غُلَامًا بَيْنَ أَبِيْهِ وَأُمِّهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَجَدِّ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدِيْثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَأَبُوْ مَيْمُوْنَةَ اسْمُهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک لڑکے کو ماں اور باپ کے درمیان اختیار دیا کہ جس کے پاس جی چاہے رہے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو اور عبدالحمید بن جعفر کے دادا رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے۔ ابومیمونہ کا نام

سَلَّمَ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ قَالُوْا يُخَيَّرُ الْغُلَامُ بَيْنَ أَبَوَيْهِ إِذَا وَقَعَتْ بَيْنَهُمَا الْمُنَازَعَةُ فِي الْوَلَدِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَقَالَا مَا كَانَ الْوَلَدُ صَغِيْرًا فَالْأُمُّ أَحَقُّ فَإِذَا بَلَغَ الْغُلَامُ سَبْعَ سِنِيْنَ خُيِّرَ بَيْنَ أَبَوَيْهِ وَهِلَالُ بْنُ أَبِي مَيْمُوْنَةَ هُوَ هِلَالُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ أُسَامَةَ وَهُوَ مَدَنِيٌّ وَقَدْ رَوٰى عَنْهُ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيْرٍ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَفُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ۔

سلیم ہے بعض صحابہ کرام اور علماء کا اسی پر عمل ہے ۔ والدین کے درمیان بیٹے کے بارے میں اختلاف کی صورت میں بچے کو اختیار دیا جائے جہاں اس کا جی چاہے رہے ۔ امام احمد اور اسحاق رحمہا اللہ کا یہی قول ہے ۔ نیز یہ دونوں فرماتے ہیں بچہ جب چھوٹا ہو تو ماں زیادہ حقدار ہے اور جب سات سال کا ہو جائے تو اختیار دیا جائے گا ۔ ہلال بن ابو میمونہ سے ہلال بن علی بن اسامہ مراد ہیں اور یہ مدنی ہیں ۔ ان سے یحیٰی بن ابو کثیر، مالک بن انس، فلیح اور سلیمان نے روایت کیا ہے ۔

بَابُ ٩١٤ مَا جَاءَ أَنَّ الْوَالِدَ يَأْخُذُ مِنْ مَالِ وَلَدِهٖ

باپ بیٹے کے مال سے خرچ کر سکتا ہے

١٣٠٠ ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَمَّتِهٖ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَطْيَبَ مَا أَكَلْتُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ وَإِنَّ أَوْلَادَكُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أُمِّهٖ عَنْ عَائِشَةَ وَأَكْثَرُهُمْ قَالُوْا عَنْ عَمَّتِهٖ عَنْ عَائِشَةَ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ قَالُوْا إِنَّ يَدَ الْوَالِدِ مَبْسُوْطَةٌ فِي مَالِ وَلَدِهٖ يَأْخُذُ مَا شَاءَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَأْخُذُ مِنْ مَالِهٖ إِلَّا عِنْدَ الْحَاجَةِ إِلَيْهِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا سب سے پاک کھانا وہ ہے جو تم اپنی کمائی سے کھاؤ ۔ اور تمہاری اولاد تمہاری کمائی سے ہے ۔ اس باب میں حضرت جابر اور عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں ۔ یہ حدیث حسن ہے ۔ بعض محدثین نے اسے بواسطہ عمارہ بن عمیر اور ان کی والدہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے ۔ اکثر نے ان کی پھوپھی کے واسطہ سے ام المومنین سے نقل کیا ۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر اہل علم کا اسی پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں باپ کا ہاتھ اولاد کے مال پر کھلا ہے اس سے جتنا چاہے لے ۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ اس کے مال سے صرف ضرورت کے وقت نکالے سکتا ہے ۔

بَابُ ٩١٥ مَا جَاءَ فِيْمَنْ يُكْسَرُ لَهُ الشَّيْءُ مَا يُحْكَمُ لَهُ مِنْ مَالِ الْكَاسِرِ

کسی شخص کی کوئی چیز توڑ دی جائے تو کیا حکم ہے

١٣٠١ ـ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَهْدَتْ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک زوجہ مطہرہ نے آپ کی

بعض ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم طعاما فی قصعۃ فضربت عائشۃ القصعۃ بیدھا فالقت ما فیھا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم طعام بطعام واناء باناء ھذا حدیث حسن صحیح۔

١٣٧٢۔ حدثنا علی بن حجر ثنا سوید بن عبد العزیز عن حمید عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم استعار قصعۃ فضاعت فضمنھا لھم وھذا حدیث غیر محفوظ وانما اراد عندی سوید الحدیث الذی رواہ الثوری وحدیث الثوری اصح۔

خدمت میں ایک پیالے میں کھانا بھیجا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہاتھ مار کر پیالہ گرا دیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھانے کے بدلے کھانا اور برتن کے بدلے برتن ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک پیالہ مستعار لیا وہ کہیں ضائع ہو گیا تو آپ نے اس کے بدلے انکو قیمت ادا کی یہ حدیث غیر محفوظ ہے۔ میرے نزدیک سوید نے ثوری والی روایت بیان کرنا چاہا۔ حدیث ثوری اصح ہے۔

باب ۹۱۹ ما جاء فی حد بلوغ الرجل والمرأۃ

مرد اور عورت کی حد بلوغ

١٣٧٣۔ حدثنا محمد بن وزیر الواسطی ثنا اسحاق بن یوسف الازرق عن سفیان عن عبید اللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمر قال عرضت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جیش وانا ابن اربع عشرۃ فلم یقبلنی فعرضت علیہ من قابل فی جیش وانا ابن خمس عشرۃ فقبلنی قال نافع فحدثت بھذا الحدیث عمر بن عبد العزیز فقال ھذا حد ما بین الصغیر والکبیر ثم کتب ان یفرض لمن بلغ الخمس عشرۃ۔

١٣٧٤۔ حدثنا ابن ابی عمر ثنا سفیان بن عیینۃ عن عبید اللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ ولم یذکر فیہ ان عمر بن عبد العزیز کتب ان ھذا حد ما بین الصغیر والکبیر وذکر ابن عیینۃ فی حدیثہ قال حدثت بہ عمر بن عبد العزیز فقال ھذا حد ما بین الذریۃ والمقاتلۃ ھذا حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند اھل العلم وبہ یقول الثوری وابن المبارک

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں مجھے ایک لشکر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ اس وقت میں چودہ سال کا تھا آپ نے مجھے قبول نہ فرمایا آئندہ سال ایک لشکر میں مجھے آپ کے سامنے پیش کیا گیا اس وقت میری عمر پندرہ سال تھی تو آپ نے مجھے قبول فرمایا۔ نافع فرماتے ہیں میں نے یہ حدیث حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کو سنائی تو انہوں نے فرمایا یہ چھوٹے اور بڑے کے درمیان حد ہے۔ پھر آپ نے لکھا پندرہ سال والے کے لیے حصہ مقرر کیا جائے۔

ابن ابی عمر نے بواسطہ سفیان بن عیینہ، عبید اللہ بن عمر اور نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کے ہم معنی مرفوعاً روایت کیا لیکن اس میں یہ مذکور نہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے لکھا یہ چھوٹے اور بڑے کے درمیان حد ہے۔ ابن عیینہ نے اپنی روایت میں بیان کیا کہ میں نے حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی تو انہوں نے فرمایا یہ لڑکوں اور مجاہدین کے درمیان حد ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

والشافعي وأحمد وإسحق يرون أن الغلام إذا استكمل خمس عشرة فحكمه حكم الرجال وإن احتلم قبل خمس عشرة فحكمه حكم الرجال وقال أحمد وإسحق البلوغ ثلاث منازل بلوغ خمس عشرة أو الاحتلام فإن لم يعرف سنه ولا احتلامه فالإنبات يعني العانة.

کہ لڑکا پندرہ سال کا ہو جائے تو وہ مردوں کے حکم میں ہے۔ اگر پندرہ سال سے پہلے اسے احتلام آئے تو اس وقت سے مردوں کے حکم میں ہوگا۔ امام احمد اور اسحق رحمہما اللہ فرماتے ہیں۔ بلوغ کی تین منازل ہیں۔ پندرہ سال یا احتلام اور اگر یہ دونوں معلوم نہ ہو سکیں تو زیر ناف بالوں کا آنا۔

باب ٩٢ ما جاء في من تزوج امرأة أبيه

١٣٧٥ - حدثنا أبو سعيد الأشج ثنا حفص بن غياث عن أشعث عن عدي بن ثابت عن البراء قال مر بي خالي أبو بردة بن نيار ومعه لواء فقلت أين تريد فقال بعثني رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى رجل تزوج امرأة أبيه أن آتيه برأسه وفي الباب عن قرة حديث البراء حديث حسن غريب وقد روى محمد بن إسحق هذا الحديث عن عدي بن ثابت عن عبد الله بن يزيد عن البراء وقد روي هذا الحديث عن أشعث عن عدي عن يزيد بن البراء عن أبيه وروي عن أشعث عن عدي عن يزيد بن البراء عن خاله عن النبي صلى الله عليه وسلم.

سوتیلی ماں سے نکاح کا حکم

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میرے ماموں ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے ان کے پاس ایک جھنڈا تھا۔ میں نے پوچھا کہاں کا ارادہ ہے؟ فرمایا مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کا سر لانے کے لیے بھیجا ہے جس نے اپنی سوتیلی ماں سے نکاح کر لیا ہے۔ اس باب میں حضرت قرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ حدیث براء حسن غریب ہے۔ محمد بن اسحق نے یہ حدیث بواسطہ عدی بن ثابت اور عبداللہ بن یزید، حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ بواسطہ اشعث، عدی اور یزید بن براء بھی حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ نیز بواسطہ اشعث عدی اور یزید بن براء ان کے ماموں سے بھی مروی ہے۔

باب ٩٣ ما جاء في الرجلين يكون أحدهما أسفل من الآخر في الماء

١٣٧٦ - حدثنا قتيبة ثنا الليث عن ابن شهاب عن عروة أنه حدثه أن عبد الله بن الزبير حدثه أن رجلا من الأنصار خاصم الزبير عند رسول الله صلى الله عليه وسلم في شراج الحرة التي يسقون بها النخل فقال الأنصاري سرح الماء يمر فأبى عليه فاختصموا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم

ایک شخص کی زمین پست جگہ ہو تو پانی کا حکم

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک انصاری نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے پتھریلی زمین کی ان نالیوں کے بارے میں جھگڑا کیا جن کے ذریعے کھجوروں کو پانی دیا جاتا تھا۔ انصاری نے کہا پانی گزرنے دو۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے انکار کیا۔ چنانچہ وہ دونوں اپنا جھگڑا

فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ أَرْسِلِ الْمَاءَ إِلَى جَارِكَ فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ أَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا زُبَيْرُ اسْقِ ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ حَتّٰى يَرْجِعَ إِلَى الْجَدْرِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَحْسِبُ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِي ذٰلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا الْآيَةَ. هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَرَوَى شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّبَيْرِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَرَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنِ اللَّيْثِ وَيُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ نَحْوَ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے۔ آپ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ اے زبیر! (اپنی زمین) سیراب کرو پھر اپنے پڑوسی کیلئے چھوڑ دو۔ اس پر انصاری کو غصہ آگیا۔ کہنے لگا اس لیے کہ یہ آپکے پھوپھی زاد بھائی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کا رنگ بدل گیا۔ آپ نے فرمایا زبیر! سیراب کرو پھر پانی روک دو یہاں تک کہ منڈیروں تک بھر جائے۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ قسم بخدا میرا خیال ہے یہ آیت اسی کے بارے میں نازل ہوئی تھی "فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم الخ۔ اے محبوب تیرے رب کی قسم یہ لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک آپکو اپنے جھگڑوں میں حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تم حکم فرمائی اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور جی سے مان لیں۔ شعیب بن ابی حمزہ نے بواسطہ زہری اور عروہ بن زبیر حضرت زبیر سے روایت کیا حضرت عبداللہ بن زبیر کا واسطہ ذکر نہیں۔ عبداللہ بن وہب لیث سے اور یونس، زہری سے روایت کرتے ہیں لیکن پہلی روایت کی طرح یہاں بھی حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کا واسطہ مذکور نہیں۔

بَابُ ۲۷ مَا جَاءَ فِي مَنْ يُعْتِقُ مَمَالِيكَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ وَلَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ

تنگدست کا مرتے وقت غلام آزاد کرنا

١٣٧٧۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَعْتَقَ سِتَّةَ أَعْبُدٍ لَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ قَوْلًا شَدِيدًا قَالَ ثُمَّ دَعَاهُمْ فَجَزَّأَهُمْ ثُمَّ أَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَأَرَقَّ أَرْبَعَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثُ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ يَرَوْنَ الْقُرْعَةَ فِي هٰذَا وَفِي غَيْرِهِ وَأَمَّا بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ وَغَيْرِهِمْ فَلَمْ يَرَوُا الْقُرْعَةَ وَقَالُوا يُعْتَقُ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک انصاری نے مرتے وقت اپنے چھ غلام آزاد کیے۔ ان کے پاس ان کے سوا اور کچھ مال نہ تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہ چلا تو آپ نے اسے سخت سست کہا۔ پھر ان غلاموں کو بلا کر ان کے حصے کیے اور ان میں قرعہ اندازی فرمائی دو کو آزاد کر دیا اور چار کو غلامی میں باقی رکھا۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ حدیث عمران بن حصین حسن صحیح ہے۔ عمران بن حصین سے اس کے علاوہ بھی مروی ہے۔ بعض اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ مالک بن انس، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں کہ اس میں اور اس طرح کے دوسرے معاملات میں قرعہ اندازی کی جائے۔ بعض علماء کوفہ اور دیگر حضرات کے نزدیک قرعہ اندازی نہ ہوگی بلکہ ہر غلام سے ایک تہائی آزاد ہو جائے گا اور دو تہائی کی آزادی کے لیے ان

مِنْ كُلِّ عَبْدٍ الثُّلُثُ يُسْتَسْعٰى فِي ثُلُثَيْ قِيْمَتِهٖ وَاَبُو الْمُهَلَّبِ اسْمُهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَمْرٍو وَيُقَالُ مُعَاوِيَةُ ابْنُ عَمْرٍو۔

سے محنت مزدوری کرائی جائے گی۔ ابو مہلب کا نام عبدالرحمٰن بن عمرو ہے۔ معاویہ بن عمرو بھی کہا جاتا ہے۔

بَابُ ۹۲۳ مَا جَاءَ فِيْمَنْ مَلَكَ ذَا مَحْرَمٍ

رشتہ دار کا غلامی میں آجانا

۱۳۷۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهٗ مُسْنَدًا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ حَمَّادِ ابْنِ سَلَمَةَ وَقَدْ رَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُمَرَ شَيْئًا مِنْ هٰذَا۔

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص اپنے کسی محرم رشتہ دار کا مالک بنے وہ (رشتہ دار) آزاد ہے۔

اس حدیث کو ہم صرف حماد بن سلمہ سے مسنداً پاتے ہیں۔ بعض نے بواسطہ قتادہ اور حسن، حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کا کچھ حصہ روایت کیا۔

۱۳۷۹۔ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ الْبَصْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَعَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ وَلَا نَعْلَمُ اَحَدًا ذَكَرَ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ عَاصِمًا الْاَحْوَلَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ غَيْرَ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ رَوَاهُ ضَمْرَةُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُتَابَعْ ضَمْرَةُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ وَهُوَ حَدِيْثٌ خَطَاٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ۔

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے محرم رشتہ دار کی غلامی میں آجائے وہ آزاد ہے۔ اس حدیث میں صرف محمد بن بکر نے عاصم احول کا واسطہ ذکر کیا ہے بعض اہل علم کا اس حدیث پر عمل ہے۔ بواسطہ ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ جو شخص اپنے محرم رشتہ دار کی غلامی میں آجائے آزاد ہو جائے گا۔ ضمرہ بن ربیعہ نے بواسطہ سفیان ثوری اور عبداللہ بن دینار حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت کیا۔ اس حدیث میں ضمرہ بن ربیعہ کا کوئی متابع نہیں محدثین کے نزدیک اس روایت میں غلطی ہوئی۔

۞ ۞ ۞

بَابُ ۹۲۴ مَا جَاءَ مَنْ زَرَعَ فِيْ اَرْضِ قَوْمٍ بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ

کسی کی زمین میں بلا اجازت کھیتی باڑی کرنا

۱۳۸۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا شَرِيْكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النَّخَعِيُّ

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

عن ابي اسحاق عن عطاء عن رافع بن خديج ان النبي صلى الله عليه وسلم قال من زرع في ارض قوم بغير اذنهم فليس له من الزرع شيء وله نفقته هذا حديث حسن غريب لا نعرفه من حديث ابي اسحاق الا من هذا الوجه من حديث شريك بن عبد الله والعمل على هذا الحديث عند بعض اهل العلم وهو قول احمد واسحاق وسالت محمد بن اسماعيل عن هذا الحديث فقال هو حديث حسن وقال لا اعرفه من حديث ابي اسحاق الا من رواية شريك قال محمد حدثنا معقل بن مالك البصري حدثنا عقبة بن الاصم عن عطاء عن رافع بن خديج عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دوسرے کی زمین میں بلا اجازت کھیتی باڑی کی اسے کھیتی سے کچھ نہیں ملے گا۔ صرف مزدوری کا ملے گی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے حدیث ابو اسحٰق سے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں بعض اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ امام احمد اور اسحٰق کا یہی قول ہے۔ میں نے امام بخاری رحمہ اللہ سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا۔ تو انہوں نے فرمایا یہ حدیث حسن ہے نیز فرمایا میں اس کو ابو اسحٰق سے صرف شریک کی روایت سے پہچانتا ہوں۔ امام بخاری کہتے ہیں ہم سے معقل بن مالک بصری نے بواسطہ عقبہ بن اصم عطاء اور حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

باب ۴۲۵ ما جاء في النحل والتسوية بين الولد

اولاد کو عطیہ دیتے وقت مساوات قائم رکھنا

۱۳۸۱ حدثنا نصر بن علي وسعيد بن عبد الرحمن المخزومي المعنى واحد قالا حدثنا سفيان عن الزهري عن حميد بن عبد الرحمن وعن محمد بن النعمان بن بشير يحدثان عن النعمان بن بشير ان اباه نحل ابنا له غلاما فاتى النبي صلى الله عليه وسلم يشهده فقال اكل ولدك نحلته مثل ما نحلت هذا قال لا قال فاردده هذا حديث حسن صحيح وقد روي من غير وجه عن النعمان بن بشير والعمل على هذا عند بعض اهل العلم يستحبون التسوية بين الولد حتى قال بعضهم يسوي بين ولده حتى في القبلة وقال بعضهم يسوي بين ولده في النحل والعطية الذكر والانثى سواء وهو قول سفيان الثوري وقال بعضهم التسوية بين الولد ان يعطى الذكر مثل حظ الانثيين مثل قسمة الميراث وهو

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان کے والد نے اپنے ایک لڑکے کو ایک غلام عطیہ دیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپ کو گواہ بنانے حاضر ہوئے۔ آپ نے فرمایا۔ کیا تم نے اپنے تمام لڑکوں کو اس طرح کا عطیہ دیا ہے؟ عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا اسے بھی واپس لے لو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ اولاد میں برابری مستحب ہے۔ یہاں تک کہ بعض علماء کے نزدیک چومنے میں بھی برابری چاہیے۔ بعض علماء فرماتے ہیں عطیات دینے میں لڑکے اور لڑکیاں دونوں برابر ہیں۔ سفیان ثوری رحمہ اللہ کا یہی قول ہے۔ کچھ علماء کے نزدیک مساوات یہ ہے کہ لڑکوں کو میراث کی طرح (یہاں بھی) دوگنا دیا جائے۔ امام

قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ۔

احمد اور اسحٰق رحمہما اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۹۲۶ مَا جَاءَ فِي الشُّفْعَةِ

۱۳۸۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَارُ الدَّارِ أَحَقُّ بِالدَّارِ قَالَ أَبُو عِيسٰى وَفِي الْبَابِ عَنِ الشَّرِيدِ وَأَبِي رَافِعٍ وَأَنَسٍ حَدِيثُ سَمُرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَرُوِيَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّحِيحُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ حَدِيثُ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ وَلَا نَعْرِفُ حَدِيثَ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عِيسَى بْنِ يُونُسَ وَحَدِيثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطَّائِفِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْبَابِ هُوَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَرَوَى إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ كِلَا الْحَدِيثَيْنِ عِنْدِي صَحِيحٌ۔

حقِ شفعہ

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مکان کا پڑوسی مکان کا زیادہ حقدار ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ اس باب میں حضرت شرید، ابو رافع اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث سمرہ حسن صحیح ہے۔ عیسیٰ بن یونس نے بواسطہ سعید بن ابی عروبہ اور قتادہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کیا۔ سعید بن عروبہ بواسطہ قتادہ، حسن اور سمرہ رضی اللہ عنہ بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ اہل علم کے نزدیک حسن کی سمرہ سے روایت صحیح ہے۔ حضرت انس سے قتادہ کی روایت ہمیں صرف عیسیٰ بن یونس سے معلوم ہے۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن طائفی کی روایت بواسطہ عمرو بن شرید اور ان کے والد شرید، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حسن ہے۔ ابراہیم بن میسرہ بواسطہ عمرو بن شرید اور ابو رافع، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ میں نے امام بخاری رحمہ اللہ سے سنا فرماتے ہیں۔ میرے نزدیک دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔

بَابُ ۹۲۷ مَا جَاءَ فِي الشُّفْعَةِ لِلْغَائِبِ

۱۳۸۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَاسِطِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَارُ أَحَقُّ بِشُفْعَتِهِ يُنْتَظَرُ بِهِ وَإِنْ كَانَ غَائِبًا إِذَا كَانَ طَرِيقُهُمَا وَاحِدًا هٰذَا الْحَدِيثُ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا رَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ غَيْرَ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ وَقَدْ تَكَلَّمَ

غائب کے لیے حقِ شفعہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پڑوسی اپنے شفعہ کا زیادہ حقدار ہے اس کا انتظار کیا جائے۔ اگرچہ غائب ہو جبکہ دونوں کا راستہ ایک ہو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ عبدالملک بن ابی سلیمان کے سوا ہم کسی دوسرے کو نہیں جانتے جس نے بواسطہ عطاء حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اسے روایت کیا ہو۔ شعبہ نے اس حدیث کے سبب

شُعْبَةُ فِي عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ مِنْ أَجْلِ هٰذَا الْحَدِيثِ وَعَبْدُ الْمَلِكِ هُوَ ثِقَةٌ مَأْمُونٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ لَا نَعْلَمُ أَحَدًا تَكَلَّمَ فِيهِ غَيْرَ شُعْبَةَ مِنْ أَجْلِ هٰذَا الْحَدِيثِ وَقَدْ رَوَى وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ هٰذَا الْحَدِيثَ وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ مِيزَانٌ يَعْنِي فِي الْعِلْمِ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الرَّجُلَ أَحَقُّ بِشُفْعَتِهِ وَإِنْ كَانَ غَائِبًا فَإِذَا قَدِمَ فَلَهُ الشُّفْعَةُ وَإِنْ تَطَاوَلَ ذٰلِكَ.

عبد الملک بن ابی سلیمان کے بارے میں کلام کیا ہے۔ نیز اسے ابن مبارک، سفیان ثوری سے منقول ہے کہ عبد الملک بن ابی سلیمان، علم میں ترازو ہیں۔

اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل ہے کہ آدمی اپنے شفعہ کا زیادہ حق دار ہے اگرچہ غائب ہو۔ واپس آئے پر شفعہ کا حق حاصل ہوگا۔ اگرچہ یہ مدت کتنی ہی طویل ہو۔

❊ ❊ ❊

بَابٌ (۹۳) إِذَا حُدَّتِ الْحُدُودُ وَوَقَعَتِ السِّهَامُ فَلَا شُفْعَةَ

حدود اور رستے مقرر ہونے پر حق شفعہ باقی نہیں رہتا

۱۳۲۸ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَكَذَا رَوَاهُ بَعْضُهُمْ مُرْسَلًا عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَبِهِ يَقُولُ بَعْضُ فُقَهَاءِ التَّابِعِينَ مِثْلُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَغَيْرِهِ وَهُوَ قَوْلُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مِنْهُمْ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ وَرَبِيعَةُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ لَا يَرَوْنَ الشُّفْعَةَ إِلَّا لِلْخَلِيطِ وَلَا يَرَوْنَ لِلْجَارِ شُفْعَةً إِذَا لَمْ يَكُنْ خَلِيطًا وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ الشُّفْعَةُ لِلْجَارِ وَاحْتَجُّوا بِالْحَدِيثِ الْمَرْفُوعِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَارُ الدَّارِ أَحَقُّ بِالدَّارِ وَقَالَ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب حدیں مقرر ہو جائیں اور راستے پھیر دیے جائیں تو شفعہ کا حق نہیں ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض رواۃ نے اسے بواسطہ ابو سلمہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کیا ہے۔ بعض صحابہ کرام جن میں حضرت عمر بن خطاب اور عثمان بن عفان بھی شامل ہیں، کا اس حدیث پر عمل ہے بعض تابعین فقہاء جیسے حضرت عمر بن عبد العزیز وغیرہ رحمہم اللہ بھی یہی کہتے ہیں۔ اہل مدینہ کا بھی یہی قول ہے ان میں یحییٰ بن سعید انصاری، ربیعہ بن ابی عبد الرحمٰن اور مالک بن انس رحمہم اللہ بھی شامل ہیں۔ امام شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔ کہ شفعہ صرف شریک کے لیے ہے۔ پڑوسی اگر شریک نہ ہو تو اسے حق شفعہ حاصل نہیں ہوگا بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء فرماتے ہیں۔ پڑوسی کو حق شفعہ حاصل ہے۔ ان حضرات نے مرفوع حدیث سے استدلال کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مکان کا پڑوسی مکان کا زیادہ حق رکھتا ہے۔ نیز آپ نے فرمایا ہمسایہ قربت

الْجَارُ أَحَقُّ بِسَقَبِهِ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ

کی وجہ سے زیادہ حق دار ہے۔ سفیان ثوری، ابن مبارک اور اہل کوفہ رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں۔

بَابُ ۹۲۹ مَا جَاءَ أَنَّ الشَّرِيكَ شَفِيعٌ

شریک کے لیے حق شفعہ

حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ أَبِي حَمْزَةَ السُّكَّرِيِّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّرِيكُ شَفِيعٌ وَالشُّفْعَةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ مِثْلَ هَذَا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي حَمْزَةَ السُّكَّرِيِّ وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَهَذَا أَصَحُّ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شریک شفیع کا مستحق ہے۔ اور شفعہ ہر (غیر منقولہ) چیز میں ہوتا ہے۔ ہم اسے صرف ابو حمزہ سکری کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ متعدد افراد نے یہ حدیث بواسطہ عبدالعزیز بن رفیع اور ابن ابی ملیکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کی۔ اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

۱۳۸۶۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَلَيْسَ فِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهَكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ مِثْلَ هَذَا لَيْسَ فِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ أَبِي حَمْزَةَ وَأَبُو حَمْزَةَ ثِقَةٌ يُمْكِنُ أَنْ يَكُونَ الْخَطَأُ مِنْ غَيْرِ أَبِي حَمْزَةَ.

ہناد نے بواسطہ ابو بکر بن عیاش، عبدالعزیز بن رفیع اور ابن ابی ملیکہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا واسطہ ذکر نہیں کیا۔ دوسرے افراد نے بھی عبدالعزیز بن رفیع سے بے واسطہ ابن عباس اس کی مثل روایت کیا ابو حمزہ کی روایت سے یہ زیادہ صحیح ہے۔ ابو حمزہ ثقہ ہیں ممکن ہے کسی دوسرے سے غلطی واقع ہوئی ہو۔

۱۳۸۷۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ وَقَالَ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِنَّمَا تَكُونُ الشُّفْعَةُ فِي الدُّورِ وَالْأَرَضِينَ وَلَمْ يَرَوُا الشُّفْعَةَ فِي كُلِّ شَيْءٍ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الشُّفْعَةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ.

ہناد نے بواسطہ ابو احوص، عبدالعزیز بن رفیع اور ابن ابی ملیکہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ابو بکر بن عیاش کی روایت کی مثل روایت کی۔ اکثر علماء فرماتے ہیں۔ شفعہ مکانات اور زمین میں ہوتا ہے۔ ہر چیز میں شفعہ نہیں جب کہ بعض علماء کے نزدیک ہر چیز میں شفعہ ہے۔ پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

بَابُ ۹۳۰ مَا جَاءَ فِي اللُّقَطَةِ وَضَالَّةِ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ

گری پڑی چیز اور گم شدہ جانور کا حکم

۱۳۸۸۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ

سوید بن غفلہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں۔

هَارُوْنَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ زَيْدِ بْنِ صُوْحَانَ وَسَلْمَانَ بْنِ رَبِيْعَةَ فَوَجَدْتُ سَوْطًا قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِيْ حَدِيْثِهِ فَالْتَقَطْتُ سَوْطًا فَأَخَذْتُهُ قَالَا دَعْهُ فَقُلْتُ لَا أَدَعُهُ تَأْكُلُهُ السِّبَاعُ لَآخُذَنَّهُ فَلَأَسْتَمْتِعَنَّ بِهِ فَقَدِمْتُ عَلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ وَحَدَّثْتُهُ الْحَدِيْثَ فَقَالَ أَحْسَنْتَ وَجَدْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُرَّةً فِيْهَا مِائَةُ دِيْنَارٍ قَالَ فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ لِيْ عَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا فَمَا أَجِدُ مَنْ يَعْرِفُهَا ثُمَّ أَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا آخَرَ فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا آخَرَ ثُمَّ أَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا آخَرَ فَقَالَ أَحْصِ عِدَّتَهَا وَوِعَاءَهَا وَوِكَاءَهَا فَإِنْ جَاءَ طَالِبُهَا فَأَخْبَرَكَ بِعِدَّتِهَا وَوِعَائِهَا وَوِكَائِهَا فَادْفَعْهَا إِلَيْهِ وَإِلَّا فَاسْتَمْتِعْ بِهَا هٰذَا

۱۲۸۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا إِسْمٰعِيْلُ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ يَزِيْدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ اعْرِفْ وِكَاءَهَا وَوِعَاءَهَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ اسْتَنْفِقْ بِهَا فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ فَقَالَ خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيْكَ أَوْ لِلذِّئْبِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَضَالَّةُ الْإِبِلِ قَالَ فَغَضِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ أَوِ احْمَرَّ وَجْهُهُ فَقَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا حِذَاؤُهَا وَسِقَاؤُهَا حَتّٰى تَلْقٰى رَبَّهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَالْجَارُوْدِ بْنِ الْمُعَلّٰى وَعِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ وَجَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ حَدِيْثُ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ حَدِيْثُ يَزِيْدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ

میں زید بن صوحان اور سلمان بن ربیعہ کے ساتھ (باہر) نکلا تو مجھے ایک کوڑا ملا۔ ابن نمیر کی روایت میں ہے میں نے ایک کوڑا پڑا ہوا دیکھا اور اٹھا لیا۔ دونوں حضرات نے کہا اسے رکھ دو تا کہ درندے کھا لیں میں نے کہا درندوں کے کھانے کیلئے نہیں چھوڑوں گا بلکہ اسے لوں گا اور اس سے نفع اٹھاؤں گا پھر میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے اسکے بارے میں پوچھا اور ان سے پورا واقعہ عرض کیا۔ انہوں نے فرمایا تم نے اچھا کیا۔ مجھے نبی اکرم کے زمانہ اقدس میں ایک تھیلی ملی جس میں سو دینار تھے۔ میں اسے لیکر حضور کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا ایک سال تک تشہیر کرو۔ میں نے ایک سال تشہیر کی مجھے اسکا پہچاننے والا کوئی نہ ملا تو میں پھر حاضر خدمت ہوا۔ آپ نے فرمایا ایک سال اور تشہیر کرو۔ میں نے ایک سال مزید تشہیر کی پھر لیکر حاضر بارگاہ ہوا۔ آپ نے فرمایا مزید ایک سال تشہیر کرو نیز فرمایا اسکی تعداد، ظرف اور جس رسی سے باندھی ہوئی ہے اسکو ذہن نشین کر لو۔ پس اگر ڈھونڈنے والا آ کر اسکی تعداد، برتن اور رسی کی خبر بتائے تو اسے دے دو ورنہ اس سے نفع اٹھاؤ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گری ہوئی چیز کا حکم پوچھا۔ آپ نے فرمایا ایک سال تشہیر کرو۔ پھر اس کا بندھن، ظرف اور غلاف پہچان لو اور خرچ کرو۔ اگر کوئی آ جائے تو اسے دے دو۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! گم شدہ بکری کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا وہ تیرے لیے یا تیرے بھائی کے لیے یا بھیڑیے کے لیے ہے۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! گمشدہ اونٹ کا حکم کیا ہے؟ راوی فرماتے ہیں یہ سنکر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو غصہ آ گیا یہاں تک کہ رخسار مبارک یا (فرمایا) چہرہ انور سرخ ہو گیا۔ آپ نے فرمایا تجھے اس سے کیا واسطہ اس کی جوتیاں اور پانی اس کے پاس ہے حتیٰ کہ وہ اپنے مالک کے پاس پہنچ جائے۔ اس باب میں حضرت ابی بن کعب، عبداللہ بن عمر، جارود بن معلی، عیاض بن حمار اور جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث زید بن خالد حسن صحیح ہے اور ان سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

خالد حديث حسن صحيح وقد روي عنه من غير وجه والعمل على هذا عند بعض أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم رخصوا في اللقطة إذا عرفها سنة فلم يجد من يعرفها أن ينتفع بها وهو قول الشافعي وأحمد وإسحق وقال بعض أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم يعرفها سنة فإن جاء صاحبها وإلا تصدق بها وهو قول سفيان الثوري وعبد الله بن المبارك وهو قول أهل الكوفة لم يروا لصاحب اللقطة أن ينتفع بها إذا كان غنيا وقال الشافعي ينتفع بها وإن كان غنيا لأن أبي بن كعب أصاب على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم صرة فيها مائة دينار فأمره النبي صلى الله عليه وسلم أن يعرفها ثم ينتفع بها وكان أبي كثير المال من مياسير أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم فأمره النبي صلى الله عليه وسلم أن يعرفها فلم يجد من يعرفها فأمره النبي صلى الله عليه وسلم أن يأكلها فلو كانت اللقطة لم تحل إلا لمن تحل له الصدقة لم تحل لعلي بن أبي طالب لأن علي بن أبي طالب أصاب دينارا على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فعرفه فلم يجد من يعرفه فأمره النبي صلى الله عليه وسلم بأكله وكان لا يحل له الصدقة وقد رخص بعض أهل العلم إذا كانت اللقطة يسيرة أن ينتفع بها ولا يعرفها وقال بعضهم إذا كان دون دينار يعرفها قدر جمعة وهو قول إسحاق بن إبراهيم.

حدیث یزید مولیٰ منبعث۔ زید بن خالد سے حسن صحیح ہے اور ان سے متعدد طرق سے مروی ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے۔ انہوں نے اس بات کی اجازت دی ہے کہ ایک سال تشہیر کی جائے اور مالک نہ ملے تو اس سے نفع اٹھایا جا سکتا ہے۔ امام شافعی، احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ یہی فرماتے ہیں۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء فرماتے ہیں۔ ایک سال تشہیر کرے مالک آ جائے تو ٹھیک ورنہ صدقہ کر دے سفیان ثوری اور عبداللہ بن مبارک رحمہما اللہ اسی کے قائل ہیں اہل کوفہ کا بھی یہی قول ہے۔ ان کے نزدیک گمشدہ چیز کو پانے والا امیر ہو تو وہ اس سے نفع نہیں اٹھا سکتا۔ امام شافعی فرماتے ہیں۔ اگرچہ مالدار نفع اٹھا سکتا ہے کیونکہ حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ایک تھیلی پائی جس میں سو دینار تھے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ ایک سال تشہیر کریں پھر نفع اٹھائیں اور حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ کثیر المال تھے۔ اور دولتمند صحابہ کرام میں سے تھے انہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تشہیر کا حکم دیا پھر مالک کے نہ ملنے پر استعمال کا حکم دیا۔ اگر گمشدہ چیز حلال نہ ہوتی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لیے بھی حلال نہ ہوتی کیونکہ آپ نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ایک دینار پایا۔ اس کی تشہیر کی پھر جب کوئی پہچاننے والا نہ ملا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کھانے کا حکم دیا۔ حالانکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لیے صدقہ جائز نہیں۔ بعض اہل علم نے بلا تشہیر گمشدہ چیز کھانے کی اجازت دی ہے۔ جب کہ قلیل ہو۔ بعض فرماتے ہیں۔ دینار سے کم ہو تو ایک ہفتہ تشہیر کرے اسحٰق بن ابراہیم رحمہ اللہ کا یہی قول ہے۔

۱۳۹۰۔ حدثنا محمد بن بشار حدثنا أبو بكر الحنفي حدثنا الضحاك بن عثمان حدثني سالم أبو النضر عن بسر بن سعيد عن زيد بن خالد الجهني أن رسول الله صلى الله عليه وسلم سئل عن اللقطة فقال عرفها سنة

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گمشدہ چیز کا حکم پوچھا گیا۔ آپ نے فرمایا۔ ایک سال اس کی تشہیر کرو۔ اگر مالک مل جائے تو واپس کر دو ورنہ اس کا برتن، بندھن اور اس کی

فَإِنِ اعْتُرِفَتْ فَأَدِّهَا وَإِلَّا فَاعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا وَعَدَدَهَا ثُمَّ كُلْهَا فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَأَدِّهَا. هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ. قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ أَصَحُّ شَيْءٍ فِي هٰذَا الْبَابِ هٰذَا الْحَدِيثُ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَرَخَّصُوا فِي اللُّقَطَةِ إِذَا عَرَّفَهَا سَنَةً فَلَمْ يَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا أَنْ يَنْتَفِعَ بِهَا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ.

تعداد ذہن نشین کر لو۔ پھر اسے کھاؤ اس کے بعد مالک آجائے تو اسے دے دو۔ یہ حدیث حسن صحیح اسی طریق سے غریب ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس باب میں سب سے زیادہ صحیح یہی حدیث ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے۔ انہوں نے گم شدہ چیز سے ایک سال تشہیر کے بعد مالک نہ ملنے کی صورت میں نفع حاصل کرنے کی اجازت دی ہے۔ امام شافعی، احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۹۳۱ مَا جَاءَ فِي الْوَقْفِ

احکام وقف

۱۳۹۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَصَابَ عُمَرُ أَرْضًا بِخَيْبَرَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَصَبْتُ مَالًا بِخَيْبَرَ لَمْ أُصِبْ مَالًا قَطُّ أَنْفَسَ عِنْدِي مِنْهُ فَمَا تَأْمُرُنِي قَالَ إِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ أَنَّهَا لَا يُبَاعُ أَصْلُهَا وَلَا يُوهَبُ وَلَا يُورَثُ تَصَدَّقَ بِهَا فِي الْفُقَرَاءِ وَالْقُرْبَى وَفِي الرِّقَابِ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَالضَّيْفِ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ أَوْ يُطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهِ قَالَ فَذَكَرْتُهُ لِمُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ فَقَالَ غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالًا قَالَ ابْنُ عَوْنٍ فَحَدَّثَنِي بِهِ رَجُلٌ آخَرُ أَنَّهُ قَرَأَهَا فِي قِطْعَةِ أَدِيمٍ أَحْمَرَ غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالًا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَالَ إِسْمٰعِيلُ وَأَنَا قَرَأْتُهَا عِنْدَ ابْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَكَانَ فِيهِ غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالًا وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لَا نَعْلَمُ بَيْنَ الْمُتَقَدِّمِينَ مِنْهُمْ فِي ذٰلِكَ اخْتِلَافًا فِي إِجَازَةِ وَقْفِ الْأَرَضِينَ وَغَيْرِ ذٰلِكَ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خیبر میں ایک زمین بطور غنیمت ملی۔ آپ نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے خیبر سے مال ملا ہے اس جیسا نفیس مال مجھے کبھی نہیں ملا۔ آپ کا کیا حکم ہے؟ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چاہو تو اصل زمین وقف کر دو اور منافع کو صدقہ کر دو۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے صدقہ میں دے دیا تاکہ اس کی اصل نہ بیچی جائے نہ ہبہ کی جائے اور نہ وراثت میں دی جائے۔ اسے محتاجوں، رشتہ داروں، غلاموں کے آزاد کرنے، اللہ کے راستے میں، مسافروں اور مہمانوں پر صدقہ کیا جائے جو اس کا متولی بنے اسے اس سے دستور کے مطابق کھانے اور دوستوں کو کھلانے میں کوئی حرج نہیں بالیقین جمع نہ کرے کہ کہیں مالدار بن جائے۔ راوی کہتے ہیں میں نے محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا اسے مال اکٹھا کرنے کا ذریعہ نہ بنائے۔ ابن عون فرماتے ہیں ایک دوسرے آدمی نے مجھ سے بیان کیا کہ اس نے ایک سرخ چمڑے کے ٹکڑے پر "غیر متأثل مالاً" کے الفاظ پڑھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسماعیل فرماتے ہیں میں نے ابن عبید اللہ بن عمر کے پاس پڑھا اس میں بھی یہی الفاظ تھے۔ بعض صحابہ وعلماء کے نزدیک اسی پر عمل ہے۔ زمین وغیرہ کو وقف کرنے میں متقدمین کے درمیان کوئی اختلاف نہیں پایا گیا۔

۱۳۹۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ صَدَقَةٌ جَارِيَةٌ وَعِلْمٌ يُنْتَفَعُ بِهِ وَوَلَدٌ صَالِحٌ يَدْعُو لَهُ. هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

انسان مر جاتا ہے تو اس کے اعمال ختم ہو جاتے ہیں۔ البتہ تین عمل (باقی رہتے ہیں) صدقہ جاریہ نفع بخش علم اور نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۲۳ مَا جَاءَ فِي الْعَجْمَاءِ أَنَّ جُرْحَهَا جُبَارٌ

چوپایہ کا زخمی کرنا معاف ہے

۱۳۹۳ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَعَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ وَعُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چوپائے کا زخم معاف ہے کنواں کھودتے وقت گر کر مرنے والے اور کان میں دب کر مر جانے والے کا خون معاف ہے اور دفینہ میں پانچواں حصہ ہے۔ اس باب میں حضرت جابر، عمرو بن عوف مزنی اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے۔

۱۳۹۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

قتیبہ نے بواسطہ لیث، ابن شہاب، سعید بن مسیب، سلمہ بن عبدالرحمن اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔

۱۳۹۵ - حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَتَفْسِيرُ حَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ يَقُولُ هَدَرٌ لَا دِيَةَ فِيهِ وَمَعْنَى قَوْلِهِ الْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ فَسَّرَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا الْعَجْمَاءُ الدَّابَّةُ الْمُنْفَلِتَةُ مِنْ صَاحِبِهَا فَمَا أَصَابَتْ فِي انْفِلَاتِهَا فَلَا غُرْمَ عَلَى صَاحِبِهَا وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ يَقُولُ إِذَا احْتَفَرَ الرَّجُلُ مَعْدِنًا فَوَقَعَ فِيهِ إِنْسَانٌ فَلَا غُرْمَ عَلَيْهِ وَكَذَلِكَ الْبِئْرُ إِذَا احْتَفَرَهَا الرَّجُلُ لِلسَّبِيلِ فَوَقَعَ فِيهَا إِنْسَانٌ فَلَا غُرْمَ عَلَى صَاحِبِهَا وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ وَالرِّكَازُ مَا وُجِدَ فِي دَفْنِ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ فَمَنْ وَجَدَ رِكَازًا أَدَّى مِنْهُ الْخُمُسَ إِلَى السُّلْطَانِ وَمَا بَقِيَ فَهُوَ لَهُ.

انصاری بواسطہ معن حضرت مالک بن انس رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کہ چوپائے کا زخم معاف ہے کا مطلب یہ ہے کہ وہ معاف ہے اس پر کوئی دیت نہیں۔ بعض علماء نے یہ مطلب بیان کیا کہ وہ جانور ہے جو مالک سے بھاگ گیا۔ اگر وہ کسی کو زخمی کر دے تو مالک پر جرمانہ نہیں۔ کان کی معافی کا مطلب یہ ہے کہ کسی نے کان کھودی اور کوئی شخص اس میں گر کر مر گیا تو اس پر کوئی جرمانہ نہیں۔ اسی طرح کسی نے مسافروں کے لیے کنواں کھودا اور اس میں کوئی شخص گر کر مر گیا تو مالک پر جرمانہ نہیں۔ رکاز میں پانچواں حصہ ہے اور رکاز سے جاہلیت کے دور کا دفینہ مراد ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جس کو یہ دفینہ ملے وہ پانچواں حصہ حکومت کو دے۔ باقی کا وہ خود مالک ہے۔

باب ٣٢ مَا ذُكِرَ فِي إِحْيَاءِ أَرْضِ الْمَوَاتِ

١٣٩٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ثَنَا أَيُّوبُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَيْتَةً فَهِيَ لَهُ وَلَيْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ حَقٌّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

١٣٩٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَيْتَةً فَهِيَ لَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ قَالُوا لَهُ أَنْ يُحْيِيَ الْأَرْضَ الْمَوَاتَ بِغَيْرِ إِذْنِ السُّلْطَانِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ لَهُ أَنْ يُحْيِيَهَا إِلَّا بِإِذْنِ السُّلْطَانِ وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَعَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ جَدِّ كَثِيرٍ وَسَمُرَةَ.

١٣٩٨ - حَدَّثَنَا أَبُو مُوسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيَّ عَنْ قَوْلِهِ وَلَيْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ حَقٌّ فَقَالَ الْعِرْقُ الظَّالِمُ الْغَاصِبُ الَّذِي يَأْخُذُ مَا لَيْسَ لَهُ قُلْتُ هُوَ الرَّجُلُ الَّذِي يَغْرِسُ فِي أَرْضِ غَيْرِهِ قَالَ هُوَ ذَاكَ.

بنجر زمین کا آباد کرنا

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے بنجر زمین آباد کی وہ اسی کے لیے ہے۔ اس میں غاصب ظالم کا کوئی حق نہیں۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جس نے بنجر زمین آباد کی وہ اسی کے لیے ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض نے اسے بواسطہ ہشام بن عروہ اور عروہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کیا ہے بعض صحابہ کرام اور دیگر اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ امام احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔ نیز وہ فرماتے ہیں بادشاہ کی اجازت کے بغیر بھی بنجر زمین آباد کی جاسکتی ہے بعض علماء فرماتے ہیں۔ بادشاہ کی اجازت بغیر آباد نہیں کرسکتا۔ پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

اس باب میں حضرت جابر عمرو بن عوف مزنی (کثیر کے دادا) اور سمرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

ابوموسیٰ محمد بن مثنی کہتے ہیں میں نے ابو ولید طیالسی سے پوچھا "عرق ظالم کے لیے حق نہیں" سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے فرمایا۔ عرق ظالم سے غاصب مراد ہے جو دوسروں کی چیز چھین لے میں نے کہا وہ شخص جو دوسروں کی زمین میں درخت لگائے۔ انہوں نے فرمایا ہاں وہی ہے۔

باب ٣٣ مَا جَاءَ فِي الْقَطَائِعِ

١٣٩٩ - قُلْتُ لِقُتَيْبَةَ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَكُمْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ قَيْسٍ الْمَأْرِبِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ شَرَاحِيلَ عَنْ سُمَيِّ بْنِ قَيْسٍ عَنْ سُمَيْرٍ عَنْ أَبْيَضَ بْنِ

جاگیر بخشنا

حضرت ابیض بن حمال سے روایت ہے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے لیے نمک کی کان مقرر کرانے حاضر ہوئے۔ آپ نے مقرر کردی جب وہ واپس ہوئے تو مجلس

حَمَّالٍ اَنَّهُ وَفَدَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاسْتَقْطَعَهُ الْمِلْحَ فَقَطَعَ لَهُ فَلَمَّا اَنْ وَلّٰی قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمَجْلِسِ اَتَدْرِیْ مَا قَطَعْتَ لَهُ اِنَّمَا قَطَعْتَ لَهُ الْمَاءَ الْعِدَّ قَالَ فَانْتَزَعَهُ مِنْهُ قَالَ وَسَاَلَهُ عَمَّا یُحْمٰی مِنَ الْاَرَاكِ قَالَ مَا لَمْ تَنَلْهُ خِفَافُ الْاِبِلِ فَاَقَرَّ بِهِ قُتَیْبَةُ وَقَالَ نَعَمْ۔

۱۴۰۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ عُمَرَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیَی بْنِ قَیْسٍ الْمَأْرِبِیُّ نَحْوَهُ وَفِی الْبَابِ عَنْ وَائِلٍ وَاَسْمَاءَ ابْنَةِ اَبِیْ بَکْرٍ حَدِیْثُ اَبْیَضَ بْنِ حَمَّالٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَغَیْرِهِمْ فِی الْقَطَائِعِ یَرَوْنَ جَائِزًا اَنْ یُقْطِعَ الْاِمَامُ لِمَنْ رَاٰی ذٰلِكَ۔

۱۴۰۱۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّیَالِسِیُّ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلْقَمَةَ بْنَ وَائِلٍ یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقْطَعَهُ اَرْضًا بِحَضْرَمَوْتَ قَالَ مَحْمُوْدٌ ثَنَا النَّضْرُ عَنْ شُعْبَةَ وَزَادَ فِیْهِ وَبَعَثَ مَعَهُ مُعَاوِیَةَ لِیُقْطِعَهَا اِیَّاهُ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

بَابُ ۹۳۵ مَا جَاءَ فِیْ فَضْلِ الْغَرْسِ

۱۴۰۲۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَغْرِسُ غَرْسًا اَوْ یَزْرَعُ زَرْعًا فَیَاْکُلُ مِنْهُ اِنْسَانٌ اَوْ طَیْرٌ اَوْ بَهِیْمَةٌ اِلَّا کَانَتْ لَهُ صَدَقَةٌ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ وَاُمِّ مُبَشِّرٍ وَجَابِرٍ وَزَیْدِ بْنِ خَالِدٍ حَدِیْثُ اَنَسٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

بَابُ ۹۳۶ مَا جَاءَ فِی الْمُزَارَعَةِ۔

میں سے ایک آدمی نے عرض کیا آپ کو معلوم ہے کہ آپ نے اس کیلیے کیا مقرر فرمایا! آپ نے اس کے لیے وہ ختم نہ ہونے والا پانی مقرر فرمایا۔ راوی کہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کان ان سے واپس لے لی پھر انہوں نے آپ سے پیلو کے درختوں کی زمین گھیرنے کے متعلق دریافت کیا آپ نے فرمایا جہاں تک اونٹوں کے کھر نہ پہنچیں (یعنی چرا گاہ) سے دور ہو۔ قتیبہ نے اس روایت کی تصدیق کی۔

محمد بن یحیٰی بن ابی عمر نے محمد بن یحیٰی بن قیس مارنبا سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔ اس باب میں حضرت وائل اور اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ ابیض بن حمال کی روایت حسن غریب ہے۔

بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے۔ کہ حکمران جس کے لیے چاہے جاگیر مقرر کر سکتا ہے۔

علقمہ بن وائل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے حضر موت میں ایک زمین جاگیر کے طور پر دی۔ محمود کہتے ہیں۔ نضر نے شعبہ سے روایت کیا اور اس میں یہ اضافہ کیا۔ "اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو ان کے ساتھ بھیجا تاکہ اس کے لیے بھیجا"۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

درخت لگانے کی فضیلت

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص درخت لگائے یا کھیتی باڑی کرے پھر اس سے انسان، پرندے یا جانور کھائیں وہ اس کے لیے صدقہ ہوتا ہے۔ اس باب میں حضرت ابوایوب، ام مبشر، جابر اور زید بن خالد رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔ حدیث انس حسن صحیح ہے۔

کھیتی باڑی کرنا

۱۳۰۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَلَ أَهْلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَجَابِرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لَمْ يَرَوْا بِالْمُزَارَعَةِ بَأْسًا عَلَى النِّصْفِ وَالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَاخْتَارَ بَعْضُهُمْ أَنْ يَكُوْنَ الْبَذْرُ مِنْ رَبِّ الْأَرْضِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَكَرِهَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الْمُزَارَعَةَ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَلَمْ يَرَوْا بِمُسَاقَاةِ النَّخِيْلِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ بَأْسًا وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَالشَّافِعِيِّ وَلَمْ يَرَ بَعْضُهُمْ أَنْ يَصِحَّ شَيْءٌ مِنَ الْمُزَارَعَةِ إِلَّا أَنْ يَسْتَأْجِرَ الْأَرْضَ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل خیبر سے وہاں کے پھلوں اور کھیتی کی نصف پیداوار کا معاملہ طے کیا۔ اس باب میں حضرت انس، ابن عباس، زید بن ثابت اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ وہ نصف، تہائی یا چوتھائی پر مزارعت میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ بعض کے نزدیک مختار یہ ہے کہ بیج مالک زمین کا ہو۔ امام احمد اور اسحٰق رحمہما اللہ کا یہی قول ہے۔ بعض کے نزدیک تہائی اور چوتھائی پر مزارعت مکروہ ہے۔ البتہ تہائی اور چوتھائی پر درختوں کا معاملہ طے کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ مالک بن انس اور شافعی رحمہما اللہ اسی کے قائل ہیں۔ بعض علماء کے نزدیک مزارعت کسی صورت میں جائز نہیں مگر یہ کہ زمین سونے اور چاندی کے بدلے میں لی جائے۔

باب ۹۳۴

۱۳۰۴۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِيْ حَصِيْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا إِذَا كَانَتْ لِأَحَدِنَا أَرْضٌ أَنْ يُعْطِيَهَا بِبَعْضِ خَرَاجِهَا أَوْ بِدَرَاهِمَ وَقَالَ إِذَا كَانَتْ لِأَحَدِكُمْ أَرْضٌ فَلْيَمْنَحْهَا أَخَاهُ أَوْ لِيَزْرَعْهَا۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک ایسے کام سے منع فرمایا جس میں (بظاہر) ہمارا نفع تھا وہ یہ کہ ہم میں سے کوئی شخص اپنی زمین پیداوار کے کچھ حصہ یا دراہم کے بدلے مزارعت پر دے۔ آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی زمین کا مالک ہو تو وہ اپنے بھائی کو بطور ادھار دے یا خود زراعت کرے۔

۱۳۰۵۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسَى الشَّيْبَانِيُّ نَا شَرِيْكٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُحَرِّمِ الْمُزَارَعَةَ وَلٰكِنْ أَمَرَ أَنْ يَرْفُقَ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ حَدِيْثُ رَافِعٍ حَدِيْثٌ فِيْهِ اضْطِرَابٌ يُرْوٰى هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ رَافِعِ بْنِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزارعت کو حرام نہیں فرمایا۔ لیکن ایک دوسرے کے ساتھ نرمی برتنے کا حکم فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مذکور ہیں۔ رافع کی روایت میں اضطراب ہے یہ حدیث حضرت رافع سے ان کے چچاؤں کے واسطہ

حَدِیْثُهُمْ عَنْ عُمُوْمَتِهٖ وَیُرْوٰی عَنْ ظُهَیْرِ بْنِ رَافِعٍ وَهُوَ اَحَدُ عُمُوْمَتِهٖ وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِیْثُ عَنْهُ عَلٰی رِوَایَاتٍ مُّخْتَلِفَةٍ۔

سے بھی مذکور ہے اور ظہیر بن رافع کے واسطہ سے بھی مذکور ہے اور یہ بھی ان کے چچا ہیں۔ حضرت رافع سے یہ حدیث مختلف طرق سے مروی ہے۔

فائدہ: کسی کو اپنی زمین اس طور پر کاشت کے لیے دینا کہ جو کچھ پیداوار ہوگی دونوں میں مثلاً نصف نصف یا ایک تہائی یا دو تہائیاں تقسیم ہو جائے گی۔ اس کو مزارعت کہتے ہیں۔ بٹائی پر کھیت دینے کا بھی یہی مطلب ہے۔ امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک مزارعت ناجائز ہے۔ مگر آپ کے شاگردوں حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کے قول پر فتویٰ ہے کہ مزارعت جائز ہے۔ لیکن اس کے جواز کے لیے کچھ شرائط ہیں۔ تفصیل کے لیے دیکھیے۔
بہار شریعت (ج ۱۵ ص ۹۹) مصنفہ صدر الشریعۃ مولانا محمد امجد علی اعظمی قدس سرہ۔

(مترجم)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَبْوَابُ الدِّیَاتِ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

ابواب دیت

بَابُ مَا جَاءَ فِی الدِّیَةِ کَمْ هِیَ مِنَ الْاِبِلِ

دیت میں کتنے اونٹ ہیں

۱۳۰۶۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ سَعِیْدٍ الْکِنْدِیُّ الْکُوْفِیُّ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ زَائِدَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ زَیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنْ خِشْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ دِیَةِ الْخَطَاءِ عِشْرِیْنَ بِنْتَ مَخَاضٍ وَعِشْرِیْنَ بَنِیْ مَخَاضٍ ذُکُوْرًا وَعِشْرِیْنَ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَعِشْرِیْنَ جَذَعَةً وَعِشْرِیْنَ حِقَّةً۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل خطاء میں بیس اونٹ اور بیس اونٹنیاں ایک سالہ بیس اونٹ دو سالہ، بیس اونٹ تین سالہ اور بیس اونٹ چار سالہ، (کل ایک سو اونٹ) دیت مقرر فرمائی۔

۱۳۰۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِیُّ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ زَائِدَةَ وَاَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ نَحْوَهٗ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو حَدِیْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ لَا نَعْرِفُهٗ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مَوْقُوْفًا وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰی هٰذَا وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَدْ اَجْمَعَ اَهْلُ الْعِلْمِ عَلٰی اَنَّ الدِّیَةَ تُؤْخَذُ فِیْ ثَلَاثِ سِنِیْنَ فِیْ کُلِّ سَنَةٍ ثُلُثُ الدِّیَةِ وَرَاَوْا اَنَّ دِیَةَ الْخَطَاءِ عَلَی الْعَاقِلَةِ وَرَاٰی بَعْضُهُمْ اَنَّ الْعَاقِلَةَ

ابو ہشام رفاعی نے بواسطہ ابن ابی زائدہ و ابو خالد احمر، حجاج بن ارطاۃ سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ اس باب میں حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت مذکور ہے۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ حدیث کو ہم صرف اسی طریق سے مرفوعاً جانتے ہیں۔ ان سے موقوفاً بھی مروی ہے۔ بعض اہل علم اسی طرف گئے ہیں۔ امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ کا بھی یہی قول ہے۔ اہل علم کا اتفاق ہے کہ دیت تین سالوں میں ہر سال ایک تہائی کے حساب سے لی جائے نیز فرماتے ہیں کہ قتل خطاء کی دیت عاقلہ پر ہے۔ بعض علماء کے نزدیک عاقلہ سے مرد کی طرف سے رشتہ دار مراد ہیں۔

قرابة الرجل من قبل أبيه وهو قول مالك والشافعي وقال بعضهم إلى نصف دينار فإن تمت الدية وإلا نظر إلى أقرب القبائل منهم فألزموا ذلك.

۱۴۰۸۔ حدثنا أحمد بن سعيد الدارمي حدثنا حبان حدثنا محمد بن راشد حدثنا سليمان بن موسى عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده أن النبي صلى الله عليه وسلم قال من قتل متعمدا دفع إلى أولياء المقتول فإن شاءوا قتلوا وإن شاءوا أخذوا الدية وهي ثلاثون حقة وثلاثون جذعة وأربعون خلفة وما صالحوا عليه فهو لهم وذلك لتشديد العقل. حديث عبد الله بن عمرو حديث حسن غريب.

باب ما جاء في الدية كم هي من الدراهم

۱۴۰۹۔ حدثنا محمد بن بشار حدثنا معاذ بن هانئ حدثنا محمد بن مسلم الطائفي عن عمرو بن دينار عن عكرمة عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه جعل الدية اثني عشر ألفا.

۱۴۱۰۔ حدثنا سعيد بن عبد الرحمن المخزومي حدثنا سفيان بن عيينة عن عمرو بن دينار عن عكرمة عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه ولم يذكر فيه عن ابن عباس وفي حديث ابن عيينة كلام أكثر من هذا ولا نعلم أحدا يذكر هذا الحديث عن ابن عباس غير محمد بن مسلم والعمل على هذا الحديث عند بعض أهل العلم وهو قول أحمد وإسحاق ورأى بعض أهل العلم الدية عشرة آلاف وهو قول سفيان الثوري وأهل الكوفة وقال الشافعي لا أعرف الدية إلا من الإبل وهي مائة من الإبل.

باب ما جاء في الموضحة.

امام شافعی اور مالک رحمہما اللہ کا یہی قول ہے بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ دیت عصبہ مردوں پر ہے عورتوں اور بچوں پر نہیں ان میں سے ہر ایک پر ایک چوتھائی دینار لازم کیا جائے بعض نے نصف دینار کہا ہے اگر دیت پوری ہو جائے تو ٹھیک ہے ورنہ باقی دیت

عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی کو جان بوجھ کر قتل کرے وہ مقتول کے ورثاء کے حوالے کیا جائے وہ اگر چاہیں تو اسے قتل کر دیں اور اگر چاہیں دیت لے لیں اور یہ (دیت) تیس تین سالہ تیس چار سالہ اور چالیس حاملہ اونٹنیاں ہیں اور اگر صلح کر لیں تو وہی ہے جس پر صلح کریں اور یہ دیت کے سخت ہونے کی وجہ سے ہے۔ عبداللہ بن عمرو کی روایت غریب ہے۔

نقد کی صورت میں دیت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بارہ ہزار درہم دیت مقرر فرمائی۔

سعید بن عبدالرحمن مخزومی، بواسطہ سفیان بن عیینہ عمرو بن دینار اور حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی روایت بیان کرتے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا واسطہ مذکور نہیں۔ ابن عیینہ کی روایت میں اس سے زیادہ کلام ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے محمد بن مسلم کے علاوہ کسی اور نے یہ حدیث روایت کی ہو۔ بعض اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل ہے امام احمد اور اسحٰق کا یہی قول ہے بعض علماء کے نزدیک دیت دس ہزار درہم ہے۔ سفیان ثوری اور اہل کوفہ (امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ) اسی کے قائل ہیں امام شافعی فرماتے ہیں میں دیت میں اونٹوں کا دینا ہی صحیح سمجھتا ہوں اور وہ سو اونٹ ہیں۔

ایسے زخم کی دیت جس میں ہڈی ظاہر ہو جائے

۱۴۱۱ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ ثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْمَوَاضِحِ خَمْسٌ خَمْسٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ أَنَّ فِي الْمُوْضِحَةِ خَمْسًا مِّنَ الْإِبِلِ۔

عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جن زخموں میں ہڈی کھل جائے ان میں پانچ پانچ اونٹ دیت ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے کہ ایسے زخموں میں پانچ اونٹ دیت ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي دِيَةِ الْأَصَابِعِ

انگلیوں کی دیت

۱۴۱۲ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَمَّارٍ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ يَزِيْدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَةُ أَصَابِعِ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ سَوَاءٌ عَشَرَةٌ مِّنَ الْإِبِلِ لِكُلِّ أُصْبُعٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کی دیت برابر ہے ایک انگلی کے بدلے دس اونٹ ہیں۔ اس باب میں حضرت ابوموسیٰ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابن عباس حسن صحیح غریب ہے۔ بعض علماء کے نزدیک اس پر عمل ہے۔ سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں۔

۱۴۱۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذِهٖ وَهٰذِهٖ سَوَاءٌ يَعْنِي الْخِنْصَرَ وَالْإِبْهَامَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اور یہ یعنی چھنگلی انگلی اور انگوٹھا (دیت میں) برابر ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعَفْوِ۔

دیت معاف کرنا

۱۴۱۴ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ أَبِيْ إِسْحٰقَ ثَنَا أَبُو السَّفَرِ قَالَ دَقَّ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ سِنَّ رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَاسْتَعْدٰى عَلَيْهِ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ لِمُعَاوِيَةَ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ إِنَّ هٰذَا دَقَّ سِنِّيْ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ إِنَّا سَنُرْضِيْكَ وَأَلَحَّ الْآخَرُ عَلٰى مُعَاوِيَةَ فَأَبْرَمَهُ فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ شَأْنَكَ بِصَاحِبِكَ وَأَبُو الدَّرْدَاءِ جَالِسٌ عِنْدَهُ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت ابوالسفر سے روایت ہے قریش کے ایک آدمی نے ایک انصاری کا دانت توڑ دیا اس نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے استغاثہ کرتے ہوئے عرض کیا امیر المؤمنین اس نے میرا دانت توڑا ہے۔ حضرت معاویہ نے فرمایا عنقریب ہم تجھے راضی کریں گے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تجھے اپنے ساتھی کا اختیار ہے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ پاس بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جس شخص کا بدن

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ رَجُلٍ يُصَابُ بِشَيْءٍ فِي جَسَدِهِ فَيَتَصَدَّقُ بِهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللهُ بِهِ دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهِ خَطِيئَةً فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي قَالَ فَإِنِّي أَذَرُهَا لَهُ قَالَ مُعَاوِيَةُ لَا جَرَمَ أُعْطِيكَ فَأَمَرَ لَهُ بِمَالٍ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَلَا أَعْرِفُ لِأَبِي السَّفَرِ سَمَاعًا مِنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ وَأَبُو السَّفَرِ اسْمُهُ سَعِيدُ بْنُ أَحْمَدَ وَيُقَالُ ابْنُ يُحْمِدَ الثَّوْرِيُّ۔

زخمی ہو جائے اور وہ معاف کر دے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کا ایک درجہ بلند فرمائے گا اور ایک گناہ مٹا دیتا ہے۔ انصاری نے کہا آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ حضرت ابو درداء نے فرمایا میرے کانوں نے سنا اور دل نے محفوظ رکھا اس پر انصاری نے کہا میں اسے معاف کرتا ہوں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یقیناً تمہیں محروم نہیں کروں گا اور آپ نے اس کے لیے کچھ مال کا حکم دیا یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں مجھے نہیں معلوم کہ ابو السفر کو حضرت ابو درداء سے سماع حاصل ہے ابو السفر کا نام سعید بن احمد ہے۔ ابن یحمد ثوری بھی کہا جاتا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ رُضِخَ رَأْسُهُ بِصَخْرَةٍ۔

کسی کا سر پتھر سے کچلنے والے کی سزا

۱۴۱۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَرَجَتْ جَارِيَةٌ عَلَيْهَا أَوْضَاحٌ فَأَخَذَهَا يَهُودِيٌّ فَرَضَخَ رَأْسَهَا وَأَخَذَ مَا عَلَيْهَا مِنَ الْحُلِيِّ قَالَ فَأُدْرِكَتْ وَبِهَا رَمَقٌ فَأُتِيَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ قَتَلَكِ أَفُلَانٌ فَقَالَتْ بِرَأْسِهَا لَا قَالَ فَفُلَانٌ حَتَّى سُمِّيَ الْيَهُودِيُّ فَقَالَتْ بِرَأْسِهَا نَعَمْ قَالَ فَأُخِذَ فَاعْتَرَفَ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُضِخَ رَأْسُهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا قَوَدَ إِلَّا بِالسَّيْفِ۔

حضرت انس سے روایت ہے ایک لڑکی باہر نکلی وہ زیور پہنے ہوئے تھی ایک یہودی نے اسے پکڑا اس کا سر پتھر سے کچل دیا اور زیور اتار لیا راوی فرماتے ہیں وہ اس حالت میں پائی گئی کہ اس میں جان باقی تھی وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائی گئی آپ نے اس سے پوچھا تجھے کس نے قتل کیا؟ کیا فلاں نے قتل کیا؟ لڑکی نے سر سے اشارہ کیا نہیں۔ آپ نے پوچھا کیا فلاں نے؟ یہاں تک کہ آپ نے یہودی کا نام لیا تو اس نے سر کے اشارے سے ہاں کہا راوی فرماتے ہیں وہ یہودی پکڑا گیا اور اس نے اعتراف کر لیا چنانچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اس کا سر دو پتھروں کے درمیان کچل دیا گیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے بعض علماء کے نزدیک اس پر عمل ہے امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ کا یہی قول ہے بعض اہل علم فرماتے ہیں قصاص صرف تلوار سے ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَشْدِيدِ قَتْلِ الْمُؤْمِنِ۔

قتل مومن

۱۴۱۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَزِيعٍ قَالَا نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَزَوَالُ الدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ قَتْلِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مسلمان کے قتل سے دنیا کا ختم ہو جانا زیادہ بے وقعت ہے

۱۴۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا

محمد بن بشار نے بواسطہ محمد بن جعفر، شعبہ، یعلیٰ بن عطاء اور عطاء حضرت

شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَبُرَيْدَةَ حَدِيثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَهٰكَذَا رَوَاهُ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ فَلَمْ يَرْفَعْهُ وَهٰكَذَا رَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ مَوْقُوفًا وَهٰذَا أَصَحُّ مِنَ الْحَدِيثِ الْمَرْفُوعِ۔

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے اسکے ہم معنی غیر مرفوعاً حدیث روایت کی۔ ابن ابی عدی کی روایت سے یہ زیادہ صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت سعد، ابن عباس، ابو سعید، ابو ہریرہ، عقبہ بن عامر اور بریدہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ عبداللہ بن عمرو کی روایت کو ابن ابی عدی نے بواسطہ شعبہ یعلیٰ بن عطاء سے یونہی غیر مرفوعاً روایت کیا۔ سفیان ثوری نے بھی یعلیٰ بن عطاء سے اسی طرح موقوف روایت کیا۔ حدیث مرفوع سے یہ زیادہ صحیح ہے۔

بَابُ الْحُكْمِ فِي الدِّمَاءِ۔

خون کا فیصلہ

۱۴۱۸۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحْكَمُ بَيْنَ الْعِبَادِ فِي الدِّمَاءِ حَدِيثُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهٰكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ مَرْفُوعًا وَرَوَى بَعْضُهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ وَلَمْ يَرْفَعُوهُ۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندوں کے درمیان سب سے پہلے خون (قتل) کا فیصلہ کیا جائے گا۔ حدیث عبداللہ حسن صحیح ہے۔ کئی افراد نے اعمش سے اسی طرح مرفوع روایت کی۔ بعض نے اعمش سے غیر مرفوع حدیث روایت کی۔

۱۴۱۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحْكَمُ بَيْنَ الْعِبَادِ فِي الدِّمَاءِ۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (قیامت کے دن) بندوں کے درمیان سب سے پہلے جس چیز کا فیصلہ ہوگا وہ خون ہیں۔

۱۴۲۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ مَا يُقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ فِي الدِّمَاءِ۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندوں کے درمیان سب سے پہلے خون (قتل) کا فیصلہ ہوگا۔

۱۴۲۱۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ ثَنَا أَبُو الْحَكَمِ الْبَجَلِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ وَأَبَا هُرَيْرَةَ يَذْكُرَانِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَنَّ أَهْلَ السَّمَاءِ وَأَهْلَ الْأَرْضِ اشْتَرَكُوا فِي دَمِ مُؤْمِنٍ لَأَكَبَّهُمُ اللّٰهُ فِي النَّارِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

حضرت ابو سعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر تمام آسمانوں و زمین والے کسی مومن کے قتل میں شریک ہوں تو یقیناً اللہ تعالیٰ ان سب کو جہنم میں جھونک دے گا۔

یہ حدیث غریب ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَقْتُلُ ابْنَهُ يُقَادُ مِنْهُ أَمْ لَا

باپ بیٹے کو قتل کرے تو کیا حکم ہے؟

۱۳۲۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَضَرْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقِيدُ الْأَبَ مِنِ ابْنِهِ وَلَا يُقِيدُ الِابْنَ مِنْ أَبِيهِ هٰذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ سُرَاقَةَ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِصَحِيحٍ رَوَاهُ إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ الصَّبَّاحِ وَالْمُثَنَّى ابْنُ الصَّبَّاحِ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ وَقَدْ رَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ مُرْسَلًا وَهٰذَا حَدِيثٌ فِيهِ اضْطِرَابٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الْأَبَ إِذَا قَتَلَ ابْنَهُ لَا يُقْتَلُ بِهِ وَإِذَا قَذَفَهُ لَا يُحَدُّ۔

حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں میں بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹے سے باپ کا قصاص لیتے تھے لیکن باپ سے بیٹے کا قصاص نہیں لیتے تھے اس حدیث کو سراقہ کی روایت سے ہم صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ اس کی سند صحیح نہیں اسماعیل بن عیاش نے مثنی بن صباح سے روایت کیا اور مثنی بن صباح کو حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔ ابو خالد احمر نے اس کو بواسطہ حجاج بن ارطاۃ، عمرو بن شعیب بواسطہ والد ان کے دادا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مرسل روایت کیا۔ اس حدیث میں اضطراب ہے۔ اہل علم کے نزدیک اس پر عمل ہے کہ باپ بیٹے کو قتل کرے تو قصاص نہ لیا جائے۔ اور اگر تہمت لگائے تو حد قائم نہ کی جائے۔

٭ ٭ ٭

۱۳۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ ثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يُقَادُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ باپ سے بیٹے کا قصاص نہ لیا جائے۔

۱۳۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُقَامُ الْحُدُودُ فِي الْمَسَاجِدِ وَلَا يُقْتَلُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ هٰذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ إِسْمٰعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ وَإِسْمٰعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْمَكِّيُّ قَدْ تَكَلَّمَ فِيهِ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجدوں میں حدیں قائم نہ کی جائیں اور بیٹے کے بدلے باپ کو قتل نہ کیا جائے۔ اس حدیث کو ہم صرف اسماعیل بن مسلم کی روایت سے مرفوعاً جانتے ہیں۔ اسماعیل بن مسلم مکی کے حفظ میں بعض اہل علم نے کلام کیا۔

بَابُ مَا جَاءَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِإِحْدَى ثَلَاثٍ۔

تین باتوں کے علاوہ مسلمان کا قتل جائز نہیں

۱۳۲۵۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان اللہ تعالیٰ کی وحدانیت

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يحل دم امرئ مسلم يشهد أن لا إله إلا الله وأني رسول الله إلا بإحدى ثلاث الثيب الزاني والنفس بالنفس والتارك لدينه المفارق للجماعة وفي الباب عن عثمان وعائشة وابن عباس حديث ابن مسعود حديث حسن صحيح.

اور میری رسالت کی گواہی دیتا ہے، تین صورتوں کے علاوہ اس کا خون حلال نہیں۔ شادی شدہ زانی، قتل کرنے والا اور دین اسلام کو چھوڑنے اور (مسلمان) جماعت سے الگ ہونے والا۔ (مترجم) اس باب میں حضرت عثمان، عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔ حدیث ابن مسعود حسن صحیح ہے۔

باب ما جاء فيمن يقتل نفسا معاهدة

معاہد کو قتل کرنا

۱۴۲۶۔ حدثنا محمد بن بشار حدثنا معدي بن سليمان عن ابن عجلان عن أبيه عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ألا من قتل نفسا معاهدة له ذمة الله وذمة رسوله فقد أخفر بذمة الله فلا يرح رائحة الجنة وإن ريحها ليوجد من مسيرة سبعين خريفا وفي الباب عن أبي بكرة حديث أبي هريرة حديث حسن صحيح وقد روي من غير وجه عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگاہ رہو! جو کسی معاہد (جس سے معاہدہ ہو) کو قتل کرے جس کے لیے اللہ اور رسول کا ذمہ ہو اس نے اللہ تعالیٰ کا ذمہ توڑ دیا وہ جنت کی خوشبو نہیں پائے گا حالانکہ جنت کی خوشبو ستر سال کی مسافت سے آتی ہوگی۔ اس باب میں حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے۔ اور آپ سے مختلف طرق سے مروی ہے۔

باب

۱۴۲۷۔ حدثنا أبو كريب حدثنا يحيى بن آدم عن أبي بكر بن عياش عن أبي سعد عن عكرمة عن ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم ودى العامريين بدية المسلمين وكان لهما عهد من رسول الله صلى الله عليه وسلم. حديث غريب لا نعرفه إلا من هذا الوجه وأبو سعد البقال اسمه سعيد بن المرزبان.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو عامریوں کو مسلمانوں کی دیت دلائی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ان دونوں سے عہد تھا۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ ابو سعید بقال کا نام سعید بن مرزبان ہے۔

باب ما جاء في حكم ولي القتيل في القصاص والعفو

مقتول کے ولی کو اختیار ہے

۱۴۲۸۔ حدثنا محمود بن غيلان ويحيى بن موسى قالا حدثنا الوليد بن مسلم حدثنا الأوزاعي حدثني يحيى بن أبي كثير قال حدثني أبو سلمة قال حدثني أبو هريرة قال لما فتح الله

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اللہ تعالیٰ نے جب اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ مکرمہ پر فتح عطا فرمائی تو آپ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی

عَلٰی رَسُوْلِهٖ مَكَّةَ وَاَمَرَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ وَمَنْ قُتِلَ لَهٗ قَتِيْلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ اِمَّا اَنْ يَّعْفُوَ وَاِمَّا اَنْ يَّقْتُلَ وَفِي الْبَابِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَاَنَسٍ وَاَبِيْ شُرَيْحٍ خُوَيْلِدِ بْنِ عَمْرٍو۔

۱۴۲۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ قَالَ ثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ اَبِيْ شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَسْفِكَنَّ فِيْهَا دَمًا وَّلَا يَعْضِدَنَّ فِيْهَا شَجَرًا فَاِنْ تَرَخَّصَ مُتَرَخِّصٌ فَقَالَ اُحِلَّتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَحَلَّهَا لِيْ وَلَمْ يُحِلَّهَا لِلنَّاسِ وَاِنَّمَا اُحِلَّتْ لِيْ سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ثُمَّ هِيَ حَرَامٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ اِنَّكُمْ مَعْشَرَ خُزَاعَةَ قَتَلْتُمْ هٰذَا الرَّجُلَ مِنْ هُذَيْلٍ وَاِنِّيْ عَاقِلُهٗ فَمَنْ قُتِلَ لَهٗ قَتِيْلٌ بَعْدَ الْيَوْمِ فَاَهْلُهٗ بَيْنَ خِيْرَتَيْنِ اِمَّا اَنْ يَّقْتُلُوْا اَوْ يَاْخُذُوا الْعَقْلَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَحَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوَاهُ شَيْبَانُ اَيْضًا عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ مِثْلَ هٰذَا وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قُتِلَ لَهٗ قَتِيْلٌ فَلَهٗ اَنْ يَّقْتُلَ اَوْ يَعْفُوَ اَوْ يَاْخُذَ الدِّيَةَ وَذَهَبَ اِلٰى هٰذَا بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ۔

۱۴۳۰ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قُتِلَ رَجُلٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدُفِعَ الْقَاتِلُ اِلٰى وَلِيِّهٖ فَقَالَ الْقَاتِلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا اَرَدْتُّ قَتْلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّهٗ اِنْ كَانَ صَادِقًا فَقَتَلْتَهٗ دَخَلْتَ النَّارَ فَخَلَّاهُ الرَّجُلُ وَكَانَ مَكْتُوْفًا بِنِسْعَةٍ قَالَ فَخَرَجَ يَجُرُّ نِسْعَتَهٗ فَكَانَ يُسَمّٰى ذَا النِّسْعَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

پھر فرمایا جس کا کوئی رشتہ دار قتل ہو جائے وہ معاف کرے یا قتل کرے ان دو میں سے جس کو بہتر سمجھے اختیار کرے۔ اس باب میں حضرت وائل بن حجر، انس، ابو شریح اور خویلد بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

حضرت ابو شریح کعبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا لوگوں نے نہیں بنایا جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ نہ تو اس میں خونریزی کرے اور نہ ہی اس کا کوئی درخت کاٹے اور اگر کوئی بہانہ بنانے والا یہ حیلہ پیش کرے کہ یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بھی تو حلال کیا گیا تھا تو بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے لیے حلال کیا لوگوں کے لیے نہیں۔ اور میرے لیے بھی دن کی ایک گھڑی حلال کیا تھا پھر یہ تا قیامت حرام ہے۔ اس کے باوجود پھر تم نے اے خزاعہ کی جماعت ہذیل کے ایک شخص کو قتل کیا میں اس کا خون بہا دیتا ہوں اس کے بعد جس کا رشتہ دار قتل ہو جائے انہیں دو باتوں میں سے بہتر بات کا اختیار ہے یا قتل کریں یا دیت لے لیں یہ حدیث اور حدیث ابو ہریرہ حسن صحیح ہے۔ شیبان نے بھی اس کو یحییٰ بن ابی کثیر سے اس کی مثل روایت کیا۔ ابو شریح خزاعی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جس کا کوئی عزیز قتل ہو جائے اسے اختیار ہے کہ قصاص لے یا معاف کر دے اور دیت لے لے۔ بعض اہل علم اس طرف گئے ہیں امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ایک آدمی قتل کیا گیا۔ قاتل مقتول کے ورثاء کے حوالے کیا گیا تو اس نے کہا یا رسول اللہ! اللہ کی قسم میں نے اسے قتل کرنے کا ارادہ نہیں کیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ سچ کہتا ہے اور اس کے باوجود تو نے اسے قصاص میں قتل کر دیا تو تو جہنم میں جائے گا۔ اس پر اس نے قاتل کو چھوڑ دیا۔ وہ رسی سے باندھا ہوا تھا اس کو گھسیٹتے ہوئے باہر نکالا گیا تو وہ رسی والا (ذو نسعہ) مشہور ہو گیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْمُثْلَةِ

۱۳۴۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَعَثَ أَمِيرًا عَلَى جَيْشٍ أَوْصَاهُ فِي خَاصَّةِ نَفْسِهِ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا فَقَالَ اغْزُوا بِسْمِ اللّٰهِ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ قَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ اغْزُوا وَلَا تَغُلُّوا وَلَا تَغْدِرُوا وَلَا تُمَثِّلُوا وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيدًا وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَشَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ وَسَمُرَةَ وَالْمُغِيرَةِ وَيَعْلَى بْنِ مُرَّةَ وَأَبِي أَيُّوبَ حَدِيثُ بُرَيْدَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَكَرِهَ أَهْلُ الْعِلْمِ الْمُثْلَةَ۔

مثلہ کی ممانعت

حضرت سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو امیر لشکر بنا کر بھیجتے تو اسے خاص طور پر اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنے اور اپنے مسلمان ساتھیوں سے بھلائی کرنے کی وصیت کرتے آپ فرماتے اللہ تعالیٰ کے نام سے اس کے راستے میں کفار سے جہاد کرو، خیانت نہ کرو، عہد شکنی نہ کرو، مثلہ نہ کرو (اعضاء جسم نہ کاٹو) اور بچوں کو قتل نہ کرو۔ اس حدیث میں ایک واقعہ ہے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود، شداد بن اوس، سمرہ، مغیرہ، یعلی بن مرہ اور ابو ایوب رضی اللہ عنہم سے روایات مذکور ہیں۔ حدیث بریدہ حسن صحیح ہے۔ اہل علم نے مثلہ کو مکروہ کہا ہے۔

۱۳۴۲ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذِّبْحَةَ وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ وَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ أَبُو الْأَشْعَثِ اسْمُهُ شَرَاحِيلُ بْنُ آدَةَ۔

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز میں احسان کو لازم رکھا لہٰذا جب قتل کرو تو اچھے طریقے سے کرو، جب ذبح کرو تو اچھے طریقے سے کرو۔ جب تم میں سے کوئی ذبح کرنا چاہے چھری تیز کرلے اور ذبیحہ کو آرام دے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو الاشعث کا نام شرحبیل بن آدہ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي دِيَةِ الْجَنِينِ

۱۳۴۳ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نَضْلَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ كَانَتَا ضَرَّتَيْنِ فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ أَوْ عَمُودِ فُسْطَاطٍ فَأَلْقَتْ جَنِينَهَا فَقَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِينِ غُرَّةً عَبْدًا أَوْ أَمَةً وَجَعَلَهُ عَلَى عَصَبَةِ الْمَرْأَةِ قَالَ الْحَسَنُ وَحَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ بِهٰذَا الْحَدِيثِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

جنین کی دیت

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے دو سوکنیں تھیں ایک نے دوسری کو پتھر یا خیمہ کی لکڑی دے ماری جس سے اس کا حمل ساقط ہو گیا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنین (پیٹ کے بچے) کی دیت ایک غلام یا لونڈی دینے کا فیصلہ فرمایا اور اسے عورت کے خاندان کے ذمہ قرار دیا۔ حسن کہتے ہیں زید بن حباب نے بواسطہ سفیان، منصور سے یہ حدیث روایت کی۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۴۳۴ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِينِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ فَقَالَ الَّذِي قُضِيَ عَلَيْهِ أَيُعْطَى مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ وَلَا صَاحَ فَاسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذَلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا لَيَقُولُ بِقَوْلِ شَاعِرٍ بَلْ فِيهِ غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ حَمَلِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ بَعْضُهُمُ الْغُرَّةُ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ أَوْ خَمْسُ مِائَةِ دِرْهَمٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ أَوْ فَرَسٌ أَوْ بَغْلٌ.

بَابُ ۵۵ مَا جَاءَ لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ

۱۴۳۵ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو جُحَيْفَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيٍّ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ هَلْ عِنْدَكُمْ سَوْدَاءُ فِي بَيْضَاءَ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ قَالَ لَا وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ مَا عَلِمْتُهُ إِلَّا فَهْمًا يُعْطِيهِ اللَّهُ رَجُلًا فِي الْقُرْآنِ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ قَالَ قُلْتُ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ قَالَ الْعَقْلُ وَفِكَاكُ الْأَسِيرِ وَأَنْ لَا يُقْتَلَ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو حَدِيثُ عَلِيٍّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ يُقْتَلُ الْمُسْلِمُ بِالْمُعَاهَدِ وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ.

۱۴۳۶ - حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دِيَةُ عَقْلِ الْكَافِرِ نِصْفُ عَقْلِ الْمُؤْمِنِ حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو فِي هَذَا الْبَابِ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنین کی دیت میں ایک غلام یا لونڈی کا فیصلہ فرمایا جس کے خلاف فیصلہ دیا اس نے عرض کیا کیا ہم اس کی دیت دیں جس نے نہ کھایا نہ پیا اور نہ ہی چلایا اس قسم کے بچہ کی دیت نہیں لی جاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو شاعروں کی سی باتیں کرتا ہے بیشک اس کی دیت ایک غرہ ہے غلام ہو یا لونڈی۔ اس باب میں حمید بن مالک بن نابغہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے۔ اہل علم کے نزدیک اس پر عمل ہے بعض علماء فرماتے ہیں غرہ سے مراد غلام یا لونڈی یا پانچ سو درہم ہیں بعض فرماتے ہیں گھوڑا یا خچر بھی اس میں داخل ہیں

کافر کے بدلے مسلمان کو قتل نہ کیا جائے

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے پوچھا کیا آپ کے پاس ایسی تحریر ہے جو اللہ کی کتاب میں نہ ہو۔ آپ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس نے دانے کو پھاڑا اور جاندار کو پیدا کیا مجھے کوئی علم نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ کسی آدمی کو سمجھ عطا فرماتا ہے اور جو کچھ صحیفہ میں ہے راوی فرماتے ہیں میں نے پوچھا صحیفہ میں کیا ہے؟ حضرت علی نے فرمایا دیت، قیدی کا چھڑانا اور یہ کہ کسی کافر کے بدلے میں مسلمان کو قتل نہ کیا جائے اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے حدیث علی حسن صحیح ہے۔ بعض علماء کا اس پر عمل ہے۔ سفیان ثوری مالک بن انس، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے فرماتے ہیں کافر کے بدلے مومن کو قتل نہ کیا جائے بعض علماء فرماتے ہیں ذمی کافر کے بدلے مسلمان قتل کیا جائے گا۔ پہلا قول اصح ہے۔

حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر کے بدلے مسلمان کو قتل نہ کیا جائے۔ اسی اسناد سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ کافر کی دیت مومن کی دیت کا نصف ہے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی روایت حسن ہے۔ یہودی اور نصرانی کی دیت میں علماء کا اختلاف ہے بعض اہل علم اس طرف گئے ہیں جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے

فِي دِيَةِ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ فَذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هٰذَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ دِيَةُ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ نِصْفُ دِيَةِ الْمُسْلِمِ وَبِهٰذَا قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَرُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ دِيَةُ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ أَرْبَعَةُ آلَافِ دِرْهَمٍ وَدِيَةُ الْمَجُوسِيِّ ثَمَانُ مِائَةِ دِرْهَمٍ وَبِهٰذَا يَقُوْلُ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَإِسْحٰقُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ دِيَةُ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ مِثْلُ دِيَةِ الْمُسْلِمِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوْفَةِ۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہودی اور نصرانی کی دیت، مسلمان کی دیت کا نصف ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ بھی یہی فرماتے ہیں۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہودی اور نصرانی کی دیت چار ہزار درہم اور مجوسی کی دیت آٹھ سو درہم ہیں۔ امام مالک، شافعی اور اسحاق رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں یہودی اور عیسائی کی دیت مسلمان کی دیت کے برابر ہے۔ سفیان ثوری اور اہل کوفہ رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَقْتُلُ عَبْدَهُ۔

غلام کو قتل کرنا

۱۳۳۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ قَتَلْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهُ جَدَعْنَاهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِيْنَ مِنْهُمْ إِبْرَاهِيْمُ النَّخَعِيُّ إِلَى هٰذَا وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمُ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ وَعَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ لَيْسَ بَيْنَ الْحُرِّ وَالْعَبْدِ قِصَاصٌ فِي النَّفْسِ وَلَا فِيْمَا دُوْنَ النَّفْسِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا قَتَلَ عَبْدَهُ لَا يُقْتَلُ بِهِ وَإِذَا قَتَلَ عَبْدَ غَيْرِهِ قُتِلَ بِهِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ۔

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنے غلام کو قتل کیا ہم اسے قتل کریں گے اور جس نے غلام کے اعضاء کاٹے ہم اس کے اعضاء کاٹیں گے یہ حدیث حسن غریب ہے بعض تابعی علماء جن میں حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ بھی شامل ہیں اسی طرف گئے ہیں بعض علماء جن میں حضرت حسن بصری اور عطاء بن ابی رباح رحمہما اللہ بھی شامل ہیں، فرماتے ہیں آزاد اور غلام کے درمیان جان اور زخم میں قصاص نہیں ہے امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں مالک اپنے غلام کو قتل کرے تو اس سے قصاص نہ لیا جائے دوسرے کے غلام کا قاتل قصاص میں قتل کیا جائے یہ سفیان ثوری رحمہ اللہ کا قول ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَرْأَةِ تَرِثُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا۔

خاوند کی دیت سے عورت کا حصہ

۱۳۳۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَأَبُوْ عَمَّارٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ الدِّيَةُ عَلَى الْعَاقِلَةِ وَلَا تَرِثُ الْمَرْأَةُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا شَيْئًا حَتّٰى أَخْبَرَهُ الضَّحَّاكُ بْنُ سُفْيَانَ الْكِلَابِيُّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَيْهِ أَنْ وَرِّثْ امْرَأَةَ أَشْيَمَ الضِّبَابِيِّ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا هٰذَا حَدِيْثٌ

حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے روایت ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے تھے دیت مرد کے قبیلہ پر ہے اور عورت خاوند کی دیت سے وارث نہیں ہوتی یہاں تک کہ ضحاک بن سفیان کلابی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی طرف لکھا اشیم ضبابی کی بیوی کو اس کے شوہر کا وارث بناؤ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اہل علم کے نزدیک اسی پر

حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ۔

عمل ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِصَاصِ

۱۳۳۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ زُرَارَةَ بْنَ أَوْفَى يُحَدِّثُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا عَضَّ يَدَ رَجُلٍ فَنَزَعَ يَدَهُ فَوَقَعَتْ ثَنِيَّتَاهُ فَاخْتَصَمُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَعَضُّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ كَمَا يَعَضُّ الْفَحْلُ لَا دِيَةَ لَكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ وَسَلَمَةَ بْنِ أُمَيَّةَ وَهُمَا أَخَوَانِ حَدِيثُ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

قصاص

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے کسی دوسرے کا ہاتھ کاٹ کھایا اس نے ہاتھ کھینچا تو کاٹنے والے کے اگلے دو دانت ٹوٹ گئے۔ یہ لوگ اپنا جھگڑا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے آپ نے فرمایا تم میں سے ایک اپنے بھائی کو اس طرح کاٹ کھاتا ہے جیسے اونٹ کاٹ کھاتے ہیں۔ تمہارے لیے دیت نہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ نازل فرمائی "والجروح قصاص" (زخموں میں بدلہ ہے) اس باب میں حضرت یعلیٰ بن امیہ اور سلمہ بن امیہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ دونوں بھائی ہیں۔ عمران بن حصین کی روایت حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَبْسِ فِي التُّهْمَةِ

۱۳۴۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبَسَ رَجُلًا فِي تُهْمَةٍ ثُمَّ خَلَّى عَنْهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثُ بَهْزٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ هٰذَا الْحَدِيثَ أَتَمَّ مِنْ هٰذَا وَأَطْوَلَ۔

تہمت میں قید کرنا

حضرت بہز بن حکیم بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو تہمت لگانے کی سزا میں قید کر دیا پھر اسے چھوڑ دیا۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ حدیث بہز حسن ہے۔ اسمٰعیل بن ابراہیم نے بہز بن حکیم سے یہ روایت اس سے زیادہ طویل اور مکمل روایت کی۔

بَابُ مَا جَاءَ مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ۔

۱۳۴۱۔ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ وَحَاتِمُ بْنُ سِيَاهٍ الْمَرْوَزِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَهْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

اپنے مال کی حفاظت میں مرنے والا شہید ہے

حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے قتل ہو جائے وہ شہید ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ

حدثنا عبد العزیز بن المطلب عن عبد اللہ بن الحسن عن ابراہیم بن محمد بن طلحۃ عن عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من قتل دون مالہ فہو شہید وفی الباب عن علی وسعید بن زید وابی ہریرۃ وابن عمر وابن عباس وجابر حدیث عبد اللہ بن عمرو حدیث حسن وقد روی عنہ من غیر وجہ وقد رخص بعض اہل العلم للرجل ان یقاتل عن نفسہ ومالہ وقال ابن المبارک یقاتل عن مالہ ولو درہمین۔

علیہ وسلم نے فرمایا اپنے مال کی حفاظت میں قتل ہونے والا شہید ہے اس باب میں حضرت علی، سعید بن زید، ابو ہریرہ، ابن عمر، ابن عباس اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ عبد اللہ بن عمرو کی حدیث حسن ہے اور ان سے متعدد طرق سے مروی ہے بعض علماء نے جان و مال کی حفاظت میں لڑنے کی اجازت دی ہے۔ ابن مبارک فرماتے ہیں اپنے مال کی حفاظت میں لڑے اگرچہ دو درہم ہوں:

٭ ٭ ٭

۱۴۲۳۔ حدثنا ہارون بن اسحٰق الہمدانی حدثنا محمد بن عبد الوہاب عن سفیان الثوری عن عبد اللہ بن الحسن حدثنی ابراہیم بن محمد بن طلحۃ قال سفیان واثنی علیہ خیرا قال سمعت عبد اللہ بن عمرو یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اُرید مالہ بغیر حق فقاتل فقتل فہو شہید ہذا حدیث صحیح۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس آدمی کا مال ناحق طور پر لینے کا ارادہ کیا گیا وہ لڑا اور مارا گیا تو وہ شہید ہے۔

یہ حدیث صحیح ہے

۱۴۲۴۔ حدثنا محمد بن بشار حدثنا عبد الرحمٰن بن مہدی حدثنا سفیان عن عبد اللہ بن الحسن عن ابراہیم بن محمد بن طلحۃ عن عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ

محمد بن بشار نے بواسطہ عبد الرحمٰن بن مہدی، سفیان، عبد اللہ بن حسن، ابراہیم بن محمد بن طلحہ اور عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث نقل کی۔

۱۴۲۵۔ حدثنا عبد بن حمید قال اخبرنی یعقوب بن ابراہیم بن سعد حدثنا ابی عن ابیہ عن ابی عبیدۃ بن محمد بن عمار بن یاسر عن طلحۃ بن عبد اللہ بن عوف عن سعید بن زید قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من قتل دون مالہ فہو شہید ومن قتل دون دمہ فہو شہید ومن قتل دون دینہ فہو شہید ومن قتل دون اہلہ فہو شہید ہذا حدیث حسن صحیح وہکذا روی غیر واحد عن ابراہیم بن سعد نحو ہذا ویعقوب ہو

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا جو آدمی اپنے مال کی حفاظت میں قتل ہو جائے وہ شہید ہے۔ جو اپنی جان کی حفاظت کرتے ہوا مارا جائے شہید ہے اپنے دین کی حفاظت میں قتل ہونے والا شہید ہے اور اہل وعیال کی حفاظت میں قتل ہونے والا بھی شہید ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابراہیم بن سعد سے متعدد افراد نے اسی طرح اس کے ہم معنی حدیث روایت کی یعقوب، ابراہیم بن سعد بن ابراہیم بن عبد الرحمٰن بن عوف زہری

اِبْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ الزُّهْرِيُّ.

کے صاحبزادے ہیں۔

بَابُ ۹۵۹ مَا جَاءَ فِي الْقَسَامَةِ

قسامت

۱۴۲۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ ابْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ قَالَ قَالَ يَحْيٰى وَحَسِبْتُ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ اَنَّهُمَا قَالَا خَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ وَمُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُوْدِ بْنِ زَيْدٍ حَتّٰى اِذَا كَانَا بِخَيْبَرَ تَفَرَّقَا فِيْ بَعْضِ مَا هُنَالِكَ ثُمَّ اِنَّ مُحَيِّصَةَ وَجَدَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ قَتِيْلًا قَدْ قُتِلَ فَاَقْبَلَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَحُوَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَكَانَ اَصْغَرَ الْقَوْمِ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ لِيَتَكَلَّمَ قَبْلَ صَاحِبَيْهِ قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِّرِ الْكُبْرَ فَصَمَتَ وَتَكَلَّمَ صَاحِبَاهُ ثُمَّ تَكَلَّمَ مَعَهُمَا فَذَكَرُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْتَلَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ فَقَالَ لَهُمْ اَتَحْلِفُوْنَ خَمْسِيْنَ يَمِيْنًا فَتَسْتَحِقُّوْنَ صَاحِبَكُمْ اَوْ قَاتِلَكُمْ قَالُوْا وَكَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ قَالَ فَتُبَرِّئُكُمْ يَهُوْدُ بِخَمْسِيْنَ يَمِيْنًا قَالُوْا وَكَيْفَ نَقْبَلُ اَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطٰى عَقْلَهُ.

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت عبداللہ بن سہل بن زید اور محیصہ بن مسعود بن زید باہر نکلے خیبر پہنچے تو ایک دوسرے سے جدا ہو گئے پھر حضرت محیصہ نے حضرت عبداللہ بن سہل کو مقتول پایا۔ چنانچہ وہ خود، حویصہ بن مسعود اور عبدالرحمٰن بن سہل رضی اللہ عنہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے عبدالرحمٰن ان میں سے چھوٹے تھے انہوں نے گفتگو کرنا چاہی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑے کی بڑائی کا خیال رکھو۔ وہ خاموش ہو گئے اور ان کے دوسرے دونوں ساتھیوں نے گفتگو کی پھر یہ بھی ان کے ساتھ بولنے لگے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عبداللہ بن سہل کے قتل کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا تم پچاس قسمیں کھاتے ہو کہ اپنے ساتھی یا اپنے قاتل کے حق ہو جاؤ۔ انہوں نے عرض کیا ہم کیسے قسم کھائیں جبکہ ہم موجود نہیں تھے۔ آپ نے فرمایا تو یہود پچاس قسمیں کھا کر تم کو بری کر دیں گے۔ کہنے لگے ہم کفار کی قسمیں کیسے قبول کریں۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات دیکھی تو اپنی طرف سے دیت ادا فرمائی۔

۱۴۲۴۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْقَسَامَةِ وَقَدْ رَاٰى بَعْضُ فُقَهَاءِ الْمَدِيْنَةِ الْقَوَدَ بِالْقَسَامَةِ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ وَغَيْرِهِمْ اِنَّ الْقَسَامَةَ لَا تُوْجِبُ الْقَوَدَ وَاِنَّمَا تُوْجِبُ الدِّيَةَ.

حسن بن علی خلال بواسطہ یزید بن ہارون، یحییٰ بن سعید، بشیر بن یسار اور سہل بن ابی حثمہ، حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے اسی کے ہم معنی روایت نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ قسامت کے بارے میں اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ بعض فقہاء مدینہ کے خیال میں قسامت سے قصاص آتا ہے۔ بعض اہل کوفہ اور دیگر علماء فرماتے ہیں قسامت سے قصاص واجب نہیں ہوتا صرف دیت واجب ہوتی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَبْوَابُ الْحُدُوْدِ

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ مَا جَاءَ فِيْمَنْ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ الْحَدُّ

١٤٢٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِيُّ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلٰثَةٍ عَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يَشِبَّ وَعَنِ الْمَعْتُوْهِ حَتّٰى يَعْقِلَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ حَدِيْثُ عَلِيٍّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَلِيٍّ وَذَكَرَ بَعْضُهُمْ وَعَنِ الْغُلَامِ حَتّٰى يَحْتَلِمَ وَلَا نَعْرِفُ لِلْحَسَنِ سَمَاعًا عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْ ظَبْيَانَ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَرَوَاهُ الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِيْ ظَبْيَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ مَوْقُوْفًا وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَاَبُوْ ظَبْيَانَ اسْمُهُ حُصَيْنُ بْنُ جُنْدُبٍ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ دَرْءِ الْحُدُوْدِ

١٤٢٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْاَسْوَدُ اَبُوْ عَمْرٍو الْبَصْرِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيْعَةَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زِيَادٍ الدِّمَشْقِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِدْرَءُوا الْحُدُوْدَ عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَاِنْ كَانَ لَهٗ مَخْرَجٌ فَخَلُّوْا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابواب حدود

جس پر حد واجب نہیں

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین قسم کے آدمیوں سے قلم اٹھا لیا گیا سونے والا یہاں تک کہ بیدار ہو جائے بچہ یہاں تک کہ بالغ ہو جائے اور پاگل جب تک کہ عقل ٹھیک ہو جائے۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت مذکور ہے۔ حدیث علی اسی طریق سے حسن غریب ہے اور کئی دوسرے طرق سے بھی مروی ہے۔ بعض علماء نے "بچہ جب تک بالغ نہ ہو جائے" کے الفاظ بھی ذکر کیے ہیں۔ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ کا حضرت علی سے سماع ہمارے علم میں نہیں یہ حدیث بواسطہ عطاء بن سائب ابو ظبیان اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ اعمش سے بواسطہ ابو ظبیان اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت علی رضی اللہ عنہ سے موقوفاً بھی مروی ہے۔ اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل ہے۔ ابو ظبیان کا نام حصین بن جندب ہے

حدود کا ساقط کرنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاں تک ہو سکے مسلمانوں سے حدود کو دور کرو۔ اگر اس کے لیے کوئی راستہ ہو تو اس کا راستہ چھوڑ دو۔ امام کا غلطی سے معاف

سَبِيْلَهُ فَإِنَّ الْإِمَامَ أَنْ يُخْطِئَ فِي الْعَفْوِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يُخْطِئَ فِي الْعُقُوبَةِ.

۱۳۵۰۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زِيَادٍ نَحْوَ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ رَبِيعَةَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو حَدِيثُ عَائِشَةَ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زِيَادٍ الدِّمَشْقِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ وَكِيعٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زِيَادٍ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَرِوَايَةُ وَكِيعٍ أَصَحُّ وَقَدْ رُوِيَ نَحْوُ هٰذَا عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَالُوا مِثْلَ ذٰلِكَ وَيَزِيدُ بْنُ زِيَادٍ الدِّمَشْقِيُّ ضَعِيفٌ فِي الْحَدِيثِ وَيَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ الْكُوفِيُّ أَثْبَتُ مِنْ هٰذَا وَأَقْدَمُ.

کر دینا غلطی سے سزا دینے سے بہتر ہے۔

* * *

ہناد نے بواسطہ وکیع یزید بن زیاد سے محمد بن ربیعہ کی روایت کے ہم معنی غیر مرفوع ذکر کیا۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث عائشہ کو مرفوعاً ہم صرف محمد بن ربیعہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ وکیع نے یزید بن زیاد سے اس کے ہم معنی غیر مرفوع روایت کیا۔ وکیع کی روایت اصح ہے۔ متعدد صحابہ کرام سے اس کے ہم معنی مذکور ہے۔ یزید بن زیاد دمشقی حدیث میں ضعیف ہے۔ یزید بن زیاد کوفی اس سے اثبت و اقدم ہے

* * *

بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّتْرِ عَلَى الْمُسْلِمِ

۱۳۵۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الْآخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ عَلَى مُسْلِمٍ سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَابْنِ عُمَرَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ هٰكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ رِوَايَةِ أَبِي عَوَانَةَ وَرَوَى أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ حُدِّثْتُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۱۳۵۲۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ عُبَيْدُ بْنُ أَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْحَدِيثِ.

مسلمان کی پردہ پوشی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی کسی مسلمان سے دنیاوی مصائب میں سے کوئی مصیبت دور کرے اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے دن مصیبت دور فرمائے گا جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا۔ اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں ہوتا ہے جب تک بندہ اپنے (مسلمان) بھائی کی مدد میں رہے۔ اس باب میں حضرت عقبہ بن عامر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابو ہریرہ کو اسی طرح متعدد افراد نے بواسطہ اعمش اور ابو صالح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ اسباط بن محمد نے اعمش سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ مجھ سے ابو صالح نے اسی طرح روایت بیان کی۔

ہمیں عبید بن اسباط بن محمد نے بواسطہ والد، اعمش سے اس کی خبر دی۔

۱۴۵۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللَّهُ فِي حَاجَتِهِ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ۔

حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرے اور نہ اسے ہلاک کرے جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی حاجت پوری کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسکی ضرورت پوری کرتا ہے اور جو آدمی کسی مسلمان کی تکلیف دور کرے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسکی کوئی مصیبت دور فرمائے گا جو شخص مسلمان کی پردہ پوشی کریگا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسکی پردہ پوشی فرمائے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے غریب ہے۔

بَابُ ۹۶۳ مَا جَاءَ فِي التَّلْقِينِ فِي الْحَدِّ

حد میں تلقین کرنا

۱۴۵۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ أَحَقٌّ مَا بَلَغَنِي عَنْكَ قَالَ وَمَا بَلَغَكَ عَنِّي قَالَ بَلَغَنِي أَنَّكَ وَقَعْتَ عَلَى جَارِيَةِ آلِ فُلَانٍ قَالَ نَعَمْ فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ وَفِي الْبَابِ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَرَوَى شُعْبَةُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ماعز بن مالک سے فرمایا "مجھے آپ کے متعلق پہنچنے والی خبر سچی ہے؟" انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو میرے بارے میں کیا خبر پہنچی ہے؟ آپ نے فرمایا مجھے معلوم ہوا کہ تم فلاں کی لونڈی سے صحبت کر بیٹھے ہو انہوں نے عرض کیا "جی ہاں" پھر انہوں نے چار مرتبہ گواہی دی یعنی اقرار کیا پس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے انہیں رجم کیا گیا اس باب میں حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے حدیث ابن عباس حسن ہے شعبہ نے یہ حدیث بواسطہ سماک بن حرب حضرت سعید بن جبیر سے مرسلاً روایت کی ہے حضرت ابن عباس کا واسطہ ذکر نہیں کیا۔

بَابُ ۹۶۴ مَا جَاءَ فِي دَرْءِ الْحَدِّ عَنِ الْمُعْتَرِفِ إِذَا رَجَعَ

معترف اپنے اقرار سے پھر جائے تو حد ساقط ہو جاتی ہے

۱۴۵۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ مَاعِزٌ الْأَسْلَمِيُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ زَنَى فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ زَنَى فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ قَدْ زَنَى فَأَمَرَ بِهِ فِي الرَّابِعَةِ فَأُخْرِجَ إِلَى الْحَرَّةِ فَرُجِمَ بِالْحِجَارَةِ فَلَمَّا وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ فَرَّ يَشْتَدُّ حَتَّى

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ماعز اسلمی نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ انہوں نے زنا کا ارتکاب کیا ہے آپ نے رخ پھیر لیا پھر وہ دوسری طرف سے آئے اور عرض کیا کہ انہوں نے زنا کیا ہے آپ نے رخ انور پھیر لیا۔ وہ دوسری جانب سے آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھ سے زنا کا ارتکاب ہوا ہے چوتھی مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے رجم کرنے کا حکم دیا چنانچہ انہیں پتھریلی زمین کی طرف لے جاکر سنگسار کیا گیا جب انہیں پتھروں سے تکلیف پہنچی تو بھاگ کھڑے ہوئے یہاں تک کہ ایک آدمی کے پاس سے گزرے اس کے پاس اونٹ کا جبڑا تھا اس نے اس سے انکو

مَرَّ بِرَجُلٍ مَعَهُ لَحْيُ جَمَلٍ فَضَرَبَهُ بِهِ وَضَرَبَهُ النَّاسُ حَتّٰى مَاتَ فَذَكَرُوا ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ فَرَّ حِينَ وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ وَمَسَّ الْمَوْتِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَّا تَرَكْتُمُوهُ هٰذَا الْحَدِيثُ حَسَنٌ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَرُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا.

۱۴۳۰ - حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَرَفَ بِالزِّنَا فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ اعْتَرَفَ فَأَعْرَضَ عَنْهُ حَتّٰى شَهِدَ عَلٰى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبِكَ جُنُونٌ قَالَ لَا قَالَ أَحْصَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ فِي الْمُصَلّٰى فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ فَرَّ فَأُدْرِكَ فَرُجِمَ حَتّٰى مَاتَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الْمُعْتَرِفَ بِالزِّنَا إِذَا أَقَرَّ عَلٰى نَفْسِهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ أُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا أَقَرَّ عَلٰى نَفْسِهِ مَرَّةً أُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَالشَّافِعِيِّ وَحُجَّةُ مَنْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ ابْنِي زَنٰى بِامْرَأَةِ هٰذَا الْحَدِيثُ بِطُولِهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْدُ يَا أُنَيْسُ إِلَى امْرَأَةِ هٰذَا فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا وَلَمْ يَقُلْ فَإِنِ اعْتَرَفَتْ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ.

مارا اور لوگوں نے بھی مارا حتیٰ کہ وہ فوت ہو گئے۔ لوگوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا کہ جب انہوں نے پتھروں اور موت کی تکلیف محسوس کی تو بھاگ گئے آپ نے فرمایا تم نے انہیں چھوڑ کیوں نہ دیا۔ یہ حدیث حسن ہے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔ بواسطہ ابو سلمہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بھی اس کے ہم معنیٰ مذکور ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قبیلہ اسلم کے ایک آدمی نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر زنا کا اعتراف کیا آپ نے اعراض فرمایا اس نے پھر اعتراف کیا آپ نے پھر توجہ نہ فرمائی۔ یہاں تک کہ اس نے چار مرتبہ اپنے خلاف گواہی دی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم پاگل ہو؟ عرض کیا نہیں۔ پوچھا شادی شدہ ہو؟ عرض کیا جی ہاں۔ پھر آپ کے حکم سے اسے عیدگاہ میں سنگسار کیا گیا۔ جب پتھر پڑنے لگے تو وہ بھاگ گیا لیکن پکڑا گیا اور پھر پتھر مارے گئے یہاں تک کہ مر گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں اچھے کلمات فرمائے لیکن نماز جنازہ نہیں پڑھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور بعض اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ زنا کا معترف جب اپنے خلاف چار مرتبہ شہادت دے اس پر حد قائم کی جائے۔ امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ کا یہی قول ہے بعض علماء فرماتے ہیں ایک مرتبہ بھی گواہی دے تو حد لگائی جائے۔ امام مالک بن انس اور شافعی رحمہما اللہ اسی کے قائل ہیں ان لوگوں نے حضرت ابوہریرہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہما کی روایت سے استدلال کیا کہ دو آدمی بارگاہ نبوی میں اپنا جھگڑا لے کر حاضر ہوئے ایک نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے بیٹے نے اس کی بیوی سے زنا کیا ہے۔ (طویل حدیث ہے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے انیس! اس کی بیوی کے پاس جاؤ اگر وہ اقرار کرے تو اسے سنگسار کر دو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار مرتبہ کی قید نہیں لگائی۔

باب ما جاء في كراهية أن يشفع في الحدود

۱۳۵۷۔ حدثنا قتيبة نا الليث عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة أن قريشا أهمهم شأن المرأة المخزومية التي سرقت فقالوا من يكلم فيها رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا من يجترئ عليه إلا أسامة بن زيد حب رسول الله صلى الله عليه وسلم فكلمه أسامة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أتشفع في حد من حدود الله ثم قام فاختطب فقال إنما أهلك الذين من قبلكم أنهم كانوا إذا سرق فيهم الشريف تركوه وإذا سرق فيهم الضعيف أقاموا عليه الحد وايم الله لو أن فاطمة بنت محمد سرقت لقطعت يدها وفي الباب عن مسعود بن العجماء ويقال ابن الأعجم وابن عمر وجابر حديث عائشة حديث حسن صحيح۔

حدود میں سفارش کرنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے قریش ایک مخزومی عورت کے بارے میں متفکر ہوئے جس نے چوری کی تھی کہنے لگے اس کے متعلق بارگاہ رسالت میں کون سفارش کرے سب نے کہا حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب ہیں، کے سوا کون اس کی جرأت کر سکتا ہے۔ چنانچہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کی تو آپ نے فرمایا کیا تم حدود اللہ میں سفارش کرتے ہو پھر آپ خطبہ دینے کھڑے ہوئے اور فرمایا تم سے پہلے لوگ اس لیے ہلاک ہوئے کہ جب ان کا کوئی معزز چوری کرتا اسے چھوڑ دیتے اور جب کمزور چوری کرتا اس پر حد قائم کرتے اللہ کی قسم اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی چوری کرتیں میں ان کا بھی ہاتھ کاٹتا۔ اس باب میں حضرت مسعود بن عجماء (ابن اعجم بھی کہا جاتا ہے) ابن عمر اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مذکور ہیں۔ حدیث عائشہ حسن صحیح ہے۔

باب ما جاء في تحقيق الرجم

۱۳۵۸۔ حدثنا سلمة بن شبيب وإسحاق بن منصور والحسن بن علي الخلال وغير واحد قالوا نا عبد الرزاق نا معمر عن الزهري عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة عن ابن عباس عن عمر بن الخطاب قال إن الله بعث محمدا بالحق وأنزل عليه الكتاب فكان فيما أنزل عليه آية الرجم فرجم رسول الله صلى الله عليه وسلم ورجمنا بعده وإني خائف أن يطول بالناس زمان فيقول قائل لا نجد الرجم في كتاب الله فيضلوا بترك فريضة أنزلها الله ألا وإن الرجم حق على من زنى إذا أحصن وقامت البينة أو كان حمل أو الاعتراف هذا حديث صحيح۔

تحقیق رجم

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا آپ پر کتاب اتاری اور جو کچھ آپ پر نازل کیا گیا اس میں آیت رجم بھی ہے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم کیا اور آپ کے بعد ہم نے بھی رجم کیا مجھے ڈر ہے کہ کہیں طویل عرصہ گزرنے پر کوئی کہنے والا کہے ہم اللہ تعالیٰ کی کتاب میں رجم کا حکم نہیں پاتے پس وہ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ ایک فریضہ کو چھوڑ کر گمراہ ہو جائیں۔ سن لو بے شک رجم اس زانی پر ثابت ہے جو شادی شدہ ہو اس پر گواہی قائم ہو جائے یا حمل ہو جائے یا خود اعتراف کر لے۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۳۵۹ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ يُوسُفَ الْاَزْرَقُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِي هِنْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ رَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمَ اَبُوبَكْرٍ وَرَجَمْتُ وَلَوْلَا اَنِّي اَكْرَهُ اَنْ اَزِيدَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ لَكَتَبْتُهُ فِي الْمُصْحَفِ فَاِنِّي قَدْ خَشِيتُ اَنْ تَجِيءَ اَقْوَامٌ فَلَا يَجِدُوْنَهُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَيَكْفُرُوْنَ بِهٖ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ حَدِيثُ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عُمَرَ۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم کیا، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رجم کیا اور میں نے بھی رجم کیا اگر مجھے اللہ کی کتاب میں زیادتی ناپسند نہ ہوتی تو میں اسے مصحف میں لکھ دیتا کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ کچھ آنے والے لوگ اسے کتاب اللہ میں نہ پاکر اس کا انکار نہ کر جائیں۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے حدیث عمر حسن صحیح ہے۔ اور آپ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

بَابُ ۹۶۷ مَا جَاءَ فِي الرَّجْمِ عَلَى الثَّيِّبِ

شادی شدہ (زانی) کو سنگسار کرنا

۱۳۶۰ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ سَمِعَهُ مِنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَشِبْلٍ اَنَّهُمْ كَانُوْا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَاهُ رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ فَقَامَ اِلَيْهِ اَحَدُهُمَا فَقَالَ اَنْشُدُكَ اللّٰهَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمَا قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَ خَصْمُهُ وَكَانَ اَفْقَهَ مِنْهُ اَجَلْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاْذَنْ لِي فَاَتَكَلَّمُ اِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هٰذَا فَزَنٰى بِامْرَاَتِهٖ فَاَخْبَرُوْنِي اَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَفَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَخَادِمٍ ثُمَّ لَقِيتُ نَاسًا مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فَزَعَمُوْا اَنَّ عَلَى ابْنِي جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيبَ عَامٍ وَاِنَّمَا الرَّجْمُ عَلَى امْرَاَةِ هٰذَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَاَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ الْمِائَةُ شَاةٍ وَالْخَادِمُ رَدٌّ عَلَيْكَ وَعَلٰى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَاغْدُ يَا اُنَيْسُ عَلَى امْرَاَةِ هٰذَا فَاِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَغَدَا عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا۔

حضرت ابوہریرہ، زید بن خالد اور شبل رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ یہ تینوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے۔ دو آدمی جھگڑتے ہوئے آئے۔ ان میں سے ایک آپ کی طرف بڑھا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کہ ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرمائیں۔ اس کے مخالف نے جو اس سے زیادہ سمجھدار تھا کہا یا رسول اللہ ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کیجیے اور مجھے بات کرنے کی اجازت دیجیے میرا لڑکا اس کے ہاں مزدوری کرتا تھا اس نے اس کی عورت سے زنا کر لیا لوگوں نے مجھے بتایا کہ تمہارے بیٹے پر رجم کا حکم آتا ہے پس میں نے اس کی طرف سے سو بکریاں اور ایک غلام فدیہ میں دے دیا پھر اہل علم سے ملاقات ہوئی انہوں نے کہا تمہارے بیٹے پر سو درے اور ایک سال تک جلاوطنی کی سزا ہے اور اس شخص کی عورت پر سنگساری ہے نبی اکرم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے تمہارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کروں گا سو بکریاں اور غلام تجھے واپس ملیں گا اور تیرے لڑکے پر سو درے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے پھر فرمایا اے انیس! اس آدمی کی بیوی کے پاس جاؤ اگر اقرار کرے تو اسے رجم کرو۔ انیس اس کے پاس گئے اس نے اقرار کیا تو انہوں نے اسے رجم کیا۔

۱۳۶۱ - حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوسَى الْاَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

اسحٰق بن موسیٰ انصاری بواسطہ معن، مالک، ابن شہاب اور عبید اللہ بن عبد اللہ حضرت ابوہریرہ و زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی

عليه وسلم نحوه بمعناه.

١٣٦٢ - حدثنا قتيبة حدثنا الليث عن ابن شهاب بإسناده نحو حديث مالك بمعناه وفي الباب عن أبي بكر وعبادة بن الصامت وأبي هريرة وأبي سعيد و ابن عباس وجابر بن سمرة وهزال وبريدة وسلمة ابن المحبق وأبي برزة وعمران بن حصين حديث أبي هريرة وزيد بن خالد حديث حسن صحيح وهكذا روى مالك بن أنس ومعمر وغير واحد عن الزهري عن عبيد الله بن عبد الله عن أبي هريرة وزيد بن خالد عن النبي صلى الله عليه وسلم وروى بهذا الإسناد عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال إذا زنت الأمة فاجلدوها فإن زنت في الرابعة فبيعوها ولو بضفير وروى سفيان بن عيينة عن الزهري عن عبيد الله عن أبي هريرة وزيد بن خالد وشبل قالوا كنا عند النبي صلى الله عليه وسلم هكذا روى ابن عيينة الحديثين جميعا عن أبي هريرة وزيد بن خالد وشبل وحديث ابن عيينة وهم فيه سفيان بن عيينة أدخل حديثا في حديث والصحيح ما روى الزبيدي و يونس بن يزيد وابن أخي الزهري عن الزهري عن عبيد الله عن أبي هريرة وزيد بن خالد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا زنت الأمة وهذا الصحيح عند أهل الحديث وشبل بن خالد لم يدرك النبي صلى الله عليه وسلم إنما روى شبل عن عبد الله بن مالك الأوسي عن النبي صلى الله عليه وسلم وهذا الصحيح وحديث ابن عيينة غير محفوظ وروي عنه أنه قال شبل بن حامد وهو خطأ إنما هو شبل بن خالد ويقال أيضا شبل بن خليد.

١٣٦٣ - حدثنا قتيبة حدثنا هشيم عن منصور بن زاذان عن الحسن عن حطان بن عبد الله عن عبادة بن

حدیث نقل کرتے ہیں۔

قتیبہ نے بواسطہ لیث ابن شہاب سے اپنی سند سے حدیث مالک کے ہم معنی روایت نقل کی۔ اس باب میں حضرت ابوبکر، عبادہ بن صامت، ابوہریرہ، ابوسعید، ابن عباس، جابر بن سمرہ، ہزال، بریدہ، سلمہ بن محبق، ابوبرزہ، اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حضرت ابوہریرہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہما کی روایت حسن صحیح ہے۔ مالک بن انس، معمر اور کئی دوسرے حضرات نے بواسطہ زہری عبیداللہ بن عبداللہ اور حضرت ابوہریرہ و زید بن خالد رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ اسی اسناد سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ آپ نے فرمایا اگر لونڈی زنا کرے تو اسے کوڑے مارو پھر اگر چوتھی مرتبہ زنا کا ارتکاب کرے تو اسے فروخت کر دو اگرچہ ایک رسی کے بدلے ہی کیوں نہ ہو۔ سفیان بن عیینہ بواسطہ زہری اور عبیداللہ، حضرت ابوہریرہ، زید بن خالد اور شبل رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھے۔ ابن عیینہ نے دونوں حدیثیں حضرت ابوہریرہ، زید بن خالد اور شبل رضی اللہ عنہم سے روایت کیں۔ ابن عیینہ کی روایت میں وہم ہے سفیان بن عیینہ نے ایک حدیث کو دوسری میں داخل کر دیا۔ صحیح وہ ہے جو زبیدی، یونس بن یزید اور زہری کے بھتیجے نے بواسطہ زہری اور عبیداللہ حضرت ابوہریرہ اور زید بن خالد سے روایت کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب لونڈی زنا کرے الخ۔ زہری بواسطہ عبیداللہ، شبل بن خالد، عبداللہ بن مالک اوسی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب لونڈی زنا کرے الخ۔ محدثین کے نزدیک یہی صحیح ہے۔ شبل بن خالد نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں پایا۔ شبل، عبداللہ بن مالک اوسی کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں یہ صحیح ہے۔ حدیث ابن عیینہ غیر محفوظ ہے انہی سے شبل بن حامد مذکور ہے جو غلط ہے صحیح نام شبل بن خالد ہے شبل بن خلید بھی کہا جاتا ہے۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے سیکھو اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لیے

الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوْا عَنِّيْ فَقَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا الثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ ثُمَّ الرَّجْمُ وَالْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَنَفْيُ سَنَةٍ هٰذَا الْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ وَاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَغَيْرُهُمْ قَالُوا الثَّيِّبُ تُجْلَدُ وَتُرْجَمُ وَاِلٰى هٰذَا ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ اِسْحَاقَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَغَيْرُهُمَا الثَّيِّبُ اِنَّمَا عَلَيْهِ الرَّجْمُ وَلَا يُجْلَدُ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُ هٰذَا فِيْ غَيْرِ حَدِيْثٍ فِيْ قِصَّةِ مَاعِزٍ وَغَيْرِهِ اَنَّهٗ اَمَرَ بِالرَّجْمِ وَلَمْ يَاْمُرْ اَنْ يُّجْلَدَ قَبْلَ اَنْ يُّرْجَمَ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ.

واسطہ مقرر کر دیا شادی شدہ مرد شادی شدہ عورت سے زنا کرے تو سو درے اور پھر رجم ہے اور اگر دونوں غیر شادی شدہ ہوں تو سو کوڑے اور ایک سال جلاوطن کرنا ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے بعض صحابہ کرام جن میں حضرت علی بن ابی طالب، ابی بن کعب، عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہم) بھی شامل ہیں اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے۔ کہ شادی شدہ کو درے بھی مارے جائیں اور رجم بھی کیا جائے بعض علماء اسی کی طرف گئے ہیں۔ امام اسحٰق رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض صحابہ کرام جن میں حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما اور دوسرے حضرات بھی شامل ہیں فرماتے ہیں شادی شدہ کو صرف سنگسار کرنا ہے درے مارنا نہیں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ماعز وغیرہ کے قصہ میں اسی طرح مذکور ہے کہ آپ نے رجم کا حکم دیا اور رجم سے پہلے درے مارنے کا حکم نہیں دیا۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی اور احمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

بَابٌ ۹۶ مِنْهُ

عنوان بالا کا دوسرا باب

۱۳۶۳ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى ابْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ جُهَيْنَةَ اعْتَرَفَتْ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالزِّنَا فَقَالَتْ اِنِّيْ حُبْلٰى فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيَّهَا فَقَالَ اَحْسِنْ اِلَيْهَا فَاِذَا وَضَعَتْ حَمْلَهَا فَاَخْبِرْنِيْ فَفَعَلَ فَاَمَرَ بِهَا فَشُدَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا ثُمَّ اَمَرَ بِرَجْمِهَا فَرُجِمَتْ ثُمَّ صَلّٰى عَلَيْهَا فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَجَمْتَهَا ثُمَّ تُصَلِّيْ عَلَيْهَا فَقَالَ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَّوْ قُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِيْنَ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ لَوَسِعَتْهُمْ وَهَلْ وَجَدْتَ شَيْئًا اَفْضَلَ مِنْ اَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلّٰهِ وَهٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قبیلہ جہینہ کی ایک عورت نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے زنا کا اعتراف کیا اور کہا میں حاملہ ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ولی کو بلا کر فرمایا اس سے اچھا سلوک کرو جب بچہ پیدا ہو جائے تو مجھے بتانا۔ انہوں نے ایسا ہی کیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اس پر اس کے کپڑے باندھ دیے گئے پھر آپ نے سنگساری کا حکم دیا تو اسے سنگسار کیا گیا آپ نے اس پر نماز جنازہ پڑھی۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے اسے سنگسار بھی کیا اور اس پر جنازہ بھی پڑھا۔ آپ نے فرمایا اس نے ایسی توبہ کی کہ اگر ستر اہل مدینہ پر تقسیم کی جائے تو ان سب کو کافی ہو کیا تم نے اس سے افضل چیز پائی کہ اس نے اپنی جان اللہ تعالیٰ کے لیے قربان کر دی۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

باب ٩٦٦ مَا جَاءَ فِي رَجْمِ أَهْلِ الْكِتَابِ

١٤٣٥ ـ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ يَهُودِيًّا وَيَهُودِيَّةً وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

١٤٣٦ ـ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ يَهُودِيًّا وَيَهُودِيَّةً وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَالْبَرَاءِ وَجَابِرٍ وَابْنِ أَبِي أَوْفَى وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثُ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا إِذَا اخْتَصَمَ أَهْلُ الْكِتَابِ وَتَرَافَعُوا إِلَى حُكَّامِ الْمُسْلِمِينَ حَكَمُوا بَيْنَهُمْ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَبِأَحْكَامِ الْمُسْلِمِينَ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يُقَامُ عَلَيْهِمُ الْحَدُّ فِي الزِّنَا وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ.

اہل کتاب کو سنگسار کرنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی مرد اور ایک عورت کو سنگسار کیا۔ اس حدیث میں واقعہ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی مرد اور ایک یہودی عورت کو سنگسار کیا۔ اس باب میں حضرت ابن عمر، براء، جابر ابن ابی اوفیٰ، عبداللہ بن حارث بن جزء اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ جابر بن سمرہ کی روایت حسن غریب ہے۔ اکثر اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ فرماتے ہیں کہ جب اہل کتاب کا جھگڑا ہو اور وہ اپنا مقدمہ مسلمان حکام کے پاس لائیں تو ان کے درمیان قرآن وسنت اور مسلمانوں کے احکام کے ساتھ فیصلہ کیا جائے۔ امام احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں ان پر زنا کی حد نہ لگائی جائے پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

باب ٩٦٧ مَا جَاءَ فِي النَّفْيِ

١٤٣٧ ـ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَيَحْيَى بْنُ أَكْثَمَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ وَغَرَّبَ وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ ضَرَبَ وَغَرَّبَ وَأَنَّ عُمَرَ ضَرَبَ وَغَرَّبَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَعُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ إِدْرِيسَ فَرَفَعُوهُ وَرَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ إِدْرِيسَ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ ضَرَبَ وَغَرَّبَ وَأَنَّ عُمَرَ ضَرَبَ وَغَرَّبَ.

جلاوطن کرنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے درے مارے اور جلاوطن کیا حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے بھی درے مارے اور جلاوطن کیا۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ، زید بن خالد اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابن عمر غریب ہے۔ متعدد افراد نے اسے عبداللہ بن ادریس سے مرفوعاً روایت کیا۔ بعض نے عبداللہ بن ادریس سے ہی یہ حدیث روایت کی کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے درے مارے اور جلاوطن کیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے درے مارے اور جلاوطن کیا۔

۱۴۲۸ - حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ وَهٰكَذَا رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ رِوَايَةِ ابْنِ إِدْرِيسَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ نَحْوَ هٰذَا وَهٰكَذَا رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ ضَرَبَ وَغَرَّبَ وَأَنَّ عُمَرَ ضَرَبَ وَغَرَّبَ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ صَحَّ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّفْيُ رَوَاهُ أَبُو هُرَيْرَةَ وَزَيْدُ بْنُ خَالِدٍ وَعُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ وَغَيْرُهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعَلِيٌّ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ وَأَبُو ذَرٍّ وَغَيْرُهُمْ كَذٰلِكَ رُوِيَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ فُقَهَاءِ التَّابِعِينَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ.

ابوسعید اشج نے عبداللہ بن ادریس سے اسی طرح نقل کیا ابن ادریس کے علاوہ بھی یہ حدیث عبیداللہ بن عمر سے اسی طرح مروی ہے۔ محمد بن اسحاق نے بواسطہ نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی طرح روایت کیا۔ لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہیں کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جلاوطن کرنا ثابت ہے۔ حضرت ابوہریرہ، زید بن خالد، عبادہ بن صامت اور دیگر صحابہ کرام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا۔ صحابہ کرام جن میں حضرت ابوبکر، عمر، علی، ابی بن کعب، عبداللہ بن مسعود اور ابوذر وغیرہم رضی اللہ عنہم شامل ہیں کا اسی پر عمل ہے۔ متعدد فقہاء تابعین سے بھی اسی طرح منقول ہے۔

سفیان ثوری، مالک بن انس، عبداللہ بن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْحُدُودَ كَفَّارَةٌ لِأَهْلِهَا

حدود کفارۂ گناہ ہیں

۱۴۲۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْلِسٍ فَقَالَ تُبَايِعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللهِ وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا قَرَأَ عَلَيْهِمُ الْآيَةَ فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ عَلَيْهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللهُ عَلَيْهِ فَهُوَ إِلَى اللهِ إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَجَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ وَخُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ حَدِيثُ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ لَمْ أَسْمَعْ فِي هٰذَا الْبَابِ أَنَّ الْحَدَّ يَكُونُ كَفَّارَةً لِأَهْلِهِ شَيْئًا أَحْسَنَ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے آپ نے فرمایا۔ مجھ سے اس بات پر بیعت کرو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ گے چوری نہیں کرو گے اور زنا کے مرتکب نہیں ہو گے" پھر آپ نے آیت پڑھ کر سنائی اور فرمایا تم میں سے جس نے اپنا عہد پورا کیا اس کا ثواب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے جس نے ان میں سے کسی بات کا ارتکاب کیا پھر اسے سزا دی گئی تو یہ اس کے لیے کفارہ ہے۔ اور جو ان میں سے کسی کا مرتکب ہوا پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی پردہ پوشی فرمائی وہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے چاہے اسے عذاب دے اور چاہے بخش دے۔ اس باب میں حضرت علی، جریر بن عبداللہ اور خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث عبادہ بن صامت حسن صحیح ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں اس باب میں کہ حد اپنے اہل کیلیے

مِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَأُحِبُّ لِمَنْ أَصَابَ ذَنْبًا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ أَنْ يَسْتُرَ عَلٰى نَفْسِهٖ وَيَتُوْبَ فِيْمَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ رَبِّهٖ وَكَذٰلِكَ رُوِيَ عَنْ أَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ أَنَّهُمَا أَمَرَا رَجُلًا أَنْ يَسْتُرَ عَلٰى نَفْسِهٖ.

بَابُ ٢٢ مَا جَاءَ فِيْ إِقَامَةِ الْحَدِّ عَلَى الْإِمَاءِ

١٣٧٠ ـ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ ثَنَا زَائِدَةُ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ قَالَ خَطَبَ عَلِيٌّ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَقِيْمُوا الْحُدُوْدَ عَلٰى أَرِقَّائِكُمْ مَنْ أَحْصَنَ مِنْهُمْ وَمَنْ لَمْ يُحْصِنْ وَإِنَّ أَمَةً لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَنَتْ فَأَمَرَنِيْ أَنْ أَجْلِدَهَا فَأَتَيْتُهَا فَإِذَا هِيَ حَدِيْثَةُ عَهْدٍ بِنِفَاسٍ فَخَشِيْتُ إِنْ أَنَا جَلَدْتُهَا أَنْ أَقْتُلَهَا أَوْ قَالَ تَمُوْتَ فَأَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ أَحْسَنْتَ. هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

١٣٧١ ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ ثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ الْأَحْمَرُ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا زَنَتْ أَمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيَجْلِدْهَا ثَلَاثًا بِكِتَابِ اللّٰهِ فَإِنْ عَادَتْ فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعْرٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَشِبْلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ الْأَوْسِيِّ حَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ رَأَوْا أَنْ يُقِيْمَ الرَّجُلُ الْحَدَّ عَلٰى مَمْلُوْكِهٖ دُوْنَ السُّلْطَانِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُرْفَعُ إِلَى السُّلْطَانِ وَلَا يُقِيْمُ الْحَدَّ هُوَ بِنَفْسِهٖ وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ.

بَابُ ٢٣ مَا جَاءَ فِيْ حَدِّ السَّكْرَانِ

کفارہ ہے۔ اس سے اچھی حدیث میں نے نہیں سنی۔ امام شافعی فرماتے ہیں جو گناہ کرے پھر اللہ تعالیٰ اس پر پردہ ڈال دے تو مجھے پسند ہے کہ وہ بھی اپنے گناہ کو چھپائے اور اپنے رب سے توبہ کرے۔ حضرت ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما سے ایسے ہی مروی ہے کہ ان دونوں حضرات نے ایک آدمی کو اپنا گناہ چھپانے کا حکم دیا۔

لونڈیوں پر حد قائم کرنا

حضرت ابو عبدالرحمن سلمی سے روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور فرمایا لوگو! اپنے شادی شدہ اور کنوارے غلاموں پر حد قائم کرو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک لونڈی نے زنا کا ارتکاب کیا تو آپ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں اسے درے لگاؤں میں اس کے پاس آیا تو کیا دیکھا کہ اس کے ہاں نیا نیا بچہ پیدا ہوا ہے۔ مجھے خوف ہوا کہ اگر میں نے اسے کوڑے مارے تو وہ میرے ہاتھوں ہلاک ہو جائے گی یا (فرمایا) مر جائے گی۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر واقعہ عرض کیا تو آپ نے فرمایا تم نے اچھا کیا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کی لونڈی زنا کا ارتکاب کرے تو اسے کتاب اللہ کے مطابق تین مرتبہ تک درے مارے اگر چوتھی مرتبہ زنا کا ارتکاب کرے تو اسے فروخت کر دے اگرچہ بالوں کی رسی کے بدلے ہی کیوں نہ ہو۔ اس باب میں حضرت زید بن خالد اور بواسطہ شبل عبداللہ بن مالک اوسی رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابو ہریرہ حسن صحیح ہے اور آپ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر اہل علم کا اس کے مطابق عمل ہے کہ مالک خود اپنے غلام پر حد قائم کر سکتا ہے حاکم سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں۔ امام احمد اور اسحاق کا یہی قول ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ حاکم کے حوالے کرے خود حد نہ لگائے۔ پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

نشہ والے کی حد

۱۳۷۲ - حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ الْحَدَّ بِنَعْلَيْنِ أَرْبَعِينَ قَالَ مِسْعَرٌ أَظُنُّهُ فِي الْخَمْرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَزْهَرَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَالسَّائِبِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَأَبُو الصِّدِّيقِ النَّاجِيُّ اسْمُهُ بَكْرُ بْنُ عَمْرٍو.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حد میں چالیس جوتے مارے مسعر فرماتے ہیں میرا خیال ہے کہ شراب کی حد ماری تھی اس باب میں حضرت علی، عبدالرحمن بن ازہر، ابو ہریرہ، سائب ابن عباس اور عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ ابو سعید کی روایت حسن ہے۔ ابو صدیق ناجی کا نام بکر بن عمرو ہے۔

۱۳۷۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَضَرَبَهُ بِجَرِيدَتَيْنِ نَحْوَ الْأَرْبَعِينَ وَفَعَلَهُ أَبُو بَكْرٍ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ اسْتَشَارَ النَّاسَ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ كَأَخَفِّ الْحُدُودِ ثَمَانِينَ فَأَمَرَ بِهِ عُمَرُ حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ حَدَّ السَّكْرَانِ ثَمَانُونَ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے شراب پی تھی آپ نے اسے کھجور کی دو چھڑیوں سے تقریباً چالیس بار مارا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی ایسا ہی کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دور آیا تو آپ نے لوگوں سے مشورہ کیا حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ سب سے ہلکی حد اسّی درّے ہے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسی کا حکم فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرام اور تابعین اہل علم کے نزدیک اسی پر عمل ہے۔ کہ شرابی کی سزا اسّی (کوڑے) ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوهُ فَإِنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوهُ

شرابی کی سزا تین مرتبہ تک کوڑے اور چوتھی مرتبہ پر قتل

۱۳۷۴ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوهُ فَإِنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَالشَّرِيدِ وَشُرَحْبِيلَ بْنِ أَوْسٍ وَجَرِيرٍ وَأَبِي الرَّمْدَاءِ الْبَلَوِيِّ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو حَدِيثُ مُعَاوِيَةَ هَكَذَا رَوَى الثَّوْرِيُّ أَيْضًا عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى ابْنُ جُرَيْجٍ وَمَعْمَرٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شراب پینے والے کو کوڑے مارو۔ اگر چوتھی مرتبہ پیے تو قتل کر دو۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ، شرید، شرحبیل بن اوس، جریر، ابو رمد بلوی اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔ ثوری نے بھی اسی طرح بواسطہ عاصم اور ابو صالح حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ ابن جریج اور معمر نے بواسطہ سہیل بن ابی صالح اور ابو صالح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا میں نے امام بخاری سے سنا فرماتے ہیں اس باب میں ابو صالح

أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال سمعت محمدا يقول حديث أبي صالح عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم في هذا أصح من حديث أبي صالح عن معاوية عن النبي صلى الله عليه وسلم وإنما كان هذا في أول الأمر ثم نسخ بعد هكذا روى محمد بن إسحاق عن محمد بن المنكدر عن جابر بن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن من شرب الخمر فاجلدوه فإن عاد في الرابعة فاقتلوه قال ثم أتي النبي صلى الله عليه وسلم بعد ذلك برجل قد شرب في الرابعة فضربه ولم يقتله وكذلك روى الزهري عن قبيصة بن ذؤيب عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو هذا قال فرفع القتل وكانت رخصة والعمل على هذا الحديث عند عامة أهل العلم لا نعلم بينهم اختلافا في ذلك في القديم والحديث ومما يقوي هذا ما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم من أوجه كثيرة أنه قال لا يحل دم امرئ مسلم يشهد أن لا إله إلا الله وأني رسول الله إلا بإحدى ثلاث النفس بالنفس والثيب الزاني والتارك لدينه.

کی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت حضرت ابوہریرہ سے روایت کی نسبت زیادہ صحیح ہے۔ قتل کا حکم شروع شروع میں تھا بعد میں منسوخ ہو گیا۔ محمد بن اسحاق نے بواسطہ محمد بن منکدر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شراب پیئے اسے کوڑے مارو۔ چوتھی مرتبہ پیئے تو قتل کر دو۔ فرماتے ہیں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص لایا گیا جس نے چوتھی مرتبہ شراب پی تھی تو آپ نے اسے درے مارے قتل نہیں کیا۔ زہری نے بواسطہ قبیصہ بن ذویب، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنی روایت کیا۔ فرماتے ہیں۔ قتل کا حکم اٹھا دیا گیا۔ اور رخصت دی گئی۔ عام علماء کا اسی پر عمل ہے ہم اس بارے میں پہلے اور پچھلے علماء کے درمیان کوئی اختلاف نہیں پاتے۔ اس بات کی ایک دوسری حدیث سے بھی تائید حاصل ہے جو مختلف طرق سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ آپ نے فرمایا توحید و رسالت کی گواہی دینے والے مسلمان کا خون صرف تین وجہ سے حلال ہے۔ کسی کو جان بوجھ کر قتل کرے، شادی شدہ ہو کر زنا کرے اور اپنے دین کو چھوڑ دے۔

باب ۹۷۰ ما جاء في كم تقطع يد السارق

کس قدر چوری پر ہاتھ کاٹا جائے

۱۴۴۵ - حدثنا علي بن حجر حدثنا سفيان بن عيينة عن الزهري أخبرته عمرة عن عائشة أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يقطع في ربع دينار فصاعدا حديث عائشة حديث حسن صحيح وقد روي هذا الحديث من غير وجه عن عمرة عن عائشة مرفوعا ورواه بعضهم عن عمرة عن عائشة موقوفا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دینار کے چوتھے حصے یا اس سے زائد پر ہاتھ کاٹتے تھے۔ حدیث عائشہ حسن صحیح ہے۔ یہ حدیث متعدد طرق سے بواسطہ عمرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً مروی ہے۔ بعض نے بواسطہ عمرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے موقوف روایت کی ہے۔

۱۴۴۶ - حدثنا قتيبة حدثنا الليث عن نافع عن ابن عمر قال قطع رسول الله صلى الله عليه وسلم

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین درہم مالیت کی ڈھال چوری کرنے پر ہاتھ

فِي مِجَنٍّ قِيمَتُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَيْمَنَ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ قَطَعَ فِي خَمْسَةِ دَرَاهِمَ وَرُوِيَ عَنْ عُثْمَانَ وَعَلِيٍّ أَنَّهُمَا قَطَعَا فِي رُبُعِ دِينَارٍ وَرُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُمَا قَالَا تُقْطَعُ الْيَمِينُ فِي خَمْسَةِ دَرَاهِمَ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ فُقَهَاءِ التَّابِعِينَ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ رَأَوُا الْقَطْعَ فِي رُبُعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ لَا قَطْعَ إِلَّا فِي دِينَارٍ أَوْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ وَهُوَ حَدِيثٌ مُرْسَلٌ رَوَاهُ الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَالْقَاسِمُ لَمْ يَسْمَعْ مِنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ قَالُوا لَا قَطْعَ فِي أَقَلَّ مِنْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ.

کاٹا۔ اس باب میں حضرت سعد، عبداللہ بن عمرو، ابن عباس، ابوہریرہ اور ایمن رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرام کا اس پر عمل ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی ان میں شامل ہیں۔ انہوں نے پانچ درہم پر ہاتھ کاٹا۔ حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہما سے منقول ہے انہوں نے چوتھائی دینار میں ہاتھ کاٹا۔ حضرت ابوہریرہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ ان دونوں نے فرمایا پانچ درہم (کی چوری) پر ہاتھ کاٹا جائے۔ بعض فقہاء تابعین کا اس پر عمل ہے۔ امام مالک بن انس، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے آپ نے فرمایا ایک دینار یا دس درہم سے کم پر ہاتھ کاٹنا نہیں ہے۔ یہ حدیث مرسل ہے۔ قاسم بن عبدالرحمن نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ حالانکہ قاسم کو آپ سے سماع نہیں۔ بعض اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اس پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں دس دراہم سے کم میں ہاتھ نہ کاٹا جائے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْلِيقِ يَدِ السَّارِقِ

١٤٤٧۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَيْرِيزٍ قَالَ سَأَلْتُ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ عَنْ تَعْلِيقِ الْيَدِ فِي الْعُنُقِ لِلسَّارِقِ أَمِنَ السُّنَّةِ هُوَ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَارِقٍ فَقُطِعَتْ يَدُهُ ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَعُلِّقَتْ فِي عُنُقِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيِّ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَيْرِيزٍ هُوَ أَخُو عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَيْرِيزٍ شَامِيٌّ.

چور کا ہاتھ اس کی گردن میں لٹکانا

عبدالرحمن بن محیریز سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے فضالہ بن عبید سے چور کا ہاتھ اس کی گردن میں لٹکانے کے بارے میں پوچھا کیا یہ سنت ہے؟ انہوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چور لایا گیا اور اس کا ہاتھ کاٹا گیا پھر آپ کے حکم سے اس کی گردن میں لٹکا دیا گیا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف بواسطہ عمر بن علی مقدمی، حجاج بن ارطاۃ کی روایت سے جانتے ہیں۔ عبدالرحمن بن محیریز، عبداللہ بن محیریز کے بھائی ہیں اور شامی ہیں۔

٭ ٭ ٭

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخَائِنِ وَالْمُخْتَلِسِ وَالْمُنْتَهِبِ

خائن، اچکے اور لٹیرے کا حکم

۱۴۷۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى خَائِنٍ وَلَا مُنْتَهِبٍ وَلَا مُخْتَلِسٍ قَطْعٌ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَدْ رَوَى مُغِيرَةُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَمُغِيرَةُ بْنُ مُسْلِمٍ هُوَ بَصْرِيٌّ أَخُو عَبْدِ الْعَزِيزِ الْقَسْمَلِيِّ كَذَا قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا خیانت کرنے والے، اچکے اور لٹیرے کی سزا ہاتھ کاٹنا نہیں ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اہل علم کا اس پر عمل ہے مغیرہ بن مسلم نے بواسطہ ابو زبیر حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ابن جریج کی روایت کے ہم معنی نقل کیا۔ مغیرہ بن مسلم بصری ہیں۔ عبدالعزیز قسملی کے بھائی ہیں۔

علی بن مدینی نے یہی کہا ہے۔

بابٌ ۱۹ مَا جَاءَ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ

درخت پر پھل اور گابھے کی چوری پر ہاتھ کاٹنا نہیں

۱۴۷۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ هٰكَذَا رَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ عَنْ رَافِعٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ رِوَايَةِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَرَوَى مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ.

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ درخت پر لٹکے ہوئے پھل اور گابھے کی چوری پر ہاتھ کاٹنے کا حکم نہیں۔ بعض محدثین نے بواسطہ یحییٰ بن سعید، محمد بن یحییٰ بن حبان اور ان کے چچا واسع بن حبان حضرت رافع رضی اللہ عنہ سے لیث بن سعد کی روایت کے ہم معنی بیان کیا۔ مالک بن انس اور کئی دوسرے حضرات نے یہ حدیث بواسطہ یحییٰ بن سعید، محمد بن یحییٰ بن حبان اور رافع بن خدیج، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بلا واسطہ واسع بن حبان نقل کی ہے۔

بابٌ ۲۰ مَا جَاءَ أَنْ لَا تُقْطَعَ الْأَيْدِي فِي الْغَزْوِ

جہاد کے موقع پر ہاتھ نہ کاٹے جائیں

۱۴۸۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ شُيَيْمِ بْنِ بَيْتَانَ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ أَرْطَاةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُقْطَعُ الْأَيْدِي فِي الْغَزْوِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ ابْنِ لَهِيعَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ هٰذَا وَيُقَالُ بُسْرُ بْنُ أَبِي أَرْطَاةَ أَيْضًا وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمُ الْأَوْزَاعِيُّ لَا يَرَوْنَ أَنْ

حضرت بسر بن ارطاۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جہاد میں ہاتھ نہ کاٹا جائے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ابن لہیعہ کے علاوہ دوسرے لوگوں نے بھی اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔ بعض اہل علم کے نزدیک اس پر عمل ہے امام اوزاعی بھی ان میں شامل ہیں۔ ان کے نزدیک میدان جہاد میں دشمن کے سامنے حد قائم کرنا

يُقَامُ الْحَدُّ فِي الْغَزْوِ بِحَضْرَةِ الْعَدُوِّ مَخَافَةَ أَنْ يَلْحَقَ مَنْ يُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ بِالْعَدُوِّ فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ مِنْ أَرْضِ الْحَرْبِ وَرَجَعَ إِلَى دَارِ الْإِسْلَامِ أَقَامَ الْحَدَّ عَلَى مَنْ أَصَابَهُ كَذٰلِكَ قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ۔

جائز نہیں یہ ممکن ہے وہ شخص دشمن سے جا ملے البتہ جب امام دارالحرب سے دارالسلام میں واپس آئے تو اس وقت مجرم پر حد قائم کرے۔ امام اوزاعی نے اسی طرح فرمایا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَقَعُ عَلَى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ

بیوی کی لونڈی سے صحبت کرنا

١٤٨١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ وَأَيُّوبَ بْنِ مِسْكِينٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ رُفِعَ إِلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَجُلٌ وَقَعَ عَلَى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ فَقَالَ لَأَقْضِيَنَّ فِيهَا بِقَضَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ كَانَتْ أَحَلَّتْهَا لَهُ لَأَجْلِدَنَّهُ مِائَةً وَإِنْ لَمْ تَكُنْ أَحَلَّتْهَا لَهُ رَجَمْتُهُ۔

١٤٨٢ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ نَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ حَدِيثُ النُّعْمَانِ فِي إِسْنَادِهِ اضْطِرَابٌ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ لَمْ يَسْمَعْ قَتَادَةُ مِنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ هٰذَا الْحَدِيثَ إِنَّمَا رَوَاهُ عَنْ خَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ وَأَبُو بِشْرٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ هٰذَا الْحَدِيثَ أَيْضًا إِنَّمَا رَوَاهُ عَنْ خَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ وَقَدِ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الرَّجُلِ يَقَعُ عَلَى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ فَرُوِيَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ أَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ إِلَى مَا رَوَى النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت حبیب بن سالم سے روایت ہے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص لایا گیا جس نے اپنی بیوی کی لونڈی سے جماع کیا تھا۔ انہوں نے فرمایا میں اس کے بارے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کے مطابق فیصلہ کروں گا اگر اس کی بیوی نے اپنی لونڈی سے صحبت اس کے لیے حلال کی تھی تو میں اسے سو کوڑے لگاؤں گا اور اگر حلال نہیں کی تھی تو اسے رجم کروں گا۔

علی بن حجر نے بواسطہ ہشیم ابوالبشر اور حبیب بن سالم النعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی روایت کیا اس باب میں حضرت سلمہ بن محبق سے بھی اسکے ہم معنی مذکور ہے۔ اسکی سند میں اضطراب ہے میں نے امام بخاری سے سنا فرماتے ہیں قتادہ نے حبیب ابن سالم سے یہ حدیث نہیں سنی۔ انہوں نے اسے خالد بن عرفطہ سے روایت کیا ہے ابوالبشر نے بھی یہ حدیث حبیب بن سالم سے نہیں سنی بلکہ خالد بن عرفطہ سے روایت کیا ہے علماء کا اس آدمی کے بارے میں اختلاف ہے جو اپنی بیوی کی لونڈی سے جماع کرے۔ متعدد صحابہ کرام سے جن میں حضرت علی اور ابن عمر رضی اللہ عنہم بھی شامل ہیں، مروی ہے کہ اس پر رجم ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس پر حد نہیں تعزیر ہے۔ امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی روایت کو اپنایا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَرْأَةِ إِذَا اسْتُكْرِهَتْ عَلَى الزِّنَا

جس عورت سے زبردستی زنا کیا جائے اس کا حکم

١٤٨٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا مُعَمَّرُ بْنُ سُلَيْمَانَ

عبدالجبار بن وائل بن حجر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم

الرَّقِّيُّ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ اسْتُكْرِهَتِ امْرَأَةٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا الْحَدَّ وَأَقَامَهُ عَلَى الَّذِي أَصَابَهَا وَلَمْ يُذْكَرْ أَنَّهُ جَعَلَ لَهَا مَهْرًا هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيهِ وَلَا أَدْرَكَهُ يُقَالُ إِنَّهُ وُلِدَ بَعْدَ مَوْتِ أَبِيهِ بِأَشْهُرٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنْ لَيْسَ عَلَى الْمُسْتَكْرَهَةِ حَدٌّ.

صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ایک عورت زنا پر مجبور کی گئی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر حد نہ لگائی اور مرد پر حد قائم کی راوی نے یہ ذکر نہیں کیا کہ آیا آپ نے اس کو مہر دینے کا فیصلہ کیا یا نہیں! یہ حدیث غریب ہے اس کی سند متصل نہیں، یہ روایت متعدد طرق سے مروی ہے میں نے امام بخاری سے سنا فرماتے ہیں۔ عبدالجبار بن وائل بن حجر نے نہ تو اپنے والد سے کچھ سنا اور نہ ان کا زمانہ پایا۔ کہا جاتا ہے یہ اپنے والد کی وفات کے چند ماہ بعد پیدا ہوئے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر اہل علم کا اس حدیث پر عمل ہے۔ کہ مجبور کی گئی عورت پر حد نہیں۔

۱۳۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ إِسْرَائِيلَ نَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ الْكِنْدِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً خَرَجَتْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُرِيدُ الصَّلَاةَ فَتَلَقَّاهَا رَجُلٌ فَتَجَلَّلَهَا فَقَضَى حَاجَتَهُ مِنْهَا فَصَاحَتْ وَانْطَلَقَ وَمَرَّ عَلَيْهَا رَجُلٌ فَقَالَتْ إِنَّ ذَاكَ الرَّجُلَ فَعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا وَمَرَّتْ بِعِصَابَةٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ فَقَالَتْ إِنَّ ذَاكَ الرَّجُلَ فَعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا فَانْطَلَقُوا فَأَخَذُوا الرَّجُلَ الَّذِي ظَنَّتْ أَنَّهُ وَقَعَ عَلَيْهَا وَأَتَوْهَا فَقَالَتْ نَعَمْ هُوَ هَذَا فَأَتَوْا بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَمَرَ بِهِ لِيُرْجَمَ قَامَ صَاحِبُهَا الَّذِي وَقَعَ عَلَيْهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا صَاحِبُهَا فَقَالَ لَهَا اذْهَبِي فَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكِ وَقَالَ لِلرَّجُلِ قَوْلًا حَسَنًا وَقَالَ لِلرَّجُلِ الَّذِي وَقَعَ عَلَيْهَا ارْجُمُوهُ وَقَالَ لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا أَهْلُ الْمَدِينَةِ لَقُبِلَ مِنْهُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ سَمِعَ مِنْ أَبِيهِ وَهُوَ أَكْبَرُ مِنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ وَعَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ وَائِلٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيهِ.

علقمہ بن وائل کندی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ایک عورت نماز پڑھنے کے ارادے سے باہر نکلی، ایک آدمی اسے ملا اور اس نے اسے ڈھانک لیا پھر اس سے اپنی حاجت پوری کی وہ چلائی لیکن وہ چلا گیا۔ ایک دوسرا آدمی گزرا تو اس عورت نے کہا فلاں آدمی نے میرے ساتھ ایسا ایسا کیا ہے پھر وہ مہاجرین کی ایک جماعت کے پاس سے گزری اور کہا فلاں نے میرے ساتھ ایسا ایسا کیا ہے وہ گئے اور اس آدمی کو پکڑ لائے جس کے متعلق اس عورت کا گمان تھا کہ اس نے اس سے زنا کیا ہے۔ جب اس کے سامنے لائے تو اس نے کہا ہاں یہی ہے پھر وہ اسے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے جب آپ نے اسے سنگسار کرنے کا حکم دیا تو اصل زانی کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ اس عورت سے میں نے زنا کیا ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت سے فرمایا جاؤ اللہ تعالیٰ نے تمہیں بخش دیا ہے۔ پہلے آدمی سے اچھا کلام کیا اور زانی کے بارے میں فرمایا اسے سنگسار کرو۔ پھر فرمایا اس نے ایسی توبہ کی اگر تمام اہل مدینہ یہ توبہ کریں تو ان سے قبول کی جائے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ علقمہ بن وائل بن حجر کا اپنے والد سے سماع حاصل ہے۔ عبدالجبار بن وائل سے بڑے ہیں۔ عبدالجبار نے اپنے والد سے کچھ نہیں سنا۔

باب ۹۸۲ ماجاء فيمن يقع على البهيمة

۱۳۸۵ - حدثنا محمد بن عمرو السواق نا عبد العزيز بن محمد عن عمرو بن ابي عمرو عن عكرمة عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من وجدتموه وقع على بهيمة فاقتلوه واقتلوا البهيمة فقيل لابن عباس ما شان البهيمة فقال ما سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم في ذلك شيئا ولكن ارى رسول الله صلى الله عليه وسلم كره ان يؤكل من لحمها او ينتفع بها وقد عمل بها ذلك العمل هذا حديث لا نعرفه الا من حديث عمرو بن ابي عمرو عن عكرمة عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم وروى سفيان الثوري عن عاصم عن ابي رزين عن ابن عباس انه قال من اتى بهيمة فلا حد عليه۔

۱۳۸۶ - حدثنا بذلك محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدي نا سفيان الثوري وهذا اصح من الحديث الاول والعمل على هذا عند اهل العلم وهو قول احمد واسحق۔

باب ۹۸۳ ماجاء في حد اللوطي

۱۳۸۷ - حدثنا محمد بن عمرو السواق نا عبد العزيز بن محمد عن عمرو بن ابي عمرو عن عكرمة عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من وجدتموه يعمل عمل قوم لوط فاقتلوا الفاعل والمفعول به وفي الباب عن جابر وابي هريرة وانما نعرف هذا الحديث عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم من هذا الوجه وروى محمد بن اسحق هذا الحديث عن عمرو بن ابي عمرو فقال ملعون من

چوپائے سے بدفعلی کرنے کی سزا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو چوپائے سے بدفعلی کرتے پاؤ اسے قتل کر دو اور جانور کو بھی ہلاک کر دو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا چوپائے کا کیا قصور؟ آپ نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں کچھ نہیں سنا لیکن میرا خیال ہے آپ ایسے جانور کا گوشت کھانا یا اس سے نفع اٹھانا کہ جس کے ساتھ ایسا عمل کیا گیا ناپسند کرتے تھے

اس حدیث کو ہم صرف عمرو بن ابی عمرو کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ سفیان ثوری نے بواسطہ عاصم اور ابی رزین، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہے کہ جو آدمی چوپائے سے بدفعلی کرے اس پر حد نہیں۔

※ ※ ※

محمد بن بشار نے بواسطہ عبدالرحمن بن مہدی، سفیان ثوری سے اس کی خبر دی اور یہ پہلی حدیث سے اصح ہے اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ امام احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔

لواطت کی سزا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو قوم لوط جیسا عمل کرتے پاؤ تو فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کر دو۔ اس باب میں حضرت جابر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں ہم اسے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ محمد بن اسحاق نے اس حدیث کو عمرو بن ابی عمرو سے روایت کیا اور فرمایا قوم لوط کا سا عمل کرنے والا ملعون ہے قتل کا ذکر نہیں کیا نیز یہ بھی مذکور ہے کہ چوپائے سے بدفعلی

مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ الْقَتْلَ وَذَكَرَ فِيهِ مَلْعُونٌ مَنْ أَتَى بَهِيمَةً وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُولَ بِهِ هَذَا الْحَدِيثُ فِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا رَوَاهُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ غَيْرَ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِيِّ وَعَاصِمُ بْنُ عُمَرَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي حَدِّ اللُّوطِيِّ فَرَأَى بَعْضُهُمْ أَنَّ عَلَيْهِ الرَّجْمَ أَحْصَنَ أَوْ لَمْ يُحْصِنْ وَهَذَا قَوْلُ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ فُقَهَاءِ التَّابِعِينَ مِنْهُمُ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ وَإِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ وَعَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ وَغَيْرُهُمْ قَالُوا حَدُّ اللُّوطِيِّ حَدُّ الزَّانِي وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ۔

کرنے والے کی لعنت ہے۔ بواسطہ عاصم بن عمر سہیل بن ابی صالح اور ابو صالح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی یہ روایت مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فاعل اور مفعول (دونوں) کو قتل کر دو۔ اس حدیث کی اسناد میں کلام ہے ہم نہیں جانتے کہ اسے عاصم کے سوا کسی اور نے سہیل بن ابی صالح سے روایت کیا ہو۔ عاصم بن عمر حفظ کے اعتبار سے حدیث میں ضعیف ہے۔ لوطی کی سزا میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک شادی شدہ ہو یا کنوارا اس پر رجم ہے یہ امام مالک شافعی احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا قول ہے۔ بعض فقہاء تابعین جن میں حضرت حسن بصری، ابراہیم نخعی اور عطاء بن ابی رباح رحمہم اللہ شامل ہیں، فرماتے ہیں لواطت کرنے والے کی حد وہی ہے جو زانی کی ہے۔ سفیان ثوری اور اہل کوفہ رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۱۳۸۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْمَكِّيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي عَمَلُ قَوْمِ لُوطٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ جَابِرٍ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ ڈر قوم لوط کے سے عمل کا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے اس طریق یعنی بواسطہ عبداللہ بن محمد بن عقیل بن ابی طالب، حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

بَابُ ۹۸۳ مَا جَاءَ فِي الْمُرْتَدِّ

مرتد کی سزا

۱۳۸۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ عَلِيًّا حَرَّقَ قَوْمًا ارْتَدُّوا عَنِ الْإِسْلَامِ فَبَلَغَ ذَلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَوْ كُنْتُ أَنَا لَقَتَلْتُهُمْ بِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ وَلَمْ أَكُنْ لِأُحَرِّقَهُمْ لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک جماعت کو جو اسلام سے پھر چکی تھی جلا دیا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو پتہ چلا تو فرمایا اگر میں ہوتا تو انہیں ارشاد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق قتل کرتا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اپنا دین بدلے اسے قتل کر دو میں انہیں نہ جلاتا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُعَذِّبُوْا بِعَذَابِ اللهِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ عَلِيًّا فَقَالَ صَدَقَ ابْنُ عَبَّاسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْمُرْتَدِّ وَاخْتَلَفُوْا فِي الْمَرْأَةِ إِذَا ارْتَدَّتْ عَنِ الْإِسْلَامِ فَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ تُقْتَلُ وَهُوَ قَوْلُ الْأَوْزَاعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ فَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ تُحْبَسُ وَلَا تُقْتَلُ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَغَيْرِهٖ مِنْ أَهْلِ الْكُوْفَةِ

نے فرمایا اللہ کے عذاب کے ساتھ کسی کو سزا نہ دو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خبر پہنچی تو فرمایا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے صحیح کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ مرتد کے بارے میں اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ عورت اسلام کو چھوڑ جائے تو اس کے بارے میں اختلاف ہے علماء کی ایک جماعت کہتی ہے اسے بھی قتل کیا جائے امام اوزاعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے جبکہ ایک جماعت کہتی ہے اسے قید کیا جائے قتل نہ کیا جائے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا یہی قول ہے

بَابُ ٩٥٠ مَا جَاءَ فِيْمَنْ شَهَرَ السِّلَاحَ

مسلمان پر ہتھیار اٹھانا

١٣٩٠۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ وَأَبُو السَّائِبِ قَالَا نَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهٖ أَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ الزُّبَيْرِ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ وَسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ حَدِيْثُ أَبِيْ مُوْسٰى حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابوموسیٰ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی ہیں آپ نے فرمایا جس نے ہم پر (مسلمانوں پر) ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں۔ اس باب میں حضرت ابن عمر، ابن زبیر ابوہریرہ اور سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ ابوموسیٰ کی روایت حسن صحیح ہے۔

بَابُ ٩٥١ مَا جَاءَ فِيْ حَدِّ السَّاحِرِ

جادوگر کی سزا

١٣٩١۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدُّ السَّاحِرِ ضَرْبَةٌ بِالسَّيْفِ هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهٗ مَرْفُوْعًا إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَإِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْمَكِّيُّ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ وَإِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْعَبْدِيُّ الْبَصْرِيُّ قَالَ وَكِيْعٌ هُوَ ثِقَةٌ وَيَرْوِيْ عَنِ الْحَسَنِ أَيْضًا وَالصَّحِيْحُ عَنْ جُنْدُبٍ مَوْقُوْفٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ إِنَّمَا يُقْتَلُ السَّاحِرُ إِذَا كَانَ يَعْمَلُ فِيْ سِحْرِهٖ مَا يَبْلُغُ

حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جادوگر کی سزا تلوار کی ایک مار ہے۔ اس حدیث کو ہم مرفوعاً صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ اسماعیل بن مسلم مکی حفظ کے اعتبار سے حدیث میں ضعیف ہے۔ اسماعیل بن مسلم عبدی بصری کے بارے میں وکیع فرماتے ہیں یہ ثقہ ہیں۔ یہ حسن سے بھی روایت کرتے ہیں۔ یہ صحیح ہے کہ یہ روایت حضرت جندب سے موقوف ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اس حدیث پر عمل ہے۔ مالک بن انس کا یہی قول ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں۔ اگر جادوگر کا عمل کفر تک پہنچ جائے تو اسے قتل کیا جائے ورنہ

الکفر وإذا أعمل عملاً دون الکفر فلم نحکم بقتله.

باب ۹۸ ما جاء في الغال ما يصنع به

۱۴۹۲ - حدثنا محمد بن عمرو حدثنا عبد العزيز بن محمد عن صالح بن محمد بن زائدة عن سالم بن عبد الله بن عمر عن عبد الله بن عمر عن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من وجدتموه غل في سبيل الله فأحرقوا متاعه قال صالح فدخلت على مسلمة ومعه سالم بن عبد الله فوجد رجلا قد غل فحدث سالم بهذا الحديث فأمر به فأحرق متاعه فوجد في متاعه مصحف فقال سالم بع هذا وتصدق بثمنه هذا حديث غريب لا نعرفه إلا من هذا الوجه والعمل على هذا عند بعض أهل العلم وهو قول الأوزاعي وأحمد وإسحق سألت محمدا عن هذا الحديث فقال إنما روى هذا صالح بن محمد بن زائدة وهو أبو واقد الليثي وهو منكر الحديث قال محمد وقد روي في غير حديث عن النبي صلى الله عليه وسلم في الغال فلم يأمر فيه بحرق متاعه وقال هذا حديث غريب.

نہیں۔

خائن کی سزا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے مالِ غنیمت میں چوری کرتا پاؤ اس کا سامان جلا دو۔ صالح (راوی) کہتے ہیں میں مسلمہ کے پاس گیا ان کے پاس سالم بن عبداللہ بھی تھے۔ انہوں نے ایک ایسے آدمی کو پایا جس نے خیانت کی تھی سالم نے یہ حدیث بیان کی تو انہوں نے اس کا سامان جلانے کا حکم دیا۔ اس کا سامان جلایا گیا تو اس میں سے ایک قرآن شریف بھی ملا حضرت سالم نے فرمایا اسے فروخت کر دو اور قیمت صدقہ کر دو۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں بعض علماء کا اس پر عمل ہے۔ امام اوزاعی، احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں۔ میں نے امام بخاری سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا۔ اسے صالح بن محمد بن زائدہ نے روایت کیا ہے اور یہ ابو واقد لیثی منکر الحدیث ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے علاوہ بھی خیانت کرنے والے کے بارے میں روایات ہیں۔ لیکن آپ نے اس کا سامان جلانے کا حکم نہیں دیا۔ امام بخاری فرماتے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔

باب ۹۹ ما جاء فيمن يقول للآخر يا مخنث

۱۴۹۳ - حدثنا محمد بن رافع حدثنا ابن أبي فديك عن إبراهيم بن إسماعيل بن أبي حبيبة عن داود بن الحصين عن عكرمة عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا قال الرجل للرجل يا يهودي فاضربوه عشرين وإذا قال يا مخنث فاضربوه عشرين ومن وقع على ذات محرم فاقتلوه هذا الحديث لا

کسی کو ہیجڑا کہنے کی سزا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص کسی دوسرے کو "اے یہودی" کہہ کر پکارے تو اسے بیس درے مارو اور جب کہے "اے ہیجڑے" تب بھی بیس درے لگاؤ اور جو محرم عورت سے زنا کرے اسے قتل کر دو۔ اس حدیث کو ہم صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں ابراہیم بن اسماعیل کو حدیث میں ضعیف کہا گیا ہے

نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ رَوَاهُ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَقُرَّةُ بْنُ إِيَاسٍ الْمُزَنِيُّ أَنَّ رَجُلًا تَزَوَّجَ امْرَأَةَ أَبِيهِ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِهِ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَصْحَابِنَا قَالُوا مَنْ أَتَى ذَاتَ مَحْرَمٍ وَهُوَ يَعْلَمُ فَعَلَيْهِ الْقَتْلُ وَقَالَ أَحْمَدُ مَنْ تَزَوَّجَ أُمَّهُ قُتِلَ وَقَالَ إِسْحَقُ مَنْ وَقَعَ عَلَى ذَاتِ مَحْرَمٍ قُتِلَ۔

بَاب ۹۹۵ مَا جَاءَ فِي التَّعْزِيرِ

۱۴۰۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُجْلَدُ فَوْقَ عَشْرِ جَلَدَاتٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللّٰهِ وَقَدْ رَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ بُكَيْرٍ فَأَخْطَأَ فِيهِ وَقَالَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ خَطَأٌ وَالصَّحِيحُ حَدِيثُ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ إِنَّمَا هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ وَقَدِ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي التَّعْزِيرِ وَأَحْسَنُ شَيْءٍ رُوِيَ فِي التَّعْزِيرِ هٰذَا الْحَدِيثُ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مختلف طرق سے مروی ہے براء بن عازب اور قرہ بن ایاس روایت کرتے ہیں ایک آدمی نے اپنی سوتیلی ماں سے نکاح کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے قتل کرنے کا حکم دیا ہمارے اصحاب کے نزدیک اس پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں جو آدمی جان بوجھ کر کسی محرم عورت کے پاس جائے یعنی زنا کرے تو اسے قتل کیا جائے۔ امام احمد فرماتے ہیں ماں سے نکاح کرنے والے کو قتل کیا جائے۔

امام اسحق فرماتے ہیں جو کسی محرم عورت سے نکاح کرے اسے بھی قتل کیا جائے۔

تعزیر

حضرت ابوبردہ بن نیار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حدود اللہ میں سے کسی حد کے سوا (کسی دوسری سزا میں) دس کوڑوں سے زیادہ نہ مارے جائیں۔ ابن لھیعہ نے اس حدیث کو بکیر سے روایت کیا لیکن غلطی کی اور کہا عبدالرحمن بن جابر بن عبداللہ بواسطہ والد، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں یہ سند غلط ہے۔ صحیح وہ ہے جو لیث بن سعد نے بواسطہ عبدالرحمن بن جابر بن عبداللہ اور ابوبردہ بن نیار، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف بکیر بن اشج کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ علماء کا تعزیر کے بارے میں اختلاف ہے۔ تعزیر کے ضمن میں سب سے بہتر یہی روایت ہے۔

اَبْوَابُ الصَّيْدِ

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ مَا جَاءَ مَا يُؤْكَلُ مِنْ صَيْدِ الْكَلْبِ وَمَا لَا يُؤْكَلُ

۱۳۹۵۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا قَبِيْصَةُ نَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نُرْسِلُ كِلَابًا لَنَا مُعَلَّمَةً قَالَ كُلْ مَا اَمْسَكْنَ عَلَيْكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنْ قَتَلْنَ قَالَ وَاِنْ قَتَلْنَ مَا لَمْ يَشْرَكْهَا كَلْبٌ غَيْرُهَا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَرْمِيْ بِالْمِعْرَاضِ قَالَ مَا خَزَقَ فَكُلْ وَمَا اَصَابَ بِعَرْضِهٖ فَلَا تَأْكُلْ۔

۱۳۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ نَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ نَحْوَهٗ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ وَسُئِلَ عَنِ الْمِعْرَاضِ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۱۳۹۷۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَا الْحَجَّاجُ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ وَالْحَجَّاجُ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ اَبِيْ مَالِكٍ عَنْ عَائِذِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا اَهْلُ صَيْدٍ فَقَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَاَمْسَكَ عَلَيْكَ فَكُلْ قُلْتُ وَاِنْ قَتَلَ قَالَ وَاِنْ قَتَلَ قُلْتُ اِنَّا اَهْلُ رَمْيٍ قَالَ مَا رَدَّتْ عَلَيْكَ قَوْسُكَ فَكُلْ قَالَ قُلْتُ اِنَّا اَهْلُ سَفَرٍ نَمُرُّ بِالْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى وَالْمَجُوْسِ فَلَا نَجِدُ غَيْرَ اٰنِيَتِهِمْ قَالَ فَاِنْ لَمْ تَجِدُوْا غَيْرَهَا فَاغْسِلُوْهَا بِالْمَاءِ ثُمَّ كُلُوْا فِيْهَا وَاشْرَبُوْا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ

ابواب شکار

کتے کے شکار کردہ جانور کو کھانے کے احکامات

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم اپنے سدھائے ہوئے کتوں کو (شکار پر) چھوڑتے ہیں آپ نے فرمایا جو کچھ تمہارے لیے روک رکھیں اسے کھاؤ۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ اگرچہ مار ڈالیں؟ فرمایا اگرچہ مار ڈالیں جب تک کوئی دوسرا کتا ان کے ساتھ شریک نہ ہو۔ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم بغیر پر کے تیر پھینکتے ہیں (اس کا کیا حکم ہے) آپ نے فرمایا۔ جسے وہ پھاڑ دے کھاؤ اور جسے چوڑائی کی طرف سے لگے اسے ترک کرو۔

محمد بن یحییٰ نے بواسطہ محمد بن یوسف اور سفیان منصور سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی البتہ اتنا اضافہ ہے کہ آپ سے تیر کے بارے میں پوچھا گیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عائذ اللہ بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں میں نے ابو ثعلبہ خشنی سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم شکاری لوگ ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ جب تم اپنا کتا چھوڑو اور اس پر اللہ تعالیٰ کا نام لو پس وہ تمہارے لیے شکار کو پکڑ رکھے تو اسے کھاؤ۔ میں نے عرض کیا اگرچہ مار ڈالے فرمایا اگرچہ مار ڈالے۔ میں نے عرض کیا ہم تیر انداز ہیں آپ نے فرمایا تمہاری کمان جو چیز تمہاری طرف لوٹائے اسے کھاؤ۔ میں نے عرض کیا ہم مسافر لوگ ہیں یہود نصاریٰ اور مجوسیوں کے پاس سے گزرتے ہیں ان کے برتنوں کے علاوہ ہمیں کوئی برتن نہیں ملتا (تو کیا حکم ہے) آپ نے فرمایا اگر اور برتن نہ پاؤ تو انہیں پانی سے دھو کر ان میں کھاؤ اور پیو۔ اس باب میں حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے بھی

وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَعَائِذُ اللّٰهِ هُوَ أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ.

روایت منقول ہے، یہ حدیث حسن ہے اور عائذ اللہ سے ابو ادریس خولانی مراد ہیں۔

بَابُ ۹۹۱ مَا جَاءَ فِي صَيْدِ كَلْبِ الْمَجُوسِيِّ

مجوسی کے کتے کا شکار کردہ جانور

۱۴۹۸۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا شَرِيكٌ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي بَزَّةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْيَشْكُرِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نُهِينَا عَنْ صَيْدِ كَلْبِ الْمَجُوسِيِّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يُرَخِّصُونَ فِي صَيْدِ كَلْبِ الْمَجُوسِ وَالْقَاسِمُ بْنُ أَبِي بَزَّةَ هُوَ الْقَاسِمُ بْنُ نَافِعٍ الْمَكِّيُّ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجوسی کے کتے کے شکار سے روکا گیا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے اسے ہم صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں اکثر علماء کا اسی پر عمل ہے وہ مجوسی کے کتے کا شکار کھانے کی اجازت نہیں دیتے۔

قاسم بن ابی بزہ سے قاسم بن نافع مکی مراد ہیں۔

بَابُ ۹۹۲ فِي صَيْدِ الْبُزَاةِ

باز کا شکار کیا ہوا جانور

۱۴۹۹۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَهَنَّادٌ وَأَبُو عَمَّارٍ قَالُوا ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْبَازِي فَقَالَ مَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ فَكُلْ هٰذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ بِصَيْدِ الْبُزَاةِ وَالصُّقُورِ بَأْسًا وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْبُزَاةُ هُوَ الطَّيْرُ الَّذِي يُصَادُ بِهِ مِنَ الْجَوَارِحِ الَّتِي قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى وَمَا عَلَّمْتُمْ مِنَ الْجَوَارِحِ فَسَّرَ الْكِلَابَ وَالطَّيْرَ الَّذِي يُصَادُ بِهِ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي صَيْدِ الْبَازِي وَإِنْ أَكَلَ مِنْهُ وَقَالُوا إِنَّمَا تَعْلِيمُهُ إِجَابَتُهُ وَكَرِهَهُ بَعْضُهُمْ وَالْفُقَهَاءُ أَكْثَرُهُمْ قَالُوا يَأْكُلُ وَإِنْ أَكَلَ مِنْهُ.

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے باز کے شکار کیے ہوئے جانور کے بارے میں پوچھا آپ نے فرمایا جو کچھ وہ تمہارے لیے پکڑ رکھے اسے کھالو اس حدیث کو ہم صرف بواسطہ مجالد شعبی کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے وہ باز اور شکرے کے شکار کردہ جانور کو کھانے میں کچھ حرج نہیں سمجھتے۔ مجاہد فرماتے ہیں باز وہ پرندہ ہے جس سے شکار کرتے ہیں یہاں جوارح میں سے ہے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور جن جوارح کو تم سکھاؤ اس سے وہ کتے اور پرندے مراد ہیں جن کے ساتھ شکار کیا جاتا ہے بعض اہل علم نے شکار کردہ جانور میں سے کچھ کھا جانے کی صورت میں بھی باز کا شکار جائز رکھا ہے۔ وہ فرماتے ہیں باز کا سکھانا یہ ہے کہ وہ بلانے پر آئے بعض علماء نے اس صورت میں شکار کو مکروہ کہا ہے اکثر فقہاء فرماتے ہیں باز کا شکار کھا سکتے ہیں اگرچہ وہ اس میں سے کچھ کھالے۔

بَابُ ۹۹۳ فِي الرَّجُلِ يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَغِيبُ عَنْهُ

تیر لگے ہوئے شکار کا غائب ہو جانا

۱۵۰۰۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَرْمِي الصَّيْدَ فَأَجِدُ فِيهِ مِنَ الْغَدِ سَهْمِي قَالَ إِذَا عَلِمْتَ أَنَّ سَهْمَكَ قَتَلَهُ وَلَمْ تَرَ فِيهِ أَثَرَ سَبُعٍ فَكُلْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَرَوَى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ وَعَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ وَكِلَا الْحَدِيثَيْنِ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میں شکار پر تیر پھینکتا ہوں دوسرے دن اس میں اپنا تیر پاتا ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تمہیں معلوم ہو جائے کہ تمہارے تیر نے اسے مارا ہے اور تم اس میں کسی درندے کا نشان نہ دیکھو تو (اسے) کھالو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے) اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ شعبہ نے یہ حدیث ابو بشر سے اور عبدالملک بن میسرہ نے بواسطہ سعید بن جبیر حضرت عدی بن حاتم سے روایت کی دونوں روایتیں صحیح ہیں۔ اس باب میں ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔

بَابُ ۹۹ فِي مَنْ يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَجِدُهُ مَيِّتًا فِي الْمَاءِ

تیر لگے ہوئے شکار کا پانی میں گرنا

۱۵۰۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَخْبَرَنِي عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّيْدِ فَقَالَ إِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ فَإِنْ وَجَدْتَهُ قَدْ قُتِلَ فَكُلْ إِلَّا أَنْ تَجِدَهُ قَدْ وَقَعَ فِي مَاءٍ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي الْمَاءُ قَتَلَهُ أَوْ سَهْمُكَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکار کے متعلق پوچھا آپ نے فرمایا جب تیر پھینکو تو بسم اللہ پڑھ لیا کرو۔ اگر اسے مرا ہوا پاؤ تو کھالو البتہ اگر اس حالت میں پاؤ کہ وہ پانی میں گر گیا ہے تو نہ کھاؤ کیونکہ معلوم نہیں اسے پانی نے مارا ہے یا تمہارے تیر نے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۰۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْكَلْبِ الْمُعَلَّمِ قَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ فَكُلْ مَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ فَإِنْ أَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ إِنْ خَالَطَتْ كِلَابَنَا كِلَابٌ أُخَرُ قَالَ إِنَّمَا ذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تَذْكُرْ عَلَى غَيْرِهِ قَالَ سُفْيَانُ كَرِهَ لَهُ أَكْلَهُ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سدھائے ہوئے کتے کے شکار کا حکم پوچھا آپ نے فرمایا جب بسم اللہ پڑھ کر اپنا سدھایا ہوا کتا شکار پر چھوڑو تو جو کچھ تمہارے لیے اٹھالائے اسے کھاؤ اور اگر اس نے کھایا ہو تو اب نہ کھاؤ کیونکہ اس نے اپنے لیے اٹھا کر لایا ہے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! اگر ہمارے کتے دوسرے کتوں سے مخلوط ہو جائیں تو کیا حکم ہے۔ فرمایا تو نے اپنے کتوں پر بسم اللہ پڑھی ہے دوسروں کے کتوں پر تو نہیں۔ سفیان ثوری فرماتے ہیں۔ اس کا کھانا مکروہ ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دوسرے علماء کا اسی پر عمل ہے

غَيْرِهِمْ فِي الصَّيْدِ وَالذَّبِيْحَةِ إِذَا وَقَعَا فِي الْمَاءِ أَنْ لَا يَأْكُلَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ فِي الذَّبِيْحَةِ إِذَا قُطِعَ الْحُلْقُوْمُ فَوَقَعَ فِي الْمَاءِ فَمَاتَ فِيْهِ فَإِنَّهُ يُؤْكَلُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَقَدِ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْكَلْبِ إِذَا أَكَلَ الصَّيْدَ فَقَالَ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا أَكَلَ الْكَلْبُ مِنْهُ فَلَا تَأْكُلْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ فِي الْأَكْلِ مِنْهُ وَإِنْ أَكَلَ الْكَلْبُ مِنْهُ.

کہ جب شکار اور ذبیحہ پانی میں گر جائیں تو نہ کھایا جائے۔ بعض علماء ذبیحہ کے بارے میں فرماتے ہیں۔ حلقوم کٹنے کے بعد پانی میں گر جائے اور وہیں مر جائے تو اسے کھایا جائے۔ ابن مبارک کا یہی قول ہے۔ کتا شکار سے کچھ کھائے تو اس کے بارے میں اہل علم کا اختلاف ہے۔ اکثر علماء فرماتے ہیں اگر کتا اس سے کھائے تو آپ اسے نہ کھائیں۔ سفیان، عبداللہ بن مبارک، شافعی احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء نے اس سے کھانے کی اجازت دی ہے۔ اگرچہ کتے نے اس سے کھایا ہو۔

بَابٌ ۹۹۵ مَا جَاءَ فِي صَيْدِ الْمِعْرَاضِ

بے پر کے تیر کا شکار

۱۵۰۳۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ مَا أَصَبْتَ بِحَدِّهِ فَكُلْ وَمَا أَصَبْتَ بِعَرْضِهِ فَهُوَ وَقِيْذٌ.

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بے پر کے تیر سے شکار کا حکم پوچھا آپ نے فرمایا جس کو اس کی دھار (نوک) سے مارو اسے کھاؤ اور جسے چوڑائی کی طرف سے مارو وہ مردار ہے۔

۱۵۰۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ.

ابن ابی عمر نے بواسطہ سفیان، زکریا، شعبی اور عدی بن حاتم (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ اور اہل علم کا اس پر عمل ہے۔

بَابٌ ۹۹۶ فِي الذَّبِيْحِ بِالْمَرْوَةِ

سفید پتھر سے ذبح کرنا

۱۵۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ قَوْمِهِ صَادَ أَرْنَبًا أَوِ اثْنَتَيْنِ فَذَبَحَهُمَا بِمَرْوَةٍ فَعَلَّقَهُمَا حَتّٰى لَقِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَأَمَرَهُ بِأَكْلِهِمَا وَفِي الْبَابِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَفْوَانَ وَرَافِعٍ وَعَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي أَنْ يُذَكّٰى بِمَرْوَةٍ وَلَمْ يَرَوْا بِأَكْلِ الْأَرْنَبِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میری قوم کے ایک شخص نے ایک یا دو خرگوش شکار کیے پھر ان کو سفید پتھر سے ذبح کر کے لٹکا لیا یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوئی تو اس کے بارے میں حکم پوچھا آپ نے ان کے کھانے کی اجازت دے دی۔ اس باب میں محمد بن صفوان، رافع اور عدی بن حاتم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ بعض علماء نے سفید پتھر سے ذبح کرنے کی اجازت دی ہے اور خرگوش کھانے

بَأْسًا وَهُوَ قَوْلُ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُهُمْ أَكْلَ الْأَرْنَبِ وَاخْتَلَفَ أَصْحَابُ الشَّعْبِيِّ فِي رِوَايَةِ هٰذَا الْحَدِيثِ فَرَوٰى دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَفْوَانَ وَرَوٰى عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ أَوْ مُحَمَّدِ بْنِ صَفْوَانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ صَفْوَانَ أَصَحُّ وَرَوٰى جَابِرٌ الْجُعْفِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ نَحْوَ حَدِيثِ قَتَادَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ الشَّعْبِيُّ رَوٰى عَنْهُمَا قَالَ مُحَمَّدٌ حَدِيثُ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ غَيْرُ مَحْفُوظٍ۔

یہ کچھ حرج نہیں کیا۔ یہ اکثر اہل علم کا قول ہے۔ بعض علماء نے خرگوش کا کھانا مکروہ کہا ہے۔ شعبی کے شاگردوں نے اس حدیث کی روایت میں اختلاف کیا ہے۔ داؤد بن ابوہند بواسطہ شعبی، محمد بن صفوان سے روایت کرتے ہیں اور عاصم احول بواسطہ شعبی، صفوان بن محمد یا محمد بن صفوان سے روایت کرتے ہیں محمد بن صفوان زیادہ صحیح ہے۔ جابر جعفی بواسطہ شعبی حضرت جابر بن عبداللہ سے قتادہ کی روایت کی مثل روایت کرتے ہیں ہو سکتا ہے شعبی نے ان تمام سے روایت کیا ہو۔ محمد فرماتے ہیں حضرت جابر سے شعبی کی روایت غیر محفوظ ہے۔

بَابُ ۹۹۰ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَكْلِ الْمَصْبُورَةِ

نشانہ قائم کرکے مارے ہوئے جانور کا حکم

۱۵۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْإِفْرِيقِيِّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الْمُجَثَّمَةِ وَهِيَ الَّتِي تُصْبَرُ بِالنَّبْلِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ وَأَنَسٍ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَحَدِيثُ أَبِي الدَّرْدَاءِ حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے "مجثمہ" کے کھانے سے منع فرمایا اور یہ وہ جانور ہے جس کو کھڑا کرکے تیر کا نشانہ بنایا گیا۔ اس باب میں حضرت عرباض بن ساریہ، انس، ابن عمر، ابن عباس، جابر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ ابو درداء کی روایت غریب ہے۔

❖ ❖ ❖

۱۵۰۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ وَهْبِ أَبِي خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ عَنْ أَبِيهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَعَنْ كُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ وَعَنِ الْمُجَثَّمَةِ وَعَنِ الْخَلِيسَةِ وَأَنْ تُوطَأَ الْحَبَالٰى حَتّٰى يَضَعْنَ مَا فِي بُطُونِهِنَّ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى سُئِلَ أَبُو عَاصِمٍ عَنِ الْمُجَثَّمَةِ قَالَ أَنْ يُنْصَبَ الطَّيْرُ أَوِ الشَّيْءُ فَيُرْمٰى وَسُئِلَ عَنِ الْخَلِيسَةِ فَقَالَ الذِّئْبُ أَوِ السَّبُعُ يُدْرِكُهُ الرَّجُلُ فَيَأْخُذُهُ مِنْهُ فَيَمُوتُ فِي يَدِهِ قَبْلَ أَنْ يُذَكِّيَهَا۔

ام حبیبہ بنت عرباض بن ساریہ اپنے والد سے روایت کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے موقع پر نوک دار دانتوں والے درندوں، ناخنوں والے پرندوں، گھریلو پالتو گدھے کے گوشت، مجثمہ، دوسرے سے اچکے ہوئے جانور کے کھانے اور نئی حاصل ہونے والی حاملہ لونڈی سے بچہ پیدا ہونے سے قبل جماع کرنے سے منع فرمایا۔ محمد بن یحییٰ کہتے ہیں یہ قطعی ممانعت ہے۔ ابو عاصم سے مجثمہ کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا مجثمہ یہ ہے کہ شکار یا کسی اور چیز کو کھڑا کرکے اس پر تیراندازی کی جائے۔ خلیسہ کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کسی درندے یا بھیڑیے سے کوئی جانور چھڑایا جائے تو وہ ذبح کرنے سے پہلے ہی ہاتھ میں مر جائے۔ (یہ خلیسہ ہے)

۱۵۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُتَّخَذَ شَيْءٌ فِيهِ الرُّوحُ غَرَضًا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی ذی روح چیز کو پکڑ کر نشانہ بنانے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۹۹۸ فِي ذَكَاةِ الْجَنِينِ

جانور کے پیٹ کے بچہ کا ذبح کرنا

۱۵۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُجَالِدٍ ح وَثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَكَاةُ الْجَنِينِ ذَكَاةُ أُمِّهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَأَبِي أُمَامَةَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ وَأَبُو الْوَدَّاكِ اسْمُهُ جَبْرُ بْنُ نَوْفٍ۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حاملہ جانور کا ذبح حمل کے ذبح کرنے کی کفایت کرتا ہے۔ اس باب میں حضرت جابر، ابو امامہ، ابو درداء اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت مذکور ہیں۔ اسی طریق کے علاوہ بھی حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ صحابہ کرام اور دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ سفیان، ابن مبارک، شافعی، احمد، اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔ ابو وداک کا نام جبر بن نوف ہے۔

باب ۹۹۹ فِي كَرَاهِيَةِ كُلِّ ذِي نَابٍ وَذِي مِخْلَبٍ

کچلی والا درندہ اور پنجوں والا پرندہ کھانا منع ہے

۱۵۱۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ۔

حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر کچلی والے درندے (کے کھانے) سے منع فرمایا۔

❁ ❁ ❁

۱۵۱۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ اسْمُهُ عَائِذُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ۔

سعید بن عبد الرحمن وغیرہ نے کہا سفیان نے زہری سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی حدیث روایت کی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو ادریس خولانی کا نام عائذ اللہ بن عبد اللہ ہے۔

۱۵۱۲۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا أَبُو النَّضْرِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ

عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ حَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي يَوْمَ خَيْبَرَ الْحُمُرَ الْإِنْسِيَّةَ وَلُحُومَ الْبِغَالِ وَكُلَّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَحَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے موقعہ پر گھریلو گدھے، خچروں کے گوشت کچلی والے درندے اور پنجوں والے پرندوں (کے کھانے) سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ، عرباض بن ساریہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث جابر حسن غریب ہے۔

١٥١٣- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ كُلَّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کچلی والا درندہ حرام قرار دیا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اکثر صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے۔ عبداللہ بن مبارک، شافعی احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

❁ ❁ ❁

بَابُ مَا جَاءَ مَا قُطِعَ مِنَ الْحَيِّ فَهُوَ مَيِّتٌ

زندہ جانوروں سے گوشت کاٹنا

١٥١٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ ثَنَا سَلَمَةُ بْنُ رَجَاءٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يَجُبُّونَ أَسْنِمَةَ الْإِبِلِ وَيَقْطَعُونَ أَلْيَاتِ الْغَنَمِ فَقَالَ مَا يُقْطَعُ مِنَ الْبَهِيمَةِ وَهِيَ حَيَّةٌ فَهُوَ مَيْتَةٌ.

حضرت ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے (تو) دیکھا کہ وہاں کے لوگ زندہ اونٹوں کے کوہان اور زندہ دنبوں کی چکیاں کاٹتے ہیں۔ آپ نے فرمایا زندہ جانور سے جو حصہ کاٹا جائے وہ مردار ہے۔

❁ ❁ ❁

١٥١٥- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ ثَنَا أَبُو النَّضْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ نَحْوَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَأَبُو وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ اسْمُهُ الْحَارِثُ بْنُ عَوْفٍ.

ابراہیم بن یعقوب نے بواسطہ ابوالنضر، عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف زید بن اسلم کی روایت سے پہچانتے ہیں اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ ابوواقد لیثی کا نام حارث بن عوف ہے۔

بَابٌ فِي الذَّكَاةِ فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ

حلق اور لبہ میں ذبح کرنا

۱۵۱۶۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَا ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ح وَثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الْعُشَرَاءِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَمَا تَكُونُ الذَّكَاةُ إِلَّا فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ قَالَ لَوْ طَعَنْتَ فِي فَخِذِهَا لَأَجْزَأَ عَنْكَ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ هٰذَا فِي الضَّرُورَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَهٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَلَا نَعْرِفُ لِأَبِي الْعُشَرَاءِ عَنْ أَبِيهِ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيثِ وَاخْتَلَفُوا فِي اسْمِ أَبِي الْعُشَرَاءِ فَقَالَ بَعْضُهُمُ اسْمُهُ أُسَامَةُ بْنُ قِهْطِمٍ وَيُقَالُ يَسَارُ بْنُ بَرْزٍ وَيُقَالُ ابْنُ بَلْزٍ وَيُقَالُ اسْمُهُ عُطَارِدٌ۔

حضرت ابوالعشراء اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ذبح صرف حلق اور لبہ (سینے سے اوپر کی جگہ جہاں سے اونٹ ذبح کیے جاتے ہیں) ہی ہے۔ آپ نے فرمایا اگر تم ران میں بھی نیزہ مارو تو جائز ہے۔ احمد بن منیع، یزید بن ہارون سے نقل کرتے ہیں کہ ضرورت کے وقت ایسا کر سکتے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف حماد بن سلمہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ ابو العشراء اپنے والد سے ہم اس حدیث کے علاوہ کوئی دوسری روایت نہیں جانتے۔ ابو العشراء کے نام میں اختلاف ہے۔ بعض نے اسامہ بن قہطم بتایا ہے۔ یسار بن برز بھی کہا جاتا ہے۔ ابن بلز اور عطارد بھی کہا گیا ہے۔

بَابُ فِي قَتْلِ الْوَزَغِ

۱۵۱۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ وَزَغَةً بِالضَّرْبَةِ الْأُولَى كَانَ لَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً فَإِنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّانِيَةِ كَانَ لَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً فَإِنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّالِثَةِ كَانَ لَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَسَعْدٍ وَعَائِشَةَ وَأُمِّ شَرِيكٍ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

گرگٹ کو مارنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے پہلی ضرب میں گرگٹ کو ہلاک کیا اس کے لیے ایسی ایسی نیکیاں ہیں اگر دوسری ضرب سے مارے تو اس کے لیے ایسی ایسی نیکیاں ہیں اگر تیسری وار سے مارے تو اس کے لیے ایسی ایسی نیکیاں ہیں۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود، سعد، عائشہ اور ام شریک رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت حسن صحیح ہے۔

بَابُ فِي قَتْلِ الْحَيَّاتِ

۱۵۱۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَاقْتُلُوا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْأَبْتَرَ فَإِنَّهُمَا يَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ وَيُسْقِطَانِ الْحُبْلَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَعَائِشَةَ وَ

سانپ کو مارنا

حضرت سالم بن عبداللہ اپنے والد سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سانپوں کو قتل کرو۔ بالخصوص وہ سانپ جن پر گردن کے پیچھے جیسے نشان ہوں اور جس کا دم کٹی ہو۔ کیونکہ یہ آنکھوں کو اندھا کر دیتے ہیں اور حمل گرا دیتے ہیں۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود، عائشہ، ابوہریرہ اور سہل بن سعد

أَبِي هُرَيْرَةَ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي لُبَابَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى بَعْدَ ذٰلِكَ عَنْ قَتْلِ جِنَّانِ الْبُيُوتِ وَهِيَ الْعَوَامِرُ وَيُرْوَى عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ أَيْضًا وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ إِنَّمَا يُكْرَهُ مِنْ قَتْلِ الْحَيَّاتِ الْحَيَّةُ الَّتِي تَكُونُ دَقِيقَةً كَأَنَّهَا فِضَّةٌ لَا تَلْتَوِي فِي مِشْيَتِهَا.

۱۵۱۹۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِبُيُوتِكُمْ عُمَّارًا فَحَرِّجُوا عَلَيْهِنَّ ثَلَاثًا فَإِنْ بَدَا لَكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْهُنَّ شَيْءٌ فَاقْتُلُوهُ هٰكَذَا رَوَى عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَرَوَى مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ صَيْفِيٍّ عَنِ السَّائِبِ مَوْلَى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ.

۱۵۲۰۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَرَوَى مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ صَيْفِيٍّ نَحْوَ رِوَايَةِ مَالِكٍ.

۱۵۲۱۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ قَالَ أَبُو لَيْلَى قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ظَهَرَتِ الْحَيَّةُ فِي الْمَسْكَنِ فَقُولُوا لَهَا إِنَّا نَسْأَلُكِ بِعَهْدِ نُوحٍ وَبِعَهْدِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ أَنْ لَا تُؤْذِيَنَا فَإِنْ عَادَتْ فَاقْتُلُوهَا هٰذَا الْحَدِيثُ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى.

رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بواسطہ ابن عمر، ابولبابہ (رضی اللہ عنہم) سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حکم کے بعد گھر کے سانپوں کو مارنے سے منع فرمایا انکو عوامر (آباد کرنے والے) کہتے ہیں۔ بواسطہ ابن عمر حضرت زید بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ عبد اللہ بن مبارک فرماتے ہیں ان سانپوں کو مارنا مکروہ ہے جو پتلے چاندی کی طرح چمکتے اور چلنے میں بل نہ کھاتے ہوں۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک تمہارے گھروں میں عمار (سانپ) رہتے ہیں ان پر تین مرتبہ تنگی کرو (یعنی انہیں کہو تم تنگی میں ہو اگر دوبارہ آئے تو ہم تم پر تنگی کریں گے پھر ہمیں ملامت نہ کرنا بھی) اگر اسکے بعد ظاہر ہوں تو انہیں ہلاک کردو۔ عبید اللہ بن عمر نے بواسطہ صیفی حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث اسی طرح روایت کی ہے۔ مالک بن انس نے بواسطہ صیفی اور ابوالسائب مولیٰ ہشام بن زہرہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔

انصاری نے بواسطہ معن، مالک سے روایت کرتے ہوئے ہم سے یہ حدیث بیان کی۔ عبید اللہ بن عمر کی روایت سے یہ اصح ہے محمد بن عجلان نے صیفی سے مالک کی روایت کی طرح نقل کیا۔

حضرت ابولیلیٰ (راوی) کہتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب گھر میں سانپ نظر آئے تو اسے کہو ہم تمہیں نوح اور سلیمان بن داؤد (علیہم السلام) کے عہد کا واسطہ دیتے ہیں کہ ہمیں تکلیف نہ پہنچانا اس کے بعد بھی نکلے تو اسے قتل کردو۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے ثابت بنانی کی روایت سے صرف اسی طریق یعنی ابن ابی لیلیٰ کی روایت سے جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي قَتْلِ الْكِلَابِ

۱۵۲۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ زَاذَانَ وَيُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کتوں کو ہلاک کرنا

حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کتے دوسری مخلوق کی طرح ایک مخلوق نہ ہوتے تو میں ان تمام کو ہلاک

لَوْلَا أَنَّ الْكِلَابَ أُمَّةٌ مِنَ الْأُمَمِ لَأَمَرْتُ بِقَتْلِهَا كُلِّهَا فَاقْتُلُوا مِنْهَا كُلَّ أَسْوَدَ بَهِيمٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَأَبِي رَافِعٍ وَأَبِي أَيُّوبَ وَحَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَيُرْوَى فِي بَعْضِ الْحَدِيثِ أَنَّ الْكَلْبَ الْأَسْوَدَ الْبَهِيمَ شَيْطَانٌ وَالْكَلْبُ الْأَسْوَدُ الْبَهِيمُ الَّذِي لَا يَكُونُ فِيهِ شَيْءٌ مِنَ الْبَيَاضِ وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ صَيْدَ الْكَلْبِ الْأَسْوَدِ الْبَهِيمِ.

کر دینے کا حکم دیتا پس ان میں سے خالص سیاہ کتوں کو مار ڈالو۔ اس باب میں حضرت ابن عمر، جابر، ابو رافع اور ابو ایوب رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ عبداللہ بن مغفل کی حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض احادیث میں مروی ہے خالص سیاہ کتا شیطان ہے اور یہ وہ کتا ہے جس میں بالکل سفیدی نہ ہو۔ بعض علماء نے خالص سیاہ کتے کے شکار کردہ جانور کو مکروہ کہا ہے۔

بَابُ مَنْ أَمْسَكَ كَلْبًا مَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ

کتا رکھنے والے کی نیکیوں میں کمی

۱۵۲۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا أَوِ اتَّخَذَ كَلْبًا لَيْسَ بِضَارٍ وَلَا كَلْبَ مَاشِيَةٍ نَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَسُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوْ كَلْبَ زَرْعٍ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے شکاری کتے یا حفاظت کرنے والے کتے کے علاوہ کتا پالا اس کے ثواب سے روزانہ دو قیراط کا اندازہ کم کیا جاتا ہے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مغفل، ابوہریرہ، سفیان اور ابن ابی زہیر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا یا کھیتی کی حفاظت والا کتا۔ (وہ بھی مستثنیٰ ہے)

۱۵۲۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ كَلْبَ مَاشِيَةٍ قَالَ قِيلَ لَهُ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ أَوْ كَلْبَ زَرْعٍ فَقَالَ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ لَهُ زَرْعٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شکاری کتے اور جانوروں کی حفاظت والے کتے کے علاوہ دیگر کتوں کو ہلاک کرنے کا حکم فرمایا۔ راوی فرماتے ہیں کسی نے عرض کیا۔ حضرت ابوہریرہ تو کھیتی کی حفاظت والے کتے کو بھی استثناء کرتے ہیں۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا اس لیے کہ ان کی کھیتی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۲۵۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اتَّخَذَ كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے شکاری کتے یا جانوروں کی حفاظت اور کھیتی باڑی کی حفاظت کے علاوہ کتا رکھا ہر روز اس کے عمل سے دو قیراط

أَوْ صَيْدٍ أَوْ زَرْعٍ انْتَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَيُرْوَى عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ أَنَّهُ رَخَّصَ فِي إِمْسَاكِ الْكَلْبِ وَإِنْ كَانَ لِلرَّجُلِ شَاةٌ وَاحِدَةٌ.

١٥٢٦. حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ بِهٰذَا.

١٥٢٧. حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ أَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ نَا أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ إِنِّي لَمِمَّنْ يَرْفَعُ أَغْصَانَ الشَّجَرَةِ عَنْ وَجْهِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ فَقَالَ لَوْلَا أَنَّ الْكِلَابَ أُمَّةٌ مِنَ الْأُمَمِ لَأَمَرْتُ بِقَتْلِهَا فَاقْتُلُوا مِنْهَا كُلَّ أَسْوَدَ بَهِيمٍ وَمَا مِنْ أَهْلِ بَيْتٍ يَرْتَبِطُونَ كَلْبًا إِلَّا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِمْ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ كَلْبَ حَرْثٍ أَوْ كَلْبَ غَنَمٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

کے برابر کمی کی جاتی ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ عطاء بن ابی رباح سے منقول ہے کہ انہوں نے کتا پالنے کی اجازت دی ہے۔ اگرچہ کسی کے پاس ایک بکری ہی کیوں نہ ہو۔

اسحٰق بن منصور نے بواسطہ حجاج بن محمد اور ابن جریج بحوالہ عطاء سے ہمیں اس کی خبر دی۔

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں ان لوگوں میں سے ہوں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ اقدس سے شاخیں اٹھائے ہوئے تھے اور آپ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ آپ نے فرمایا اگر کتے اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے ایک مخلوق نہ ہوتے تو میں انہیں ہلاک کرنے کا حکم دیتا۔ ان میں سے خالص سیاہ کتوں کو ہلاک کر دو اور جو گھر والے کتوں کو باندھ کر رکھتے ہیں ان کے اعمال میں سے روزانہ ایک قیراط کے برابر کمی کی جاتی ہے۔ البتہ شکاری کتے یا کھیتی باڑی اور بکریوں کی حفاظت کرنے والے کتوں کی اجازت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ بواسطہ حسن اور عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دیگر طرق سے بھی مروی ہے۔

بَابُ فِي الذَّكَاةِ بِالْقَصَبِ وَغَيْرِهِ

بانس وغیرہ سے ذبح کرنا

١٥٢٨. حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا نَلْقَى الْعَدُوَّ غَدًا وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلُوهُ مَا لَمْ يَكُنْ سِنًّا أَوْ ظُفُرًا وَسَأُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ.

١٥٢٩. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ قَالَ ثَنِي أَبِي عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! ہم دشمن سے ملتے ہیں اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہوتیں (یا جانور کیسے ذبح کریں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چیز خون بہا دے اور اس پر اللہ کا نام لیا جائے تو کھا لو جب تک دانت اور ناخن نہ ہوں۔ عنقریب میں اس کے بارے میں تم سے بیان کروں گا۔ دانت اس لیے کہ ہڈی ہیں اور ناخن حبشیوں کی چھریاں ہیں۔

محمد بن بشار نے بواسطہ یحییٰ بن سعید، سفیان ثوری سے روایت کیا۔ وہ فرماتے ہیں مجھ سے میرے والد نے بواسطہ عبایہ بن رفاعہ اور حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نبی اکرم

نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ عَبَايَةَ عَنْ أَبِيْهِ وَهٰذَا أَصَحُّ وَعَبَايَةُ قَدْ سَمِعَ مِنْ رَافِعٍ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ أَنْ يُؤْكَلَ بِسِنٍّ وَلَا بِظُفُرٍ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْبَعِيْرِ إِذَا نَدَّ

۱۵۳۰ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَافِعٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَنَدَّ بَعِيْرٌ مِنْ إِبِلِ الْقَوْمِ وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُمْ خَيْلٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِهٰذِهِ الْبَهَائِمِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا فَعَلَ مِنْهَا هٰذَا فَافْعَلُوْا بِهٖ هٰكَذَا.

۱۵۳۱ - حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ جَدِّهٖ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَبَايَةَ عَنْ أَبِيْهِ وَهٰذَا أَصَحُّ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهٰكَذَا رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ مِثْلَ رِوَايَةِ سُفْيَانَ.

آخِرُ أَبْوَابِ الصَّيْدِ

أَبْوَابُ الْأَضَاحِيِّ

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ الْأُضْحِيَّةِ

۱۵۳۲ - حَدَّثَنَا أَبُوْ عَمْرٍو مُسْلِمُ بْنُ عَمْرٍو الْحَذَّاءُ الْمَدَنِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ عَنْ أَبِي الْمُثَنّٰى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ

صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکے ہم معنی حدیث بیان کی۔ اس میں عبایہ کے بعد انکے والد کا ذکر نہیں۔ یہ اصح ہے عبایہ کا رافع سے سماع ثابت ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ وہ ہڈی اور دانت سے ذبح کرنے کو جائز نہیں سمجھتے۔

بدکے ہوئے جانور کو مارنا

حضرت رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ قوم کے اونٹوں میں سے ایک اونٹ بدک گیا۔ ان کے پاس گھوڑا نہیں تھا۔ ایک آدمی نے تیر پھینکا تو اللہ تعالیٰ نے اسے روک دیا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان چوپایوں میں بھی جنگلی جانوروں کی طرح وحشی پن ہوتا ہے۔ پس جو جانور اس طرح کرے تو تم بھی ایسا ہی کیا کرو۔

محمود بن غیلان نے بواسطہ وکیع، سفیان، ان کے والد عبایہ بن رفاعہ اور انکے دادا حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکے ہم معنی حدیث روایت کی ہے اس میں عبایہ کے بعد ان کے والد کا واسطہ مذکور نہیں یہ زیادہ صحیح ہے۔ اہل علم کے نزدیک اس پر عمل ہے۔ شعبہ نے بواسطہ سعید بن مسروق سفیان کی روایت سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

شکار کے ابواب ختم ہوئے

ابواب قربانی

قربانی کی فضیلت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے قربانی کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں انسان کا کوئی عمل خون بہانے سے زیادہ پسندیدہ نہیں۔ قربانی کا جانور قیامت کے دن

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَمِلَ آدَمِيٌّ مِنْ عَمَلٍ يَوْمَ النَّحْرِ أَحَبَّ إِلَى اللّٰهِ مِنْ إِهْرَاقِ الدَّمِ إِنَّهُ لَيَأْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِقُرُوْنِهَا وَأَشْعَارِهَا وَأَظْلَافِهَا وَإِنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللّٰهِ بِمَكَانٍ قَبْلَ أَنْ يَقَعَ مِنَ الْأَرْضِ فَطِيْبُوْا بِهَا نَفْسًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَأَبُو الْمُثَنّٰى اسْمُهُ سُلَيْمَانُ بْنُ يَزِيْدَ رَوٰى عَنْهُ ابْنُ أَبِيْ فُدَيْكٍ وَيُرْوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي الْأُضْحِيَةِ لِصَاحِبِهَا بِكُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَةٌ وَيُرْوٰى بِقُرُوْنِهَا.

اپنے سینگوں، بالوں اور کھروں سمیت آئے گا اور بے شک اس کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے ہاں مقام قبولیت حاصل کر لیتا ہے۔ پس دل کی خوشی کے ساتھ قربانی کیا کرو۔ اس باب میں حضرت عمران بن حصین اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہشام بن عروہ کی روایت سے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ ابو المثنیٰ کا نام سلیمان بن یزید ہے۔ ابن ابی فدیک ان سے روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے قربانی کے بارے میں فرمایا کہ قربانی کرنے والے کے لیے ہر بال کے بدلے نیکی ہے۔ نیز یہ بھی روایت ہے کہ ہر سینگ کے بدلے نیکی ہے۔

بَابُ ۱۰۰ فِي الْأُضْحِيَةِ بِكَبْشَيْنِ

دو مینڈھوں کی قربانی

۱۵۲۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ أَمْلَحَيْنِ ذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ وَسَمّٰى وَكَبَّرَ وَوَضَعَ رِجْلَهُ عَلٰى صِفَاحِهِمَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَائِشَةَ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ وَأَبِيْ أَيُّوْبَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَأَبِيْ رَافِعٍ وَابْنِ عُمَرَ وَأَبِيْ بَكْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگوں والے سیاہی مائل سفید دو مینڈھے اپنے دست مبارک سے ذبح کیے بسم اللہ پڑھ کر تکبیر کہی اور ان کی گردن پر اپنا پاؤں مبارک رکھا۔ اس باب میں حضرت علی، عائشہ، ابوہریرہ، جابر، ابو ایوب، ابو الدرداء، ابو رافع، ابن عمر اور ابو بکرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ الْكُوْفِيُّ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ أَبِي الْحَسْنَاءِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ حَنَشٍ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ كَانَ يُضَحِّيْ بِكَبْشَيْنِ أَحَدُهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْآخَرُ عَنْ نَفْسِهِ فَقِيْلَ لَهُ فَقَالَ أَمَرَنِيْ بِهِ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا أَدَعُهُ أَبَدًا هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ شَرِيْكٍ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ يُضَحّٰى عَنِ الْمَيِّتِ وَلَمْ يَرَ بَعْضُهُمْ أَنْ يُضَحّٰى عَنْهُ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يُتَصَدَّقَ عَنْهُ وَلَا

حضرت حنش سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ دو مینڈھوں کی قربانی دیا کرتے تھے ایک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اور ایک اپنی طرف سے۔ آپ سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا حکم دیا ہے پس میں اسے کبھی بھی نہیں چھوڑوں گا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف شریک کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ بعض علماء نے میت کی طرف سے قربانی کرنے کی اجازت دی ہے۔ جب کہ بعض کے نزدیک یہ جائز نہیں۔ حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ میرے نزدیک میت

يَتَحَرَّى فَمَنْ ضَحَّى فَلَا يَأْكُلُ مِنْهَا شَيْئًا وَيَتَصَدَّقُ بِهَا كُلِّهَا.

کی طرف سے صدقہ دینا زیادہ پسندیدہ ہے اور اس کی طرف سے قربانی نہ کی جائے اور اگر کرے تو اس سے کچھ بھی نہ کھائے بلکہ تمام کا تمام صدقہ کر دے۔

بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْأَضَاحِيِّ

۱۵۲۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ ضَحَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشٍ أَقْرَنَ فَحِيلٍ يَأْكُلُ فِي سَوَادٍ وَيَمْشِي فِي سَوَادٍ وَيَنْظُرُ فِي سَوَادٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ.

کس جانور کی قربانی مستحب ہے

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگوں والے موٹے تازے دنبے کی قربانی دی۔ وہ سیاہی ہی میں کھاتا پیتا تھا، سیاہی میں چلتا اور سیاہی ہی میں دیکھتا تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اسے صرف حفص بن غیاث کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

بَابُ مَا لَا يَجُوزُ مِنَ الْأَضَاحِيِّ

۱۵۳۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا جَرِيرٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ فَيْرُوزَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَفَعَهُ قَالَ لَا يُضَحّٰى بِالْعَرْجَاءِ بَيِّنٌ ظَلَعُهَا وَلَا بِالْعَوْرَاءِ بَيِّنٌ عَوَرُهَا وَلَا بِالْمَرِيضَةِ بَيِّنٌ مَرَضُهَا وَلَا بِالْعَجْفَاءِ الَّتِي لَا تُنْقِي.

۱۵۳۷۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ نَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ فَيْرُوزَ عَنِ الْبَرَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عُبَيْدِ بْنِ فَيْرُوزَ عَنِ الْبَرَاءِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ.

کس جانور کی قربانی ناجائز ہے

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ مرفوعاً بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس لنگڑے جانور کی قربانی نہ کی جائے جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو نہ اس کانے جانور کی جس کا کانا پن ظاہر ہو اور نہ اس بیمار جانور کی قربانی کی جائے جس کی بیماری ظاہر ہو اور نہ ایسے دبلے پتلے کی جس کی ہڈی میں گودا نہ ہو۔

ہناد نے بواسطہ ابن ابی زائدہ، شعبہ، سلیمان بن عبدالرحمن، عبید بن فیروز اور حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ہم اسے صرف بواسطہ عبید بن فیروز حضرت براء بن عازب کی روایت سے جانتے ہیں۔ علماء کا اس حدیث پر عمل ہے۔

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْأَضَاحِيِّ

۱۵۳۸۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ

کس جانور کی قربانی مکروہ ہے

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا کہ (قربانی کے جانور کی) آنکھ اور کان غور سے دیکھ لیا کریں اور ایسے جانور کی

اللّٰہِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْاُذُنَ وَاَنْ لَا نُضَحِّيَ بِمُقَابَلَةٍ وَلَا مُدَابَرَةٍ وَلَا شَرْقَاءَ وَلَا خَرْقَاءَ.

۱۴۹۹ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى ثَنَا اِسْرَائِيلُ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَزَادَ قَالَ الْمُقَابَلَةُ مَا قُطِعَ طَرَفُ اُذُنِهَا وَالْمُدَابَرَةُ مَا قُطِعَ مِنْ جَانِبِ الْاُذُنِ وَالشَّرْقَاءُ الْمَشْقُوقَةُ وَالْخَرْقَاءُ الْمَثْقُوبَةُ. هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَشُرَيْحُ بْنُ النُّعْمَانِ الصَّائِدِيُّ هُوَ كُوفِيٌّ وَشُرَيْحُ بْنُ الْحَارِثِ الْكِنْدِيُّ الْكُوفِيُّ الْقَاضِي يُكْنٰى اَبَا اُمَيَّةَ وَشُرَيْحُ بْنُ هَانِئٍ كُوفِيٌّ وَوَالِدُهُ لَهُ صُحْبَةٌ وَكُلُّهُمْ مِنْ اَصْحَابِ عَلِيٍّ فِي عَصْرٍ وَاحِدٍ.

قربانی نہ کریں۔ جس کے کان آگے یا پیچھے سے کٹے ہوئے ہوں۔ یا پھٹے ہوئے ہوں یا ان میں سوراخ ہو۔

حسن بن علی نے بواسطہ عبید اللہ بن موسیٰ، اسرائیل، ابو اسحاق، شریح بن نعمان اور حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل حدیث روایت کی۔ جس میں یہ الفاظ ہیں آپ نے فرمایا۔ مقابلہ وہ ہے جس کا کان کنارے سے کٹا ہوا ہو۔ مدابرہ وہ ہے جس کے کان کو پچھلی طرف سے کاٹا گیا ہو۔ شرقاء وہ ہے جس کا کان پھٹا ہوا ہو اور خرقاء وہ ہے جس کے کان میں سوراخ ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شریح بن نعمان صائدی کوفی ہیں اور شریح بن حارث کندی کوفی ہیں اور قاضی ہیں ان کی کنیت ابو امیہ ہے۔ شریح بن ہانی کوفی ہیں اور ہانی کو شرف صحبت حاصل ہے۔ یہ تمام ہم عصر ہیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اصحاب ہیں۔

بَابٌ فِي الْجَذَعِ مِنَ الضَّأْنِ فِي الْاَضَاحِيِّ

چھ مہینے کی بھیڑ کی قربانی

۱۵۰۰ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسٰى ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ كِدَامِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي كِبَاشٍ قَالَ جَلَبْتُ غَنَمًا جُذْعَانًا اِلَى الْمَدِينَةِ فَكَسَدَتْ عَلَيَّ فَلَقِيتُ اَبَا هُرَيْرَةَ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نِعْمَ اَوْ نِعْمَتِ الْاُضْحِيَةُ الْجَذَعُ مِنَ الضَّأْنِ قَالَ فَانْتَهَبَهُ النَّاسُ. وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاُمِّ بِلَالٍ بِنْتِ هِلَالٍ عَنْ اَبِيهَا وَجَابِرٍ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَرَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. حَدِيثُ اَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ مَوْقُوفًا وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنَّ الْجَذَعَ مِنَ الضَّأْنِ يُجْزِئُ فِي الْاُضْحِيَةِ.

حضرت ابو کباش فرماتے ہیں میں چھ ماہی بھیڑیں بغرض تجارت مدینہ طیبہ لایا وہ کساد بازاری کا شکار ہو گئیں۔ پھر میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے ان کے متعلق پوچھا انہوں نے فرمایا۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا آپ نے فرمایا چھ مہینے کی بھیڑ (جو اتنا موٹا تازہ ہو کہ سال کا نظر آتا ہو) کی قربانی اچھی ہے۔ ابو کباش کہتے ہیں پھر لوگوں نے اسے ہاتھوں ہاتھ خرید لیا۔ اس باب میں حضرت ابن عباس، ام بلال بنت ہلال، بلال، جابر، عقبہ بن عامر اور ایک دوسرے صحابی رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابوہریرہ غریب ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے موقوفاً بھی مروی ہے۔ صحابہ کرام اور دیگر اہل علم حضرات کا اس حدیث پر عمل ہے۔ کہ چھ ماہی بھیڑ کی قربانی جائز ہے۔

١٥٤١۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا فِي أَصْحَابِهِ ضَحَايَا فَبَقِيَ عَتُودٌ أَوْ جَدْيٌ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ بِهِ أَنْتَ قَالَ وَكِيعٌ الْجَذَعُ يَكُونُ ابْنَ سِتَّةِ أَوْ سَبْعَةِ أَشْهُرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ قَالَ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحَايَا فَبَقِيَتْ جَذَعَةٌ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ بِهَا أَنْتَ۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کچھ بکریاں دیں کہ آپ کے صحابہ کرام کے درمیان قربانی کے لیے تقسیم کر دیں۔ تقسیم کے بعد ایک چھ یا سات ماہ کا بچہ رہ گیا۔ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا تم خود اس کی قربانی کر دو۔ وکیع فرماتے ہیں جذعہ چھ یا سات ماہ کا ہوتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس طریق کے علاوہ بھی حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے جانور تقسیم کیے تو ایک جذعہ باقی رہ گیا۔ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا تم خود اس کی قربانی کر دو۔

١٥٤٢۔ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَأَبُو دَاوُدَ قَالَا ثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ بَعْجَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَدْرٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ۔

ہم سے یہ حدیث محمد بن بشار نے یزید بن ہارون اور ابوداؤد سے بیان کی یہ دونوں فرماتے ہیں ہم سے ہشام بن دستوائی نے بواسطہ یحییٰ بن کثیر، بعجہ بن عبداللہ بن بدر اور عقبہ بن عامر، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث روایت کی۔

بَابٌ فِي الْاِشْتِرَاكِ فِي الْأُضْحِيَةِ

قربانی میں شریک ہونا

١٥٤٣۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ وَالْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَحَضَرَ الْأَضْحَى فَاشْتَرَكْنَا فِي الْبَقَرَةِ سَبْعَةً وَفِي الْبَعِيرِ عَشَرَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي الْأَشَدِّ السُّلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ وَأَبِي أَيُّوبَ حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْفَضْلِ بْنِ مُوسَى۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کہ عید قربان آ گئی چنانچہ ہم گائے میں سات اور اونٹ میں دس آدمی شریک ہو گئے۔ اس باب میں حضرت ابوالاشد اسلمی (بواسطہ اپنے والد و دادا سے روایت کرتے ہیں) اور ابوایوب رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت حسن غریب ہے، ہم اسے صرف فضل بن موسیٰ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

١٥٤٤۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَحَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَةِ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حدیبیہ میں سات آدمیوں کی طرف سے اونٹ کی قربانی دی اور سات ہی کی طرف سے گائے قربان کی

وَالْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحَاقَ وَقَالَ اِسْحٰقُ يُجْزِئُ اَيْضًا الْبَعِيْرُ عَنْ عَشَرَةٍ وَاحْتَجَّ بِحَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

۱۵۳۵ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ حُجَيَّةَ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ الْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ قُلْتُ فَاِنْ وَلَدَتْ قَالَ اذْبَحْ وَلَدَهَا مَعَهَا قُلْتُ فَالْعَرْجَاءُ قَالَ اِذَا بَلَغَتِ الْمَنْسِكَ قُلْتُ فَمَكْسُوْرَةُ الْقَرْنِ فَقَالَ لَا بَاْسَ اُمِرْنَا اَوْ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَيْنِ وَالْاُذُنَيْنِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ.

۱۵۳۶ ـ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جُرَيِّ بْنِ كُلَيْبٍ النَّهْدِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُضَحّٰى بِاَعْضَبِ الْقَرْنِ وَالْاُذُنِ قَالَ قَتَادَةُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ الْعَضْبُ مَا بَلَغَ النِّصْفَ فَمَا فَوْقَ ذٰلِكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ الشَّاةَ الْوَاحِدَةَ تُجْزِئُ عَنْ اَهْلِ الْبَيْتِ

۱۵۳۷ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى ثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ ثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ ثَنِيْ عُمَارَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ يَقُوْلُ سَاَلْتُ اَبَا اَيُّوْبَ كَيْفَ كَانَتِ الضَّحَايَا عَلٰى عَهْدِ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اسی پر عمل ہے سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد، اسحٰق اور حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں۔ اسحٰق فرماتے ہیں۔ اونٹ دس کی طرف سے بھی جائز ہے۔ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول سے استدلال کیا۔

حضرت حجیہ بن عدی سے مروی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں گائے کی قربانی سات آدمیوں کی طرف سے کافی ہے۔ میں نے عرض کیا "اگر بچہ جنے؟" فرمایا "بچے کو ساتھ ہی ذبح کر دو" میں نے عرض کیا "لنگڑی گائے کا کیا حکم ہے" فرمایا "مذبح تک پہنچ جائے" میں نے پوچھا "جس کے سینگ ٹوٹے ہوئے ہوں" فرمایا "کچھ حرج نہیں" ہمیں حکم دیا گیا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم آنکھوں اور کانوں کو غور سے دیکھ لیا کریں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سفیان ثوری نے اسے سلمہ بن کہیل سے روایت کیا ہے۔

حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹوٹے ہوئے سینگ والے اور کان والے جانور کی قربانی سے منع فرمایا۔ قتادہ کہتے ہیں میں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے اس بات کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا۔ عضب سے آدھا یا اس سے زائد کا کٹ جانا مراد ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ایک بکری تمام گھر والوں کی طرف سے کافی ہے

حضرت عمارہ بن عبداللہ کہتے ہیں میں نے عطاء بن یسار سے سنا وہ فرماتے تھے میں نے ابو ایوب سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں قربانیاں کیسے ہوا کرتی تھیں؟ انہوں نے فرمایا ایک آدمی اپنی اور اپنے گھر والوں کی طرف سے ایک

رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ کَانَ الرَّجُلُ یُضَحِّیْ بِالشَّاۃِ عَنْہُ وَعَنْ اَھْلِ بَیْتِہٖ فَیَاْکُلُوْنَ وَیُطْعِمُوْنَ حَتّٰی تَبَاھَی النَّاسُ فَصَارَتْ کَمَا تَرٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَعُمَارَۃُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ ھُوَ مَدَنِیٌّ وَقَدْ رَوٰی عَنْہُ مَالِکُ بْنُ اَنَسٍ وَالْعَمَلُ عَلٰی ھٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَھْلِ الْعِلْمِ وَھُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحَاقَ وَاحْتَجَّا بِحَدِیْثِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ ضَحّٰی بِکَبْشٍ فَقَالَ ھٰذَا عَمَّنْ لَمْ یُضَحِّ مِنْ اُمَّتِیْ وَقَالَ بَعْضُ اَھْلِ الْعِلْمِ لَا تُجْزِیُٔ الشَّاۃُ اِلَّا عَنْ نَفْسٍ وَاحِدَۃٍ وَھُوَ قَوْلُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْمُبَارَکِ وَغَیْرِہٖ مِنْ اَھْلِ الْعِلْمِ ۔

بکری قربان کیا کرتا تھا۔ وہ اس سے خود بھی کھاتے اور لوگوں کو بھی کھلاتے یہاں تک کہ لوگوں نے فخر شروع کیا اور اب یہ صورت ہو گئی جو تم دیکھ رہے ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے عمارہ بن عبداللہ مدنی ہیں مالک بن انس نے بھی ان سے روایت کی ہے بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ امام احمد اور اسحٰق رحمہما اللہ اسی کے قائل ہیں۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے استدلال کیا کہ آپ نے ایک مینڈھا ذبح کیا اور فرمایا یہ میری امت کی طرف سے ہے جو قربانی نہ کرسکے بعض علماء فرماتے ہیں۔ ایک بکری صرف ایک آدمی کی طرف سے جائز ہے حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ اور دیگر اہل علم (حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ وغیرہ) کا یہی مسلک ہے۔

باب ۱۰۱

۱۵۰۶۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ ثَنَا ھُشَیْمٌ ثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ جَبَلَۃَ بْنِ سُحَیْمٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْاُضْحِیَۃِ اَوَاجِبَۃٌ ھِیَ فَقَالَ ضَحّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُوْنَ فَاَعَادَھَا عَلَیْہِ فَقَالَ اَتَعْقِلُ ضَحّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُوْنَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی ھٰذَا عِنْدَ اَھْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الْاُضْحِیَۃَ لَیْسَتْ بِوَاجِبَۃٍ وَلٰکِنَّھَا سُنَّۃٌ مِنْ سُنَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُسْتَحَبُّ اَنْ یُعْمَلَ بِھَا وَھُوَ قَوْلُ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ وَابْنِ الْمُبَارَکِ ۔

قربانی سنت ہے

جبلہ بن سحیم بیان کرتے ہیں ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے قربانی کے متعلق پوچھا کہ کیا یہ واجب ہے؟ آپ نے فرمایا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں نے قربانی کی۔ اس نے دوبارہ یہی سوال کیا۔ آپ نے فرمایا تجھے عقل ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں نے قربانی کی ہے یہ حدیث حسن ہے۔ اور اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ قربانی واجب نہیں بلکہ سنت ہے[1] اس پر عمل کرنا مستحب ہے۔ سفیان ثوری اور ابن مبارک کا یہی قول ہے۔

[1] امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابو یوسف، امام محمد، امام زفر اور امام حسن کے نزدیک ہر آزاد مسلمان اور مقیم صاحب نصاب پر قربانی واجب ہے۔ امام احمد سے ایک روایت ہے کہ ان کے نزدیک مالدار پر واجب اور فقیر کے لیے سنت ہے۔ وجوب کی دلیل مخنف ابن سلیم کی روایت ہے جسے ترمذی، ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا حضرت مخنف فرماتے ہیں ہم عرفات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ آپ نے فرمایا اے لوگو! ہر گھر والوں پر ہر سال قربانی (واجب) ہے۔ اور یہ الفاظ وجوب کے ہیں۔ نیز فرمایا جو گنجائش کے باوجود قربانی نہ کرے وہ ہماری عیدگاہ کے قریب نہ آئے۔ اس قسم کی وعید واجب کے چھوڑنے پر ہوتی ہے۔
(ترمذی ص ۲۲۶، مترجم)

١٥٤٩ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَهَنَّادٌ قَالَا ثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ يُضَحِّي هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ میں دس سال قیام پذیر رہے اور آپ قربانی دیتے رہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

* * *

بَابٌ فِي الذَّبْحِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ

نماز عید کے بعد ذبح کرنا

١٥٥٠ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمِ نَحْرٍ فَقَالَ لَا يَذْبَحَنَّ أَحَدُكُمْ حَتّٰى يُصَلِّيَ قَالَ فَقَامَ خَالِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا يَوْمٌ اللَّحْمُ فِيهِ مَكْرُوهٌ وَإِنِّي عَجَّلْتُ نَسِيكَتِي لِأُطْعِمَ أَهْلِي وَأَهْلَ دَارِي أَوْ جِيرَانِي قَالَ فَأَعِدْ ذِبْحَكَ بِآخَرَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عِنْدِي عَنَاقُ لَبَنٍ هِيَ خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ أَفَأَذْبَحُهَا قَالَ نَعَمْ وَهِيَ خَيْرُ نَسِيكَتَيْكَ وَلَا تُجْزِئُ جَذَعَةٌ بَعْدَكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَجُنْدُبٍ وَأَنَسٍ وَعُوَيْمِرِ بْنِ أَشْقَرَ وَابْنِ عُمَرَ وَأَبِي زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ لَا يُضَحّٰى بِالْمِصْرِ حَتّٰى يُصَلِّيَ الْإِمَامُ وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ لِأَهْلِ الْقُرٰى فِي الذَّبْحِ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَقَدْ أَجْمَعَ أَهْلُ الْعِلْمِ أَنْ لَا يُجْزِئَ الْجَذَعُ مِنَ الْمَعْزِ وَقَالُوا إِنَّمَا يُجْزِئُ الْجَذَعُ مِنَ الضَّأْنِ.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن خطبہ دیا آپ نے فرمایا نماز عید پڑھنے سے پہلے کوئی شخص (قربانی کا جانور) ذبح نہ کرے فرماتے ہیں میرے ماموں نے اٹھ کر عرض کیا یا رسول اللہ آج کے دن گوشت ناپسند ہوتا ہے اور میں نے قربانی میں جلدی کی تاکہ اپنے گھر والوں اور ہمسایوں کو کھلاؤں۔ آپ نے فرمایا دوسرا جانور ذبح کرو۔ انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے پاس سال سے کم عمر کا بکری کا بچہ ہے جو دو گوشت والی بکریوں سے اچھا ہے کیا میں اسے ذبح کر دوں۔ آپ نے فرمایا ہاں اور یہ تیری اچھی قربانی ہے اور تیرے بعد کسی کے لیے (بکری کا) سال سے کم عمر کا بچہ جائز نہیں[1]۔ اس باب میں حضرت جابر، جندب، انس، عویمر بن اشقر، ابن عمر اور ابو زید انصاری رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ شہر میں امام کے نماز عید پڑھانے سے قبل قربانی نہ کرے علماء کی ایک جماعت نے دیہاتیوں کو طلوع فجر کے بعد قربانی کی اجازت دی ہے۔ ابن مبارک رحمہ اللہ کا یہی قول ہے اہل علم کا اجماع ہے کہ چھ ماہی بکری کی قربانی جائز نہیں البتہ بھیڑ کا چھ ماہ بچہ جائز ہے۔

[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حکم خداوندی کے تحت جس کے لیے جو چاہیں حلال فرمائیں جس کے لیے جو چاہیں حرام قرار دیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اختیارات بخشے جس پر یہ واقعہ شاہد عدل ہے۔ مزید تفصیل کے لیے امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ کی تصنیف الامن والعلیٰ کا مطالعہ کیجیے۔ (مترجم)

باب ۱۸ فِي كَرَاهِيَةِ أَكْلِ الْأُضْحِيَةِ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ

۱۵۵۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَأْكُلُ أَحَدُكُمْ مِنْ لَحْمِ أُضْحِيَّتِهِ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَنَسٍ وَحَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَإِنَّمَا كَانَ النَّهْيُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَقَدِّمًا ثُمَّ رَخَّصَ بَعْدَ ذَلِكَ.

قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ مکروہ ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص اپنی قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہ کھائے۔ اس باب میں حضرت عائشہ اور انس رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے منع فرمایا تھا پھر اجازت دے دی۔

باب ۱۹ فِي الرُّخْصَةِ فِي أَكْلِهَا بَعْدَ ثَلَاثٍ

۱۵۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ قَالُوا ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ النَّبِيلُ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ لِيَتَّسِعَ ذُو الطَّوْلِ عَلَى مَنْ لَا طَوْلَ لَهُ فَكُلُوا مَا بَدَا لَكُمْ وَأَطْعِمُوا وَادَّخِرُوا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَعَائِشَةَ وَنُبَيْشَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَقَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ وَأَنَسٍ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَحَدِيثُ بُرَيْدَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ.

تین دن کے بعد گوشت کھانے کی اجازت

حضرت سلیمان بن بریدہ اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت کھانے سے منع کیا کرتا تھا۔ تاکہ گنجائش والے ان لوگوں پر وسعت کریں جنہیں گنجائش نہیں۔ پس جتنا چاہو کھاؤ، کھلاؤ اور جمع کرو۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود، عائشہ، نبیشہ، ابو سعید، قتادہ بن نعمان، انس اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

حدیث بریدہ حسن صحیح ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام اور دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے۔

۱۵۵۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ قُلْتُ لِأُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ قَالَتْ لَا وَلَكِنْ قَلَّ مَنْ كَانَ يُضَحِّي مِنَ النَّاسِ فَأَحَبَّ أَنْ يُطْعِمَ

٭ ٭ ٭

حضرت عابس بن ربیعہ فرماتے ہیں۔ میں نے ام المومنین رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قربانیوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا کرتے تھے انہوں نے فرمایا نہیں بلکہ قربانی کرنے والے کم تھے۔ اس لیے آپ چاہتے تھے کہ ان لوگوں کو کھلایا جائے جو

مَنْ لَمْ يَكُنْ يُضَحِّي فَلَقَدْ كُنَّا نَرْفَعُ الْكُرَاعَ فَنَأْكُلُهُ بَعْدَ عَشَرَةِ أَيَّامٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَأُمُّ الْمُؤْمِنِينَ هِيَ عَائِشَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهَا هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ۔

قربانی نہیں کرسکتے پس ہم جانور کا پاؤں بچا کر رکھتے اور اسے دس دن بعد کھاتے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ام المؤمنین سے مراد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ ام المؤمنین سے یہ حدیث دوسرے طرق سے بھی مروی ہے۔

بَابٌ فِي الْفَرَعِ وَالْعَتِيرَةِ

۱۵۵۴ - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيرَةَ وَالْفَرَعُ أَوَّلُ النِّتَاجِ كَانَ يُنْتَجُ لَهُمْ فَيَذْبَحُونَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ نُبَيْشَةَ وَمِخْنَفِ بْنِ سُلَيْمٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَتِيرَةُ ذَبِيحَةٌ كَانُوا يَذْبَحُونَهَا فِي رَجَبٍ لِأَنَّهُ أَوَّلُ شَهْرٍ مِنْ أَشْهُرِ الْحُرُمِ وَأَشْهُرُ الْحُرُمِ رَجَبٌ وَذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَأَشْهُرُ الْحَجِّ شَوَّالٌ وَذُو الْقَعْدَةِ وَعَشْرٌ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ كَذٰلِكَ رُوِيَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ۔

فرع اور عتیرہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ (اسلام میں) فرع اور عتیرہ کا کوئی جواز نہیں۔ فرع اونٹنی کے سب سے پہلے بچے کو کہتے ہیں جسے لوگ (زمانہ جاہلیت میں) ذبح کیا کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت نبیشہ اور مخنف بن سلیم رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عتیرہ وہ ذبیحہ ہے جسے وہ رجب کی تعظیم کی خاطر رجب میں ذبح کرتے تھے کیونکہ یہ حرمت والے مہینوں میں سب سے پہلا مہینہ ہے۔ حرمت والے مہینے رجب، ذیقعدہ، ذی الحجہ اور محرم ہیں۔ حج کے مہینے شوال، ذیقعدہ اور ذی الحجہ کے دس دن ہیں۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر حضرات سے حج کے مہینوں کے بارے میں اسی طرح مروی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعَقِيقَةِ

۱۵۵۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ ابْنِ خُثَيْمٍ عَنْ يُوسُفَ ابْنِ مَاهَكَ أَنَّهُمْ دَخَلُوا عَلَى حَفْصَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَسَأَلُوهَا عَنِ الْعَقِيقَةِ فَأَخْبَرَتْهُمْ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُمْ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافِئَتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَأُمِّ كُرْزٍ وَبُرَيْدَةَ وَسَمُرَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَنَسٍ وَسَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ

عقیقہ

حضرت یوسف بن ماہک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت حفصہ بنت عبدالرحمٰن کے پاس گئے اور ان سے عقیقہ کے بارے میں پوچھا انھوں نے بتایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انھیں بتایا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں لڑکے کی طرف سے دو ہم عمر بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ذبح کرنے کا حکم فرمایا۔ اس باب میں حضرت علی، ام کرز، بریدہ، سمرہ، ابوہریرہ، عبداللہ بن عمرو، انس، سلمان بن عامر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث عائشہ

وَحَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَ حَفْصَةُ هِيَ ابْنَةُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ.

۱۵۵۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ عَنْ سِبَاعِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ ثَابِتِ بْنِ سِبَاعٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُمَّ كُرْزٍ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَقِيقَةِ فَقَالَ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ وَاحِدَةٌ لَا يَضُرُّكُمْ ذُكْرَانًا كُنَّ أَمْ إِنَاثًا هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

حسن صحیح ہے۔
حفصہ، حضرت عبدالرحمٰن بن ابو بکر رضی اللہ عنہما کی صاحبزادی ہیں۔

سباع بن ثابت سے روایت ہے۔ محمد بن سباع بن ثابت نے انہیں ام کرز سے خبر دی انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیقہ کے بارے میں سوال کیا۔ آپ نے فرمایا لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ہے۔ ان کا نر یا مادہ ہونا کچھ نقصان نہیں دیتا۔

۱۵۵۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الْغُلَامِ عَقِيقَةٌ فَأَهْرِيقُوا عَنْهُ دَمًا وَأَمِيطُوا عَنْهُ الْأَذَى.

۱۵۵۸۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

* * *

حضرت سلمان بن عامر ضبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچہ پیدا ہونے پر عقیقہ (سنت) ہے۔ اس کی طرف سے خون بہاؤ اور اس سے ایذا رساں چیزیں (بال وغیرہ) دور کرو۔

حسن نے بواسطہ عبدالرزاق، ابن عیینہ، عاصم بن سلیمان احول، حفصہ بنت سیرین رباب اور سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔
یہ حدیث صحیح ہے۔

بَابُ ۱۰۲۲ الْأَذَانِ فِي أُذُنِ الْمَوْلُودِ

بچے کے کان میں اذان دینا

۱۵۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذَّنَ فِي أُذُنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ حِينَ وَلَدَتْهُ فَاطِمَةُ بِالصَّلٰوةِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ

حضرت عبیداللہ بن ابو رافع اپنے والد (ابو رافع) رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے کان میں جب وہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بطن اطہر سے پیدا ہوئے نماز کی اذان جیسی اذان کہی۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ اور اس پر عمل ہے۔ نبی اکرم

عَلَيْهِ وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَقِيقَةِ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافِئَتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا أَنَّهُ عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بِشَاةٍ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هٰذَا الْحَدِيثِ۔

صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسرے طرق سے بھی عقیقہ کے بارے میں مروی ہے کہ بچے کی طرف سے دو بکریاں اور بچی کی طرف سے ایک بکری کافی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی طرف سے ایک بکری کا عقیقہ دیا۔ بعض علماء کا اس حدیث پر عمل ہے۔

باب ۱۰۲۳

۱۵۶۰۔ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ ثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ عَنْ عُفَيْرِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الْأُضْحِيَةِ الْكَبْشُ وَخَيْرُ الْكَفَنِ الْحُلَّةُ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَعُفَيْرُ بْنُ مَعْدَانَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ۔

بہترین قربانی اور کفن

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بہترین قربانی (سینگ والے) دنبے کی ہے اور بہترین کفن حلہ ہے یہ حدیث غریب ہے۔

عفیر بن معدان کو حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

باب ۱۰۲۴

۱۵۶۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ثَنَا أَبُو رَمْلَةَ عَنْ مِخْنَفِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ كُنَّا وُقُوفًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَى كُلِّ أَهْلِ بَيْتٍ فِي كُلِّ عَامٍ أُضْحِيَةٌ وَعَتِيرَةٌ هَلْ تَدْرُونَ مَا الْعَتِيرَةُ هِيَ الَّتِي تُسَمُّونَهَا الرَّجَبِيَّةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَلَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيثَ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَوْنٍ۔

قربانی واجب ہے

حضرت مخنف بن سلیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ عرفات میں ٹھہرے ہوئے تھے کہ میں نے سنا آپ نے فرمایا۔ اے لوگو! ہر سال ہر گھر والوں پر قربانی (واجب) ہے۔ اور عتیرہ! تم جانتے ہو عتیرہ کیا ہے یہ وہی ہے جسے تم رجبیہ کہتے ہو اس کا مفہوم گزر چکا ہے۔ (مترجم) یہ حدیث حسن غریب ہے اس حدیث کو ہم صرف اسی طریق یعنی ابن عون کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

باب ۱۰۲۵

۱۵۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ عَقَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ایک بکری سے عقیقہ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی طرف سے ایک بکری کا عقیقہ (میں ذبح) کی۔

وَسَلَّمَ عَنِ الْحَسَنِ بِشَاةٍ وَقَالَ يَا فَاطِمَةُ احْلِقِي رَأْسَهُ وَتَصَدَّقِي بِزِنَةِ شَعْرِهِ فِضَّةً فَوَزَنَتْهُ فَكَانَ وَزْنُهُ دِرْهَمًا أَوْ بَعْضَ دِرْهَمٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَإِسْنَادُهُ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ لَمْ يُدْرِكْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ۔

اور فرمایا اسے فاطمہ! ان کا سر مونڈھ کر بالوں کے برابر چاندی صدقہ کرو قران کا وزن ایک درہم یا درہم سے کچھ کم تھا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اس کی سند متصل نہیں ابو جعفر محمد بن علی نے حضرت علی بن ابی طالب کو نہیں پایا۔

باب ۱۰۲۶

تکبیر کہہ کر ذبح کرنا

۱۵۶۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا أَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ السَّمَّانُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ ثُمَّ نَزَلَ فَدَعَا بِكَبْشَيْنِ فَذَبَحَهُمَا هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ (رضی اللہ عنہما) اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا پھر نیچے تشریف لائے اور دو مینڈھے منگوا کر انہیں ذبح کیا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۵۶۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنِ الْمُطَّلِبِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَضْحٰى بِالْمُصَلّٰى فَلَمَّا قَضٰى خُطْبَتَهُ نَزَلَ عَنْ مِنْبَرِهِ فَأُتِيَ بِكَبْشٍ فَذَبَحَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ وَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ هٰذَا عَنِّي وَعَمَّنْ لَمْ يُضَحِّ مِنْ أُمَّتِي هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ إِذَا ذَبَحَ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَالْمُطَّلِبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ يُقَالُ إِنَّهُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ جَابِرٍ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں عید قربان کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ عیدگاہ میں حاضر ہوا۔ آپ نے خطبہ ختم فرمایا تو منبر سے نیچے تشریف لائے ایک مینڈھا لایا گیا اور آپ نے اسے اپنے دست مبارک سے ذبح فرمایا اور فرمایا بسم اللہ واللہ اکبر یہ میری طرف سے ہے اور میری امت کے ان افراد کی طرف سے جو قربانی نہیں کر سکتے۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ صحابہ کرام اور دیگر اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ ذبح کرتے وقت آدمی کو تکبیر کہنی چاہیے۔ ابن مبارک رحمۃ اللہ کا یہی قول ہے۔ مطلب بن عبداللہ بن حنطب کے بارے میں کہا گیا ہے کہ انہیں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سماع حاصل نہیں۔

باب ۱۰۲۷

عقیقہ کب کیا جائے

۱۵۶۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم

مُسْهِرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغُلَامُ مُرْتَهَنٌ بِعَقِيقَتِهِ يُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ السَّابِعِ وَيُسَمَّى وَيُحْلَقُ رَأْسُهُ.

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچہ عقیقہ کے عوض رہن رکھا جاتا ہے۔ ساتویں دن اس کی طرف سے جانور ذبح کیا جائے نام رکھا جائے اور اس کا سر منڈایا جائے۔

١٥٢٢ـ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّونَ أَنْ يُذْبَحَ عَنِ الْغُلَامِ الْعَقِيقَةُ يَوْمَ السَّابِعِ فَإِنْ لَمْ يَتَهَيَّأْ يَوْمَ السَّابِعِ فَيَوْمَ الرَّابِعَ عَشَرَ فَإِنْ لَمْ يَتَهَيَّأْ عُقَّ عَنْهُ يَوْمَ أَحَدٍ وَعِشْرِينَ وَقَالُوا لَا يُجْزِئُ فِي الْعَقِيقَةِ مِنَ الشَّاةِ إِلَّا مَا يُجْزِئُ فِي الْأُضْحِيَةِ.

حسن بن علی خلال نے بواسطہ یزید بن ہارون، سعید بن ابی عروبہ، قتادہ، حسن اور سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنی حدیث روایت کی یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اہل علم کا اسی پر عمل ہے وہ مستحب سمجھتے ہیں کہ بچے کی طرف سے ساتویں دن عقیقہ کا جانور ذبح کیا جائے۔ اگر ساتویں دن میسر نہ ہو تو چودھویں دن اگر چودھویں دن بھی نہ ہو تو اکیسویں دن (ذبح کیا جائے) علماء فرماتے ہیں عقیقہ میں اسی قسم کی بکری جائز ہے جو قربانی میں جائز ہے۔

بَاب ١٠٢٨

١٥٢٣ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَكَمِ الْبَصْرِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عَمْرٍو أَوْ عُمَرَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَأَى هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ وَأَرَادَ أَنْ يُضَحِّيَ فَلَا يَأْخُذَنَّ مِنْ شَعْرِهِ وَلَا مِنْ أَظْفَارِهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالصَّحِيحُ هُوَ عَمْرُو بْنُ مُسْلِمٍ قَدْ رَوَى عَنْهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ نَحْوَ هٰذَا وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ كَانَ يَقُولُ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَإِلَى هٰذَا الْحَدِيثِ ذَهَبَ أَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ وَرَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي ذٰلِكَ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ذوالحجہ کا چاند دیکھے اور قربانی کا ارادہ رکھتا ہو تو وہ اپنے بال اور ناخن نہ کاٹے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح نام عمرو بن مسلم ہے (عمر بن مسلم نہیں) ان سے محمد بن عمرو بن علقمہ اور کئی دوسرے افراد نے روایت کیا ہے۔ یہ حدیث بواسطہ سعید بن مسیب اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسرے طرق سے بھی اسی طرح مروی ہے۔ بعض علماء کا یہی قول ہے سعید بن مسیب رحمۃ اللہ بھی یہی فرماتے ہیں۔ امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ بھی اس حدیث کی طرف گئے ہیں بعض علماء نے اس کی اجازت دی ہے۔ وہ فرماتے ہیں۔ بال اور ناخن کاٹنے میں کوئی حرج نہیں۔ امام شافعی رحمہ اللہ اسی کے قائل ہیں۔ انہوں نے حضرت

فقالوا لا بأس أن يأخذ من شعره وأظفاره وهو قول الشافعي واحتج بحديث عائشة أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يبعث بالهدي من المدينة فلا يجتنب شيئا مما يجتنب منه المحرم۔

بسم الله الرحمن الرحيم

أبواب النذور والأيمان عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

باب ما جاء عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أن لا نذر في معصية

۱۵۶۸۔ حدثنا قتيبة نا أبو صفوان عن يونس بن يزيد عن ابن شهاب عن أبي سلمة عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا نذر في معصية وكفارته كفارة يمين وفي الباب عن ابن عمر وجابر وعمران بن حصين وهذا حديث لا يصح لأن الزهري لم يسمع هذا الحديث من أبي سلمة سمعت محمدا يقول روى غير واحد منهم موسى بن عقبة وابن أبي عتيق عن الزهري عن سليمان بن أرقم عن يحيى بن أبي كثير عن أبي سلمة عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال محمد والحديث هو هذا۔

۱۵۶۹۔ حدثنا أبو إسمعيل محمد بن إسمعيل بن يوسف الترمذي نا أيوب بن سليمان بن بلال حدثني أبو بكر بن أبي أويس عن سليمان بن بلال عن موسى بن عقبة وعبد الله بن أبي عتيق عن الزهري عن سليمان بن أرقم عن يحيى بن أبي كثير عن أبي سلمة عن عائشة عن النبي صلى الله

عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سے استدلال کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ سے قربانی کا جانور بھیجتے اور کسی ایسی چیز سے پرہیز نہ کرتے جس سے محرم پرہیز کرتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نذریں اور قسمیں

گناہ میں نذر نہیں

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گناہ میں نذر اور پورا کرنا جائز نہیں۔ اور اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے اس باب میں حضرت ابن عمر، جابر اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث صحیح نہیں کیونکہ زہری نے ابو سلمہ سے یہ حدیث نہیں سنی میں امام ترمذی نے امام بخاری سے سنا وہ فرماتے ہیں یہ حدیث متعدد لوگوں سے مروی ہے۔ ان میں موسیٰ بن عقبہ اور ابن ابی عتیق شامل ہیں جو بواسطہ زہری سلیمان بن ارقم یحییٰ بن ابی کثیر ابو سلمہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ امام بخاری فرماتے ہیں حدیث یہی ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں نذر پوری نہیں کی جائے گی۔ اور اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے یہ حدیث غریب ہے اور ابو صفوان بواسطہ یونس کی روایت سے اصح ہے۔ ابو صفوان مکی ہیں اور ان

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةِ اللهِ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَهُوَ أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ أَبِي صَفْوَانَ عَنْ يُونُسَ وَقَالَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةِ اللهِ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَاحْتَجَّا بِحَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةِ اللهِ وَلَا كَفَّارَةَ فِي ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ -

١٥٧٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأَيْلِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَ اللهَ فَلَا يَعْصِهِ -

١٥٧١ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأَيْلِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَبِهِ يَقُولُ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ قَالُوا لَا يَعْصِي اللهَ وَلَيْسَ فِيهِ كَفَّارَةُ يَمِينٍ إِذَا كَانَ النَّذْرُ فِي مَعْصِيَةٍ

بَابُ لَا نَذْرَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ

١٥٧٢ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

کا نام عبداللہ بن سعید ہے۔ حمیدی اور کئی دوسرے اکابر محدثین نے ان سے روایت کیا ہے۔ صحابہ کرام اور دیگر اہل علم کی ایک جماعت کہتی ہے کہ گناہ سے متعلق نذر پوری نہیں کی جائے گی اور اس کا کچھ کفارہ نہیں۔

امام مالک اور شافعی رحمہما اللہ کا یہی قول ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی نذر مانے اسے اطاعت کرنی چاہیے۔ اور جو آدمی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی نذر مانے اسے نافرمانی نہیں کرنی چاہیے۔

حسن بن علی خلال نے بواسطہ عبداللہ بن نمیر، عبیداللہ بن عمر، طلحہ بن عبدالملک ایلی، قاسم بن محمد اور عائشہ رضی اللہ عنہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ یحییٰ بن ابی کثیر نے اسے قاسم بن محمد سے روایت کیا۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر اہل علم اسی کے قائل ہیں۔ امام مالک اور شافعی یہی کہتے ہیں کہ اللہ کی نافرمانی نہ کرے لیکن اس میں قسم والا کفارہ بھی نہیں یعنی جب کہ گناہ کی نذر مانی ہو۔ (امام اعظم رحمہ اللہ کے نزدیک کفارہ دینا چاہیے کیونکہ اس سے پہلے حدیث گزر چکی۔ مترجم)

جو چیز ملکیت میں نہ ہو اس کی نذر کا حکم

حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انسان جس چیز کا مالک نہیں اس کی نذر پوری کرنا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْعَبْدِ نَذْرٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

مقدور ہی نہیں۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۳۱ فِي كَفَّارَةِ النَّذْرِ إِذَا لَمْ يُسَمَّ۔

نذر غیر معین کا کفارہ

۱۵۷۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ ثَنِي مُحَمَّدٌ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ ثَنِي كَعْبُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَّارَةُ النَّذْرِ إِذَا لَمْ يُسَمَّ كَفَّارَةُ يَمِينٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نذر غیر معین کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

⁂ ⁂ ⁂

باب ۱۳۲ فِيمَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا

قسم کے خلاف بہتر چیز دیکھنے پر کیا کرے

۱۵۷۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ يُونُسَ ثَنَا الْحَسَنُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أَتَتْكَ عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا وَإِنَّكَ إِنْ أَتَتْكَ مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا وَإِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَلْتُكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَأَنَسٍ وَعَائِشَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَأَبِي مُوسَى حَدِيثُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عبدالرحمن! حکومت مت مانگو اگر تمہیں مانگنے سے ملی تو تم اسی کو سونپ دیئے جاؤ گے اور اگر مانگے بغیر ملے گی تو اس پر تمہاری مدد کی جائے گی اور جب کسی بات پر قسم کھاؤ پھر اس کے خلاف کرنے میں بہتری دیکھو تو جو بہتر ہے اسے کرو اور قسم کا کفارہ ادا کرو۔ اس باب میں حضرت عدی بن حاتم، ابو درداء، انس، عائشہ، عبداللہ بن عمرو، ابوہریرہ، ام سلمہ اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

عبدالرحمن بن سمرہ کی روایت حسن صحیح ہے۔

باب ۱۳۳ فِي الْكَفَّارَةِ قَبْلَ الْحِنْثِ۔

قسم توڑنے سے پہلے کفارہ دینا

۱۵۷۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا

النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من حلف علی یمین فرای غیرها خیرا منها فلیکفر عن یمینه ولیفعل وفی الباب عن ام سلمة حدیث ابی هریرة حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند اکثر اهل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیه وسلم وغیرهم ان الکفارة قبل الحنث تجزئ وهو قول مالک والشافعی واحمد واسحق وقال بعض اهل العلم لا یکفر الا بعد الحنث قال سفیان الثوری ان کفر بعد الحنث احب الی وان کفر قبل الحنث اجزاه

جس نے کسی بات پر قسم کھائی پھر اس کے خلاف میں بہتری دیکھی تو چاہیے کہ قسم کا کفارہ دے اور اس کے خلاف کرے۔ اس باب میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت مذکور ہے۔ حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے۔ اکثر صحابہ کرام اور دیگر اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ قسم توڑنے سے پہلے کفارہ دینا جائز ہے۔ امام مالک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں۔ بعض علماء فرماتے ہیں قسم توڑنے سے پہلے کفارہ ادا نہ کرے۔ سفیان ثوری فرماتے ہیں قسم توڑنے کے بعد ادا کرنا مجھے پسند ہے اور پہلے ادا کرنا کافی ہے۔

باب فی الاستثناء فی الیمین -

۱۴۷۵ - حدثنا محمود بن غیلان ثنا عبد الصمد بن عبد الوارث قال حدثنی ابی وحماد بن سلمة عن ایوب عن نافع عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال من حلف علی یمین فقال ان شاء اللہ فلا حنث علیه وفی الباب عن ابی هریرة حدیث ابن عمر حدیث حسن وقد رواه عبید اللہ بن عمر وغیره عن نافع عن ابن عمر موقوفا وهکذا روی سالم عن ابن عمر موقوفا ولا نعلم احدا رفعه غیر ایوب السختیانی وقال اسمعیل بن ابراهیم کان ایوب احیانا یرفعه واحیانا لا یرفعه والعمل علی هذا عند اکثر اهل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیه وسلم وغیرهم ان الاستثناء اذا کان موصولا بالیمین فلا حنث علیه وهو قول سفیان الثوری والاوزاعی ومالک بن انس وعبد اللہ بن المبارک والشافعی واحمد واسحق -

قسم میں استثناء کرنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے قسم کھائی اور ان شاء اللہ (اگر اللہ نے چاہا) کہا تو وہ حانث نہیں ہوگا (یعنی توڑنے پر کفارہ نہ ہوگا) اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ ابن عمر کی روایت حسن ہے۔ عبید اللہ بن عمر وغیرہ نے بواسطہ نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے موقوفاً روایت کی ہے۔ سالم نے بھی حضرت ابن عمر سے اسی طرح موقوف روایت کی ہم ایوب سختیانی کے علاوہ کسی دوسرے کو نہیں جانتے جس نے مرفوعاً روایت کی ہو۔ اسماعیل بن ابراہیم کہتے ہیں ایوب کبھی مرفوعاً بیان کرتے ہیں اور کبھی غیر مرفوعاً۔ اکثر صحابہ کرام اور دیگر اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ کہ قسم کے ساتھ ملا کر ان شاء اللہ کہنے پر حانث نہ ہوگا۔ سفیان ثوری، اوزاعی، مالک بن انس، عبد اللہ بن مبارک، شافعی، احمد اور اسحق رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں۔

۱۴۷۶ - حدثنا یحیی بن موسی ثنا عبد الرزاق ثنا معمر عن ابن طاوس عن ابیه عن ابی هریرة

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے قسم کھاتے ہوئے

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَمْ يَحْنَثْ سَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمٰعِيْلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ خَطَأٌ أَخْطَأَ فِيْهِ عَبْدُ الرَّزَّاقِ اخْتَصَرَهُ مِنْ حَدِيْثِ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ طَاؤُسٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوٗدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ لَأَطُوْفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى سَبْعِيْنَ امْرَأَةً تَلِدُ كُلُّ امْرَأَةٍ غُلَامًا فَطَافَ عَلَيْهِنَّ فَلَمْ تَلِدِ امْرَأَةٌ مِّنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةٌ نِّصْفَ غُلَامٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَكَانَ كَمَا قَالَ هٰكَذَا رَوٰى عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ طَاؤُسٍ عَنْ أَبِيْهِ هٰذَا الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ وَقَالَ سَبْعِيْنَ امْرَأَةً وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ لَأَطُوْفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى مِائَةِ امْرَأَةٍ۔

ان شاء اللہ کہا وہ حانث نہ ہوگا" میں نے امام بخاری رحمہ اللہ سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا۔ اس حدیث میں خطاء ہے اور وہ خطاء عبدالرزاق سے سرزد ہوئی۔ معمر کی روایت سے مختصر بیان کر دی۔ پوری حدیث یوں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ سلیمان بن داؤد (علیہما السلام) نے فرمایا میں آج رات ستر عورتوں کے پاس جاؤں گا ان میں سے ہر عورت ایک بچہ جنے گی۔ چنانچہ وہ ان عورتوں کے پاس گئے لیکن ایک عورت کے سوا کسی کے ہاں بچہ پیدا نہ ہوا اس نے بھی نصف بچہ جنا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ ان شاء اللہ کہتے تو جیسے کہا تھا اسی طرح ہو جاتا۔ عبدالرزاق نے بواسطہ معمر اور ابن طاؤس طاؤس سے اسی طرح طویل حدیث روایت کی اور ستر عورتوں والا قول نقل کیا۔ یہ حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دیگر طرق سے بھی مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حضرت داؤد بن سلیمان علیہما السلام نے فرمایا میں آج رات ایک سو عورتوں کے پاس جاؤں گا۔

بَابُ ۱۳۵ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْحَلْفِ بِغَيْرِ اللّٰهِ۔

غیر اللہ کی قسم کھانا

۱۵۷۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ وَهُوَ يَقُوْلُ وَأَبِيْ وَأَبِيْ فَقَالَ أَلَا إِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوْا بِآبَائِكُمْ فَقَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا حَلَفْتُ بِهٖ بَعْدَ ذٰلِكَ ذَاكِرًا وَّلَا آثِرًا وَفِي الْبَابِ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ وَقُتَيْلَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ سَمُرَةَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ قَالَ أَبُوْ عُبَيْدٍ مَعْنٰى قَوْلِهٖ وَلَا آثِرًا يَقُوْلُ لَا آثِرُهٗ عَنْ غَيْرِيْ يَقُوْلُ لَمْ أَذْكُرْهُ عَنْ غَيْرِيْ۔

حضرت سالم اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنے باپ کی قسم کھاتے ہوئے سنا تو فرمایا خبردار! اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنے باپ کی قسم کھانے سے منع فرمایا۔ حضرت عمر فرماتے ہیں اللہ کی قسم! اس کے بعد میں نے کبھی بھی یہ قسم نہیں کھائی نہ اپنی طرف سے نہ کسی اور کی طرف سے۔ اس باب میں حضرت ثابت بن ضحاک، ابن عباس، ابوہریرہ، قتیلہ اور عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوعبید فرماتے ہیں۔ "ولا آثرا" کا مطلب یہ ہے کہ غیر کی طرف سے حکایت کرتے ہوئے بھی یہ قسم نہیں کھائی۔ یعنی غیر کی طرف سے ذکر نہیں کی۔

۱۵۷۹۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ

ابن عمر عن نافع عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادرک عمر وھو فی رکب وھو یحلف بابیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ ینھاکم ان تحلفوا بابائکم لیحلف حالف باللہ او لیسکت ھذا حدیث حسن صحیح۔

علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سواروں کی جماعت میں اس حال میں پایا کہ وہ اپنے باپ کی قسم کھارہے تھے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے باپ کی قسم کھانے سے منع فرماتا ہے۔ قسم کھانے والا یا تو اللہ تعالیٰ کی قسم کھائے یا خاموش رہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ١٠٣٢

١٥٨٠۔ حدثنا قتیبۃ ثنا ابو خالد الاحمر عن الحسن ابن عبید اللہ عن سعد بن عبیدۃ ان ابن عمر سمع رجلا یقول لا والکعبۃ فقال ابن عمر لا یحلف بغیر اللہ فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من حلف بغیر اللہ فقد کفر او اشرک ھذا حدیث حسن وفسر ھذا الحدیث عند بعض اھل العلم ان قولہ فقد کفر او اشرک علی التغلیظ والحجۃ فی ذلک حدیث ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سمع عمر یقول وابی وابی فقال الا ان اللہ ینھاکم ان تحلفوا بابائکم وحدیث ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من قال فی حلفہ واللات والعزی فلیقل لا الٰہ الا اللہ وھذا مثل ما روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان الریاء شرک وقد فسر بعض اھل العلم ھذہ الاٰیۃ من کان یرجو لقاء ربہ فلیعمل عملا صالحا الاٰیۃ قال لا یرائی۔

حضرت سعد بن عبیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک آدمی کو کعبۃ اللہ کی قسم کھاتے ہوئے سنا تو فرمایا غیر اللہ کی قسم مت کھاؤ کیونکہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ جس نے غیر اللہ کی قسم کھائی اس نے کفر کیا یا شرک کیا یہ حدیث حسن ہے اور بعض علماء کے نزدیک اس کی تفسیر یہ ہے کہ کفر و شرک سے تغلیظ مراد ہے اور اس کی دلیل حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو باپ کی قسم کھاتے ہوئے سنا تو فرمایا خبردار! اللہ تعالیٰ نے تمہیں باپ کی قسم کھانے سے منع فرمایا ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کہ آپ نے فرمایا جو شخص لات اور عزیٰ کی قسم کھائے اسے لا الٰہ الا اللہ کہنا چاہیے اور یہ اسی طرح ہے جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ ریا شرک ہے۔ بعض علماء نے اس آیت من کان یرجو لقاء ربہ فلیعمل عملا صالحا کی تفسیر یہ کی ہے کہ کسی کو دکھانے کے لیے نہ کرے۔

باب ١٠٣٣ فی من یحلف بالمشی ولا یستطیع

پیدل چلنے کی قسم کھانا اور اس کی طاقت نہ رکھنا

١٥٨١۔ حدثنا عبد القدوس بن محمد العطار البصری ثنا عمرو بن عاصم عن عمران القطان عن حمید عن انس قال نذرت امراۃ ان تمشی الی بیت اللہ فسئل نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک عورت نے نذر مانی کہ وہ بیت اللہ کی طرف پیدل جائے گی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس کے پیدل چلنے سے بے پرواہ ہے اسے کہو کہ سوار ہو کر جائے

ذلك فقال إن الله لغني عن مشيها مروها فلتركب. وفي الباب عن أبي هريرة وعقبة بن عامر وابن عباس حديث أنس حديث حسن صحيح غريب.

١٥٨٢ - حدثنا أبو موسى محمد بن المثنى ثنا خالد بن الحارث ثنا حميد عن ثابت عن أنس قال مر رسول الله صلى الله عليه وسلم بشيخ كبير يتهادى بين ابنيه فقال ما بال هذا قالوا نذر يا رسول الله أن يمشي قال إن الله لغني عن تعذيب هذا نفسه قال فأمره أن يركب.

١٥٨٣ - حدثنا محمد بن المثنى ثنا ابن أبي عدي عن حميد عن أنس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم رأى رجلا فذكر نحوه هذا حديث صحيح والعمل على هذا عند بعض أهل العلم وقالوا إذا نذرت المرأة أن تمشي فلتركب ولتهد شاة.

باب في كراهية النذر

١٥٨٤ - حدثنا قتيبة ثنا عبد العزيز بن محمد عن العلاء بن عبد الرحمن عن أبيه عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تنذروا فإن النذر لا يغني من القدر شيئا وإنما يستخرج به من البخيل وفي الباب عن ابن عمر حديث أبي هريرة حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند بعض أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم كرهوا النذر وقال عبد الله بن المبارك معنى الكراهية في النذر في الطاعة والمعصية وإن نذر الرجل بالطاعة فوفى به فله فيه أجر ويكره له النذر.

باب في وفاء النذر

اس باب میں حضرت ابوہریرہ، عقبہ بن عامر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث انس حسن صحیح غریب ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک بوڑھے کے پاس سے گزرے جو اپنے دو بیٹوں کے سہارے چل رہا تھا آپ نے فرمایا اسے کیا ہوا؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس نے پیدل چلنے کی نذر مانی ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اسکے اپنے آپ کو تکلیف میں مبتلا کرنے سے بے نیاز ہے۔ راوی فرماتے ہیں پھر آپ نے اسے سوار ہونے کا حکم دیا۔

محمد بن مثنی نے بواسطہ ابن ابی عدی، حمید اور حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے ایک آدمی کو دیکھا الخ اسکے ہم معنی ذکر کیا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ اور بعض اہل علم کے نزدیک اسی پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں جب کوئی عورت پیدل چلنے کی نذر مانے تو اسے چاہیے کہ سوار ہو اور قربانی کیلئے ایک بکری بھیجے

نذر کی کراہیت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نذر نہ مانا کرو کیونکہ نذر تقدیر سے کچھ فائدہ نہیں دیتی۔ بس اسکے ذریعے بخیل سے کچھ مال نکال لیا جاتا ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔ حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ نذر مکروہ ہے۔ حضرت عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں۔ فرمانبرداری اور نافرمانی دونوں طرح کی نذر مکروہ ہے۔ اگر کوئی شخص اطاعت کی نذر مانے پھر اسے پورا کرے تو اسے ثواب حاصل ہوگا اگرچہ اس کے لیے نذر مکروہ ہے۔

نذر کا پورا کرنا

١٥٨٥۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ كُنْتُ نَذَرْتُ أَنْ أَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ أَوْفِ بِنَذْرِكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عَبَّاسٍ وَحَدِيْثُ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ قَالُوْا إِذَا أَسْلَمَ الرَّجُلُ وَعَلَيْهِ نَذْرُ طَاعَةٍ فَلْيَفِ بِهٖ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اعْتِكَافَ إِلَّا بِصَوْمٍ وَقَالَ آخَرُوْنَ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ لَيْسَ عَلَى الْمُعْتَكِفِ صَوْمٌ إِلَّا أَنْ يُوْجِبَ عَلٰى نَفْسِهٖ صَوْمًا وَاحْتَجُّوْا بِحَدِيْثِ عُمَرَ أَنَّهٗ نَذَرَ أَنْ يَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْوَفَاءِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے دورِ جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ ایک رات مسجد حرام میں اعتکاف بیٹھوں گا آپ نے فرمایا اپنی نذر پوری کرو اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں، حدیث عمر حسن صحیح ہے بعض اہل علم اس حدیث کی طرف گئے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص اسلام لائے اور اس کے ذمہ کسی واجب کی نذر ہو تو اسے پورا کرے بعض صحابہ کرام اور دیگر اہل علم فرماتے ہیں روزے کے بغیر اعتکاف صحیح نہیں، جب کہ دوسرے علماء فرماتے ہیں، معتکف کے لئے روزہ ضروری نہیں البتہ یہ کہ وہ خود اپنے ذمہ واجب کرلے انہوں نے حدیث عمر سے استدلال کیا ہے کہ آپ نے دورِ جاہلیت میں مسجد حرام میں اعتکاف کی نذر مانی تھی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پورا کرنے کا حکم دیا امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ١٣٦ كَيْفَ كَانَ يَمِيْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیسے قسم کھاتے تھے

١٥٨٦۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ كَثِيْرًا مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْلِفُ بِهٰذَا الْيَمِيْنِ لَا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوْبِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت سالم اپنے والد حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ قسم کھایا کرتے تھے "دلوں کو پھیرنے والے کی قسم" یہ حدیث حسن صحیح ہے

بَابٌ فِيْ ثَوَابِ مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً

غلام آزاد کرنے کا ثواب

١٥٨٧۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَرْجَانَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً أَعْتَقَ اللّٰهُ مِنْهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنَ النَّارِ حَتّٰى يُعْتِقَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے مومن غلام آزاد کیا اللہ تعالیٰ اس غلام کے ہر عضو کے بدلے اس کے ایک ایک عضو کو دوزخ سے آزاد فرمائے گا یہاں تک کہ اس کی شرمگاہ کے بدلے اس کی شرمگاہ کو بھی آزاد کرے گا اس باب میں

فَرْجَهُ بِفَرْجِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَعَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَوَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ وَأَبِي أُمَامَةَ وَكَعْبِ بْنِ مُرَّةَ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَابْنُ الْهَادِ اسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ وَهُوَ مَدَنِيٌّ ثِقَةٌ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ۔

حضرت عائشہ، عمرو بن عبسہ، ابن عباس، واثلہ بن اسقع، ابو امامہ، کعب بن مرہ اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابوہریرہ حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔ ابن الھاد کا نام یزید بن عبداللہ بن اسامہ بن ہاد ہے وہ مدنی ہیں اور ثقہ ہیں۔ حضرت مالک بن انس اور دیگر اہل علم نے ان سے روایت کی ہے۔

* * *

بَابُ ۱۴۲ فِي الرَّجُلِ يَلْطِمُ خَادِمَهُ

خادم کو طمانچہ مارنے کا کفارہ

۱۵۸۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنَا سَبْعَةَ إِخْوَةٍ مَا لَنَا خَادِمٌ إِلَّا وَاحِدَةٌ فَلَطَمَهَا أَحَدُنَا فَأَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُعْتِقَهَا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَذَكَرَ بَعْضُهُمْ فِي هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ لَطَمَهَا عَلَى وَجْهِهَا

حضرت سوید بن مقرن مزنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ اپنے آپ کو دیکھ رہا ہوں کہ ہم سات بھائیوں کا ایک ہی خادم (لونڈی) تھی ہم میں سے ایک نے اسے طمانچہ مارا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ اسے آزاد کردیں۔ اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ متعدد افراد نے اسے حضرت حصین بن عبدالرحمن سے روایت کیا ہے۔ بعض نے اس حدیث میں یہ بیان کیا کہ اس نے منہ پر طمانچہ مارا۔

بَابُ ۱۴۳

۱۵۸۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْرَقُ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدِ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي هَذَا إِذَا حَلَفَ الرَّجُلُ بِمِلَّةٍ سِوَى الْإِسْلَامِ فَقَالَ هُوَ يَهُودِيٌّ أَوْ نَصْرَانِيٌّ إِنْ فَعَلَ كَذَا وَكَذَا فَفَعَلَ ذَلِكَ الشَّيْءَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ قَدْ أَتَى عَظِيمًا وَلَا كَفَّارَةَ عَلَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَبِهِ يَقُولُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَإِلَى هَذَا الْقَوْلِ ذَهَبَ أَبُو

حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس نے اسلام کے علاوہ کسی دوسرے مذہب کی جھوٹی قسم کھائی تو وہ اسی طرح ہے جیسا اس نے کہا" یہ حدیث حسن صحیح ہے اہل علم کا اس سلسلے میں اختلاف ہے کہ جب کوئی شخص کسی غیر اسلامی ملت کی قسم کھائے اور کہے اگر میں فلاں کام کروں تو یہودی ہوں یا عیسائی۔ پھر اس نے وہ کام کیا تو بعض فرماتے ہیں اس نے بہت بڑے گناہ کا ارتکاب کیا لیکن اس پر کفارہ نہیں۔ یہ قول اہل مدینہ کا ہے اور امام مالک بن انس بھی اسی کے قائل ہیں۔ ابو عبیدہ بھی اسی

غَيْبِيٍّ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ عَلَيْهِ فِي ذٰلِكَ الْكَفَّارَةُ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ۔

کی طرف گئے ہیں۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء فرماتے ہیں اس پر کفارہ ہوگا۔ سفیان ثوری، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

باب ۱۰۳۲

مشقت میں ڈالنے والی نذر کا حکم

۱۵۹۰۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الرُّعَيْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ الْيَحْصُبِيِّ عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أُخْتِي نَذَرَتْ أَنْ تَمْشِيَ إِلَى الْبَيْتِ حَافِيَةً غَيْرَ مُخْتَمِرَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَصْنَعُ بِشَقَاءِ أُخْتِكَ شَيْئًا فَلْتَرْكَبْ وَلْتَخْتَمِرْ وَلْتَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری بہن نے نذر مانی ہے کہ وہ ننگے پاؤں اور ننگے سر پیدل بیت اللہ شریف کی طرف جائے گی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو تیری بہن کے مشقت اٹھانے سے کوئی سروکار نہیں اسے چاہیے کہ سوار ہو، سر پر دوپٹہ لے اور تین دن کے روزے رکھے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن ہے اور بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے امام احمد اور اسحاق بھی اسی کے قائل ہیں۔

۱۵۹۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ ثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ ثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ فِي حَلِفِهِ وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰى فَلْيَقُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَمَنْ قَالَ تَعَالَ أُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو الْمُغِيرَةِ هُوَ الْخَوْلَانِيُّ الْحِمْصِيُّ وَاسْمُهُ عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ الْحَجَّاجِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جس نے قسم کھاتے ہوئے لات و عزیٰ کی قسم کھائی ہو اسے "لا الٰہ الا اللہ" پڑھنا چاہیے۔ اور جس نے کہا آؤ جوا کھیلیں اسے صدقہ کرنا چاہیے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو مغیرہ خولانی حمصی کا نام عبدالقدوس بن حجاج ہے۔

باب ۱۰۳۳ قَضَاءِ النَّذْرِ عَنِ الْمَيِّتِ۔

میت کی طرف سے نذر پوری کرنا

۱۵۹۲۔ قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ سَعْدَ ابْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلَى أُمِّهِ تُوُفِّيَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْضِهِ عَنْهَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے اس نذر کے بارے میں فتویٰ پوچھا جو ان کی ماں کے ذمہ تھی اور وہ پورا کرنے سے پہلے انتقال کر گئیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ان کی طرف سے نذر پوری کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۱۰۴۶ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ مَنْ أَعْتَقَ

۱۵۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ثَنَا عِمْرَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَهُوَ أَخُو سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ وَغَيْرِهِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا امْرِئٍ مُسْلِمٍ أَعْتَقَ امْرَأً مُسْلِمًا كَانَ فَكَاكَهُ مِنَ النَّارِ يُجْزِي كُلُّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنْهُ وَأَيُّمَا امْرِئٍ مُسْلِمٍ أَعْتَقَ امْرَأَتَيْنِ مُسْلِمَتَيْنِ كَانَتَا فَكَاكَهُ مِنَ النَّارِ يُجْزِي كُلُّ عُضْوٍ مِنْهُمَا عُضْوًا مِنْهُ وَأَيُّمَا امْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ أَعْتَقَتِ امْرَأَةً مُسْلِمَةً كَانَتْ فَكَاكَهَا مِنَ النَّارِ يُجْزِي كُلُّ عُضْوٍ مِنْهَا عُضْوًا مِنْهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

غلام آزاد کرنے کی فضیلت

حضرت ابو امامہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان کسی دوسرے مسلمان کو آزاد کرے تو یہ اس کے لیے دوزخ سے رہائی کا باعث ہوگا۔ اس کا ہر عضو آزاد کرنے والے کے ہر عضو کے بدلے کافی ہوگا اور جو مسلمان مرد دو عورتوں کو آزاد کرے تو وہ اس کے لیے دوزخ سے رہائی کا باعث ہوں گی اور ان کا ہر عضو اس کے اعضاء کے بدلے کفایت کرے گا۔ اور جو عورت کسی مسلمان کو آزاد کرے تو یہ اس کے جہنم سے آزاد ہونے کا سبب ہوگا۔ اس کا ہر عضو اس کے ہر عضو کے بدلے کافی ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح اسی طریق سے غریب ہے۔

أَبْوَابُ السِّيَرِ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابواب جہاد

بَابُ ۱۰۴۷ مَا جَاءَ فِي الدَّعْوَةِ قَبْلَ الْقِتَالِ

۱۵۹۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ أَنَّ جَيْشًا مِنْ جُيُوشِ الْمُسْلِمِينَ كَانَ أَمِيرُهُمْ سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ حَاصَرُوا قَصْرًا مِنْ قُصُورِ فَارِسَ فَقَالُوا يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ أَلَا نَنْهَدُ إِلَيْهِمْ قَالَ دَعُونِي أَدْعُهُمْ كَمَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوهُمْ فَأَتَاهُمْ سَلْمَانُ فَقَالَ لَهُمْ إِنَّمَا أَنَا رَجُلٌ مِنْكُمْ فَارِسِيٌّ تَرَوْنَ الْعَرَبَ يُطِيعُونَنِي فَإِنْ أَسْلَمْتُمْ فَلَكُمْ مِثْلُ الَّذِي

لڑائی سے پہلے دعوت اسلام

حضرت ابو البختری سے روایت ہے کہ ایک اسلامی لشکر نے جن کے امیر سلمان فارسی رضی اللہ عنہ تھے، ایران کے ایک قلعہ کا محاصرہ کر لیا لوگوں نے کہا اے ابو عبداللہ کیا ہم جنگ کے لیے نہ کھڑے ہو جائیں تو حضرت سلمان نے فرمایا مجھے ان کو اسلام کی دعوت دے لینے دو جس طرح میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت اسلام دیتے سنا ہے۔ چنانچہ حضرت سلمان ان کے پاس گئے اور فرمایا میں تم ہی میں سے ایک فارسی آدمی ہوں تم دیکھ رہے ہو کہ عرب میری اطاعت

لَنَا وَعَلَيْكُمْ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْنَا وَإِنْ أَبَيْتُمْ إِلَّا دِينَكُمْ تَرَكْنَاكُمْ عَلَيْهِ وَأَعْطُونَا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَأَنْتُمْ صَاغِرُونَ قَالَ وَرَطَنَ إِلَيْهِمْ بِالْفَارِسِيَّةِ وَأَنْتُمْ غَيْرُ مَحْمُودِينَ وَإِنْ أَبَيْتُمْ نَابَذْنَاكُمْ عَلَى سَوَاءٍ قَالُوا مَا نَحْنُ بِالَّذِي نُعْطِي الْجِزْيَةَ وَلَكِنَّا نُقَاتِلُكُمْ فَقَالُوا يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ أَلَا نَنْهَدُ إِلَيْهِمْ قَالَ لَا قَالَ فَدَعَاهُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِلَى مِثْلِ هَذَا ثُمَّ قَالَ انْهَدُوا إِلَيْهِمْ قَالَ فَنَهَدْنَا إِلَيْهِمْ فَفَتَحْنَا ذَلِكَ الْقَصْرَ وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَالنُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثُ سَلْمَانَ حَدِيثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ أَبُو الْبَخْتَرِيِّ لَمْ يُدْرِكْ سَلْمَانَ لِأَنَّهُ لَمْ يُدْرِكْ عَلِيًّا وَسَلْمَانُ مَاتَ قَبْلَ عَلِيٍّ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ إِلَى هَذَا وَرَأَوْا أَنْ يُدْعَوْا قَبْلَ الْقِتَالِ وَهُوَ قَوْلُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِنْ تُقُدِّمَ إِلَيْهِمْ فِي الدَّعْوَةِ فَحَسَنٌ يَكُونُ ذَلِكَ أَهْيَبَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا دَعْوَةَ الْيَوْمَ وَقَالَ أَحْمَدُ لَا أَعْرِفُ الْيَوْمَ أَحَدًا يُدْعَى وَقَالَ الشَّافِعِيُّ لَا يُقَاتَلُ الْعَدُوُّ حَتَّى يُدْعَوْا إِلَّا أَنْ يُعْجِلُوا عَنْ ذَلِكَ فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ فَقَدْ بَلَغَتْهُمُ الدَّعْوَةُ۔

بَابُ ١٠٢٨

١٥٩٥ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَدَنِيُّ الْمَكِّيُّ وَيُكْنَى بِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ الرَّجُلُ الصَّالِحُ هُوَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ مُسَاحِقٍ عَنِ ابْنِ عِصَامٍ الْمُزَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَعَثَ جَيْشًا أَوْ سَرِيَّةً يَقُولُ لَهُمْ إِذَا رَأَيْتُمْ مَسْجِدًا أَوْ سَمِعْتُمْ مُؤَذِّنًا فَلَا تَقْتُلُوا أَحَدًا

کرتے ہیں اگر تم اسلام قبول کر لو تو تمہارے لیے بھی وہی کچھ ہوگا جو ہمارے لیے ہے اور تم پر بھی وہی باتیں لازم ہوں گی جو ہم پر لازم ہیں اور اگر تم اپنے دین پر قائم رہو گے تو ہم تمہیں اسی پر چھوڑ دیں گے لیکن تمہیں ذلت قبول کرتے ہوئے اپنے ہاتھوں جزیہ دینا ہوگا۔ راوی فرماتے ہیں آپ نے انہیں فارسی زبان میں فرمایا اور تم قابل تعریف نہ ہو گے۔ اور اگر تم نے (جزیہ دینے سے) انکار کیا تو ہم تم سے برابری کے ساتھ لڑیں گے انہوں نے کہا ہم جزیہ دینے والے لوگ نہیں ہیں بلکہ ہم تم سے لڑیں گے مسلمانوں نے کہا اے ابو عبداللہ کیا ہم ان سے لڑائی نہ کریں۔ آپ نے فرمایا نہیں راوی فرماتے ہیں آپ نے انہیں تین دن اسی طرح دعوت دی پھر فرمایا جہاد کے لیے چلو پس ہم انکی طرف بڑھے اور اس قلعہ کو فتح کر لیا۔ اس باب میں حضرت بریدہ، نعمان بن مقرن، ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث سلمان حسن ہے ہم اسے صرف عطاء بن سائب کی روایت سے پہچانتے ہیں میں نے امام بخاری کو فرماتے ہوئے سنا کہ ابوالبختری نے حضرت سلمان کو نہیں پایا کیونکہ انہوں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو نہیں پایا جبکہ حضرت سلمان ان سے پہلے انتقال فرما چکے تھے صحابہ کرام اور دیگر اہل علم اسی طرف گئے ہیں کہ لڑائی سے پہلے اسلام کی طرف بلایا جائے اسحاق بن ابراہیم بھی اسی کے قائل ہیں وہ فرماتے ہیں اگر انہیں پہلے دعوت دی جائے تو یہ اچھا ہے اور رعب کا باعث ہے بعض علماء فرماتے ہیں اس دور میں دعوت اسلام کی ضرورت نہیں۔ امام احمد فرماتے ہیں میں نہیں سمجھتا کہ اب کسی کو دعوت دی جائے امام شافعی فرماتے ہیں دشمن کو اسلام کی دعوت دینے سے پہلے جنگ نہ کی جائے مگر یہ کہ وہ جلدی کریں اور اگر ایسا نہیں۔

جس بستی میں مسجد ہو وہاں کسی کو قتل نہ کیا جائے

حضرت ابن عصام مزنی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور انہیں شرف صحبت حاصل ہے۔ وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی کسی چھوٹے یا بڑے لشکر کو بھیجتے تو ان سے فرماتے جب کہیں مسجد دیکھو یا مؤذن کی آواز سنو تو کسی کو قتل نہ کرو۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور یہ ابن عیینہ کی

حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَھُوَ حَدِیْثُ ابْنِ عُیَیْنَۃَ۔

روایت ہے۔

بَابُ ۱۰۴۹ فِی الْبَیَاتِ وَالْغَارَاتِ۔

شبخون مارنا اور لوٹ مار کرنا

۱۵۹۶۔ حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِیُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنِیْ مَالِکُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ خَرَجَ اِلٰی خَیْبَرَ اَتَاھَا لَیْلًا وَکَانَ اِذَا جَاءَ قَوْمًا بِلَیْلٍ لَمْ یُغِرْ عَلَیْھِمْ حَتّٰی یُصْبِحَ فَلَمَّا اَصْبَحَ خَرَجَتْ یَھُوْدُ بِمَسَاحِیْھِمْ وَمَکَاتِلِھِمْ فَلَمَّا رَاَوْہُ قَالُوْا مُحَمَّدٌ وَافَقَ وَاللّٰہِ مُحَمَّدٌ الْخَمِیْسَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰہُ اَکْبَرُ خَرِبَتْ خَیْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَۃِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِیْنَ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب خیبر کی طرف تشریف لے گئے تو وہاں رات کے وقت پہنچے اور آپ کی عادت مبارکہ تھی کہ جب کسی قوم پر رات کے وقت پہنچتے تو صبح ہونے سے پہلے لوٹ مار نہ کرتے صبح ہوئی تو یہودی بیلچے اور ٹوکرے لے کر (اپنے کام کاج کے لیے) نکلے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو پکارنے لگے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آئے اللہ کی قسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم لشکر سمیت آگئے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اکبر خیبر ویران ہوا ہم جب کسی میدان میں اترتے ہیں تو ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح کیا بری ہوتی ہے۔

۱۵۹۷۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا ثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ عَرُوْبَۃَ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ اَنَسٍ عَنْ اَبِیْ طَلْحَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا ظَھَرَ عَلٰی قَوْمٍ اَقَامَ بِعَرْصَتِھِمْ ثَلَاثًا ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِّنْ اَھْلِ الْعِلْمِ فِی الْغَارَۃِ بِاللَّیْلِ وَاَنْ یُّبَیِّتُوْا وَکَرِھَہٗ بَعْضُھُمْ وَقَالَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ لَا بَاْسَ اَنْ یُّبَیِّتَ الْعَدُوَّ لَیْلًا وَمَعْنٰی قَوْلِہٖ وَافَقَ مُحَمَّدٌ الْخَمِیْسَ یَعْنِیْ بِہِ الْجَیْشَ۔

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی قوم پر غالب آتے تو ان کے میدان میں تین رات تک ٹھہرتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت انس سے حمید کی روایت بھی صحیح ہے علماء کی ایک جماعت نے رات کو حملہ کرنے اور لوٹ مار کرنے کی اجازت دی ہے جبکہ بعض نے ناپسند کیا ہے۔ امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ فرماتے ہیں دشمن پر رات کو حملہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ "وافق محمد الخمیس" کا مطلب یہ ہے کہ آپ کے ساتھ لشکر بھی ہے۔

بَابُ ۱۰۵۰ فِی التَّحْرِیْقِ وَالتَّخْرِیْبِ۔

آگ لگانا اور توڑ پھوڑ کرنا

۱۵۹۸۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ ثَنَا اللَّیْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِی النَّضِیْرِ وَقَطَعَ وَھِیَ الْبُوَیْرَۃُ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّیْنَۃٍ اَوْ تَرَکْتُمُوْھَا قَائِمَۃً عَلٰی اُصُوْلِھَا فَبِاِذْنِ اللّٰہِ وَلِیُخْزِیَ الْفٰسِقِیْنَ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ ذَھَبَ قَوْمٌ مِّنْ اَھْلِ الْعِلْمِ اِلٰی ھٰذَا وَلَمْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر کی کھجوروں کے درخت جلا دیے اور کاٹے اور یہی مقام بویرہ ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی تم نے کھجوروں کے جو درخت کاٹ ڈالے اور جن کو ان کی جڑوں پر چھوڑ دیا تو یہ اللہ کے حکم سے ہے اور اس لیے کہ وہ فاسقوں کو ذلیل و رسوا کرے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے

يَرَوْا بَأْسًا بِقَطْعِ الْأَشْجَارِ وَتَخْرِيبِ الْحُصُونِ وَكَرِهَ بَعْضُهُمْ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ وَنَهَى أَبُوْبَكْرٍ الصِّدِّيقُ أَنْ يَقْطَعَ شَجَرًا مُثْمِرًا أَوْ يُخَرِّبَ عَامِرًا وَعَمِلَ بِذٰلِكَ الْمُسْلِمُوْنَ بَعْدَهُ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ لَا بَأْسَ بِالتَّحْرِيقِ فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ وَقَطْعِ الْأَشْجَارِ وَالثِّمَارِ وَقَالَ أَحْمَدُ وَقَدْ تَكُوْنُ فِي مَوَاضِعَ لَا يَجِدُوْنَ مِنْهُ بُدًّا فَأَمَّا بِالْعَبَثِ فَلَا تُحَرَّقُ وَقَالَ إِسْحٰقُ التَّحْرِيقُ سُنَّةٌ إِذَا كَانَ أَنْكٰى فِيهِمْ۔

علماء کی ایک جماعت اسی طرف گئی ہے اور انہوں نے درخت کاٹنے اور قلعوں کی توڑ پھوڑ میں کچھ حرج نہیں جانا بعض کے نزدیک یہ مکروہ ہے۔ امام اوزاعی کا یہی قول ہے وہ فرماتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پھل دار درخت کاٹنے یا عمارت تباہ کرنے سے منع فرمایا۔ اور آپ کے بعد مسلمان اسی پر عمل پیرا ہیں۔ امام شافعی فرماتے ہیں دشمن کی زمین میں آگ لگانے درخت کاٹنے اور پھل توڑنے میں کوئی حرج نہیں۔ امام احمد فرماتے ہیں بعض مقامات پر یہ ضروری ہو سکتا ہے لیکن بے فائدہ نہ جلایا جائے امام اسحٰق فرماتے ہیں جلا دینا سنت ہے جب دشمن کے لیے زیادہ مؤثر ثابت ہو۔

بَابُ ۱۰۵۱ مَا جَاءَ فِي الْغَنِيمَةِ۔

مالِ غنیمت

۱۵۹۹ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ نَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ فَضَّلَنِي عَلَى الْأَنْبِيَاءِ أَوْ قَالَ أُمَّتِي عَلَى الْأُمَمِ وَأَحَلَّ لَنَا الْغَنَائِمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَأَبِي ذَرٍّ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَبِي مُوسٰى وَابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثُ أَبِي أُمَامَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَسَيَّارٌ هٰذَا يُقَالُ لَهُ سَيَّارٌ مَوْلٰى بَنِي مُعَاوِيَةَ وَرَوٰى عَنْهُ سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَحِيرٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے (دوسرے) انبیاء علیہم السلام پر فضیلت عطا فرمائی ہے یا فرمایا میری امت کو دیگر امتوں پر فضیلت بخشی اور ہمارے لیے غنیمت کا مال حلال کیا گیا اس باب میں حضرت علی، ابوذر، عبداللہ بن عمرو، ابوموسیٰ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابوامامہ حسن صحیح ہے یہ سیار، بنو معاویہ کے غلام سیار کہلاتے ہیں۔ ان سے سلیمان تیمی، عبداللہ بن بحیر اور کئی دوسرے حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔

۱۶۰۰ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّوْنَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے چھ باتوں میں دوسرے انبیاء پر فضیلت دی گئی ہے (۱) مجھے جامع کلام عطا کیا گیا (۲) رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی (۳) میرے لیے غنیمتیں حلال کی گئیں (۴) تمام زمین میرے لیے سجدہ اور طہارت کا ذریعہ بنائی گئی (۵) مجھے تمام مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا۔ (۶) اور مجھ پر نبوت ختم کر دی گئی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۱۰۵۲ فِي سَهْمِ الْخَيْلِ۔

گھڑ سوار کا حصہ

۱۴۰۱ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ وَحُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَا حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ أَخْضَرَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ فِي النَّفَلِ لِلْفَرَسِ بِسَهْمَيْنِ وَلِلرَّجُلِ بِسَهْمٍ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑ سوار کے لیے دو حصے اور پیدل کے لیے ایک حصے کے طور پر تقسیم فرمائی۔

۱۴۰۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ أَخْضَرَ نَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ أَبِيهِ وَهَذَا حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالْأَوْزَاعِيِّ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَقَ قَالُوا لِلْفَارِسِ ثَلَاثَةُ أَسْهُمٍ سَهْمٌ لَهُ وَسَهْمَانِ لِفَرَسِهِ وَلِلرَّاجِلِ سَهْمٌ.

محمد بن بشار نے بواسطہ عبدالرحمٰن ابن مہدی اسلیم بن اخضر سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی، اس باب میں حضرت مجمع بن جاریہ، ابن عباس اور ابن ابی عمرہ (والد سے) رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں، ابن عمر رضی اللہ عنہما کی یہ روایت حسن صحیح ہے۔ اکثر صحابہ کرام اور دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ سفیان ثوری، اوزاعی، مالک بن انس ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں وہ فرماتے ہیں سوار کے لیے تین حصے ہیں ایک اس کا اپنا حصہ اور دو حصے گھوڑے کے لیے اور پیدل کے لیے ایک حصہ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّرَايَا

چھوٹے لشکر

۱۴۰۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ الْبَصْرِيُّ وَأَبُو عَمَّارٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الصَّحَابَةِ أَرْبَعَةٌ وَخَيْرُ السَّرَايَا أَرْبَعُمِائَةٍ وَخَيْرُ الْجُيُوشِ أَرْبَعَةُ آلَافٍ وَلَا يُغْلَبُ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا مِنْ قِلَّةٍ. هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا يُسْنِدُهُ كَبِيرُ أَحَدٍ غَيْرُ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ وَإِنَّمَا رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَقَدْ رَوَاهُ حِبَّانُ بْنُ عَلِيٍّ الْعَنَزِيُّ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بہترین ساتھی چار ہیں، بہترین چھوٹا لشکر وہ ہے جو چار سو افراد پر مشتمل ہو۔ بہترین لشکر وہ ہے جو چار ہزار افراد پر مشتمل ہو اور بارہ ہزار کا لشکر کمی کے باعث مغلوب نہیں ہوگا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ جریر بن حازم کے علاوہ کسی بڑے نے اسے مسند نہیں بیان کیا یہ حدیث بواسطہ زہری نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل بھی مروی ہے۔ حبان بن علی عنزی نے بواسطہ عقیل، زہری، عبیداللہ بن عبداللہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسے روایت کیا۔

لیث بن سعد نے بواسطہ عقیل اور زہری۔

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مرسل روایت کیا۔

بَابُ ۱۰۵۴ مَنْ يُعْطَى الْفَيْءَ

۱۶۰۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ أَنَّ نَجْدَةَ الْحَرُورِيَّ كَتَبَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو بِالنِّسَاءِ وَهَلْ كَانَ يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ فَكَتَبَ إِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ كَتَبْتَ إِلَيَّ تَسْأَلُنِي هَلْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو بِالنِّسَاءِ وَكَانَ يَغْزُو بِهِنَّ فَيُدَاوِينَ الْمَرْضَى وَيُحْذَيْنَ مِنَ الْغَنِيمَةِ وَأَمَّا يُسْهِمُ فَلَمْ يَضْرِبْ لَهُنَّ بِسَهْمٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَأُمِّ عَطِيَّةَ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُسْهَمُ لِلْمَرْأَةِ وَالصَّبِيِّ وَهُوَ قَوْلُ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ وَأَسْهَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلصِّبْيَانِ بِخَيْبَرَ وَأَسْهَمَتْ أَئِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ لِكُلِّ مَوْلُودٍ وُلِدَ فِي أَرْضِ الْحَرْبِ قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ وَأَسْهَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنِّسَاءِ بِخَيْبَرَ وَأَخَذَ بِذَلِكَ الْمُسْلِمُونَ بَعْدَهُ۔

۱۶۰۵۔ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ بِهَذَا وَمَعْنَى قَوْلِهِ وَيُحْذَيْنَ مِنَ الْغَنِيمَةِ يَقُولُ يُرْضَخُ لَهُنَّ بِشَيْءٍ مِنَ الْغَنِيمَةِ يُعْطَيْنَ شَيْئًا۔

مالِ غنیمت میں سے کس کس کو حصہ دیا جائے

یزید بن ہرمز سے روایت ہے کہ نجدہ حروری نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو خط لکھ کر استفسار کیا کہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کو شریک جنگ کرتے تھے اور کیا آپ ان کو مال غنیمت میں سے حصہ دیتے تھے؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے لکھا کہ تم نے مجھ سے پوچھا ہے کہ کیا آپ عورتوں کو جنگ میں شریک کرتے تھے۔ ہاں آپ انہیں شریک جنگ فرماتے تھے وہ بیماروں کا علاج معالجہ کرتیں اور انہیں مال غنیمت میں سے کچھ دے دیا جاتا لیکن ان کے لیے حصہ مقرر نہیں ہوتا تھا۔ اس باب میں حضرت انس اور ام عطیہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ سفیان ثوری اور شافعی رحمہما اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔ بعض علماء فرماتے ہیں عورت اور بچے کے لیے حصہ مقرر کیا جائے امام اوزاعی اسی کے قائل ہیں وہ فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر میں بچوں کے لیے حصہ مقرر فرمایا۔ اور مسلمان حکمرانوں نے ہر اس بچے کا حصہ مقرر کیا جو دارالحرب میں پیدا ہوا۔ امام اوزاعی فرماتے ہیں نبی اکرم نے خیبر میں عورتوں کا حصہ مقرر فرمایا اور بعد میں بھی۔ علی بن خشرم نے بواسطہ عیسیٰ بن یونس، امام اوزاعی سے اس کی خبر دی۔ "یحذین من الغنیمۃ" کا مطلب یہ ہے کہ انہیں مال غنیمت میں سے کچھ دے دیا جاتا تھا۔

بَابُ ۱۰۵۵ هَلْ يُسْهَمُ لِلْعَبْدِ

۱۶۰۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ مُحَمَّدِ

کیا غلام کو حصہ دیا جائیگا

حضرت عمیر مولی ابی اللحم فرماتے ہیں میں اپنے آقا کے ہمراہ

أَبِي كَرِبٍ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى آبِي اللَّحْمِ قَالَ شَهِدْتُ خَيْبَرَ مَعَ سَادَتِي فَكَلَّمُوا فِيَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَلَّمُوهُ أَنِّي مَمْلُوكٌ قَالَ فَأَمَرَ بِي فَقُلِّدْتُ السَّيْفَ فَإِذَا أَنَا أَجُرُّهُ فَأَمَرَ لِي بِشَيْءٍ مِنْ خُرْثِيِّ الْمَتَاعِ وَعَرَضْتُ عَلَيْهِ رُقْيَةً كُنْتُ أَرْقِي بِهَا الْمَجَانِينَ فَأَمَرَنِي بِطَرْحِ بَعْضِهَا وَحَبْسِ بَعْضِهَا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ لَا يُسْهَمَ لِلْمَمْلُوكِ وَلٰكِنْ يُرْضَخُ لَهُ بِشَيْءٍ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ۔

خیبر کی لڑائی میں شریک ہوا، تو لوگوں نے میرے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کی کہ یہ غلام ہے فرماتے ہیں مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑائی میں شریک ہونے کا حکم دیا اور میرے گلے میں تلوار لٹکا دی گئی میں اسے زمین پر گھسیٹنے لگا اور میرے لیے کچھ گھریلو سامان دینے کا حکم فرمایا میں نے آپ کے سامنے ایک تعویذ (کا مضمون) بیان کیا جس سے میں دیوانوں کا علاج کیا کرتا تھا تو آپ نے مجھے اس کا بعض حصہ چھوڑنے اور بعض باقی رکھنے کا حکم دیا۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے بعض علماء کا اس پر عمل ہے کہ غلام کا حصہ مقرر نہ کیا جائے لیکن اسے کچھ نہ کچھ دے دیا جائے سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحاق بھی اسی کے قائل ہیں۔

بَابُ ۱۰۲ مَا جَاءَ فِي أَهْلِ الذِّمَّةِ يَغْزُونَ مَعَ الْمُسْلِمِينَ هَلْ يُسْهَمُ لَهُمْ۔

کیا ذمی کو حصہ دیا جائے

۱۲۰۷۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ نِيَارٍ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى بَدْرٍ حَتَّى إِذَا كَانَ بِحَرَّةِ الْوَبَرِ لَحِقَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يَذْكُرُ مِنْهُ جُرْأَةً وَنَجْدَةً فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُؤْمِنُ بِاللهِ وَرَسُولِهِ قَالَ لَا قَالَ ارْجِعْ فَلَنْ أَسْتَعِينَ بِمُشْرِكٍ وَفِي الْحَدِيثِ كَلَامٌ أَكْثَرُ مِنْ هٰذَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا لَا يُسْهَمُ لِأَهْلِ الذِّمَّةِ وَإِنْ قَاتَلُوا مَعَ الْمُسْلِمِينَ الْعَدُوَّ وَرَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ يُسْهَمَ لَهُمْ إِذَا شَهِدُوا الْقِتَالَ مَعَ الْمُسْلِمِينَ وَيُرْوَى عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْهَمَ لِقَوْمٍ مِنَ الْيَهُودِ قَاتَلُوا مَعَهُ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَزْرَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بدر کی طرف تشریف لے گئے یہاں تک کہ جب آپ وبرہ کی پتھریلی زمین میں پہنچے تو ایک مشرک آملا آپ سے ملا جس کی بہادری اور شجاعت کا چرچا تھا آپ نے اس سے فرمایا اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتا ہے؟ اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا واپس چلا جا میں مشرک سے مدد نہیں لیتا اس حدیث میں اس سے زیادہ تفصیل ہے یہ حدیث حسن غریب ہے بعض اہل علم کا اس پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں ذمی لوگوں کا حصہ مقرر نہ کیا جائے اگرچہ مسلمانوں کے ساتھ مل کر دشمن سے لڑیں بعض علماء کے نزدیک اگر وہ مسلمانوں کی حمایت میں دشمن قوم سے لڑتے ہیں تو ان کا حصہ مقرر کیا جائے گا۔ زہری سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کی ایک جماعت کا جو مسلمانوں کی حمایت میں لڑی تھی، حصہ مقرر فرمایا اس کی خبر ہمیں قتیبہ بن سعید نے بواسطہ عبدالوارث بن سعید اور عزرہ بن ثابت، زہری سے دی۔

۱۴۰۸ - حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ثَنَا بُرَيْدٌ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ خَيْبَرَ فَأَسْهَمَ لَنَا مَعَ الَّذِينَ افْتَتَحُوهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ مَنْ لَحِقَ بِالْمُسْلِمِينَ قَبْلَ أَنْ يُسْهَمَ لِلْخَيْلِ أُسْهِمَ لَهُ

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں اشعریوں کی ایک جماعت کے ساتھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں خیبر میں حاضر ہوا تو آپ نے خیبر کے فاتحین کے ساتھ ہمیں بھی حصہ عنایت فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ اور بعض اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ اوزاعی فرماتے ہیں گھوڑوں کے لیے حصہ مقرر ہونے سے پہلے جو شخص مسلمانوں کے ساتھ ملے اس کے لیے حصہ مقرر کیا جائے گا۔

بَابُ ۱۰۵۵ مَا جَاءَ فِي الْاِنْتِفَاعِ بِآنِيَةِ الْمُشْرِكِينَ -

مشرکین کے برتن استعمال کرنا

۱۴۰۹ - حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ الطَّائِيُّ ثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قُدُورِ الْمَجُوسِ فَقَالَ أَنْقُوهَا غَسْلًا وَاطْبُخُوا فِيهَا وَنَهَى عَنْ كُلِّ سَبُعٍ ذِي نَابٍ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ رَوَاهُ أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ وَأَبُو قِلَابَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ إِنَّمَا رَوَاهُ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ -

حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مجوسیوں کے برتن استعمال کرنے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا انہیں دھو کر پاک کرو اور ان میں کھانا پکاؤ۔ اور آپ نے ہر کچلی والے درندے کے کھانے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث ابوثعلبہ سے دوسرے طرق سے بھی مروی ہے۔ ابوادریس خولانی نے اسے ابوثعلبہ سے روایت کیا۔ ابوقلابہ کا ابوثعلبہ سے سماع نہیں۔ انہوں نے بواسطہ ابواسماء، ابوثعلبہ سے روایت کیا ہے۔

۱۴۱۰ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ سَمِعْتُ رَبِيعَةَ بْنَ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيَّ يَقُولُ أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ عَائِذُ اللَّهِ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ يَقُولُ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا بِأَرْضِ قَوْمٍ أَهْلِ كِتَابٍ نَأْكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ قَالَ إِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَ آنِيَتِهِمْ فَلَا تَأْكُلُوا فِيهَا فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَاغْسِلُوهَا وَكُلُوا فِيهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! ہم اہل کتاب کے علاقے میں رہتے ہیں کیا ان کے برتنوں میں کھائیں؟ آپ نے فرمایا اگر دوسرے برتن میسر ہوں تو ان میں نہ کھاؤ۔ ورنہ انہیں دھو کر ان میں کھاؤ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

* * *

باب فی النفل

۱۶۱۱۔ حدثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدی نا سفیان عن عبد الرحمن بن الحارث عن سلیمان بن موسی عن مکحول عن ابی سلام عن ابی امامة عن عبادة بن الصامت ان النبی صلی الله علیه وسلم کان ینفل فی البداة الربع وفی القفول الثلث وفی الباب عن ابن عباس وحبیب بن مسلمة ومعن بن یزید وابن عمر وسلمة بن الاکوع وحدیث عبادة حدیث حسن وقد روی هذا الحدیث عن ابی سلام عن رجل من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم۔

فوجیوں کو انعام دینا

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دشمن پر شروع شروع میں حملہ کرنے والوں کو چوتھائی اور واپس لوٹتے وقت حملہ کرنے والوں کو ایک تہائی حصے سے زائد دیتے تھے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس، حبیب بن مسلمہ، معن بن یزید، ابن عمر اور سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

حدیث عبادہ حسن ہے۔ بواسطہ ابو اسلام ایک نامعلوم صحابی سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔

٭ ٭

۱۶۱۲۔ حدثنا هناد نا ابن ابی الزناد عن ابیه عن عبید الله بن عبد الله بن عتبة عن ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم تنفل سیفه ذا الفقار یوم بدر وهو الذی رای فیه الرؤیا یوم احد هذا حدیث حسن غریب انما نعرفه من هذا الوجه من حدیث ابن ابی الزناد وقد اختلف اهل العلم فی النفل من الخمس فقال مالک بن انس لم یبلغنی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نفل فی مغازیه کلها وقد بلغنی انه نفل فی بعضها وانما ذلک علی وجه الاجتهاد من الامام فی اول المغنم واخره قال ابن منصور قلت لاحمد ان النبی صلی الله علیه وسلم نفل اذا فصل بالربع بعد الخمس واذا قفل بالثلث بعد الخمس فقال یخرج الخمس ثم ینفل مما بقی ولا یجاوز هذا وهذا الحدیث علی ما قال ابن المسیب النفل من الخمس قال اسحق کما قال۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن ذوالفقار نامی تلوار اپنے حصے سے زیادہ لی اور اسی کے متعلق آپ نے احد کے دن خواب میں دیکھا تھا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے اسی طریق یعنی ابن ابی الزناد کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ اہل علم کا خمس (پانچویں حصے) کے دینے میں اختلاف ہے۔ مالک بن انس فرماتے ہیں مجھے یہ بات نہیں پہنچی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تمام جنگوں میں بطور زائد کچھ دیا ہو۔ البتہ بعض غزوات کے بارے میں خبر پہنچی ہے اور یہ امام کے اجتہاد پر موقوف ہے چاہے لڑائی کے شروع میں دے یا آخر میں۔ ابن منصور کہتے ہیں میں نے امام احمد سے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑائی کے شروع میں خمس دینے کے بعد چوتھائی حصہ بطور انعام دیا اور واپسی پر تیسرا حصہ انعام کے دیا تو انہوں نے فرمایا خمس نکال لیتے تھے پھر بقیہ میں سے انعام دیتے لیکن اس سے تجاوز نہ فرماتے۔ یہ حدیث ابن مسیب کے قول کی تائید کرتی ہے کہ خمس میں سے انعام دیا جاتا ہے۔ امام اسحق بھی یہی کہتے ہیں۔

باب ۹۹۹ ما جاء في من قتل قتيلا فله سلبه

۱۴۱۳ - حدثنا الأنصاري ثنا معن ثنا مالك بن أنس عن يحيى بن سعيد عن عمر بن كثير بن أفلح عن أبي محمد مولى أبي قتادة عن أبي قتادة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قتل قتيلا له عليه بينة فله سلبه وفي الحديث قصة۔

۱۴۱۴ - حدثنا ابن أبي عمر ثنا سفيان عن يحيى بن سعيد بهذا الإسناد نحوه وفي الباب عن عوف بن مالك وخالد بن الوليد وأنس وسمرة وهذا حديث حسن صحيح وأبو محمد هو نافع مولى أبي قتادة والعمل على هذا عند بعض أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم وهو قول الأوزاعي والشافعي وأحمد وقال بعض أهل العلم للإمام أن يخرج من السلب الخمس فقال الثوري النفل أن يقول الإمام من أصاب شيئا فهو له ومن قتل قتيلا فله سلبه فهو جائز وليس فيه الخمس وقال إسحاق السلب للقاتل إلا أن يكون شيئا كثيرا فرأى الإمام أن يخرج منه الخمس كما فعل عمر بن الخطاب

مقتول کا سامان قاتل کیلئے ہے

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی کافر کو قتل کیا اور اس پر اس کے پاس گواہ بھی ہوں مقتول کا سامان اسی کے لیے ہے۔

اس حدیث میں ایک واقعہ ہے۔

ابن ابی عمر نے بواسطہ سفیان یحییٰ بن سعید اسی سند کی مثل حدیث روایت کی۔ اس باب میں حضرت عوف بن مالک، خالد بن ولید، انس اور سمرہ سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو محمد سے نافع مولیٰ ابو قتادہ مراد ہیں۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ امام اوزاعی، شافعی اور احمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں امام کو اختیار ہے کہ اس چھینے ہوئے مال میں سے خمس نکال لے۔ سفیان ثوری فرماتے ہیں نفل [illegible] یہ ہے کہ امام کہے جو چیز مل جائے وہ اسی کی ہے اور جو کسی کو قتل کرے تو مقتول کا سامان قاتل کے لیے ہے۔ تو یہ جائز ہے اس میں خمس نہ ہوگا۔ اسحاق فرماتے ہیں سامان قاتل کا ہوگا لیکن جب زیادہ ہو تو امام کو اس سے پانچواں حصہ نکالنے کا حق ہے جس طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیا تھا۔

باب ۱۰۰۰ في كراهية بيع المغانم حتى تقسم

۱۴۱۵ - حدثنا هناد ثنا حاتم بن إسماعيل عن جهضم بن عبد الله عن محمد بن إبراهيم عن محمد بن زيد عن شهر بن حوشب عن أبي سعيد الخدري قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن شراء المغانم حتى تقسم وفي الباب عن أبي هريرة وهذا حديث غريب۔

تقسیم سے پہلے مال غنیمت فروخت کرنا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تقسیم سے پہلے مال غنیمت خریدنے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

یہ حدیث غریب ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ وَطْءِ الْحَبَالَى مِنَ السَّبَايَا

۱۶۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ النَّبِيلُ عَنْ وَهْبٍ أَبِي خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ أَنَّ أَبَاهَا أَخْبَرَهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ تُوطَأَ السَّبَايَا حَتَّى يَضَعْنَ مَا فِي بُطُونِهِنَّ وَفِي الْبَابِ عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ وَحَدِيثُ عِرْبَاضٍ حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ الْأَوْزَاعِيُّ إِذَا اشْتَرَى الرَّجُلُ الْجَارِيَةَ مِنَ السَّبْيِ وَهِيَ حَامِلٌ فَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ لَا تُوطَأُ حَامِلٌ حَتَّى تَضَعَ قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ وَأَمَّا الْحَرَائِرُ فَقَدْ مَضَتِ السُّنَّةُ فِيهِنَّ بِأَنْ أُمِرْنَ بِالْعِدَّةِ حَدَّثَنِي بِذَلِكَ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ۔

حاملہ قیدی عورتوں سے صحبت ناجائز ہے

ام حبیبہ بنت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتی ہیں۔ انھوں نے بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قیدی عورتوں سے بچہ جننے سے پہلے جماع کرنے سے منع فرمایا اس باب میں حضرت رویفع بن ثابت رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ حدیث عرباض غریب ہے اور اہل علم کا اسی پر عمل ہے امام اوزاعی فرماتے ہیں جب کوئی آدمی قیدی لونڈی خریدے اور وہ حاملہ ہو تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بچہ جننے سے پہلے اس کے ساتھ جماع نہ کیا جائے۔ اوزاعی فرماتے ہیں آزاد عورتوں کے بارے میں سنت یہ ہے کہ انھیں عدت گزارنے کا حکم دیا جائے (پھر ہم بستر ہوں) مجھے علی بن خشرم نے بواسطہ عیسیٰ بن یونس اوزاعی سے ان تمام باتوں کی خبر دی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي طَعَامِ الْمُشْرِكِينَ

۱۶۱۷۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ شُعْبَةَ أَخْبَرَنِي سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ قَبِيصَةَ بْنَ هُلْبٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ طَعَامِ النَّصَارَى فَقَالَ لَا يَتَخَلَّجَنَّ فِي صَدْرِكَ طَعَامٌ ضَارَعْتَ فِيهِ النَّصْرَانِيَّةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ قَالَ مَحْمُودٌ وَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ قَبِيصَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ قَالَ مَحْمُودٌ وَقَالَ وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ مُرِّيِّ بْنِ قَطَرِيٍّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ الرُّخْصَةِ فِي طَعَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ۔

مشرکین کے کھانے

حضرت قبیصہ بن ہلب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عیسائیوں کے کھانے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا تیرے دل میں نصرانیوں کے کھانے سے شکوک و شبہات پیدا نہ ہوں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ محمود کہتے ہیں۔ عبیداللہ بن موسیٰ نے بواسطہ اسرائیل، سماک، قبیصہ اور ان کے والد ہلب، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ محمود نے بواسطہ وہب بن جریر، شعبہ، سماک، مری بن قطری اور عدی بن حاتم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل حدیث روایت کی۔ اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ اہل کتاب کا کھانا جائز ہے۔

☆ ☆ ☆

بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ التَّفْرِيقِ بَيْنَ السَّبْيِ۔

١٦١٨ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ الشَّيْبَانِيُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي حُيَيٌّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ وَالِدَةٍ وَوَلَدِهَا فَرَّقَ اللّٰهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَحِبَّتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ كَرِهُوا التَّفْرِيقَ بَيْنَ السَّبْيِ بَيْنَ الْوَالِدَةِ وَوَلَدِهَا وَبَيْنَ الْوَلَدِ وَالْوَالِدِ وَبَيْنَ الْإِخْوَةِ۔

قیدیوں کو الگ الگ کرنا

حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا جو شخص ماں اور بچے کو الگ الگ کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے اور اس کے احباب کے درمیان جدائی ڈال دے گا۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔

صحابہ کرام اور دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ کہ وہ قیدی ماں اور بیٹے باپ اور بیٹے نیز بھائیوں کے درمیان تفرقہ کو مکروہ جانتے ہیں۔

٭ ٭ ٭

بَابُ مَا جَاءَ فِي قَتْلِ الْأُسَارٰى وَالْفِدَاءِ۔

١٦١٩ - حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ أَبِي السَّفَرِ وَاسْمُهُ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَمْدَانِيُّ وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا نَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ جِبْرِيلَ هَبَطَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ خَيِّرْهُمْ يَعْنِي أَصْحَابَكَ فِي أُسَارٰى بَدْرٍ الْقَتْلَ أَوِ الْفِدَاءَ عَلٰى أَنْ يُقْتَلَ مِنْهُمْ قَابِلٌ مِثْلُهُمْ قَالُوا الْفِدَاءَ وَيُقْتَلُ مِنَّا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأَنَسٍ وَأَبِي بَرْزَةَ وَجُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ وَرَوٰى أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَرَوَى ابْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ

قیدیوں کو قتل کرنا اور فدیہ لینا

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام ان پر اترے اور فرمایا اپنے صحابہ کرام کو بدر کے قیدیوں کے بارے میں قتل یا فدیہ کا اختیار دیجیے مگر اس شرط پر کہ آئندہ سال اتنے ہی صحابہ کرام شہید ہوں گے۔ صحابہ کرام نے کہا ہمیں فدیہ لینا اور اپنا قتل ہونا پسند ہے۔ اس باب میں حضرت عبد اللہ بن مسعود، انس، ابو برزہ اور جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن ثوری کی روایت سے غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابن ابی زائدہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ ابو اسامہ نے بواسطہ ہشام، ابن سیرین، عبیدہ اور علی مرتضیٰ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ ابن عون نے بواسطہ ابن سیرین عبیدہ اور علی مرتضیٰ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کی۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَأَبُوْ دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ اسْمُهُ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ۔

ابو داؤد حفری کا نام عمر بن سعد ہے۔

٭ ٭

١٦٢٠۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ ثَنَا أَيُّوْبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَمِّهِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدٰى رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ بِرَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَعَمُّ أَبِي قِلَابَةَ هُوَ أَبُو الْمُهَلَّبِ وَاسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو وَيُقَالُ مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو وَأَبُوْ قِلَابَةَ اسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ الْجَرْمِيُّ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ لِلْإِمَامِ أَنْ يَّمُنَّ عَلٰى مَنْ شَاءَ مِنَ الْأُسَارٰى وَيَقْتُلَ مَنْ شَاءَ مِنْهُمْ وَيَفْدِيَ مَنْ شَاءَ وَاخْتَارَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الْقَتْلَ عَلَى الْفِدَاءِ وَقَالَ الْأَوْزَاعِيُّ بَلَغَنِيْ أَنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ مَنْسُوْخَةٌ قَوْلُهُ تَعَالٰى فَإِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَإِمَّا فِدَاءً نَسَخَتْهَا وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ هَنَّادٌ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قُلْتُ لِأَحْمَدَ إِذَا أُسِرَ الْأَسِيْرُ يُقْتَلُ أَوْ يُفَادٰى أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ إِنْ قَدَرُوْا أَنْ يُّفَادُوْا فَلَيْسَ بِهِ بَأْسٌ وَإِنْ قُتِلَ فَمَا أَعْلَمُ بِهِ بَأْسًا قَالَ إِسْحَاقُ الْإِثْخَانُ أَحَبُّ إِلَيَّ إِلَّا أَنْ يَّكُوْنَ مَعْرُوْفًا فَأَطْمَعُ بِهِ الْكَثِيْرَ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مسلمان قیدیوں کو ایک مشرک قیدی کے بدلے میں چھڑایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو قلابہ کے چچا ابو المہلب ہیں اور ان کا نام عبدالرحمن بن عمرو ہے۔ معاویہ بن عمرو بھی کہا جاتا ہے۔ ابو قلابہ کا نام عبداللہ بن زید جرمی ہے۔ اکثر صحابہ کرام اور دیگر اہل علم کا اس حدیث پر عمل ہے کہ امام کو اختیار ہے قیدیوں میں سے جس کو چاہے بطور احسان بغیر فدیہ لئے چھوڑ دے جس کو چاہے قتل کر دے اور جس سے چاہے فدیہ لے۔ بعض علماء نے فدیہ پر قتل کو ترجیح دی ہے۔ اوزاعی فرماتے ہیں مجھے خبر پہنچی ہے کہ یہ آیت منسوخ ہے "فاما منا بعد و اما فداء" اور "فاقتلوھم حیث ثقفتموھم" اس کی ناسخ ہے۔ ہناد نے بواسطہ ابن مبارک، اوزاعی سے ہمیں اس کی خبر دی۔ اسحاق بن منصور کہتے ہیں میں نے امام احمد سے پوچھا کفار قیدی ہو کر آئیں تو آپ کے نزدیک ان کو قتل کرنا بہتر ہے یا فدیہ لینا؟ فرمایا اگر وہ فدیہ دے سکتے ہیں تو اس میں کوئی حرج نہیں اور اگر قتل کیے جائیں تو میں اس میں بھی کوئی حرج نہیں سمجھتا۔ اسحاق فرماتے ہیں۔ خون بہانا مجھے زیادہ پسند ہے۔ بشرطیکہ اس میں عام دستور کی مخالفت نہ ہو مجھے اس میں زیادہ ثواب کی امید ہے۔

٭ ٭ ٭

بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ۔

عورتوں اور بچوں کو قتل کرنا

١٦٢١۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ امْرَأَةً وُجِدَتْ فِي بَعْضِ مَغَازِي رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْتُوْلَةً فَأَنْكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ وَنَهٰى عَنْ قَتْلِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض غزوات میں ایک مقتولہ عورت ملی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ناپسند فرمایا اور عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع فرمایا۔ اس باب

النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَرَبَاحٍ وَيُقَالُ رَبَاحُ بْنُ الرَّبِيعِ وَالْأَسْوَدِ بْنِ سَرِيعٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَالصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهُوا قَتْلَ النِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَرَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْبَيَاتِ وَقَتْلِ النِّسَاءِ فِيهِمْ وَالْوِلْدَانِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَرَخَّصَا فِي الْبَيَاتِ۔

میں حضرت بریدہ، رباح (رباح بن ربیع بھی کہا گیا ہے) اسود بن سریع، ابن عباس اور صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرام اور دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ ان کے نزدیک عورتوں اور بچوں کو قتل کرنا مکروہ ہے۔ سفیان ثوری اور امام شافعی رحمہما اللہ اسی کے قائل ہیں بعض علماء نے شبخون مارتے نیز عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے کی اجازت دی ہے۔ امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ اسی کے قائل ہیں یہ دونوں حضرات شبخون مارنے کی اجازت دیتے ہیں۔

۱۶۲۲۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ خَيْلَنَا أَوْطَئَتْ مِنْ نِسَاءِ الْمُشْرِكِينَ وَأَوْلَادِهِمْ قَالَ هُمْ مِنْ آبَائِهِمْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے گھوڑوں نے مشرکین کی عورتوں اور بچوں کو روند ڈالا ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ اپنے بڑوں کے تابع ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۱۶

کفار کو نہ جلانا

۱۶۲۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْثٍ فَقَالَ إِنْ وَجَدْتُمْ فُلَانًا وَفُلَانًا لِرَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ فَأَحْرِقُوهُمَا بِالنَّارِ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَرَدْنَا الْخُرُوجَ إِنِّي كُنْتُ أَمَرْتُكُمْ أَنْ تُحْرِقُوا فُلَانًا وَفُلَانًا بِالنَّارِ وَإِنَّ النَّارَ لَا يُعَذِّبُ بِهَا إِلَّا اللّٰهُ فَإِنْ وَجَدْتُمُوهُمَا فَاقْتُلُوهُمَا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَحَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيِّ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَدْ ذَكَرَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ بَيْنَ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ وَبَيْنَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَجُلًا فِي هٰذَا الْحَدِيثِ وَرَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ مِثْلَ رِوَايَةِ اللَّيْثِ وَحَدِيثُ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ أَشْبَهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک لشکر میں بھیجا اور دو قریشیوں کا نام لے کر فرمایا اگر فلاں فلاں کو پاؤ تو انہیں جلا دینا۔ پھر جب ہم نے جانے کا ارادہ کیا تو آپ نے فرمایا میں نے تمہیں فلاں فلاں کو جلانے کا حکم دیا تھا۔ لیکن آگ کے ساتھ صرف اللہ تعالیٰ ہی عذاب دیتا ہے لہٰذا اگر انہیں پاؤ تو قتل کر دینا۔ اس باب میں حضرت ابن عباس اور حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے (اور علماء کا اس پر عمل ہے) محمد بن اسحٰق فرماتے ہیں۔ اس حدیث میں سلیمان بن یسار اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے درمیان ایک اور شخص کا واسطہ ہے۔

دوسرے لوگوں نے بھی لیث کی روایت کی طرح روایت کیا ہے۔ لیث بن سعد کی روایت اشبہ

وَاَصَحُّ۔

اور اصح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغُلُوْلِ۔

١٦٢٤۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَهُوَ بَرِيْءٌ مِنَ الْكِبْرِ وَالْغُلُوْلِ وَالدَّيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ۔

١٦٢٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَارَقَ الرُّوْحُ الْجَسَدَ وَهُوَ بَرِيْءٌ مِنْ ثَلٰثٍ الْكَنْزِ وَالْغُلُوْلِ وَالدَّيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ هٰكَذَا قَالَ سَعِيْدٌ الْكَنْزِ وَقَالَ اَبُوْ عَوَانَةَ فِي حَدِيْثِهٖ الْكِبْرِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ مَعْدَانَ وَرِوَايَةُ سَعِيْدٍ اَصَحُّ۔

١٦٢٦۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سِمَاكٌ اَبُوْ زُمَيْلٍ الْحَنَفِيُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ ثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فُلَانًا قَدِ اسْتُشْهِدَ قَالَ كَلَّا قَدْ رَاَيْتُهٗ فِي النَّارِ بِعَبَاءَةٍ قَدْ غَلَّهَا قَالَ قُمْ يَا عُمَرُ فَنَادِ اِنَّهٗ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا الْمُؤْمِنُوْنَ ثَلٰثًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

مال غنیمت میں خیانت

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس حال میں مرے کہ وہ تکبر خیانت اور قرض سے پاک ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کی روح جسم سے اس حال میں جدا ہوئی کہ وہ تین چیزوں خزانہ، خیانت اور قرض سے پاک ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ سعید نے اسی طرح کنز (خزانہ) فرمایا اور ابو عوانہ نے اپنی روایت میں کبر (تکبر) کا لفظ نقل کیا اور معدان کا واسطہ بھی ذکر نہیں کیا۔ سعید کی روایت اصح ہے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہ! فلاں شخص شہید ہوا آپ نے فرمایا ہرگز نہیں میں نے اسے جہنم میں دیکھا ہے۔ کیونکہ اس نے مال غنیمت سے ایک چادر چرائی تھی۔ پھر فرمایا اے عمر! اٹھو اور تین مرتبہ اعلان کرو۔ جنت میں صرف ایماندار لوگ داخل ہوں گے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي خُرُوْجِ النِّسَاءِ فِي الْحَرْبِ

١٦٢٧۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُوْ بِاُمِّ سُلَيْمٍ وَنِسْوَةٍ مَعَهَا مِنَ الْاَنْصَارِ يَسْقِيْنَ الْمَاءَ وَيُدَاوِيْنَ الْجَرْحٰى وَفِي الْبَابِ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ وَهٰذَا

عورتوں کی جنگ میں شرکت

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ام سلیم اور چند دوسری انصار خواتین کو لڑائی میں ساتھ لے جاتے وہ پانی پلاتیں اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرتیں۔ اس باب میں حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن

حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

رہا ہے۔

بَابُ ١١٧ مَا جَاءَ فِي قَبُولِ هَدَايَا الْمُشْرِكِينَ۔

١٦٢٨۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ ثُوَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ كِسْرَى أَهْدَى لَهُ فَقَبِلَ وَأَنَّ الْمُلُوكَ أَهْدَوْا إِلَيْهِ فَقَبِلَ مِنْهُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَثُوَيْرٌ هُوَ ابْنُ أَبِي فَاخِتَةَ اسْمُهُ سَعِيدُ بْنُ عِلَاقَةَ وَثُوَيْرٌ يُكْنَى أَبَا جَهْمٍ۔

١٦٢٩۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ أَنَّهُ أَهْدَى لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً لَهُ أَوْ نَاقَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْلَمْتَ فَقَالَ لَا قَالَ فَإِنِّي نُهِيتُ عَنْ زَبْدِ الْمُشْرِكِينَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَمَعْنَى قَوْلِهِ إِنِّي نُهِيتُ عَنْ زَبْدِ الْمُشْرِكِينَ يَعْنِي هَدَايَاهُمْ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقْبَلُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ هَدَايَاهُمْ وَذُكِرَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ الْكَرَاهِيَةُ وَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُونَ هَذَا بَعْدَ مَا كَانَ يَقْبَلُ مِنْهُمْ ثُمَّ نَهَى عَنْ هَدَايَاهُمْ۔

مشرکین کے تحائف قبول کرنا

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسریٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تحائف بھیجے تو آپ نے قبول فرمائے دیگر بادشاہوں نے بھی آپ کے پاس تحائف بھیجے آپ نے انہیں بھی قبول فرمایا اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ثویر ابو فاختہ کے بیٹے ہیں ان کا نام سعید بن علاقہ ہے اور کنیت ابو جہم ہے۔

حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک اونٹنی بطور تحفہ بھیجی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اسلام لائے ہو؟ کہا نہیں فرمایا مجھے مشرکین کے تحائف قبول کرنے سے روکا گیا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ زبد المشرکین سے مشرکین کے تحائف مراد ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ مشرکین کے تحائف قبول فرمایا کرتے تھے۔

اس حدیث میں کراہیت مذکور ہے۔ ہو سکتا ہے یہ بعد کا واقعہ ہو پہلے آپ قبول فرماتے ہوں بعد میں منع کر دیا گیا ہو

* * *

بَابُ مَا جَاءَ فِي سَجْدَةِ الشُّكْرِ۔

١٦٣٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ثَنَا بَكَّارُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ أَمْرٌ فَسُرَّ بِهِ فَخَرَّ سَاجِدًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا

سجدۂ شکر

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک خبر آئی جس سے آپ خوش ہوئے تو آپ سجدے میں گر پڑے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق یعنی بکار بن

مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ بَكَّارِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ رَأَوْا سَجْدَةَ الشُّكْرِ۔

عبدالعزیز کی روایت سے جانتے ہیں۔ اکثر اہل علم کے نزدیک اسی پر عمل ہے کہ سجدۂ شکر جائز ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَمَانِ الْمَرْأَةِ وَالْعَبْدِ۔

عورت اور غلام کا کسی کو امان دینا

۱۶۳۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَكْثَمَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَرْأَةَ لَتَأْخُذُ لِلْقَوْمِ يَعْنِي تُجِيرُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عورت بھی اپنی قوم کی طرف سے پناہ دے سکتی ہے۔ اس باب میں حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے بھی روایت مذکور ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۶۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي مُرَّةَ مَوْلٰى عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ أَنَّهَا قَالَتْ أَجَرْتُ رَجُلَيْنِ مِنْ أَحْمَائِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَّنَّا مَنْ أَمَّنْتِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَجَازُوا أَمَانَ الْمَرْأَةِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ أَجَازَا أَمَانَ الْمَرْأَةِ وَالْعَبْدِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ أَجَازَ أَمَانَ الْعَبْدِ وَأَبُو مُرَّةَ مَوْلٰى عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَيُقَالُ لَهُ أَيْضًا مَوْلٰى أُمِّ هَانِئٍ وَاسْمُهُ يَزِيدُ وَرُوِيَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَسْعٰى بِهَا أَدْنَاهُمْ وَمَعْنٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ مَنْ أَعْطَى الْأَمَانَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَهُوَ جَائِزٌ عَلٰى كُلِّهِمْ۔

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں میں نے اپنے خاوند کے دو رشتہ دار مردوں کو پناہ دی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو تم نے پناہ دی ہم نے بھی پناہ دی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس پر اہل علم کا عمل ہے کہ انہوں نے عورت کے کسی کو پناہ دینے کو جائز قرار دیا ہے۔ امام احمد اور اسحٰق اسی کے قائل ہیں کہ عورت اور غلام کا پناہ دینا درست ہے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے غلام کا پناہ دینا جائز رکھا ہے۔ ابومرہ عقیل بن ابی طالب کے مولیٰ ہیں انہیں ام ہانی کا مولیٰ بھی کہا جاتا ہے ان کا نام یزید ہے حضرت علی بن ابی طالب اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں کا ذمہ ایک ہے ان میں سے ادنیٰ بھی پناہ دے سکتا ہے۔ اہل علم کے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں میں سے کسی ایک کا پناہ دینا سب کی طرف سے جائز ہے۔ (امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک شرط یہ ہے کہ پناہ دینے والا جنگ میں شریک ہو۔ مترجم)

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغَدْرِ۔

عہد شکنی

۱۶۳۳۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ

سلیم بن عامر فرماتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ اور رومیوں کے

إِنَّا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الْفَيْضِ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ كَانَ بَيْنَ مُعَاوِيَةَ وَبَيْنَ أَهْلِ الرُّومِ عَهْدٌ وَكَانَ يَسِيرُ فِي بِلَادِهِمْ حَتَّى إِذَا انْقَضَى الْعَهْدُ أَغَارَ عَلَيْهِمْ فَإِذَا رَجُلٌ عَلَى دَابَّةٍ أَوْ عَلَى فَرَسٍ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَفَاءٌ لَا غَدْرٌ وَإِذَا هُوَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ فَسَأَلَهُ مُعَاوِيَةُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ فَلَا يَحُلَّنَّ عَهْدًا وَلَا يَشُدَّنَّهُ حَتَّى يَمْضِيَ أَمَدُهُ أَوْ يَنْبِذَ إِلَيْهِمْ عَلَى سَوَاءٍ قَالَ فَرَجَعَ مُعَاوِيَةُ بِالنَّاسِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

درمیان ایک معاہدہ تھا حضرت امیر معاویہ ان کے شہروں کی طرف تشریف لے گئے۔ تاکہ جب معاہدہ ختم ہو تو ان پر غارت گری کریں۔ اچانک ایک آدمی کو چوپائے یا گھوڑے پر دیکھا وہ کہہ رہا تھا۔ اللہ اکبر عہد پورا کرو عہد شکنی نہ کرو دیکھا گیا کہ یہ شخص عمرو بن عبسہ ہیں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جس کا کسی قوم سے معاہدہ ہو تو وہ اس معاہدہ کو نہ توڑے اور نہ اس میں تبدیلی کرے یہاں تک کہ اس کی مدت ختم ہو جائے یا وہ برابری کی بنیاد پر ان کی طرف پھینک دے فرماتے ہیں یہ سن کر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ لوگوں کو لیکر واپس لوٹ گئے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءً يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

قیامت کے دن عہد شکن کا جھنڈا الگ ہوگا

۱۶۳۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنِي صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْغَادِرَ يُنْصَبُ لَهُ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَنَسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا قیامت کے دن عہد شکن کے لیے ایک جھنڈا نصب کیا جائے گا۔ اس باب میں حضرت علی، عبداللہ بن مسعود، ابو سعید خدری اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي النُّزُولِ عَلَى الْحُكْمِ۔

ثالث کے حکم پر راضی ہونا

۱۶۳۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ رُمِيَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَطَعُوا أَكْحَلَهُ أَوْ أَبْجَلَهُ فَحَسَمَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّارِ فَانْتَفَخَتْ يَدُهُ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ قَالَ اللَّهُمَّ لَا تُخْرِجْ نَفْسِي حَتَّى تُقِرَّ عَيْنِي مِنْ بَنِي قُرَيْظَةَ فَاسْتَمْسَكَ عِرْقُهُ فَمَا قَطَرَ قَطْرَةً حَتَّى نَزَلُوا عَلَى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَحَكَمَ أَنْ يُقْتَلَ رِجَالُهُمْ وَيُسْتَحْيَى نِسَاؤُهُمْ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ احزاب کے دن حضرت سعد بن معاذ کے تیر لگا تو لوگوں نے (خون روکنے کیلئے) بازو کے درمیان سے رگ کاٹ دی رسول اکرم نے اسے آگ سے داغ دیا لیکن ہاتھ پھول گیا تو آپ نے چھوڑ دیا اور پھر خون جاری ہو گیا آپ نے دوبارہ داغا تو پھر پھول گیا یہ دیکھ کر حضرت سعد نے دعا مانگی یا اللہ جب تک بنو قریظہ سے میری آنکھیں ٹھنڈی نہ ہو جائیں میری جان نہ نکال اس پر رگ کا خون ختم ہو گیا اور اس سے ایک قطرہ بھی نہ ٹپکا یہاں تک کہ وہ (بنو قریظہ) حضرت سعد بن معاذ کے فیصلے پر راضی ہو گئے آپ نے ان کی طرف ایک آدمی بھیجا انہوں نے فیصلہ کیا کہ بنو قریظہ کے تمام مرد مارے جائیں اور عورتیں زندہ چھوڑی جائیں تاکہ مسلمان

اُسْتُشْهِدَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَبْتَ حُكْمَ اللّٰهِ فِيهِمْ وَكَانُوا أَرْبَعَ مِائَةٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قَتْلِهِمْ انْفَتَقَ عِرْقُهُ فَمَاتَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَعَطِيَّةَ الْقُرَظِيِّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

ان سے مدد حاصل کریں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انکے بارے میں تمہارا حکم اللہ کے فیصلے کے مطابق ہے وہ چار سو تھے جب انکے قتل سے فارغ ہوئے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی رگ پھر کھل گئی اور انکا وصال ہو گیا اس باب میں حضرت ابوسعید و عطیہ قرظی سے روایات مذکور ہیں۔

۱۶۳۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْتُلُوا شُيُوخَ الْمُشْرِكِينَ وَاسْتَحْيُوا شَرْخَهُمْ وَالشَّرْخُ الْغِلْمَانُ الَّذِينَ لَمْ يُنْبِتُوا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَرَوَاهُ حَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ عَنْ قَتَادَةَ نَحْوَهُ۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مشرکین کے بوڑھوں کو قتل کر دو اور نابالغ بچوں کو زندہ رہنے دو۔ بچے وہ ہیں جن کے زیر ناف بال نہ آئے ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حجاج بن ارطاۃ نے قتادہ سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔

۱۶۳۷۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَطِيَّةَ الْقُرَظِيِّ قَالَ عُرِضْنَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قُرَيْظَةَ فَكَانَ مَنْ أَنْبَتَ قُتِلَ وَمَنْ لَمْ يُنْبِتْ خُلِّيَ سَبِيلُهُ فَكُنْتُ مِمَّنْ لَمْ يُنْبِتْ فَخُلِّيَ سَبِيلِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُمْ يَرَوْنَ الْإِنْبَاتَ بُلُوغًا إِنْ لَمْ يُعْرَفْ احْتِلَامُهُ وَلَا سِنُّهُ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَقَ۔

حضرت عطیہ قرظی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں قریظہ کے دن ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیے گئے تو جس کے زیر ناف بال اُگے تھے اسے قتل کر دیا گیا اور جس کے نہیں اگے تھے اسے چھوڑ دیا میں ان میں سے تھا جن کے بال نہیں اُگے تھے چنانچہ مجھے بھی چھوڑ دیا گیا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور بعض علماء کا اس پر عمل ہے کہ اگر احتلام اور عمر کا پتہ نہ چلے تو بالوں کا اُگنا علامت بلوغ ہے امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ اسی کے قائل ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحِلْفِ

قسم کا پورا کرنا

۱۶۳۸۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي خُطْبَتِهِ أَوْفُوا بِحِلْفِ الْجَاهِلِيَّةِ فَإِنَّهُ لَا يَزِيدُهُ يَعْنِي الْإِسْلَامَ إِلَّا شِدَّةً وَلَا تُحْدِثُوا حِلْفًا فِي الْإِسْلَامِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَجُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَقَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا جاہلیت کے معاہدے پورے کرو کیونکہ اسلام اسے اور مضبوط کرتا ہے لیکن اسلام میں آنے کے بعد کوئی نیا معاہدہ نہ کرو اس باب میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، ام سلمہ، جبیر بن مطعم، ابوہریرہ، ابن عباس اور قیس بن عاصم رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ فِي اَخْذِ الْجِزْيَةِ مِنَ الْمَجُوسِ

۱۶۳۹۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ بَجَالَةَ بْنِ عَبْدَةَ قَالَ كُنْتُ كَاتِبًا لِجَزْءِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَلٰى مَنَاذِرَ فَجَاءَنَا كِتَابُ عُمَرَ اُنْظُرْ مَجُوْسَ مَنْ قِبَلَكَ فَخُذْ مِنْهُمُ الْجِزْيَةَ فَاِنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ اَخْبَرَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنْ مَجُوْسِ هَجَرَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

۱۶۴۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ بَجَالَةَ اَنَّ عُمَرَ كَانَ لَا يَاْخُذُ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوْسِ حَتّٰى اَخْبَرَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنْ مَجُوْسِ هَجَرَ وَفِي الْحَدِيْثِ كَلَامٌ اَكْثَرُ مِنْ هٰذَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

مجوس سے جزیہ لینا

حضرت بجالہ بن عبدہ کہتے ہیں مقام مناذر میں جزء بن معاویہ کا منشی تھا کہ ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط آیا کہ دیکھو تمہارے پاس جو مجوسی ہیں ان سے جزیہ لو کیونکہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام ہجر کے مجوسیوں سے جزیہ لیا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت بجالہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجوس سے جزیہ نہیں لیتے تھے۔ یہاں تک کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجر کے مجوس سے جزیہ لیا ہے۔ اس حدیث میں اس سے زیادہ تفصیل ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ مَا يَحِلُّ مِنْ اَمْوَالِ اَهْلِ الذِّمَّةِ۔

۱۶۴۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَمُرُّ بِقَوْمٍ فَلَا هُمْ يُضَيِّفُوْنَا وَلَا هُمْ يُؤَدُّوْنَ مَا لَنَا عَلَيْهِمْ مِنَ الْحَقِّ وَلَا نَحْنُ نَاْخُذُ مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ اَبَوْا اِلَّا اَنْ تَاْخُذُوْا كَرْهًا فَخُذُوْا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ اَيْضًا وَاِنَّمَا مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَخْرُجُوْنَ فِي الْغَزْوِ فَيَمُرُّوْنَ بِقَوْمٍ وَلَا يَجِدُوْنَ مِنَ الطَّعَامِ مَا يَشْتَرُوْنَ بِالثَّمَنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ اَبَوْا اَنْ يَبِيْعُوْا اِلَّا اَنْ تَاْخُذُوْا كَرْهًا فَخُذُوْا

ذمیوں کے مال سے کس قدر لینا جائز ہے

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ! ہم ایک قوم کے پاس سے گزرتے ہیں تو وہ ہماری مہمان نوازی نہیں کرتے اور نہ وہ ہمارا مالی حق ادا کرتے ہیں اور نہ ہی ہم ان سے لیتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ دینے سے انکار کریں تو زبردستی لے لو۔ یہ حدیث حسن ہے۔ لیث بن سعد نے بھی اسے یزید بن حبیب سے روایت کیا ہے۔ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ وہ لڑائی کے لیے جاتے تھے تو بعض اوقات ایسی قوم کے پاس سے گزرتے جن سے کھانے پینے کی چیزیں نہ خرید سکتے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ زبردستی کے بغیر بیچنے پر راضی نہ ہوں تو زبردستی لے لو۔ بعض احادیث میں اس کی تفسیر اسی طرح مروی ہے

هٰكَذَا رُوِيَ فِي بَعْضِ الْحَدِيثِ مُفَسَّرًا وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ بِنَحْوِ هٰذَا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے کہ وہ بھی اسی طرح کا حکم دیتے تھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْهِجْرَةِ۔

۱۶۲۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ ثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ثَنَا مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُبْشِيٍّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ نَحْوَ هٰذَا۔

ہجرت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا۔ فتح مکہ کے بعد مکہ سے ہجرت نہیں ہاں جہاد اور نیت باقی ہے جب تمہیں جہاد کی طرف بلایا جائے تو نکل پڑو۔ اس باب میں حضرت ابو سعید، عبد اللہ بن عمرو اور عبد اللہ بن حبشی رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

سفیان ثوری نے منصور بن معتمر سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي بَيْعَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۶۲۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ قَالَ جَابِرٌ بَايَعْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَنْ لَا نَفِرَّ وَلَمْ نُبَايِعْهُ عَلَى الْمَوْتِ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ وَابْنِ عُمَرَ وَعُبَادَةَ وَجَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ أَبُو سَلَمَةَ۔

بیعت نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے اس قول لقد رضی اللہ الخ کے متعلق مروی ہے فرماتے ہیں ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ بھاگنے پر بیعت کی تھی موت پر بیعت نہیں کی تھی۔ اس باب میں حضرت سلمہ بن اکوع، ابن عمر، عبادہ اور جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ بواسطہ عیسیٰ بن یونس اوزاعی یحییٰ بن ابی کثیر سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا الخ۔ اس میں ابو سلمہ کا واسطہ مذکور نہیں۔

۱۶۲۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ بَايَعْتُمْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٭ ٭ ٭

حضرت یزید بن ابو عبید کہتے ہیں میں نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے پوچھا تم نے حدیبیہ کے دن کس بات پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی تھی؟ انہوں نے

يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قَالَ عَلَى الْمَوْتِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۱۴۴۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نُبَايِعُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فَيَقُولُ لَنَا فِيمَا اسْتَطَعْتُمْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۱۴۴۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمْ نُبَايِعْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَوْتِ إِنَّمَا بَايَعْنَاهُ عَلَى أَنْ لَا نَفِرَّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَمَعْنَى كِلَا الْحَدِيثَيْنِ صَحِيحٌ قَدْ بَايَعَهُ قَوْمٌ مِنْ أَصْحَابِهِ عَلَى الْمَوْتِ وَإِنَّمَا قَالُوا لَا نَزَالُ بَيْنَ يَدَيْكَ مَا لَمْ نُقْتَلْ وَبَايَعَهُ آخَرُونَ فَقَالُوا لَا نَفِرُّ۔

فرمایا موت پر۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد سننے اور ماننے پر آپ کی بیعت کیا کرتے تھے آپ ہم سے فرماتے جس قدر تم طاقت رکھتے ہو (اطاعت کرو) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر موت کی بیعت نہیں کی تھی بلکہ نہ بھاگنے کی بیعت کی تھی یہ حدیث حسن صحیح ہے دونوں حدیثوں کا مطلب صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرام نے موت پر بیعت کی اور انہوں نے عرض کیا ہم مرتے دم تک آپ کے سامنے رہیں گے۔ اور دوسروں نے بیعت کرتے ہوئے عرض کیا ہم نہیں بھاگیں گے۔

بَابُ فِي نَكْثِ الْبَيْعَةِ۔

۱۴۴۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ نَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ رَجُلٌ بَايَعَ إِمَامًا فَإِنْ أَعْطَاهُ وَفَى لَهُ وَإِنْ لَمْ يُعْطِهِ لَمْ يَفِ لَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

بیعت توڑنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تین (قسم کے) آدمیوں سے کلام نہیں فرمائے گا اور نہ انہیں پاک فرمائے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ ان میں سے ایک آدمی وہ ہے جس نے امام کے ہاتھ پر بیعت کی اگر اس نے کچھ دیا تو بیعت پوری کی ورنہ چھوڑ دی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِي بَيْعَةِ الْعَبْدِ۔

۱۴۴۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ جَاءَ عَبْدٌ فَبَايَعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَلَا يَشْعُرُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ عَبْدٌ فَجَاءَ سَيِّدُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعْنِيهِ فَاشْتَرَاهُ بِعَبْدَيْنِ أَسْوَدَيْنِ وَلَمْ يُبَايِعْ أَحَدًا بَعْدُ حَتَّى يَسْأَلَهُ أَعَبْدٌ هُوَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ

غلام کی بیعت

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک غلام آیا اور اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر ہجرت کی بیعت کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا غلام ہونا معلوم نہ تھا جب اس کا آقا آیا تو آپ نے فرمایا اسے مجھ پر بیچ دو۔ چنانچہ آپ نے دو سیاہ غلاموں کے بدلے اسے خرید لیا اس کے بعد آپ اس وقت تک بیعت نہ فرماتے جب تک یہ نہ پوچھ لیتے کہ کیا وہ غلام تو نہیں۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے حدیث جابر

حَدِیْثِ اَبِی الزُّبَیْرِ۔

حسن غریب صحیح ہے ہم اسے صرف ابوالزبیر کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ بَیْعَةِ النِّسَاءِ۔

۱۶۴۹۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ سَمِعَ اُمَیْمَةَ بِنْتَ رُقَیْقَةَ تَقُوْلُ بَایَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ نِسْوَةٍ فَقَالَ لَنَا فِیْمَا اسْتَطَعْتُنَّ وَاَطَقْتُنَّ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَرْحَمُ بِنَا مِنَّا بِاَنْفُسِنَا فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَایِعْنَا قَالَ سُفْیَانُ تَعْنِیْ صَافِحْنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا قَوْلِیْ لِمِائَةِ امْرَأَةٍ کَقَوْلِیْ لِامْرَأَةٍ وَّاحِدَةٍ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَسْمَاءَ بِنْتِ یَزِیْدَ وَهٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ وَرَوٰی سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ وَمَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَغَیْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ نَحْوَهٗ۔

عورتوں کی بیعت

حضرت امیمہ بنت رقیقہ فرماتی ہیں میں نے چند عورتوں کے ہمراہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔ آپ نے فرمایا، جتنے عمل کی تم طاقت اور قدرت رکھو۔ میں نے عرض کیا۔ اللہ اور اس کا رسول ہمارے نفسوں سے بھی زیادہ مہربان ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمیں بیعت کیجیے۔ سفیان کہتے ہیں۔ ان کا مطلب یہ تھا کہ ہم سے مصافحہ کیجیے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک سو عورتوں سے بھی میری بات وہی ہے جو ایک عورت سے ہے۔ اس باب میں حضرت عائشہ، عبداللہ بن عمرو اور اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اسے صرف محمد بن منکدر کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ سفیان ثوری، مالک بن انس اور کئی دوسرے حضرات نے محمد بن منکدر سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ عِدَّةِ اَصْحَابِ بَدْرٍ۔

۱۶۵۰۔ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الْکُوْفِیُّ ثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ عَیَّاشٍ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ کُنَّا نَتَحَدَّثُ اَنَّ اَصْحَابَ بَدْرٍ یَوْمَ بَدْرٍ کَعِدَّةِ اَصْحَابِ طَالُوْتَ ثَلٰثَ مِائَةٍ وَّثَلٰثَةَ عَشَرَ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ الثَّوْرِیُّ وَغَیْرُهٗ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ۔

اصحاب بدر کی تعداد

حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ہم آپس میں گفتگو کیا کرتے تھے کہ بدر کے دن اصحاب بدر اصحاب طالوت کی طرح تین سو تیرہ تھے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے سفیان ثوری وغیرہ نے اسے ابو اسحٰق سے روایت کیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِی الْخُمُسِ۔

۱۶۵۱۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِیُّ عَنْ اَبِیْ جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِوَفْدِ عَبْدِ الْقَیْسِ اٰمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوْا خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ وَفِی الْحَدِیْثِ قِصَّةٌ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

خمس (پانچواں حصہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالقیس کے وفد سے فرمایا میں تمہیں مال غنیمت سے پانچواں حصہ ادا کرنے کا حکم دیتا ہوں۔ اس حدیث میں قصہ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ قتیبہ نے بواسطہ

حدثنا قتيبة ثنا حماد بن زيد عن أبي جهضم عن ابن عباس نحوه۔

باب ما جاء في كراهية النهبة۔

۱۵۵۲۔ حدثنا هناد ثنا أبو الأحوص عن سعيد بن مسروق عن عباية بن رفاعة عن أبيه عن جده رافع قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر فتقدم سرعان الناس فتعجلوا من الغنائم فاطبخوا ورسول الله صلى الله عليه وسلم في أخرى الناس فمر بالقدور فأمر بها فأكفئت ثم قسم بينهم فعدل بعيرا بعشر شياه وروى سفيان الثوري عن أبيه عن عباية عن جده رافع بن خديج ولم يذكر فيه عن أبيه۔

۱۵۵۳۔ حدثنا بذلك محمود بن غيلان ثنا وكيع عن سفيان وهذا أصح وعباية بن رفاعة سمع من جده رافع بن خديج وفي الباب عن ثعلبة بن الحكم وأنس وأبي ريحانة وأبي الدرداء وعبد الرحمن بن سمرة وزيد بن خالد وجابر وأبي هريرة وأبي أيوب۔

۱۵۵۴۔ حدثنا محمود بن غيلان ثنا عبد الرزاق عن معمر عن ثابت عن أنس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من انتهب فليس منا هذا حديث حسن صحيح غريب من حديث أنس۔

باب ما جاء في التسليم على أهل الكتاب

۱۵۵۵۔ حدثنا قتيبة ثنا عبد العزيز بن محمد عن سهيل بن أبي صالح عن أبيه عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تبدؤا اليهود والنصارى بالسلام وإذا لقيتم أحدهم في الطريق

حماد بن زید اور ابوجہضم، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔

تقسیم سے پہلے مال غنیمت لینا

حضرت رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کچھ جلد باز لوگ آگے بڑھے اور انہوں نے مال غنیمت لینے میں جلدی کی اور گوشت پکایا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پچھلے لوگوں میں تھے۔ آپ ہنڈیاں کے پاس سے گزرے تو ان کے الٹا دینے کا حکم دیا پھر وہ الٹا دی گئیں پھر ان کے درمیان تقسیم فرمایا اور ایک اونٹ کو دس بکریوں کے برابر قرار دیا سفیان ثوری نے بواسطہ والد اور عبایہ، رافع بن خدیج سے روایت کیا لیکن درمیان میں عبایہ کے والد کا واسطہ ذکر نہیں کیا۔

محمود بن غیلان نے بواسطہ وکیع، سفیان سے ہمیں اس کی خبر دی اور یہ اصح ہے۔ عبایہ بن رفاعہ نے اپنے دادا رافع بن خدیج سے روایت کیا۔ اس باب میں حضرت ثعلبہ بن حکم، انس، ابوریحانہ، ابودرداء، عبدالرحمن بن سمرہ، زید بن خالد، جابر، ابوہریرہ اور ابوایوب رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے تقسیم سے قبل مال غنیمت لیا وہ ہم میں سے نہیں۔ یہ حدیث حضرت انس کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

اہل کتاب کو سلام کرنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود و نصاریٰ کو سلام کرنے میں ابتداء نہ کرو۔ جب تم ان میں سے کسی کو راستے میں ملو تو اسے تنگ راستے پر چلنے پر مجبور کر دو۔

فَاضْطَرُّوهُمْ إِلَى أَضْيَقِهِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَنَسٍ وَأَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ صَاحِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَمَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ لَا تَبْدَءُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِنَّمَا مَعْنَى الْكَرَاهِيَةِ لِأَنَّهُ يَكُونُ تَعْظِيمًا لَهُمْ وَإِنَّمَا أُمِرَ الْمُسْلِمُونَ بِتَذْلِيلِهِمْ وَكَذَلِكَ إِذَا لَقِيَ أَحَدُهُمْ فِي الطَّرِيقِ فَلَا يَتْرُكُ الطَّرِيقَ عَلَيْهِ لِأَنَّ فِيهِ تَعْظِيمًا لَهُمْ۔

اس باب میں حضرت ابن عمر، انس، ابو بصرہ غفاری (صحابی رسول علیہ السلام) سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اس حدیث کا مطلب بعض علماء نے یہ بیان فرمایا ہے کہ کراہت کی وجہ ان کی تعظیم ہے۔ اور مسلمانوں کو ان کی تذلیل کا حکم دیا گیا ہے اسی طرح اگر ان میں سے کسی سے راستے میں ملاقات ہو تو اس کے لیے راستہ نہ چھوڑا جائے کیونکہ اس میں ان کی تعظیم ہے۔

* * *

۱۶۵۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْيَهُودَ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَحَدُهُمْ فَإِنَّمَا يَقُولُ السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقُلْ عَلَيْكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی یہودی تمہیں سلام کرتا ہے تو وہ "السام علیکم" (تم پر موت ہو) کہتا ہے۔ تو اس کے جواب میں (صرف) "علیک" (تجھ پر ہو) کہا کرو۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْمُقَامِ بَيْنَ أَظْهُرِ الْمُشْرِكِينَ۔

مشرکین کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا

۱۶۵۷۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَرِيَّةً إِلَى خَثْعَمٍ فَاعْتَصَمَ نَاسٌ بِالسُّجُودِ فَأَسْرَعَ فِيهِمُ الْقَتْلَ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ لَهُمْ بِنِصْفِ الْعَقْلِ وَقَالَ أَنَا بَرِيءٌ مِنْ كُلِّ مُسْلِمٍ يُقِيمُ بَيْنَ أَظْهُرِ الْمُشْرِكِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلِمَ قَالَ لَا تَرَايَا نَارَاهُمَا۔

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خثعم کی طرف ایک چھوٹا سا لشکر بھیجا تو لوگوں نے سجدوں کے ذریعے پناہ ڈھونڈی لیکن لشکر نے ان کے قتل میں جلدی کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی تو آپ نے انہیں نصف دیت دینے کا حکم فرمایا اور فرمایا میں ہر اس مسلمان سے بری ہوں جو مشرکین کے درمیان مقیم ہے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیوں بیزار ہیں؟ فرمایا تاکہ وہ مشرکین کی مشابہت نہ اختیار کریں۔

۱۶۵۸۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا عَبْدَةُ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ جَرِيرٍ وَهَذَا أَصَحُّ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَمُرَةَ وَأَكْثَرُ أَصْحَابِ إِسْمَعِيلَ قَالُوا عَنْ إِسْمَعِيلَ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

ہناد نے بواسطہ عبدہ، اسماعیل بن ابی خالد، قیس بن ابی حازم سے ابو معاویہ کی حدیث کی طرح روایت کیا اس میں جریر کا ذکر نہیں کیا گیا ہے اس باب میں حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ اکثر اصحاب اسماعیل نے اسماعیل از قیس بن ابی حازم کا ذکر کیا لیکن جریر کا واسطہ ذکر نہیں کیا حماد بن سلمہ نے

وسلم بعث سرية ولم يذكروا فيه عن جرير وروى حماد بن سلمة عن الحجاج بن أرطاة عن إسماعيل بن أبي خالد عن قيس عن جرير مثل حديث أبي معاوية وسمعت محمدا يقول الصحيح حديث قيس عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسل وروى سمرة بن جندب عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تساكنوا المشركين ولا تجامعوهم فمن ساكنهم أو جامعهم فهو مثلهم۔

بواسطہ حجاج بن ارطاۃ، اسماعیل بن ابی خالد اور قیس، جریر سے ابومعاویہ کی روایت کی طرح نقل کی۔ میں نے (امام ترمذی) نے امام بخاری علیہ الرحمۃ سے سنا فرماتے تھے صحیح یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قیس کی روایت مرسل ہے۔ سمرہ بن جندب نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا آپ نے فرمایا مشرکین کے ساتھ رہائش نہ رکھو اور نہ ان کے ساتھ مجلس رکھو پس جو شخص ان کے ساتھ مقیم رہا یا انکی مجلس اختیار کی وہ انکی مثل ہے۔

باب ما جاء في إخراج اليهود والنصارى من جزيرة العرب۔

جزیرہ عرب سے یہود و نصاریٰ کا اخراج

۱۶۵۹۔ حدثنا الحسن بن علي الخلال نا أبو عاصم وعبد الرزاق قالا نا ابن جريج نا أبو الزبير أنه سمع جابر بن عبد الله يقول أخبرني عمر بن الخطاب أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لأخرجن اليهود والنصارى من جزيرة العرب فلا أترك فيها إلا مسلما هذا حديث حسن صحيح۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا۔ میں یہود و نصاریٰ کو جزیرۂ عرب سے ضرور نکالوں گا اور اس میں صرف مسلمانوں کو رہنے دوں گا۔

۱۶۶۰۔ حدثنا موسى بن عبد الرحمن الكندي نا زيد بن حباب نا سفيان الثوري عن أبي الزبير عن جابر عن عمر بن الخطاب أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لئن عشت إن شاء الله لأخرجن اليهود والنصارى من جزيرة العرب۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انشاء اللہ اگر میں (ظاہری زندگی سے) زندہ رہا۔ (ورنہ تو آپ آج بھی زندہ ہیں) تو یہود و نصاریٰ کو جزیرۂ عرب سے نکال دوں گا۔

باب ما جاء في تركة النبي صلى الله عليه وسلم

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ترکہ

۱۶۶۱۔ حدثنا محمد بن المثنى نا أبو الوليد نا حماد بن سلمة عن محمد بن عمرو عن أبي سلمة عن أبي هريرة قال جاءت فاطمة إلى أبي بكر فقالت من يرثك قال أهلي وولدي قالت فما لي لا أرث أبي فقال أبو بكر سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا نورث

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں تشریف لائیں اور پوچھا آپکا وارث کون ہوگا۔ آپ نے فرمایا میرے گھر والے اور بچے۔ خاتون جنت نے فرمایا تو میں کیوں اپنے والد کی وارث نہیں ہوں؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے

يَعُوْلُهٗ وَأُنْفِقُ عَلٰى مَنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدٍ وَعَائِشَةَ حَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ إِنَّمَا أَسْنَدَهٗ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَعَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(انبیاء کی) وراثت نہیں ہوتی لیکن میں ان کو نفقہ دوں گا جن کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دیا کرتے تھے اور میں ان پر خرچ کروں گا جن پر آپ خرچ کیا کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت عمر، طلحہ، زبیر، عبدالرحمن بن عوف، سعد اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابوہریرہ حسن اس طریق سے غریب ہے۔ حماد بن سلمہ اور عبدالوہاب بن عطاء نے اسے بواسطہ محمد بن عمرو اور ابوسلمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مسند بیان کیا ہے۔ یہ حدیث بواسطہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مختلف طرق سے مروی ہے۔

۱۶۶۲۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَدَخَلَ عَلَيْهِ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَسَعْدُ بْنُ أَبِيْ وَقَّاصٍ ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَخْتَصِمَانِ فَقَالَ عُمَرُ لَهُمْ أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِيْ بِإِذْنِهٖ تَقُوْمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ أَتَعْلَمُوْنَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ عُمَرُ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ أَنَا وَلِيُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتَ أَنْتَ وَهٰذَا إِلٰى أَبِيْ بَكْرٍ تَطْلُبُ أَنْتَ مِيْرَاثَكَ مِنِ ابْنِ أَخِيْكَ وَيَطْلُبُ هٰذَا مِيْرَاثَ امْرَأَتِهٖ مِنْ أَبِيْهَا فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ إِنَّهٗ صَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ طَوِيْلَةٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ۔

حضرت مالک بن اوس بن حدثان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت عثمان بن عفان، زبیر بن عوام، عبدالرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم بھی تشریف لائے پھر حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما باہم جھگڑتے ہوئے تشریف لائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ میں اس خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں کیا تم جانتے ہو کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہماری کوئی وراثت نہیں ہوتی ہم جو کچھ چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا ہم جانتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ولی ہوں۔ تم اور یہ (حضرت عباس اور حضرت علی) دونوں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تم اپنے بھتیجے کا ترکہ مانگنے لگے اور یہ اپنی زوجہ کے والد کا ترکہ مانگتے تھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے ہماری کوئی وراثت نہیں ہم جو کچھ چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہے اللہ جانتا ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سچے نیکوکار راہ ہدایت پر چلنے والے اور حق کے تابع تھے۔ اس حدیث میں طویل قصہ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح حضرت مالک بن انس کی روایت سے غریب ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ إِنَّ هٰذِهٖ لَا تُغْزٰى بَعْدَ الْيَوْمِ۔

فتح مکہ کے دن اعلان مکہ

۱۶۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ

حضرت حارث بن مالک بن برصاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے

حدثنا زكريا بن ابي زائدة عن الشعبي عن الحارث بن مالك بن البرصاء قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يوم فتح مكة يقول لا تغزى هذه بعد اليوم الى يوم القيامة وفي الباب عن ابن عباس وسليمان بن صرد ومطيع هذا حديث حسن صحيح وهو حديث زكريا بن ابي زائدة عن الشعبي لا نعرفه الا من حديثه۔

فتح مکہ کے روز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا آج کے بعد قیامت تک مکہ پر جہاد نہیں ہوگا۔ اس باب میں حضرت ابن عباس، سلیمان بن صرد اور مطیع رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ذکر ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور یہ زکریا بن ابی زائدہ کی روایت ہے وہ شعبی سے روایت کرتے ہیں۔ ہم اسے زکریا کی روایت سے ہی پہچانتے ہیں۔

باب ما جاء في الساعة التي يستحب فيها القتال۔

لڑائی کے مستحب اوقات

۱۶۶۴۔ حدثنا محمد بن بشار ثنا معاذ بن هشام قال حدثني ابي عن قتادة عن النعمان بن مقرن قال غزوت مع النبي صلى الله عليه وسلم فكان اذا طلع الفجر امسك حتى تطلع الشمس فاذا طلعت قاتل فاذا انتصف النهار امسك حتى تزول الشمس فاذا زالت الشمس قاتل حتى العصر ثم امسك حتى يصلي العصر ثم يقاتل قال وكان يقال عند ذلك تهيج رياح النصر ويدعو المؤمنون لجيوشهم في صلاتهم وقد روي هذا الحديث عن النعمان بن مقرن باسناد اوصل من هذا وقتادة لم يدرك النعمان بن مقرن مات النعمان في خلافة عمر بن الخطاب۔

حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد میں شریک ہوا جب صبح طلوع ہوتی تو آپ سورج طلوع ہونے تک ٹھہر جاتے، طلوع آفتاب کے بعد لڑائی لڑتے رہتے پھر رک جاتے۔ سورج کے ڈھلنے پر عصر تک لڑتے پھر رک جاتے نماز عصر کے بعد پھر لڑتے اور کہا جاتا اس وقت مدد کی ہوائیں چلتی ہیں اور مسلمان نمازوں میں اپنے لشکروں کی کامیابی کی دعائیں مانگتے تھے۔ نعمان بن مقرن سے یہ حدیث اس سند سے زیادہ متصل سند کے ساتھ بھی مروی ہے۔ قتادہ نے نعمان بن مقرن کا زمانہ نہیں پایا۔ نعمان کا خلافت عمر میں انتقال ہو چکا تھا۔

۱۶۶۵۔ حدثنا الحسن بن علي الخلال ثنا عفان بن مسلم والحجاج بن منهال قالا ثنا حماد بن سلمة ثنا ابو عمران الجوني عن علقمة بن عبد الله المزني عن معقل بن يسار ان عمر بن الخطاب بعث النعمان بن مقرن الى الهرمزان فذكر الحديث بطوله فقال النعمان بن مقرن شهدت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فكان اذا لم يقاتل اول النهار انتظر حتى تزول الشمس وتهب الرياح وينزل النصر هذا حديث حسن صحيح وعلقمة بن عبد الله هو اخو بكر بن

حضرت معقل بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نعمان بن مقرن کو ہرمزان کی طرف بھیجا اور طویل حدیث ذکر کی۔ نعمان بن مقرن فرماتے ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد میں شریک ہوا جب آپ شروع دن میں لڑائی نہ لڑتے تو سورج کے ڈھلنے کا انتظار فرماتے۔ ہوائیں چلتیں اور مدد اترتی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

علقمہ بن عبداللہ، بکر بن عبداللہ مزنی کے بھائی

عَبْدِ اللّٰہِ الْمَخْزُوْمِیّ۔

پانچہ

بَابُ مَا جَاءَ فِی الطِّیَرَۃِ۔

بدفالی

١٦٦٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَیْلٍ عَنْ عِیْسٰی بْنِ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الطِّیَرَةُ مِنَ الشِّرْكِ وَمَا مِنَّا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ یُذْهِبُهٗ بِالتَّوَكُّلِ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِیْلَ یَقُوْلُ كَانَ سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ یَقُوْلُ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ وَمَا مِنَّا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ یُذْهِبُهٗ بِالتَّوَكُّلِ قَالَ سُلَیْمَانُ هٰذَا عِنْدِیْ قَوْلُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَفِی الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ وَحَابِسٍ التَّمِیْمِیِّ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ سَلَمَةَ بْنِ كُهَیْلٍ وَرَوٰی شُعْبَةُ اَیْضًا عَنْ سَلَمَةَ هٰذَا الْحَدِیْثَ۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بدفالی شرک ہے اور ہمارے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں لیکن اللہ تعالیٰ اسے توکل کے ذریعے دور کر دیتا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ میں نے محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ سے سنا فرماتے تھے سلیمان بن حرب اس حدیث کے متعلق فرماتے ہیں۔ کہ وما منا الخ۔ میرے نزدیک حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔ اس باب میں حضرت سعد، ابوہریرہ، حابس التمیمی، عائشہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اسے صرف سلمہ بن کہیل کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ شعبہ نے بھی اسے سلمہ سے روایت کیا ہے۔

١٦٦٣۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوٰی وَلَا طِیَرَةَ وَاُحِبُّ الْفَالَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْفَالُ قَالَ الْكَلِمَةُ الطَّیِّبَةُ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیماری متعدی ہونے اور بدفالی کی کوئی حقیقت نہیں۔ لیکن فال مجھے پسند ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ! فال کیا ہے؟ فرمایا "اچھی بات"۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٦٦٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِیُّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یُعْجِبُهٗ اِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهٖ اَنْ یَّسْمَعَ یَا رَاشِدُ یَا نَجِیْحُ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی ضرورت سے باہر نکلتے تو آپ کو یہ الفاظ سننا اچھا معلوم ہوتا یاراشد (اے ٹھیک راستہ پانے والے) یانجیح (اے کامیاب) یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ وَصِیَّةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْقِتَالِ۔

جہاد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحت

مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ
بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَعَثَ أَمِيرًا عَلَى جَيْشٍ أَوْصَاهُ فِي خَاصَّةِ
نَفْسِهِ بِتَقْوَى اللَّهِ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا
وَقَالَ اغْزُوا بِسْمِ اللَّهِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ قَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ
بِاللَّهِ وَلَا تَغُلُّوا وَلَا تَغْدِرُوا وَلَا تُمَثِّلُوا وَلَا تَقْتُلُوا
وَلِيدًا فَإِذَا لَقِيتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَادْعُهُمْ إِلَى
إِحْدَى ثَلَاثِ خِصَالٍ أَوْ خِلَالٍ أَيَّتُهَا أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ
مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ وَادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَالتَّحَوُّلِ
مِنْ دَارِهِمْ إِلَى دَارِ الْمُهَاجِرِينَ وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ
إِنْ فَعَلُوا ذَلِكَ فَإِنَّ لَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِينَ وَعَلَيْهِمْ
مَا عَلَى الْمُهَاجِرِينَ وَإِنْ أَبَوْا أَنْ يَتَحَوَّلُوا فَأَخْبِرْهُمْ
أَنَّهُمْ يَكُونُونَ كَأَعْرَابِ الْمُسْلِمِينَ يَجْرِي عَلَيْهِمْ مَا
يَجْرِي عَلَى الْأَعْرَابِ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْغَنِيمَةِ وَالْفَيْءِ
شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يُجَاهِدُوا فَإِنْ أَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ عَلَيْهِمْ وَ
قَاتِلْهُمْ وَإِذَا حَاصَرْتَ حِصْنًا فَأَرَادُوكَ أَنْ تَجْعَلَ
لَهُمْ ذِمَّةَ اللَّهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهِ فَلَا تَجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّةَ اللَّهِ
وَلَا ذِمَّةَ نَبِيِّهِ وَاجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ وَذِمَمَ أَصْحَابِكَ
فَإِنَّكُمْ إِنْ تُخْفِرُوا ذِمَمَكُمْ وَذِمَمَ أَصْحَابِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ
مِنْ أَنْ تُخْفِرُوا ذِمَّةَ اللَّهِ وَذِمَّةَ رَسُولِهِ وَإِذَا حَاصَرْتَ
أَهْلَ حِصْنٍ فَأَرَادُوكَ أَنْ تُنْزِلَهُمْ عَلَى حُكْمِ اللَّهِ فَلَا
تُنْزِلُوهُمْ عَلَى حُكْمِ اللَّهِ وَلَكِنْ أَنْزِلْهُمْ
عَلَى حُكْمِكَ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَتُصِيبُ حُكْمَ اللَّهِ فِيهِمْ
أَمْ لَا أَوْ نَحْوَ هَذَا وَفِي الْبَابِ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ وَ
حَدِيثُ بُرَيْدَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۶۷۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ ثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَزَادَ فِيهِ
فَإِنْ أَبَوْا فَخُذْ مِنْهُمُ الْجِزْيَةَ فَإِنْ أَبَوْا فَاسْتَعِنْ
بِاللَّهِ عَلَيْهِمْ هَكَذَا رَوَاهُ وَكِيعٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سُفْيَانَ

کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی آدمی کو لشکر کا امیر بنا کر بھیجتے
وقت خاص اس کی ذات کے بارے میں تقویٰ اور مسلمانوں کے
ساتھ خیر خواہی کی نصیحت فرماتے اور فرماتے اللہ کے نام سے
اس کے راستے میں لڑو۔ اللہ کا انکار کرنے والوں سے لڑو۔
مال غنیمت میں خیانت نہ کرو۔ عہد شکنی نہ کرو۔ مثلہ نہ بناؤ (اعضاء
کاٹو) اور بچوں کو قتل نہ کرو۔ جب مشرک دشمن سے مقابلہ ہو تو
انہیں تین باتوں میں سے ایک کی طرف بلاؤ ان میں سے جس بات
کو مان جائیں قبول کر لو اور ان سے ہاتھ روک لو۔ انہیں اسلام
کی طرف بلاؤ۔ اپنا وطن چھوڑ کر اس جگہ جائیں جہاں مہاجرین رہتے
ہیں اور انہیں یہ بتاؤ کہ اگر وہ ایسا کریں تو انہیں وہی ملے گا جو
مہاجرین کو ملتا ہے اور ان کے ذمہ وہی امور ہوں گے جو مہاجرین
کے ذمہ ہیں اور اگر وہاں جانے سے انکار کریں تو انہیں بتاؤ کہ تم
لوگ دیہاتی مسلمانوں کی طرح ہو تم پر وہی حکم جاری ہوگا جو دیہاتی
مسلمانوں پر ہے مال غنیمت اور فے میں سے کچھ حصہ نہیں ملے گا
جب تک کہ جہاد نہ کرو اگر وہ ان باتوں سے انکار کریں۔ تو ان کے خلاف
اللہ سے مدد مانگو اور ان سے لڑو اور جب کسی قلعہ کا محاصرہ کرو اور وہ
لوگ تم سے اللہ اور اس کے رسول کا ذمہ چاہیں تو انہیں اللہ اور رسول
کا ذمہ نہ دو بلکہ اپنا اور اپنے ساتھیوں کا ذمہ دو اس لیے کہ تمہارے
لیے اپنا اور ساتھیوں کا ذمہ توڑنا اللہ اور رسول کے ذمہ کے توڑنے سے
بہتر ہے اور جب کسی قلعہ کا محاصرہ کرو اور وہ چاہیں کہ انہیں اللہ تعالیٰ
کے فیصلہ کے مطابق اتارو تو انہیں نہ اتارو بلکہ اپنے فیصلہ پر اتارو کیونکہ
تم نہیں جانتے کہ ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے فیصلہ کو پہنچ سکو گے یا
نہیں۔ اور اسی کی مثل ذکر کیا۔ اس باب میں حضرت نعمان
بن مقرن رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ حدیث
بریدہ حسن صحیح ہے۔

محمد بن بشار نے بواسطہ ابو احمد، سفیان، علقمہ بن مرثد سے
اس کے ہم معنی حدیث روایت کی لیکن اس میں یہ اضافہ ہے کہ اگر
وہ انکار کریں تو ان سے جزیہ لو اگر اس سے بھی انکار کریں تو ان
کے خلاف اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو۔ وکیع اور کئی راوی بھی حضرت

وَرَوٰى غَيْرُ مُحَمَّدِ بْنِ بَشَّارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ وَذَكَرَ فِيْهِ أَمْرَ الْجِزْيَةِ۔

۱۴۷۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا عَفَّانُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُغِيْرُ إِلَّا عِنْدَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَإِنْ سَمِعَ أَذَانًا أَمْسَكَ وَإِلَّا أَغَارَ فَاسْتَمَعَ ذَاتَ يَوْمٍ فَسَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ فَقَالَ عَلَى الْفِطْرَةِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قَالَ خَرَجْتَ مِنَ النَّارِ قَالَ الْحَسَنُ وَثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

أَبْوَابُ فَضَائِلِ الْجِهَادِ

عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ فَضْلِ الْجِهَادِ۔

۱۴۷۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يَعْدِلُ الْجِهَادَ قَالَ إِنَّكُمْ لَا تَسْتَطِيْعُوْنَهُ فَرَدُّوْا عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذٰلِكَ يَقُوْلُ لَا تَسْتَطِيْعُوْنَهُ فَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَثَلُ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الَّذِيْ لَا يَفْتُرُ مِنْ صَلٰوةٍ وَّلَا صِيَامٍ حَتّٰى يَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَفِي الْبَابِ عَنِ الشِّفَاءِ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُبْشِيٍّ وَأَبِيْ مُوْسٰى وَأَبِيْ سَعِيْدٍ وَأُمِّ مَالِكٍ الْبَهْزِيَّةِ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۴۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ ثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ثَنَا مَرْزُوْقٌ أَبُوْ بَكْرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

نے سفیان سے اسی طرح روایت کی ہے۔ محمد بن بشار کے غیر نے بھی عبدالرحمن بن مہدی سے روایت کرتے ہوئے جزیہ کا ذکر کیا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کے وقت حملہ آور ہوتے تھے۔ اگر اذان سنتے تو رک جاتے ورنہ حملہ کر دیتے۔ ایک دن آپ انتظار میں تھے کہ ایک آدمی کو کہتے ہوئے سنا " اللہ اکبر اللہ اکبر" آپ نے فرمایا، دین فطرت پر ہے۔ اس نے کہا " اشھد ان لا الہ الا اللہ" آپ نے فرمایا، وہ دوزخ سے نجات پا گیا۔ حسن فرماتے ہیں ہم سے ولید نے اسی سند کے ساتھ اس کی مثل حماد بن سلمہ سے یہ حدیث بیان کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ابواب فضائل جہاد

جہاد کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عرض کیا گیا یارسول اللہ! کونسی چیز جہاد کے برابر ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ انہوں نے دو یا تین مرتبہ یہی سوال کیا آپ نے ہر مرتبہ یہی فرمایا کہ تم اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ تیسری مرتبہ فرمایا مجاہد جب تک کہ وہ جہاد سے نہ لوٹے، کی مثال اس روزہ دار اور رات کو نماز کے لیے کھڑے رہنے والے کی سی ہے جو نماز اور روزے میں سستی نہیں کرتا۔ اس باب میں حضرت شفاء، عبداللہ بن حبشی، ابوموسیٰ، ابوسعید، ام مالک بہزیہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث متعدد طرق سے مروی ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے جو شخص میرے راستے میں جہاد کرتا ہے میں اس کا ضامن ہوں اگر میں اس کی

وسلم يقول يقول الله المجاهد في سبيلي هو عليّ ضامن إن قبضته أورثته الجنة وإن رجعته رجعته بأجر أو غنيمة هذا حديث غريب صحيح من هذا الوجه.

روح قبض کرتا ہوں تو اسے جنت کا وارث بناتا ہوں اور اگر واپس (گھر) لوٹاتا ہوں تو ثواب اور مال غنیمت کے ساتھ لوٹاتا ہوں۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب صحیح ہے۔

باب ما جاء في فضل من مات مرابطا

۱۶۲۴۔ حدثنا أحمد بن محمد نا عبد الله بن المبارك نا حيوة بن شريح قال أخبرني أبو هانئ الخولاني أن عمرو بن مالك الجنبي أخبره أنه سمع فضالة بن عبيد يحدث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه قال كل ميت يختم على عمله إلا الذي مات مرابطا في سبيل الله فإنه ينمى له عمله إلى يوم القيامة ويأمن من فتنة القبر وسمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول المجاهد من جاهد نفسه وفي الباب عن عقبة بن عامر وجابر حديث فضالة بن عبيد حديث حسن صحيح.

مجاہد کی موت

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر مرنے والے کے عمل پر مہر لگ دی جاتی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرتے ہوئے مرنے والے کا عمل قیامت تک بڑھتا رہتا ہے اور وہ قبر کے فتنے سے محفوظ رہتا ہے۔ راوی فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا (حقیقی) مجاہد وہ ہے جو اپنے نفس کے خلاف جہاد کرتا ہے۔ اس باب میں حضرت عقبہ بن عامر اور جابر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات ذکر ہیں۔ فضالہ بن عبید کی روایت حسن صحیح ہے۔

باب ما جاء في فضل الصوم في سبيل الله

۱۶۲۵۔ حدثنا قتيبة نا ابن لهيعة عن أبي الأسود عن عروة وسليمان بن يسار أنهما حدثاه عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من صام يوما في سبيل الله زحزحه الله عن النار سبعين خريفا أحدهما يقول سبعين والآخر يقول أربعين هذا حديث غريب من هذا الوجه وأبو الأسود اسمه محمد بن عبد الرحمن بن نوفل الأسدي المديني وفي الباب عن أبي سعيد وأنس وعقبة بن عامر وأبي أمامة.

جہاد میں روزہ رکھنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے (جہاد) میں ایک دن روزہ رکھے اللہ تعالیٰ اسے ستر سال جہنم سے دور رکھے گا (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والے دو راویوں میں سے) ایک راوی نے ستر اور دوسرے نے چالیس سال کا قول کیا ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ ابو الاسود کا نام محمد بن عبدالرحمن بن نوفل اسدی مدنی ہے۔ اس باب میں حضرت ابوسعید، انس، عقبہ بن عامر اور ابوامامہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

۱۶۲۶۔ حدثنا سعيد بن عبد الرحمن نا عبد الله بن الوليد العدني عن سفيان الثوري ح و نا محمود

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ابْنُ مُوْسٰی عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِيْ صَالِحٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ أَبِيْ عَيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَصُوْمُ عَبْدٌ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ إِلَّا بَاعَدَ ذٰلِكَ الْيَوْمُ النَّارَ عَنْ وَجْهِهِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے (جہاد) میں ایک دن کا روزہ رکھتا ہے تو وہ دن اسے جہنم سے ستر سال (کی مسافت) دور رکھے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۶۷۷۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ جَمِيْلٍ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ جَعَلَ اللّٰهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ خَنْدَقًا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ أَبِيْ أُمَامَةَ۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جہاد میں ایک دن روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان زمین آسمان کے درمیان جتنی خندق بنا دے گا۔ یہ حدیث ابو امامہ کی روایت سے غریب ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ النَّفَقَةِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

جہاد میں مال خرچ کرنا

۱۶۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيْعِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ يُسَيْرِ بْنِ عُمَيْلَةَ عَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَنْفَقَ نَفَقَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كُتِبَتْ لَهُ سَبْعُ مِائَةِ ضِعْفٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيْعِ۔

حضرت خریم بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جہاد میں کچھ خرچ کرتا ہے اس کے لیے سات سو گنا ثواب لکھا جاتا ہے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن ہے ہم اسے رکین بن ربیع کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ الْخِدْمَةِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

جہاد میں خدمتگاری کی فضیلت

۱۶۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ الطَّائِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ خِدْمَةُ عَبْدٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَوْ ظِلُّ فُسْطَاطٍ أَوْ طَرُوْقَةُ فَحْلٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ هٰذَا الْحَدِيْثُ مُرْسَلًا وَخُوْلِفَ زَيْدٌ فِيْ بَعْضِ

حضرت عدی بن حاتم طائی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کونسا صدقہ افضل ہے آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے راستے ایک غلام خدمت کے لیے دے دینا یا سائے کے لیے خیمہ دینا یا جوان اونٹنی دے دینا۔ معاویہ بن صالح سے یہ حدیث مرسل بھی مروی ہے۔ بعض اسناد میں زید کی مخالفت کی گئی ہے۔ ولید بن جمیل نے

بإسناده ويقال الوليد بن جميل هذا الحديث عن القاسم أبي عبد الرحمن عن أبي أمامة عن النبي صلى الله عليه وسلم.

۱۶۸۰ - حدثنا زياد بن أيوب حدثنا يزيد بن هارون حدثنا الوليد بن جميل عن القاسم أبي عبد الرحمن عن أبي أمامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أفضل الصدقات ظل فسطاط في سبيل الله ومنيحة خادم في سبيل الله أو طروقة فحل في سبيل الله هذا حديث حسن غريب صحيح وهو أصح عندي من حديث معاوية بن صالح.

باب ۹۹ ما جاء فيمن جهز غازيا.

۱۶۸۱ - حدثنا أبو زكريا يحيى بن درست حدثنا أبو إسماعيل حدثنا يحيى بن أبي كثير عن أبي سلمة عن بسر بن سعيد عن زيد بن خالد الجهني عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من جهز غازيا في سبيل الله فقد غزا ومن خلف غازيا في أهله فقد غزا هذا حديث حسن صحيح وقد روي من غير هذا الوجه.

۱۶۸۲ - حدثنا ابن أبي عمر حدثنا سفيان عن ابن أبي ليلى عن عطاء عن زيد بن خالد الجهني قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من جهز غازيا في سبيل الله أو خلفه في أهله فقد غزا هذا حديث حسن.

۱۶۸۳ - حدثنا محمد بن بشار حدثنا عبد الرحمن بن مهدي حدثنا حرب بن شداد عن يحيى بن أبي كثير حدثني أبو سلمة عن بسر بن سعيد عن زيد بن خالد الجهني قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من جهز غازيا في سبيل الله فقد غزا هذا حديث صحيح.

۱۶۸۴ - حدثنا محمد بن بشار حدثنا يحيى بن سعيد حدثنا عبد الملك بن أبي سليمان عن عطاء عن زيد بن

یہ حدیث بواسطہ قاسم ابو عبدالرحمن اور ابو امامہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

☆ ☆

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالے کے راستے میں سایہ کے لیے خیمہ دینا یا خدمت کے غلام دینا یا جوان اونٹنی دینا بہترین صدقہ ہے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

اور میرے (امام ترمذی) کے نزدیک یہ معاویہ بن صالح کی روایت سے اصح ہے۔

☆ ☆ ☆

مجاہد کو سامان جنگ دینا

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنے والے کو سامان جنگ مہیا کیا وہ بھی مجاہد ہے اور جس نے کسی غازی کے گھر کی بطور نائب حفاظت کی گویا کہ وہ بھی شریک جہاد ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور متعدد طرق سے مروی ہے۔

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس آدمی نے کسی غازی کو سامان جہاد مہیا کیا یا اس کے گھر کی نگرانی کی گویا کہ وہ بھی شریک جہاد ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں مجاہد کو سامان جہاد مہیا کیا گویا کہ اس نے بھی جہاد کیا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

محمد بن بشار نے بواسطہ یحییٰ بن سعید عبدالملک بن ابی سلیمان عطاء اور زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ نبی اکرم

خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔

بَابُ مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ۔

۱۶۸۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ لَحِقَنِي عَبَايَةُ بْنُ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ وَأَنَا مَاشٍ إِلَى الْجُمُعَةِ فَقَالَ أَبْشِرْ فَإِنَّ خُطَاكَ هٰذِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ سَمِعْتُ أَبَا عَبْسٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَهُمَا حَرَامٌ عَلَى النَّارِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَأَبُو عَبْسٍ اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جَبْرٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَرَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَزِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ هُوَ رَجُلٌ شَامِيٌّ رَوَى عَنْهُ الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ وَيَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ وَبُرَيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ كُوفِيٌّ أَبُوهُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْمُهُ مَالِكُ بْنُ رَبِيعَةَ۔

اللہ کی راہ میں قدموں کا غبار آلود ہونا

حضرت برید بن ابی مریم فرماتے ہیں کہ میں نماز جمعہ کے لیے پیدل جا رہا تھا کہ عبایہ بن رفاعہ بن رافع سے میری ملاقات ہوئی۔ انہوں نے فرمایا تمہیں خوشخبری ہو تمہارے یہ قدم اللہ کی راہ میں ہیں۔ میں نے ابو عبس کو فرماتے سنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے قدم اللہ کی راہ میں غبار آلود ہو جائیں ان پر دوزخ حرام ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ابو عبس کا نام عبدالرحمٰن بن جبیر ہے۔ اس باب میں حضرت ابوبکر اور ایک دوسرے صحابی رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ برید بن ابی مریم شامی ہیں ان سے ولید بن مسلم یحییٰ بن حمزہ اور متعدد اہل شام نے روایت کیا ہے۔ برید بن ابی مریم کوفی کے والد صحابی تھے اور ان کا نام مالک بن ربیعہ تھا۔

٭ ٭

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْغُبَارِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ۔

۱۶۸۶۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَسْعُودِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَكَى مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ حَتَّى يَعُودَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ وَلَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هُوَ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ مَدَنِيٌّ۔

جہاد میں پہنچنے والی گرد و غبار

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے خوف سے رونے والا انسان دوزخ میں داخل نہیں ہوگا جب تک کہ دودھ تھن میں واپس نہ چلا جائے اور اللہ کی راہ میں پہنچنے والی گرد و غبار اور جہنم کا دھواں جمع نہیں ہو سکتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ محمد بن عبدالرحمٰن مولیٰ آل طلحہ مدنی ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ۔

۱۶۸۷۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ أَنَّ شُرَحْبِيلَ

اللہ کے راستے میں بڑھاپا آنا

سالم بن ابی الجعد کہتے ہیں کہ شرحبیل بن سمط نے حضرت کعب بن مرہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی

بن السمط قال یا کعب بن مرة حدثنا عن رسول الله صلى الله علیه وسلم واحذر قال سمعت النبی صلى الله علیه وسلم یقول من شاب شیبة فی الاسلام کانت له نورا یوم القیمة وفی الباب عن فضالة بن عبید و عبد الله بن عمرو حدیث کعب بن مرة حدیث حسن هکذا رواه الاعمش عن عمرو بن مرة وقد روی هذا الحدیث عن منصور عن سالم بن ابی الجعد وادخل بینه وبین کعب بن مرة فی الاسناد رجلا ویقال کعب بن مرة ویقال مرة بن کعب البهزی والمعروف من اصحاب النبی صلى الله علیه وسلم مرة بن کعب البهزی وقد روی عن النبی صلى الله علیه وسلم احادیث۔

کرتی حدیث سے کچھ زیادہ اور اس میں ترمیم یا اضافہ سے احتیاط کریں۔ آپ نے فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جو شخص حالت اسلام میں بڑھاپے کو پہنچے تو یہ بڑھاپا قیامت کے دن اس کے لیے روشنی کا باعث ہوگا۔ اس باب میں حضرت فضالہ بن عبید اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ کعب بن مرہ کی روایت حسن ہے۔ اعمش نے عمرو بن مرہ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ بواسطہ منصور سالم بن ابی الجعد سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔ لیکن ان کے اور کعب کے درمیان ایک اور شخص کا واسطہ ہے۔ کعب بن مرہ کو مرہ بن کعب بہزی بھی کہا جاتا ہے مرہ بن کعب بہزی مشہور صحابی ہیں۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی احادیث روایت کی ہیں۔

١٦٨٨۔ حدثنا اسحق بن منصور نا حیوة بن شریح عن بقیة عن بحیر بن سعد عن خالد بن معدان عن کثیر بن مرة الحضرمی عن عمرو بن عبسة ان رسول الله صلى الله علیه وسلم قال من شاب شیبة فی سبیل الله کانت له نورا یوم القیمة هذا حدیث حسن صحیح غریب وحیوة بن شریح هو ابن یزید الحمصی۔

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص راہ خداوندی میں بڑھاپے کو پہنچ جائے تو یہ بڑھاپا قیامت کے دن اس کے لیے نور (کا باعث) ہوگا۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حیوہ بن شریح سے ابن یزید حمصی مراد ہیں۔

باب ما جاء من ارتبط فرسا فی سبیل الله

جہاد کے لیے گھوڑا رکھنا

١٦٨٩۔ حدثنا قتیبة نا عبد العزیز بن محمد عن سهیل بن ابی صالح عن ابیه عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلى الله علیه وسلم الخیل معقود فی نواصیها الخیر الی یوم القیمة الخیل لثلثة هی لرجل اجر وهی لرجل ستر وهی علی رجل وزر فاما الذی هو له اجر فالذی یتخذها فی سبیل الله فیعدها له هی له اجر لا یغیب فی بطونها شیئا الا کتب الله له اجرا هذا حدیث حسن صحیح وقد روی مالک عن

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑے کی پیشانی میں قیامت تک کے لیے بھلائی رکھ دی گئی ہے۔ گھوڑے کی تین حیثیتیں ہیں۔ اور ایک شخص کے لیے باعث اجر و ثواب۔ ایک کے لیے باعث پردہ اور ایک کے لیے وبال جان ہیں کے لیے ثواب کا باعث ہے یہ وہ شخص ہے جو اسے جہاد کے لیے رکھتا ہے اور اسی کے لیے تیار کرتا ہے تو یہ اس کے لیے ثواب کا باعث ہے۔ اب جب بھی اس کے پیٹ میں کوئی چیز جاتی ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس کا ثواب لکھ دیتا ہے یہ حدیث

زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيْثِ۔

حسن صحیح ہے۔ مالک بن زید بن اسلم نے بواسطہ صالح اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکے ہم معنی حدیث روایت کی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الرَّمْيِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

اللہ کے راستے میں تیر اندازی

۱۶۹۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ لَيُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلٰثَةً الْجَنَّةَ صَانِعَهُ يَحْتَسِبُ فِي صَنْعَتِهِ الْخَيْرَ وَالرَّامِيَ بِهِ وَالْمُمِدَّ بِهِ وَقَالَ ارْمُوْا وَارْكَبُوْا وَلَأَنْ تَرْمُوْا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ تَرْكَبُوْا كُلُّ مَا يَلْهُوْ بِهِ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ بَاطِلٌ إِلَّا رَمْيَهُ بِقَوْسِهِ وَتَأْدِيْبَهُ فَرَسَهُ وَمُلَاعَبَتَهُ أَهْلَهُ فَإِنَّهُنَّ مِنَ الْحَقِّ۔

حضرت عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی حسین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ایک تیر کی وجہ سے تین آدمیوں کو جنت میں داخل کرے گا کاریگر جو اس کے بنانے میں بھلائی کی امید رکھے، پھینکنے والا اور اس کا معاون۔ آپ نے فرمایا۔ تیر اندازی کرو اور شہسواری کرو۔ لیکن مجھے شہسواری کی نسبت تیر اندازی زیادہ پسند ہے مسلمان کے یہاں تین کھیلوں، تیر اندازی، گھوڑوں کو سدھانے اور گھر والوں سے کھیلنے کے علاوہ تمام کھیل بیکار ہیں یہ تین حق ہیں۔

۱۶۹۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ عَنْ أَبِي سَلَّامٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَزْرَقِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ كَعْبِ بْنِ مُرَّةَ وَعَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

احمد بن منیع نے بواسطہ یزید بن ہارون، ہشام دستوائی، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو سلام، عبداللہ بن الازرق اور عقبہ بن عامر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا ہے۔ اس باب میں حضرت کعب بن مرہ، عمرو بن عبسہ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۶۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِي نَجِيْحٍ السُّلَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ رَمٰى بِسَهْمٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ لَهُ عِدْلُ مُحَرَّرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَأَبُوْ نَجِيْحٍ هُوَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ السُّلَمِيُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْأَزْرَقِ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ۔

حضرت ابو نجیح سلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں تیر اندازی کرتا ہے اس کے لیے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو نجیح سے عمرو بن عبسہ سلمی مراد ہیں۔ اور عبداللہ بن ازرق سے مراد عبداللہ بن زید ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْحَرَسِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ

اسلامی سرحدوں کی حفاظت

۱۶۹۳۔ حدثنا نصر بن علی الجهضمی ثنا بشر بن عمر ثنا شعیب بن زریق ثنا عطاء الخراسانی عن عطاء بن ابی رباح عن ابن عباس قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول عینان لا تمسهما النار عین بکت من خشیة الله وعین باتت تحرس فی سبیل الله وفی الباب عن عثمان وابی ریحانة حدیث ابن عباس حدیث حسن غریب لا نعرفه الا من حدیث شعیب بن زریق۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا دو آنکھیں ایسی ہیں جنہیں آگ نہیں چھوئے گی۔ اللہ کے خوف سے رونے والی آنکھ اور اللہ کے راستے میں پہرہ دینے والی آنکھ۔ اس باب میں حضرت عثمان اور ابو ریحانہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابن عباس حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف شعیب بن زریق کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

باب ما جاء فی ثواب الشهید۔

شہید کا ثواب

۱۶۹۴۔ حدثنا ابن ابی عمر ثنا سفیان بن عیینة عن الزهری عن ابن کعب بن مالک عن ابیه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان ارواح الشهداء فی طیر خضر تعلق من ثمر الجنة او شجر الجنة هذا حدیث حسن صحیح۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہداء کی ارواح سبز پرندوں کے پیٹ میں رہتی ہیں۔ اور جنت کے پھلوں یا (فرمایا) جنت کے درختوں سے کھاتی ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۶۹۵۔ حدثنا محمد بن بشار ثنا عثمان بن عمر ثنا علی بن المبارک عن یحیی بن ابی کثیر عن عامر العقیلی عن ابیه عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال عرض علی اول ثلثة یدخلون الجنة شهید وعفیف متعفف وعبد احسن عبادة الله ونصح لموالیه هذا حدیث حسن۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے سامنے جنت میں سب سے پہلے داخل ہونے والے تین شخص پیش کیے گئے ایک شہید دوسرا ایک پاک دامن اور حرام و شبہات سے بچنے والا اور تیسرا وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی عبادت اچھی طرح کرتا اور مالکوں کی خیر خواہی کرتا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۶۹۶۔ حدثنا یحیی بن طلحة الکوفی ثنا ابو بکر بن عیاش عن حمید عن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم القتل فی سبیل الله یکفر کل خطیئة فقال جبریل الا الدین فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم الا الدین وفی الباب عن کعب بن عجرة وجابر وابی هریرة وابی قتادة وحدیث انس حدیث غریب لا نعرفه من حدیث ابی بکر الا من حدیث هذا الشیخ وسألت محمد بن اسمعیل عن هذا الحدیث فلم یعرفه

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے راستے میں شہادت ہر گناہ کو مٹا دیتی ہے۔ حضرت جبرئیل نے عرض کیا "قرض کے سوا؟" آپ نے فرمایا "ہاں قرض کے سوا" اس باب میں حضرت کعب بن عجرہ، جابر، ابو ہریرہ اور ابو قتادہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث انس غریب ہے ہم اسے ابو بکر (راوی) سے صرف اسی شیخ (یحییٰ بن طلحہ کوفی) کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ میں (امام ترمذی) نے امام بخاری علیہ الرحمۃ سے اس حدیث کے

وَقَالَ أُبَيٌّ أَنَّهُ أَرَى حَدِيثَ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَسُرُّهُ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا إِلَّا الشَّهِيدُ۔

۱۶۹۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَمُوتُ لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ يُحِبُّ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا وَأَنَّ لَهُ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا إِلَّا الشَّهِيدُ لِمَا يَرَى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ فَإِنَّهُ يُحِبُّ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا فَيُقْتَلَ مَرَّةً أُخْرَى هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔

بارے میں پوچھا تو انہوں نے اسے غریب جانا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث ہے امام بخاری نے اس سے حضرت انس کی روایت حمید کے واسطہ سے ... کہ آپ نے فرمایا کہ شہید کے علاوہ کوئی جنتی دنیا میں واپس آنے پر خوش نہ ہوگا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہید کے علاوہ کوئی دوسرا شخص جس کے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں بہتری ہو دنیا کی طرف لوٹنا اور دنیا و مافیہا کا حاصل کرنا پسند نہیں کرتا۔ کیونکہ شہید شہادت کی فضیلت دیکھ چکا ہے۔ پس وہ چاہتا ہے کہ دنیا کی طرف دوبارہ بھیجا جائے اور دوبارہ جام شہادت نوش کرے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللّٰهِ۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک شہداء کی فضیلت

۱۶۹۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي يَزِيدَ الْخَوْلَانِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الشُّهَدَاءُ أَرْبَعَةٌ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَيِّدُ الْإِيمَانِ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَقَ اللّٰهَ حَتّٰى قُتِلَ فَذَاكَ الَّذِي يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ أَعْيُنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ هٰكَذَا وَرَفَعَ رَأْسَهُ حَتّٰى وَقَعَتْ قَلَنْسُوَتُهُ فَلَا أَدْرِي قَلَنْسُوَةَ عُمَرَ أَرَادَ أَمْ قَلَنْسُوَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَيِّدُ الْإِيمَانِ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَكَأَنَّمَا ضُرِبَ جِلْدُهُ بِشَوْكِ طَلْحٍ مِنَ الْجُبْنِ أَتَاهُ سَهْمٌ غَرْبٌ فَقَتَلَهُ فَهُوَ فِي الدَّرَجَةِ الثَّانِيَةِ وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ خَلَطَ عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَقَ اللّٰهَ حَتّٰى قُتِلَ فَذَاكَ فِي الدَّرَجَةِ الثَّالِثَةِ وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ أَسْرَفَ عَلٰى نَفْسِهِ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَقَ اللّٰهَ حَتّٰى قُتِلَ فَذَاكَ فِي الدَّرَجَةِ الرَّابِعَةِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَطَاءِ بْنِ دِينَارٍ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ قَدْ رَوٰى سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَشْيَاخٍ مِنْ خَوْلَانَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ أَبِي يَزِيدَ وَ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا شہید چار قسم کے لوگ ہیں۔ ایک کامل مومن جو دشمن سے لڑا اور اللہ تعالیٰ سے کیے گئے وعدہ کو سچ کر دکھایا یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔ یہ وہ شخص ہے کہ قیامت کے دن لوگ اس کی طرف نظریں اٹھا اٹھا کر دیکھیں گے۔ اور فرمایا "اس طرح" اور اپنے سر کو اتنا اٹھایا یہاں تک کہ ٹوپی مبارک گر گئی۔ راوی کہتے ہیں میں نہیں جانتا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ٹوپی مراد ہے یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ٹوپی۔ پھر فرمایا ایک کامل مومن جو دشمن سے ملا لیکن بزدلی کی وجہ سے اس کا یہ حال ہے گویا کہ اس کے بدن پر کسی نے خاردار (کیکر کے) درخت کے کانٹے چبھو دیے ہوں۔ ایک تیر اسے آ کر لگا لیکن اسے چوٹ تک نہ پہنچے اور وہ جام شہادت نوش کر جائے۔ یہ دوسرے درجہ میں ہے۔ اور ایک مومن جس کے پاس نیک اور برے اعمال ملے جلے ہیں اس نے دشمن سے مقابلہ کیا اور اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔ یہ تیسرے درجہ میں ہے اور وہ مومن جس نے (گناہوں کے سبب) اپنے نفس پر زیادتی کی اس نے دشمن سے مقابلہ کیا اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنے وعدہ میں سچا رہا یہاں تک کہ جام شہادت نوش کیا یہ چوتھے درجہ میں ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے عطاء بن دینار کی روایت سے معروف ہے۔ میں (امام ترمذی) نے امام بخاری کو فرماتے ہوئے سنا کہ سعید بن ابی ایوب نے یہ حدیث بواسطہ عطاء بن دینار اور خولانی شیوخ سے روایت کی اور ابو یزید کا

قَالَ عَطَاءُ بْنُ دِينَارٍ لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ۔

بَابُ ۱۱۰۸ مَا جَاءَ فِي غَزْوِ الْبَحْرِ

۱۶۹۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمُهُ وَكَانَتْ أُمُّ حَرَامٍ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَأَطْعَمَتْهُ وَجَلَسَتْ تَفْلِي رَأْسَهُ فَنَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ يَرْكَبُونَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوكٌ عَلَى الْأَسِرَّةِ أَوْ مِثْلُ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ لَهُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ نَحْوَهُ مَا قَالَ فِي الْأَوَّلِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ قَالَ فَرَكِبَتْ أُمُّ حَرَامٍ الْبَحْرَ فِي زَمَنِ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِينَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأُمُّ حَرَامٍ بِنْتُ مِلْحَانَ هِيَ أُخْتُ أُمِّ سُلَيْمٍ وَهِيَ خَالَةُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ۔

بَابُ ۱۱۰۹ مَا جَاءَ مَنْ يُقَاتِلُ رِيَاءً وَلِلدُّنْيَا

۱۷۰۰۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يُقَاتِلُ شَجَاعَةً وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً

واسطہ ذکر نہیں۔ عطاء ابن دینار فرماتے ہیں اس حدیث میں کوئی حرج نہیں۔

سمندر کے راستے جہاد کرنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ام حرام بنت ملحان کے پاس تشریف لاتے تو وہ آپ کو کھانا کھلاتیں اور یہ ام حرام حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی زوجہ تھیں۔ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکے پاس تشریف لائے تو انہوں نے آپ کو کھانا کھلایا اور سر مبارک سے جوئیں نکالنے لگیں۱؎ پس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرما ہو گئے پھر بیدار ہوئے تو تبسم کناں تھے ام حرام فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے ہنسنے کا سبب کیا ہے۔ آپ نے فرمایا میری امت کے کچھ لوگ میرے سامنے پیش کیے گئے وہ اس سمندر کے درمیان سوار ہو کر سفر کریں گے اور تخت نشین بادشاہ ہوں گے یا تخت نشین بادشاہوں کی طرح ہوں گے ام حرام فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ دعا کیجئے اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں سے کر دے۔ آپ نے ان کے لیے دعا فرمائی پھر سر انور رکھ کر آرام فرما ہو گئے پھر مسکراتے ہوئے بیدار ہوئے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیوں مسکرا رہے ہیں فرمایا اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنے والے میری امت کے کچھ لوگ میرے سامنے پیش کیے گئے اسکے بعد وہی فرمایا جو پہلے فرمایا تھا عرض کیا یا رسول اللہ دعا کیجیے اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں سے کر دے آپ نے فرمایا تو پہلے لوگوں میں سے ہے چنانچہ حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں سمندر کے سفر پر گئیں لیکن سمندر سے باہر جانور سے گر پڑیں اور انتقال کر گئیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ام حرام بنت ملحان، ام سلیم کی بہن اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خالہ ہیں۔

ریاکاری اور طلب دنیا کی خاطر لڑنا

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو بہادری دکھانے کیلئے جہاد کرتا ہے اور جو غیرت کی خاطر لڑتا ہے اور جو محض دکھلاوے کیلئے لڑتا ہے

۱؎ یہاں جوئیں نکالنے سے مراد سر مبارک میں ہاتھ پھیرنا ہے ورنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر انور میں جوئیں نہیں پڑتی تھیں ... آپ کی طہارت و نظافت کا یہ عالم تھا کہ آپ کا پسینہ مبارک لوگ عطر کی جگہ استعمال کیا کرتے تھے اور وہ دیگر خوشبوؤں سے زیادہ خوشبودار ہوتا۔ مترجم

وَيُقَاتِلُ رِيَاءً فَأَيُّ ذٰلِكَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۶۰۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَإِلٰى رَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَإِلٰى رَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلٰى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلٰى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوٰى مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ هٰذَا عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ۔

اللہ کے لیے کہ اللہ تعالیٰ کا کلمہ بلند ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں ہے۔ اس باب میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (ابتدائی سطریں ناقص)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اعمال (کے ثواب) کا دارومدار نیت پر ہے آدمی کے لیے وہی کچھ ہے جس کی اس نے نیت کی لہٰذا جس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم (کی رضا) کے لیے ہو جس کی ہجرت (واقعی) اللہ اور رسول ہی کی طرف ہے اور جس شخص کی ہجرت حصول دنیا یا کسی عورت سے نکاح کی نیت سے ہو تو اس کی ہجرت اسی کی طرف ہوگی جس کی اس نے نیت کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ مالک بن انس، سفیان ثوری اور کئی دیگر ائمہ نے اسے یحییٰ بن سعید سے روایت کیا۔ ہم اسے صرف یحییٰ بن سعید کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

بَابُ ۱۱۱ فِي فَضْلِ الْغُدُوِّ وَالرَّوَاحِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ۔

۱۶۰۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغَدْوَةُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَقَابُ قَوْسِ أَحَدِكُمْ أَوْ مَوْضِعُ يَدِهِ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَتْ إِلَى الْأَرْضِ لَأَضَاءَتْ مَا بَيْنَهُمَا وَلَمَلَأَتْ مَا بَيْنَهُمَا رِيحًا وَلَنَصِيفُهَا عَلٰى رَأْسِهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔

۱۶۰۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا الْعَطَّافُ بْنُ خَالِدٍ الْمَخْزُومِيُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَمَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

صبح و شام جہاد میں جانے کی فضیلت

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح یا شام راہ خداوندی میں جہاد کے لیے جانا دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس سے بہتر ہے اور جنت میں کمان بھر یا ایک بالشت جگہ دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے۔ اور اگر کوئی جنتی عورت زمین کی طرف جھانکے تو زمین و آسمان کے درمیان جو کچھ ہے سب کو منور کر دے اور دونوں کے درمیان فضا کو معطر کر دے اور اس کی اوڑھنی دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے راستے میں بوقت صبح ایک بار جانا دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے۔ اور جنت میں ایک کوڑے کے برابر جگہ دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ، ابن عباس، ابو ایوب

وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي أَيُّوبَ وَأَنَسٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۰۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ ثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَجَّاجُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَأَبُو حَازِمٍ الَّذِي رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ كُوفِيٌّ اسْمُهُ سَلْمَانُ هُوَ مَوْلَى عَزَّةَ الْأَشْجَعِيَّةِ۔

حضرت ابوہریرہ و حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک مرتبہ صبح یا شام جہاد کے لیے جانا دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابوحازم جو حضرت ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں۔ کوفی ہیں ان کا نام سلمان ہے۔ اور وہ عزہ اشجعیہ کے غلام تھے۔

۱۷۰۵۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ أَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبِي ثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذُبَابٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِعْبٍ فِيهِ عُيَيْنَةٌ مِنْ مَاءٍ عَذْبَةٌ فَأَعْجَبَتْهُ لِطِيبِهَا فَقَالَ لَوِ اعْتَزَلْتُ النَّاسَ فَأَقَمْتُ فِي هٰذَا الشِّعْبِ وَلَنْ أَفْعَلَ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ فَإِنَّ مُقَامَ أَحَدِكُمْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ سَبْعِينَ عَامًا أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَيُدْخِلَكُمُ الْجَنَّةَ اغْزُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فُوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کا ایک ایسی گھاٹی سے گزر ہوا جس میں میٹھے پانی کا ایک چھوٹا سا چشمہ تھا انہیں وہ چشمہ اپنی عمدگی کے سبب پسند آیا کہنے لگا کیا اچھا ہو تا اگر میں لوگوں سے الگ ہو کر یہاں ٹھہر جاتا لیکن میں جب تک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت نہ لے لوں ایسا نہیں کروں گا چنانچہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آپ نے فرمایا ایسا نہ کرو کیونکہ تمہارا میدان جہاد میں کھڑا رہنا گھر میں ستر سال نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔ کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں بخش دے اور جنت میں داخل کرے۔ اللہ کے راستے میں لڑو جس نے اونٹنی کے دودھ دوہنے کے درمیان جتنا وقت بھی اللہ کے راستے میں لڑائی کی اس کے لیے جنت واجب ہو گئی۔ یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ ۱۱۱ مَا جَاءَ أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ۔

کون لوگ بہتر ہیں

۱۷۰۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ رَجُلٌ مُمْسِكٌ بِعِنَانِ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِالَّذِي يَتْلُوهُ رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِي غُنَيْمَةٍ لَهُ يُؤَدِّي حَقَّ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں اچھے لوگ نہ بتاؤں؟ فرمایا۔ وہ لوگ جو اللہ کے راستے میں اپنے گھوڑے کی لگام تھامے رکھتے ہیں کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ اس کے بعد کون آدمی افضل ہے؟ وہ شخص جو اپنی بکریوں کے ساتھ لوگوں سے علیحدہ رہتا ہے اور ان میں اللہ کا حق

اللهِ بِهَا اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِشَرِّ النَّاسِ رَجُلٌ يُسْأَلُ بِاللهِ وَلَا يُعْطِي بِهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَيُرْوٰى هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ادا کرتا ہے (پھر فرمایا) کیا میں تمہیں بدترین آدمی نہ بتاؤں؟ فرمایا وہ شخص جس سے اللہ کے نام پر کچھ مانگا جائے اور وہ نہ دے یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث متعدد طرق سے مروی ہے۔

بَابُ ۱۲ مَا جَاءَ فِيْمَنْ سَأَلَ الشَّهَادَةَ۔

شہادت کی دعا مانگنا

۱۱۰۷۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ مَالِكِ بْنِ يُخَامِرَ السَّكْسَكِيِّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَأَلَ اللهَ الْقَتْلَ فِيْ سَبِيْلِهِ صَادِقًا مِنْ قَلْبِهِ اَعْطَاهُ اللهُ اَجْرَ الشَّهِيْدِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ سے سچے دل کے ساتھ شہادت کا سوال کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے شہید کا ثواب عطا فرماتا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ نَا الْقَاسِمُ بْنُ كَثِيْرٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ شُرَيْحٍ اَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَأَلَ اللهَ الشَّهَادَةَ مِنْ قَلْبِهِ صَادِقًا بَلَّغَهُ اللهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَاِنْ مَاتَ عَلٰى فِرَاشِهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شُرَيْحٍ وَقَدْ رَوَاهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شُرَيْحٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ شُرَيْحٍ يُكْنٰى اَبَا شُرَيْحٍ وَهُوَ اِسْكَنْدَرَانِيٌّ وَفِي الْبَابِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ۔

حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ سے قلب صادق کے ساتھ شہادت مانگتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے شہداء کے درجے تک پہنچا دے گا اگرچہ اپنے بستر پر مرے۔ یہ حدیث حسن، سہل بن حنیف کی روایت سے غریب ہے۔ ہم اسے صرف عبدالرحمٰن بن شریح کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ عبداللہ بن صالح نے اسے عبدالرحمٰن بن شریح سے روایت کیا ہے۔ عبدالرحمٰن بن شریح کی کنیت ابو شریح ہے اور وہ اسکندرانی ہے اس باب میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مذکور ہے۔

بَابُ ۱۳ مَا جَاءَ فِي الْمُجَاهِدِ وَالْمُكَاتَبِ وَالنَّاكِحِ وَعَوْنِ اللهِ اِيَّاهُمْ۔

مجاہد، مکاتب[1] اور نکاح کرنے والے کے لیے اللہ تعالیٰ کی مدد

۱۱۰۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین آدمی ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ

[1] مکاتب وہ غلام ہے جسے مالک کہے مجھے اتنی رقم ادا کرے تو تو آزاد ہے۔ ۱۲ مترجم

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ حَقٌّ عَلَى اللهِ عَوْنُهُمُ الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيْلِ اللهِ وَالْمُكَاتَبُ الَّذِي يُرِيْدُ الْأَدَاءَ وَالنَّاكِحُ الَّذِي يُرِيْدُ الْعَفَافَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

(کے ذمہ کرم) پر ان کی مدد لازم ہے۔ اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنے والا، مکاتب جو بدل کتابت ادا کرنا چاہتا ہے۔ اور وہ شخص جو پاکدامنی کی نیت سے نکاح کرنا چاہتا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۷۱۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ مَالِكِ بْنِ يُخَامِرَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيْلِ اللهِ مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ فُوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِي سَبِيْلِ اللهِ أَوْ نُكِبَ نَكْبَةً فَإِنَّهَا تَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَغْزَرِ مَا كَانَتْ لَوْنُهَا الزَّعْفَرَانُ وَرِيْحُهَا كَالْمِسْكِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان آدمی اونٹنی کے دودھ دوہنے کے درمیان جتنا وقت جہاد کرے اس کے لیے جنت واجب ہے اور جسے اللہ کے راستے میں زخم پہنچا یا کوئی مصیبت پہنچی وہ قیامت کے دن اس سے بھی زیادہ رنگین خون کے ساتھ آئے گا اس کا رنگ زعفرانی اور خوشبو مشک کی طرح ہوگی۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ مَنْ يُكْلَمُ فِي سَبِيْلِ اللهِ۔

اللہ کی راہ میں زخمی ہونا

۱۷۱۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُكْلَمُ أَحَدٌ فِي سَبِيْلِ اللهِ وَاللهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُكْلَمُ فِي سَبِيْلِهِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ وَالرِّيْحُ رِيْحُ الْمِسْكِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں زخمی ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ کون اس کی راہ میں زخمی ہوتا ہے، وہ قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ زخم کا رنگ خون کا رنگ ہوگا اور خوشبو مشک جیسی ہوگی یہ حدیث صحیح ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث متعدد طرق سے مروی ہے۔

بَابُ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ

کون سا عمل افضل ہے

۱۷۱۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو نَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ أَوْ أَيُّ الْأَعْمَالِ خَيْرٌ قَالَ إِيْمَانٌ بِاللهِ وَرَسُوْلِهِ قِيْلَ ثُمَّ أَيُّ شَيْءٍ قَالَ الْجِهَادُ سَنَامُ الْعَمَلِ قِيْلَ ثُمَّ أَيُّ شَيْءٍ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ ثُمَّ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ هٰذَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کون سا عمل افضل ہے۔ یا کونسا عمل بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا۔ پوچھا گیا پھر کونسا عمل ہے؟ فرمایا جہاد عمل کی کوہان ہے۔ پوچھا گیا پھر کونسا عمل افضل ہے فرمایا "حج مقبول" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور

حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

بَاب ۱۱۲۶

۱۶۱۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي بِحَضْرَةِ الْعَدُوِّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ رَثُّ الْهَيْئَةِ أَأَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَرَجَعَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَقْرَأُ عَلَيْكُمُ السَّلَامَ وَكَسَرَ جَفْنَ سَيْفِهِ فَضَرَبَ بِهِ حَتّٰى قُتِلَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ وَأَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ حَبِيْبٍ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مُوسَى قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ هُوَ اسْمُهُ۔

حضرت ابوبکر بن ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اپنے والد سے دشمن کے مقابل سنا فرماتے تھے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنت کے دروازے تلواروں کے سائے میں ہیں۔ حاضرین میں سے ایک پراگندہ حال شخص نے پوچھا کہ آپ نے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے؟ فرمایا ہاں یہ بات سن کر وہ شخص اپنے ساتھیوں کی طرف لوٹا اور کہا میں تمہیں (الوداعی) سلام کہتا ہوں پھر اس نے تلوار کی میان کو توڑ ڈالا اور لڑنے لگا۔ یہاں تک کہ شہید ہو گیا یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف جعفر بن سلیمان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ ابوعمران جونی کا نام عبدالملک بن حبیب ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان کا نام ابوبکر بن ابوموسیٰ ہے۔

بَاب ۱۱۲۷ مَا جَاءَ أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ۔

بہترین انسان

۱۶۱۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ قَالَ رَجُلٌ يُجَاهِدُ فِي سَبِيْلِ اللهِ قَالُوا ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ مُؤْمِنٌ فِي شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ يَتَّقِي رَبَّهُ وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کون انسان افضل ہے؟ آپ نے فرمایا وہ آدمی جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے۔ پوچھا پھر کون؟ فرمایا وہ مومن جو کسی گھاٹی میں رہائش پذیر ہو اپنے رب سے ڈرے اور لوگوں کو اپنی شر سے محفوظ رکھے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَاب ۱۱۲۸

شہید کا اعزاز

۱۶۱۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ ثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ بَحِيْرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلشَّهِيْدِ عِنْدَ اللهِ سِتُّ خِصَالٍ يُغْفَرُ لَهُ فِي

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ہاں شہید کی چھ خصلتیں ہیں۔ خون کا پہلا قطرہ گرتے ہی اس کی بخشش ہو جاتی ہے جنت میں اپنا ٹھکانا دیکھ لیتا ہے عذاب قبر سے محفوظ رہتا ہے۔ بڑی گھبراہٹ سے امان

أَوْ دَفْعَةٍ وَيُرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَيُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَيَأْمَنُ مِنَ الْفَزَعِ الْأَكْبَرِ وَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ تَاجُ الْوَقَارِ الْيَاقُوتَةُ مِنْهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَيُزَوَّجُ اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ زَوْجَةً مِنَ الْحُورِ الْعِينِ وَيُشَفَّعُ فِي سَبْعِينَ مِنْ أَقَارِبِهِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ۔

١٦١٩۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ ثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَحَدٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَسُرُّهُ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا غَيْرُ الشَّهِيدِ فَإِنَّهُ يُحِبُّ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا يَقُولُ حَتّٰى أُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ مِمَّا يَرٰى مِمَّا أَعْطَاهُ اللّٰهُ مِنَ الْكَرَامَةِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

١٦٢٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ۔

١٦٢١۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي النَّضْرِ ثَنِي أَبُو النَّضْرِ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَرَوْحَةٌ يَرُوحُهَا الْعَبْدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ لَغَدْوَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَمَوْضِعُ سَوْطِ أَحَدِكُمْ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

١٦٢٢۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ مَرَّ سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ بِشُرَحْبِيلَ بْنِ السِّمْطِ وَهُوَ فِي مُرَابَطٍ لَهُ وَقَدْ شَقَّ عَلَيْهِ وَعَلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَلَا أُحَدِّثُكَ يَا ابْنَ السِّمْطِ بِحَدِيثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

ہوگا اس کے سر پر عزت و وقار کا تاج رکھا جائے گا جس کا ایک یاقوت دنیا و مافیہا سے بہتر ہوگا بڑی آنکھوں والی بہتر حوریں اس کے نکاح میں دی جائیں گی اور اس کے ستر رشتہ داروں کے معاملہ میں اس کی سفارش قبول ہوگی۔

یہ حدیث صحیح غریب ہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی بھی جنتی دنیا کی طرف لوٹنا پسند نہیں کرے گا۔ البتہ شہید چاہے گا کہ دنیا میں دوبارہ بھیجا جائے وہ کہے گا یہاں تک کہ دس مرتبہ اللہ کے راستے میں شہید کیا جاؤں کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ عزت کو دیکھ چکا ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

محمد بن بشار نے بواسطہ محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ اور انس رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث ذکر کی ہے۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک دن (اسلامی سرحدات کی) نگرانی کرنا دنیا اور اس کی تمام چیزوں سے بہتر ہے نیز ایک شام یا ایک صبح جہاد کے لیے نکلنا دنیا اور اس کی تمام چیزوں سے بہتر ہے اور جنت میں تمہارے ایک کوڑے کے برابر جگہ دنیا اور اس کی ہر چیز سے بہتر ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

محمد بن منکدر فرماتے ہیں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ حضرت شرحبیل بن سمط رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے وہ چوکی پر تھے۔ جہاں وہ رہتے تھے اور بیت المقدس کے گئے اور ان پر شاق گزر رہا تھا حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ابن سمط! کیا میں تمہیں ایک حدیث نہ سناؤں جو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے انہوں نے فرمایا ہاں کیوں نہیں سنائیے فرمایا میں نے

بِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ أَفْضَلُ وَرُبَّمَا قَالَ خَيْرٌ مِنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ وَمَنْ مَاتَ فِيْهِ وُقِيَ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَنُمِّيَ لَهُ عَمَلُهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

۱۶۷۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ بِغَيْرِ أَثَرٍ مِنْ جِهَادٍ لَقِيَ اللّٰهَ وَفِيْهِ ثُلْمَةٌ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ الْوَلِيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ رَافِعٍ وَإِسْمَاعِيْلُ بْنُ رَافِعٍ قَدْ ضَعَّفَهُ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيْثِ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ هُوَ ثِقَةٌ مُقَارِبُ الْحَدِيْثِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيْثُ سَلْمَانَ إِسْنَادُهُ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ لَمْ يُدْرِكْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيَّ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ أَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ شُرَحْبِيْلَ بْنِ السِّمْطِ عَنْ سَلْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

۱۶۷۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ ثَنِيْ أَبُوْ عَقِيْلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ مَوْلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ إِنِّيْ كَتَمْتُكُمْ حَدِيْثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرَاهِيَةَ تَفَرُّقِكُمْ عَنِّيْ ثُمَّ بَدَا لِيْ أَنْ أُحَدِّثَكُمُوْهُ لِيَخْتَارَ امْرُؤٌ لِنَفْسِهِ مَا بَدَا لَهُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ يَوْمٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَنَازِلِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ قَالَ مُحَمَّدٌ أَبُوْ صَالِحٍ مَوْلٰى عُثْمَانَ اسْمُهُ بَرَكَانُ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے راستے میں ایک دن پہرہ دینا ایک مہینے کے روزے رکھنے اور قیام کرنے سے افضل (راوی) فرمایا بہتر ہے اور جو آدمی اس دوران فوت ہو جائے وہ عذاب قبر سے محفوظ رہتا ہے اور اس کا عمل قیامت تک بڑھتا رہے گا۔ یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جہاد کی کسی نشانی کے بغیر اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا (تو گویا) وہ اس طرح ملاقات کرے گا کہ اس کے دین میں نقصان ہوگا اسماعیل بن رافع کی روایت سے یہ حدیث غریب ہے۔ اسماعیل بن رافع کو بعض محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے۔ میں (امام ترمذی) نے امام بخاری علیہ الرحمہ سے سنا فرماتے تھے وہ ثقہ ہے اور مقارب الحدیث ہے یہ حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔ حدیث سلمان کی سند متصل نہیں کیونکہ محمد بن منکدر نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے ملاقات نہیں کی۔ بواسطہ ایوب بن موسیٰ، مکحول، شرحبیل بن سمط اور سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنی حدیث مروی ہے۔

حضرت ابو صالح مولیٰ عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث تم سے مخفی رکھی تاکہ تم مجھ سے جدا نہ ہو جاؤ پھر میں نے اس کا بیان کرنا مناسب سمجھا تاکہ ہر آدمی اپنے لیے جو مناسب سمجھے اس پر عمل کرے۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے راستے میں ایک دن (اسلامی سرحدوں کی حفاظت کرنا) دوسرے ہزار دنوں کی منازل سے بہتر ہے۔ یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں ابو صالح مولیٰ عثمان کا نام برکان ہے۔

۱۶۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَأَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَجِدُ الشَّهِيدُ مِنْ مَسِّ الْقَتْلِ إِلَّا كَمَا يَجِدُ أَحَدُكُمْ مِنْ مَسِّ الْقَرْصَةِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہید کو بوقت شہادت اتنی ہی تکلیف ہوتی ہے۔ جتنی تمہیں مچھر وغیرہ کے کاٹنے سے ہوتی ہے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے

۱۶۲۳۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ جَمِيلٍ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ مِنْ قَطْرَتَيْنِ وَأَثَرَيْنِ قَطْرَةُ دُمُوعٍ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ وَقَطْرَةُ دَمٍ تُهَرَاقُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَمَّا الْأَثَرَانِ فَأَثَرٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَثَرٌ فِي فَرِيضَةٍ مِنْ فَرَائِضِ اللَّهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو دو قطروں اور دو نشانوں سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہیں۔ خشیت الٰہی میں گرنے والے آنسو کا قطرہ اور اللہ کی راہ میں بہنے والے خون کا قطرہ دو نشان یہ ہیں۔ اللہ کی راہ (جہاد) میں پہنچنے والے زخم کا نشان اور کسی فریضہ خداوندی کو ادا کرنے کا نشان۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

أَبْوَابُ الْجِهَادِ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابواب جہاد

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَهْلِ الْعُذْرِ فِي الْقُعُودِ۔

معذور افراد کا جہاد میں شریک نہ ہونا

۱۶۲۴۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ائْتُونِي بِالْكَتِفِ أَوِ اللَّوْحِ فَكَتَبَ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَعَمْرُو بْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَقَالَ هَلْ لِي رُخْصَةٌ فَنَزَلَتْ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شانے کی ہڈی یا تختی لاؤ آپ نے اس پر یہ آیت لکھی لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے عرض کرنے لگے کیا میرے لیے عدم شرکت کی اجازت ہے؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ (معذوروں کے علاوہ گھروں میں بیٹھنے والے اور اپنے مالوں اور نفسوں کے ساتھ جہاد کرنے والے برابر نہیں) اس باب میں حضرت ابن عباس، جابر اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ذکر کی ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح اور بواسطہ سلیمان تیمی ابو اسحاق کی روایت سے غریب ہے۔ شعبہ

إِسْحٰقَ هٰذَا الْحَدِيْثَ۔

اور ثوری نے بھی اسے ابو اسحاق سے روایت کیا ہے۔

بَابُ ۱۳۰ مَا جَاءَ فِيْمَنْ خَرَجَ إِلَى الْغَزْوِ وَتَرَكَ أَبَوَيْهِ۔

والدین کو چھوڑ کر جہاد کے لیے جانا

۱۷۲۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَأْذِنُهُ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ أَلَكَ وَالِدَانِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِيْهِمَا فَجَاهِدْ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَأَبُو الْعَبَّاسِ هُوَ الشَّاعِرُ الْأَعْمَى الْمَكِّيُّ وَاسْمُهُ السَّائِبُ بْنُ فَرُّوْخَ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک شخص بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر جہاد (میں جانے) کی اجازت مانگنے لگا آپ نے فرمایا کیا تمہارے والدین زندہ ہیں۔ اس نے عرض کیا جی ہاں۔ فرمایا ان کی خدمت میں رہ کر جہاد کرو (یعنی ان کی خدمت ہی تمہارے لیے جہاد ہے) اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو العباس، نابینا شاعر ہیں اور مکی ہیں ان کا نام سائب بن فروخ ہے۔

بَابُ ۱۳۱ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُبْعَثُ وَحْدَهُ سَرِيَّةً وَاحِدَةً۔

ایک شخص کو لشکر پر امیر مقرر کرنا

۱۷۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ فِيْ قَوْلِهِ أَطِيْعُوا اللّٰهَ وَأَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُذَافَةَ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَدِيٍّ السَّهْمِيُّ بَعَثَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى سَرِيَّةٍ أَخْبَرَنِيْهِ يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ جُرَيْجٍ۔

حجاج بن محمد، ابن جریج سے اللہ تعالیٰ کے قول "اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم" الخ سے متعلق نقل کرتے ہیں کہ عبداللہ بن حذافہ بن قیس بن عدی سہمی رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک چھوٹے لشکر کا امیر بنا کر بھیجا ابن جریج کہتے ہیں مجھے یعلی بن مسلم نے بواسطہ سعید بن جبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس بات کی خبر دی۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابن جریج کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

بَابُ ۱۳۲ مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ أَنْ يُسَافِرَ الرَّجُلُ وَحْدَهُ۔

آدمی کا تنہا سفر کرنا ناپسندیدہ ہے

۱۷۲۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ الْبَصْرِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَنَّ النَّاسَ يَعْلَمُوْنَ مَا أَعْلَمُ مِنَ الْوَحْدَةِ مَا سَرٰى رَاكِبٌ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لوگ تنہا سفر کے نقصان کو جانتے جیسا کہ میں جانتا ہوں تو کوئی سوار رات کو اکیلا سفر نہ کرتا۔

يَكُنْ يَفِي وَحْدَهُ۔

* *

١٧٢٨۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّاكِبُ شَيْطَانٌ وَالرَّاكِبَانِ شَيْطَانَانِ وَالثَّلَاثَةُ رَكْبٌ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ عَاصِمٍ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ وَحَدِيثُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو حَسَنٌ۔

حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک سوار شیطان ہے دو سوار دو شیطان ہیں۔ اور تین سوار، سوار ہیں۔ حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق یعنی عاصم کی روایت سے پہچانتے ہیں اور عاصم محمد بن زید بن عبداللہ بن عمر کے صاحبزادے ہیں۔

حدیث عبداللہ بن عمرو حسن ہے۔

بَابُ ١٢٣ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الْكَذِبِ وَالْخَدِيعَةِ فِي الْحَرْبِ۔

جنگ کے موقعہ پر جھوٹ اور دھوکہ دہی

١٧٢٩۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَرْبُ خُدْعَةٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ وَكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنگ ایک دھوکہ ہے۔ اس باب میں حضرت علی، زید بن ثابت، عائشہ، ابن عباس، ابوہریرہ، اسماء بنت یزید، کعب بن مالک اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ١٢٤ مَا جَاءَ فِي غَزَوَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَمْ غَزَا۔

غزوات نبوی کی تعداد

١٧٣٠۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ وَأَبُو دَاوُدَ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ كُنْتُ إِلَى جَنْبِ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ فَقِيلَ لَهُ كَمْ غَزَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةٍ قَالَ تِسْعَ عَشْرَةَ فَقُلْتُ كَمْ غَزَوْتَ أَنْتَ مَعَهُ قَالَ سَبْعَ عَشْرَةَ قُلْتُ أَيَّتُهُنَّ كَانَ أَوَّلَ قَالَ ذَاتُ الْعُشَيْرِ أَوِ الْعُسَيْرِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابواسحاق فرماتے ہیں میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ان سے پوچھا گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی جنگیں لڑیں۔ انہوں نے فرمایا انیس غزوات۔ میں نے عرض کیا آپ کتنے غزوات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے فرمایا سترہ غزوات میں۔ میں نے پوچھا پہلا غزوہ کونسا تھا؟ فرمایا ذات العشیرہ یا ذات العسیرہ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ٢٥ مَا جَاءَ فِي الصَّفِّ وَالتَّعْبِيَةِ عِنْدَ الْقِتَالِ

١٦٣١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ ثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ عَبَّأَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَدْرٍ لَيْلًا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ هٰذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمٰعِيلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ سَمِعَ مِنْ عِكْرِمَةَ وَحِينَ رَأَيْتُهُ كَانَ حَسَنَ الرَّأْيِ فِي مُحَمَّدِ بْنِ حُمَيْدٍ الرَّازِيِّ ثُمَّ ضَعَّفَهُ بَعْدُ۔

لشکر کی صف بندی اور تیاری

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر کے موقع پر ہمیں رات کو ترتیب دیا۔ اس باب میں حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں میں (امام ترمذی) نے امام بخاری سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے لاعلمی کا اظہار کیا۔ اور فرمایا محمد بن اسحاق کو عکرمہ سے سماع حاصل ہے۔ جب میں (امام ترمذی) امام بخاری سے ملا تو وہ محمد بن حمید رازی کے بارے میں اچھی رائے رکھتے تھے پھر انہوں نے اسے ضعیف قرار دیا۔

بَابُ ٢٦ مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ عِنْدَ الْقِتَالِ

١٦٣٢ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفٰى قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو عَلَى الْأَحْزَابِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيعَ الْحِسَابِ اهْزِمِ الْأَحْزَابَ وَزَلْزِلْهُمْ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

لڑائی کے وقت دعا

حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار کے لشکروں کے خلاف دعا مانگتے ہوئے سنا۔ آپ نے فرمایا یا اللہ! کتاب کے اتارنے والے جلد حساب لینے والے دشمن کے لشکر کو شکست دے اور ان کے قدم اکھیڑ دے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ٢٧ مَا جَاءَ فِي الْأَلْوِيَةِ

١٦٣٣ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْوَلِيدِ الْكِنْدِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالُوا ثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ عَمَّارٍ يَعْنِي الدُّهْنِيَّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَلِوَاؤُهُ أَبْيَضُ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ آدَمَ عَنْ شَرِيكٍ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ

چھوٹے جھنڈے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ داخل ہوئے تو آپ کا جھنڈا سفید رنگ کا تھا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف یحییٰ بن آدم کے واسطے سے شریک کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ میں (امام ترمذی) نے امام بخاری رحمہ اللہ سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا۔ تو انہوں نے اسے صرف اسی روایت سے پہچانا متعدد راویوں نے بواسطہ شریک، عمار، اور ابوزبیر، جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا

يحيى بن آدم عن شريك وقال غير واحد عن شريك عن عمار عن أبي الزبير عن جابر أن النبي صلى الله عليه وسلم دخل مكة وعليه عمامة سوداء. قال محمد والحديث هو هذا. والدهن بطن من بجيلة وعمار الدهني هو عمار بن معاوية الدهني ويكنى أبا معاوية وهو كوفي ثقة عند أهل الحديث.

کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ کی دستار مبارک سیاہ رنگ کی تھی۔ امام بخاری فرماتے ہیں اصل حدیث یہی ہے۔ دھن قبیلہ بجیلہ کا ایک خاندان ہے۔ عمار دہنی سے عمار بن معاویہ دہنی مراد ہیں۔ ان کی کنیت ابو معاویہ ہے۔ یہ کوفی ہیں اور محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔

باب في الرايات

۱۷۲۴۔ حدثنا أحمد بن منيع ثنا يحيى بن زكريا بن أبي زائدة ثنا أبو يعقوب الثقفي ثنا يونس بن عبيد مولى محمد بن القاسم قال بعثني محمد بن القاسم إلى البراء بن عازب أسأله عن راية رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال كانت سوداء مربعة من نمرة. وفي الباب عن علي والحارث بن حسان وابن عباس. هذا حديث حسن غريب لا نعرفه إلا من حديث ابن أبي زائدة. وأبو يعقوب الثقفي اسمه إسحق بن إبراهيم وروى عنه أيضا عبيد الله بن موسى.

بڑے جھنڈے

حضرت یونس بن عبید مولیٰ محمد بن قاسم فرماتے ہیں۔ مجھے محمد بن قاسم نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا تاکہ میں ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے بارے میں پوچھوں۔ انہوں نے فرمایا آپ کا جھنڈا سیاہ رنگ کا تھا اور دھاری دار چادر سے بنا ہوا مربع صورت میں تھا۔ اس باب میں حضرت علی، حارث بن حسان اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابن ابی زائدہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ ابو یعقوب ثقفی کا نام اسحاق بن ابراہیم ہے۔ عبید اللہ بن موسیٰ نے بھی ان سے روایت کی ہے۔

۱۷۲۵۔ حدثنا محمد بن رافع ثنا يحيى بن إسحق هو السالحيني ثنا يزيد بن حيان قال سمعت أبا مجلز لاحق بن حميد يحدث عن ابن عباس قال كانت راية النبي صلى الله عليه وسلم سوداء ولواؤه أبيض. هذا حديث غريب من هذا الوجه من حديث ابن عباس.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑا جھنڈا سیاہ رنگ کا تھا جب کہ چھوٹے جھنڈے کا رنگ سفید تھا۔ یہ حدیث اس طریق یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے غریب ہے۔

باب ما جاء في الشعار

۱۷۲۶۔ حدثنا محمد بن غيلان ثنا وكيع ثنا سفيان عن أبي إسحق عن المهلب بن أبي صفرة عمن سمع

خصوصی نشان

مہلب بن ابی صفرہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر دشمن تم پر شب خون مارے تو کہو۔

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اِنْ بَيَّتَكُمُ الْعَدُوُّ فَقُولُوا حٰمٓ لَا يُنْصَرُونَ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ وَهٰكَذَا رَوٰى بَعْضُهُمْ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ مِثْلَ رِوَايَةِ الثَّوْرِيِّ وَرُوِيَ عَنْهُ عَنِ الْمُهَلَّبِ بْنِ اَبِي صُفْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا۔

حٰم لا ینصرون، اس باب میں حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ بعض حضرات نے ابو اسحٰق سے سفیان ثوری کی روایت کی طرح نقل کی ہے البتہ بعض نے ان سے بواسطہ مہلب بن ابی صفرہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً روایت کیا ہے۔

بَابُ ۱۳۱ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ سَيْفِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار مبارک

۱۶۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُجَاعٍ الْبَغْدَادِيُّ ثَنَا اَبُو عُبَيْدَةَ الْحَدَّادُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ صَنَعْتُ سَيْفِي عَلٰى سَيْفِ سَمُرَةَ وَزَعَمَ سَمُرَةُ اَنَّهُ صَنَعَ سَيْفَهُ عَلٰى سَيْفِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ حَنَفِيًّا هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ تَكَلَّمَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ فِي عُثْمَانَ بْنِ سَعْدٍ الْكَاتِبِ وَضَعَّفَهُ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ۔

حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے اپنی تلوار حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کی تلوار جیسی بنائی اور سمرہ کا خیال تھا کہ انہوں نے اپنی تلوار نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار جیسی بنائی ہے اور وہ قبیلہ بنو حنیفہ کی تلواروں کی شکل تھی۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں یحییٰ بن سعید قطان نے عثمان بن سعد کاتب کے بارے میں کلام کیا اور انہیں حفظ کے اعتبار سے ضعیف کہا۔

بَابُ ۱۳۲ فِي الْفِطْرِ عِنْدَ الْقِتَالِ۔

جنگ کے موقعہ پر روزہ افطار کرنا

۱۶۳۸۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسٰى ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ قَزَعَةَ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَمَّا بَلَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ مَرَّ الظَّهْرَانِ فَاٰذَنَنَا بِلِقَاءِ الْعَدُوِّ فَاَمَرَنَا بِالْفِطْرِ فَاَفْطَرْنَا اَجْمَعُونَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فتح مکہ کے موقعہ پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام مرالظہران پر پہنچ کر ہمیں دشمن سے ملنے کی خبر دی۔ اور روزہ افطار کرنے کا حکم فرمایا۔ تو ہم سب نے روزہ افطار کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۱۳۳ مَا جَاءَ فِي الْخُرُوجِ عِنْدَ الْفَزَعِ۔

خطرہ کے وقت نکلنا

۱۶۳۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا اَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ اَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ ثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ رَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِاَبِي طَلْحَةَ يُقَالُ لَهُ مَنْدُوبٌ فَقَالَ مَا كَانَ مِنْ فَزَعٍ وَاِنْ وَجَدْنَاهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے مندوب نامی گھوڑے پر سوار ہو گئے (اور دشمن کی تلاش میں تشریف لے گئے واپسی پر) فرمایا کوئی خطرہ نہیں اور میں نے اس گھوڑے کو دریا پایا

يَعْمُرُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَأَبُو دَاوُدَ قَالُوا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ فَزَعٌ بِالْمَدِينَةِ فَاسْتَعَارَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لَنَا يُقَالُ لَهُ مَنْدُوبٌ فَقَالَ مَا رَأَيْنَا مِنْ فَزَعٍ وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

بَابُ ۱۳ مَا جَاءَ فِي الثَّبَاتِ عِنْدَ الْقِتَالِ۔

۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا سُفْيَانُ ثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ لَنَا رَجُلٌ أَفَرَرْتُمْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا عُمَارَةَ قَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا وَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ وَلَّى سَرَعَانُ النَّاسِ تَلَقَّتْهُمْ هَوَازِنُ بِالنَّبْلِ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَغْلَتِهِ وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ آخِذٌ بِلِجَامِهَا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عُمَرَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ ثَنِي أَبِي عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنَا يَوْمَ حُنَيْنٍ وَإِنَّ الْفِئَتَيْنِ لَمُوَلِّيَتَانِ وَمَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةُ رَجُلٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

۴۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَأَجْوَدَ النَّاسِ وَأَشْجَعَ النَّاسِ قَالَ وَلَقَدْ فَزِعَ

اس باب میں حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ (ایک مرتبہ) مدینہ طیبہ میں خطرہ پیدا ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارا مندوب نامی گھوڑا عاریتاً لیا (اور دشمن کی طرف گئے واپسی) پر فرمایا ہم نے کوئی خطرہ نہیں دیکھا اور ہم نے اسے دریا پایا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

لڑائی کے وقت ثابت قدمی

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے پوچھا اے ابو عمارہ! کیا تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر بھاگ گئے تھے۔ انہوں نے کہا نہیں خدا کی قسم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹھ نہیں پھیری بلکہ چند جلد باز لوگوں نے پیٹھ پھیری جبکہ قبیلہ ہوازن کے لوگ تیر برساتے ہوئے ان سے جا ملے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خچر مبارک پر سوار تھے اور حضرت ابو سفیان بن حارث بن عبدالمطلب نے اس کی لگام پکڑ رکھی تھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے میں نبی ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں اور میں عبدالمطلب کا بیٹا (پوتا) ہوں۔ اس باب میں حضرت علی اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ہم نے حنین کے دن اپنے آپ کو دیکھا کہ اس وقت دونوں گروہ پیٹھ پھیرے ہوئے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سو آدمی بھی نہ تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح عبیداللہ کی روایت سے غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سب سے زیادہ حسین سب سے زیادہ سخی اور سب سے زیادہ بہادر تھے فرماتے ہیں ایک رات اہل مدینہ ایک آواز

أَهْلُ الْمَدِينَةِ لَيْلَةً سَمِعُوا صَوْتًا قَالَ فَتَلَقَّاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَرَسٍ لِأَبِي طَلْحَةَ عُرْيٍ وَهُوَ مُتَقَلِّدٌ سَيْفَهُ فَقَالَ لَمْ تُرَاعُوا لَمْ تُرَاعُوا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدْتُهُ بَحْرًا يَعْنِي الْفَرَسَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔

کی آواز سنی تو گھبرا گئے (اور وہ تحقیق کے لیے نکلے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار واپس آتے ہوئے ملے۔ آپ نے تلوار لٹکا رکھی تھی فرمایا مت گھبراؤ مت گھبراؤ پھر فرمایا میں نے اس گھوڑے کو دریا پایا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

بَابُ ۱۳ مَا جَاءَ فِي السُّيُوفِ وَحِلْيَتِهَا۔

تلوار اور اس کا جڑاؤ

۱۶۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صُدْرَانَ أَبُو جَعْفَرٍ الْبَصْرِيُّ ثَنَا طَالِبُ بْنُ حُجَيْرٍ عَنْ هُودٍ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ جَدِّهِ مَزِيدَةَ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَى سَيْفِهِ ذَهَبٌ وَفِضَّةٌ قَالَ طَالِبٌ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْفِضَّةِ فَقَالَ كَانَتْ قَبِيعَةُ السَّيْفِ فِضَّةً وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَجَدُّ هُودٍ اسْمُهُ مَزِيدَةُ الْعَصَرِيُّ۔

حضرت ہود بن عبد اللہ بن سعد رضی اللہ عنہم اپنے دادا مزیدہ سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے روز مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو اس وقت آپ کی تلوار پر سونے اور چاندی کا جڑاؤ کیا ہوا تھا۔ طالب کہتے ہیں میں نے اپنے استاد سے چاندی کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا تلوار کے قبضہ پر چاندی کی ٹوپی تھی۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہود کے دادا کا نام مزیدہ عصری تھا۔

۱۶۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ ثَنَا أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَتْ قَبِيعَةُ سَيْفِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَهَكَذَا رُوِيَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ كَانَتْ قَبِيعَةُ سَيْفِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار مبارک کے قبضہ پر چاندی چڑھائی گئی تھی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بواسطہ ہمام اور قتادہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یونہی مروی ہے۔ بعض نے بواسطہ قتادہ حضرت سعید بن ابی الحسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کے قبضہ پر چاندی کی ٹوپی تھی۔

بَابُ ۱۴ مَا جَاءَ فِي الدِّرْعِ۔

زرہ پہننا

۱۶۴۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ ثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ كَانَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْعَانِ يَوْمَ أُحُدٍ فَنَهَضَ إِلَى الصَّخْرَةِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَأَقْعَدَ طَلْحَةَ تَحْتَهُ فَصَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جنگ احد کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر دو زرہیں تھیں آپ نے چٹان پر چڑھنے کا ارادہ فرمایا لیکن ایسا نہ ہو سکا تو آپ حضرت طلحہ کو نیچے بٹھا کر اوپر تشریف لے گئے یہاں تک کہ چٹان پر پہنچ گئے۔ راوی فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا طلحہ نے

الله عليه وسلم حتى استوى على الصخرة قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول أوجب طلحة وفي الباب عن صفوان بن أمية والسائب بن يزيد هذا حديث حسن غريب لا نعرفه إلا من حديث محمد بن إسحق.

باب ١٣٠ ما جاء في المغفر.

١٢٤٧ - حدثنا قتيبة حدثنا مالك بن أنس عن ابن شهاب عن أنس بن مالك قال دخل النبي صلى الله عليه وسلم عام الفتح وعلى رأسه المغفر فقيل له ابن خطل متعلق بأستار الكعبة قال اقتلوه هذا حديث حسن صحيح لا نعرف كبير أحد رواه غير مالك عن الزهري.

باب ١٣١ ما جاء في فضل الخيل.

١٢٤٨ - حدثنا هناد حدثنا عبثر بن القاسم عن حصين عن الشعبي عن عروة البارقي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الخير معقود في نواصي الخيل إلى يوم القيامة الأجر والمغنم وفي الباب عن ابن عمر وأبي سعيد وجرير وأبي هريرة وأسماء بنت يزيد والمغيرة بن شعبة وجابر هذا حديث حسن صحيح وعروة هو ابن أبي الجعد البارقي ويقال عروة بن الجعد قال أحمد بن حنبل وفقه هذا الحديث أن الجهاد مع كل إمام إلى يوم القيامة.

باب ١٣٢ ما يستحب من الخيل.

١٢٤٩ - حدثنا عبد الله بن الصباح الهاشمي البصري حدثنا يزيد بن هارون حدثنا شيبان بن عبد الرحمن حدثنا عيسى بن علي بن عبد الله عن أبيه عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يمن الخيل في

جنت یا شفاعت واجب کر لی۔ اس باب میں حضرت صفوان بن امیہ اور سائب بن یزید رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف محمد بن اسحق کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

خود پہننا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے موقع پر مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر انور پر خود تھی۔ آپ سے عرض کیا گیا ابن خطل کعبۃ اللہ کے پردوں سے چمٹا ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا اسے قتل کر دو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم مالک کے سوا زہری سے راویوں میں کسی بڑے کو نہیں جانتے جس نے اسے روایت کیا ہو۔

گھوڑوں کی فضیلت

حضرت عروہ بارقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھلائی یعنی ثواب اور غنیمت قیامت تک گھوڑوں کی پیشانی سے بندھی ہوئی ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر، ابو سعید، جریر، ابو ہریرہ، اسماء بنت یزید، مغیرہ بن شعبہ اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عروہ سے ابن ابی جعد بارقی مراد ہیں۔ عروہ بن جعد بھی کہا جاتا ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث سے یہ فقہی مسئلہ ثابت ہوا کہ امام (عادل ہو یا جابر ظالم) کی معیت میں قیامت تک کے لیے جہاد مقرر ہے۔

پسندیدہ گھوڑے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑے کی برکت خالص سرخ رنگ میں ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق

اَلْشُقْرُ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِیْثِ شَیْبَانَ۔

۱۶۵۰۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا ابْنُ لَهِیْعَةَ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ عَنْ عَلِیِّ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَیْرُ الْخَیْلِ الْاَدْهَمُ الْاَقْرَحُ الْاَرْثَمُ ثُمَّ الْاَقْرَحُ الْمُحَجَّلُ طَلْقُ الْیَمِیْنِ فَاِنْ لَّمْ یَكُنْ اَدْهَمَ فَكُمَیْتٌ عَلٰی هٰذِهِ الشِّیَةِ۔

۱۶۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِیْرٍ ثَنَا اَبِیْ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَیُّوْبَ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ۔

بَابُ ۱۳۱ مَا یُكْرَهُ مِنَ الْخَیْلِ۔

۱۶۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ ثَنَا سُفْیَانُ ثَنَا سَلْمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِیْرٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَرِهَ الشِّكَالَ فِی الْخَیْلِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ یَزِیْدَ الْخَثْعَمِیِّ عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ نَحْوَهٗ وَاَبُوْ زُرْعَةَ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَرِیْرٍ اسْمُهٗ هَرِمٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَیْدٍ الرَّازِیُّ ثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ قَالَ قَالَ لِیْ اِبْرَاهِیْمُ النَّخَعِیُّ اِذَا حَدَّثْتَنِیْ فَحَدِّثْنِیْ عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ فَاِنَّهٗ حَدَّثَنِیْ مَرَّةً بِحَدِیْثٍ ثُمَّ سَاَلْتُهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ بِسِنِیْنَ فَمَا اَخْرَمَ مِنْهُ حَرْفًا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِی الرِّهَانِ۔

۱۶۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَزِیْرِ ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ یُوْسُفَ الْاَزْرَقُ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

یعنی شیبان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین گھوڑا سیاہ رنگ کا گھوڑا ہے جس کی پیشانی اور ناک پر کچھ سفید بال ہوں پھر وہ جس کی پیشانی اور پاؤں بھی سفید ہوں لیکن دائیں پاؤں پر سفیدی نہ ہو۔ اگر سیاہ رنگ کا نہ ہو تو ان ہی صفات والا سیاہی مائل سرخ رنگ کا گھوڑا ہے۔

محمد بن بشار نے بواسطہ وہب بن جریر اور یحییٰ بن ایوب یزید بن ابو حبیب سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

ناپسندیدہ گھوڑے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا گھوڑا ناپسند فرمایا جس کے تین پاؤں سفید ہوں اور ایک سیاہ ہو یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ نے بواسطہ عبداللہ بن یزید خثعمی ابو زرعہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ ابو زرعہ بن عمرو بن جریر کا نام ہرم ہے۔

عمارہ بن قعقاع فرماتے ہیں مجھے ابراہیم نخعی نے فرمایا جب مجھ سے حدیث بیان کرنا ہو تو ابو زرعہ سے نقل کیا کرو کیونکہ انہوں نے ایک مرتبہ مجھ سے حدیث بیان کی پھر میں نے کئی سال بعد اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے ایک حرف بھی کم نہ کیا۔

گھوڑ دوڑ کرانا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جُھکے پتلے کیے گئے گھوڑوں کو حفیاء سے ثنیۃ الوداع تک دوڑایا اور ان دونوں جگہوں کے درمیان چھ میل کا فاصلہ تھا اور جن گھوڑوں

أَجْرَى الْمُضَمَّرَ مِنَ الْخَيْلِ مِنَ الْحَفْيَاءِ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ وَبَيْنَهُمَا سِتَّةُ أَمْيَالٍ وَمَا لَمْ يُضَمَّرْ مِنَ الْخَيْلِ مِنْ ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ وَبَيْنَهُمَا مِيلٌ وَكُنْتُ فِيمَنْ أَجْرَى فَوَثَبَ بِي فَرَسِي جِدَارًا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ وَأَنَسٍ وَعَائِشَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ۔

کو تیار نہیں کیا گیا تھا انہیں ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی زریق تک دوڑایا یہ ایک میل کا فاصلہ تھا میں بھی گھوڑا دوڑانے والوں میں تھا میرا گھوڑا مجھے لے کر دیوار پھلانگ گیا تھا۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ، جابر، انس اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں یہ حدیث حسن صحیح، ثوری کی روایت سے غریب ہے۔

۱۷۵۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ أَبِي نَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا سَبَقَ إِلَّا فِي نَصْلٍ أَوْ خُفٍّ أَوْ حَافِرٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیروں، اونٹوں کے (سموں اور گھوڑوں کے) کھروں کے علاوہ کسی چیز کے مقابلہ پر انعام لینا صحیح نہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ تُنْزَى الْحُمُرُ عَلَى الْخَيْلِ۔

گدھوں سے گھوڑیوں پر جفتی کرانا

۱۷۵۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثَنَا مُوسَى بْنُ سَالِمٍ أَبُو جَهْضَمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدًا مَأْمُورًا مَا اخْتَصَّنَا دُونَ النَّاسِ بِشَيْءٍ إِلَّا بِثَلَاثٍ أَمَرَنَا أَنْ نُسْبِغَ الْوُضُوءَ وَأَنْ لَا نَأْكُلَ الصَّدَقَةَ وَأَنْ لَا نُنْزِيَ حِمَارًا عَلَى فَرَسٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي جَهْضَمٍ هٰذَا فَقَالَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ حَدِيثُ الثَّوْرِيِّ غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَوَهِمَ فِيهِ الثَّوْرِيُّ وَالصَّحِيحُ مَا رَوَى إِسْمٰعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ وَعَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي جَهْضَمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی طرف سے مامور بندے تھے۔ آپ نے ہمیں دوسروں کے مقابلہ میں صرف تین چیزوں کے ساتھ خاص کیا ہمیں حکم فرمایا کہ ہم کامل وضو کریں، صدقہ نہ کھائیں اور گدھوں کو گھوڑیوں پر جفتی نہ کرائیں۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مذکور ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے سفیان ثوری رحمہ اللہ نے ابو جہضم سے روایت کرتے ہوئے کہا بواسطہ عبیداللہ بن عبداللہ بن عباس، حضرت ابن عباس سے مروی ہے۔ میں (امام ترمذی) نے امام بخاری سے سنا فرماتے تھے حدیث ثوری غیر محفوظ ہے ثوری سے اس میں غلطی ہوئی۔ صحیح روایت وہ ہے جسے اسماعیل بن علیہ اور عبدالوارث بن سعید نے بواسطہ ابو جہضم اور عبداللہ بن عبیداللہ بن عباس، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْاِسْتِفْتَاحِ بِصَعَالِيكِ الْمُسْلِمِينَ۔

مسلمان فقراء کے وسیلہ سے طلب فتح

۱۷۵۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی

نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنِيْ زَيْدُ بْنُ اَرْطَاةَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِبْغُوْنِيْ فِيْ ضُعَفَائِكُمْ فَاِنَّمَا تُرْزَقُوْنَ وَتُنْصَرُوْنَ بِضُعَفَائِكُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا مجھے اپنے کمزور لوگوں میں تلاش کرو۔ کیونکہ تمہیں کمزور (اور غریب لوگوں) کے سبب رزق دیا جاتا ہے اور تمہاری مدد کی جاتی ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْاَجْرَاسِ عَلَى الْخَيْلِ

۱۶۵۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصْحَبُ الْمَلٰئِكَةُ رُفْقَةً فِيْهَا كَلْبٌ وَلَا جَرَسٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَائِشَةَ وَاُمِّ حَبِيْبَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

گھوڑے کے گلے میں گھنٹی لٹکانا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے ان مسافروں کا ساتھ نہیں دیتے جن میں کتا ہو اور نہ ہی ان کا ساتھ دیتے ہیں۔ جن میں گھنٹی ہو۔ اس باب میں حضرت عمر، عائشہ، ام حبیبہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَنْ يُسْتَعْمَلُ عَلَى الْحَرْبِ۔

۱۶۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ نَا الْاَحْوَصُ بْنُ اَبُو الْجَوَّابِ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ جَيْشَيْنِ وَاَمَّرَ عَلٰى اَحَدِهِمَا عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ وَعَلَى الْاٰخَرِ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ فَقَالَ اِذَا كَانَ الْقِتَالُ فَعَلِيٌّ قَالَ فَافْتَتَحَ عَلِيٌّ حِصْنًا فَاَخَذَ مِنْهُ جَارِيَةً فَكَتَبَ مَعِيْ خَالِدٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشِيْ بِهِ فَقَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَ الْكِتَابَ فَتَغَيَّرَ لَوْنُهُ ثُمَّ قَالَ مَا تَرٰى فِيْ رَجُلٍ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ قُلْتُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَغَضَبِ رَسُوْلِهِ وَاِنَّمَا اَنَا رَسُوْلٌ فَسَكَتَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْاَحْوَصِ بْنِ جَوَّابٍ وَمَعْنٰى قَوْلِهِ يَشِيْ بِهِ يَعْنِي النَّمِيْمَةَ۔

فوج کا سپہ سالار

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو لشکر بھیجے ایک پر حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور دوسرے پر خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو امیر لشکر مقرر کیا۔ اور فرمایا جب جنگ شروع ہو تو حضرت علی رضی اللہ عنہ سب پر امیر ہوں گے۔ راوی فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک قلعہ فتح کیا اور اس میں سے ایک لونڈی لی۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک خط لکھا جس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق شکایت تھی۔ میں یہ خط لے کر حاضر ہوا آپ نے خط پڑھا تو چہرۂ انور کا رنگ بدل گیا پھر فرمایا تیرا اس آدمی کے بارے میں کیا خیال ہے جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور رسول کو اس سے محبت ہے۔ میں نے عرض کیا میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے غضب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں۔ میں تو صرف قاصد ہوں۔ اس پر آپ خاموش ہو گئے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت منقول ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف احوص بن جواب کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ یشی بہ کا مطلب چغلی کھانا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِمَامِ

١٧٠٥۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَالْأَمِيرُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ بَعْلِهَا وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُ وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُ أَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ وَأَبِي مُوسَى حَدِيثُ أَبِي مُوسَى غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَحَدِيثُ أَنَسٍ غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَرَوَاهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ بُرَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَنِي بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ بَشَّارٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَرَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَهٰذَا أَصَحُّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَرَوَى إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ سَائِلٌ كُلَّ رَاعٍ عَمَّا اسْتَرْعَاهُ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ هٰذَا غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَإِنَّمَا الصَّحِيحُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ۔

حاکم وقت کی ذمہ داری

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سنو! تم سب نگران ہو اور ہر ایک سے اس کی رعایا کے بارے میں پوچھا جائے گا وہ آدمی جو لوگوں پر امیر مقرر ہے وہ ذمہ دار ہے۔ اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا مرد اپنے گھر کا نگران ہے اور اس سے گھر والوں کے متعلق پوچھا جائے گا عورت اپنے خاوند کے گھر کی نگران اور ذمہ دار ہے اس سے اس کے متعلق سوال ہوگا غلام اپنے مالک کے مال کا نگران ہے۔ اس سے اس کے متعلق پوچھا جائے گا سنو! تم سب (اپنے اپنے دائرہ اختیار میں) ذمہ دار ہو اور ہر ایک سے اس سے متعلق امور کا سوال ہوگا۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ انس اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔ حدیث ابو موسیٰ غیر محفوظ ہے۔ حدیث انس بھی غیر محفوظ ہے۔ ابراہیم بن بشار رمادی نے بواسطہ سفیان بن عیینہ، برید بن عبداللہ بن ابی بردہ اور ابو بردہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے اسے مرسل روایت کیا ہے یہ اصح ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں۔ اسحٰق بن ابراہیم نے بواسطہ معاذ بن ہشام، ہشام اور قتادہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ہر نگران سے اس چیز کے متعلق پوچھے گا جس کا اسے نگران بنایا۔ میں (امام ترمذی) نے امام بخاری سے سنا فرماتے ہیں یہ غیر محفوظ ہے۔ صحیح روایت وہ ہے جسے معاذ بن ہشام نے بواسطہ ہشام، قتادہ اور حسن، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي طَاعَةِ الْإِمَامِ

١٧٠٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ نَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْعَيْزَارِ بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ أُمِّ

حاکم کی اطاعت

حضرت ام الحصین احمسیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے حجۃ الوداع کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ ارشاد فرماتے سنا آپ پر

الْحُصَيْنِ الْأَحْمَسِيَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ قَدِ الْتَفَعَ بِهِ مِنْ تَحْتِ إِبْطِهِ قَالَتْ فَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى عَضَلَةِ عَضُدِهِ تَرْتَجُّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰهَ وَإِنْ أُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ مُجَدَّعٌ فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا مَا أَقَامَ لَكُمْ كِتَابَ اللّٰهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أُمِّ حُصَيْنٍ۔

چادر مبارک تھی جسے آپ نے بغل مبارک کے نیچے سے لپیٹ رکھا تھا۔ فرماتی ہیں میں نے آپ کے بازو کے پٹھے کو حرکت کرتے دیکھا آپ نے فرمایا اے لوگو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اگر تم پر نکٹا الاعضاء حبشی غلام بھی مقرر کیا جائے تو اس کی بات سنو اور اس کا حکم مانو جب تک کہ وہ کتاب اللہ کے مطابق حکم جاری کرے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ام حصین سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

بَابُ ۱۱ مَا جَاءَ لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ۔

۱۶۷۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ عَلَيْهِ وَلَا طَاعَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَالْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو الْغِفَارِيِّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

خالق کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت نہیں

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان پر حاکم کی بات سننا اور ماننا فرض ہے چاہے پسند کرے یا ناپسند کرے جب تک کہ اسے گناہ کا حکم نہ دیا جائے اگر وہ گناہ کا حکم دیتا ہے تو اب نہ سننا فرض ہے اور نہ ماننا۔ اس باب میں حضرت علی، عمران بن حصین اور حکم بن عمرو غفاری رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۱۲ مَا جَاءَ فِي التَّحْرِيشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ وَالْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ۔

۱۶۷۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ قُطْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّحْرِيشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ۔

۱۶۷۳۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ التَّحْرِيشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَيُقَالُ هٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ قُطْبَةَ وَرَوَى شَرِيكٌ هٰذَا الْحَدِيثَ

چوپایوں کو آپس میں لڑانا اور چہرے پر نشان لگانا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کو لڑانے سے منع فرمایا۔

حضرت مجاہد سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور لڑانے سے منع فرمایا۔ اس حدیث میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا واسطہ مذکور نہیں رکھا گیا یہ حدیث قطبہ کی روایت سے اصح ہے۔ شریک نے بواسطہ اعمش، مجاہد اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی

عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ أَبِيْ يَحْيٰى وَرَوٰى أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ طَلْحَةَ وَجَابِرٍ وَأَبِيْ سَعِيْدٍ وَعِكْرَاشِ بْنِ ذُؤَيْبٍ۔

حدیث روایت کی ابو یحییٰ کا واسطہ ذکر نہیں۔ ابو معاویہ نے بواسطہ اعمش اور مجاہد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے اس باب میں حضرت طلحہ، جابر، ابو سعید اور عکراش بن ذویب رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

١٦٧٤۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا رَوْحٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ وَالضَّرْبِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرے پر نشان لگانے اور مارنے سے منع فرمایا۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ حَدِّ بُلُوْغِ الرَّجُلِ وَمَتٰى يُفْرَضُ لَهٗ

حد بلوغ

١٦٧٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَزِيْرِ الْوَاسِطِيُّ ثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ عُرِضْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَيْشٍ وَأَنَا ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ فَلَمْ يَقْبَلْنِيْ ثُمَّ عُرِضْتُ عَلَيْهِ مِنْ قَابِلٍ فِيْ جَيْشٍ وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ فَقَبِلَنِيْ قَالَ نَافِعٌ فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَقَالَ هٰذَا حَدُّ مَا بَيْنَ الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ ثُمَّ كَتَبَ أَنْ يُفْرَضَ لِمَنْ بَلَغَ الْخَمْسَ عَشْرَةَ۔

١٦٧٦۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ إِلَّا أَنَّهٗ قَالَ قَالَ عُمَرُ هٰذَا حَدُّ مَا بَيْنَ الذُّرِّيَّةِ وَالْمُقَاتِلَةِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَنَّهٗ كَتَبَ أَنْ يُفْرَضَ حَدِيْثُ إِسْحٰقَ بْنِ يُوْسُفَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ایک جنگ کے موقع پر مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا اس وقت میری عمر چودہ برس تھی تو آپ نے مجھے (جہاد کے لئے) قبول نہ فرمایا پھر آئندہ سال مجھے ایک لشکر میں پیش کیا گیا اس وقت میری عمر پندرہ سال تھی تو آپ نے مجھے قبول فرمالیا حضرت نافع فرماتے ہیں میں نے یہ حدیث حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کو سنائی تو انہوں نے فرمایا یہ بچے اور بڑے کے درمیان حد ہے پھر انہوں نے حکم جاری فرمایا کہ پندرہ برس کا ہو جانے کے بعد مال غنیمت سے حصہ مقرر کیا جائے۔

ابن ابی عمر نے بواسطہ سفیان بن عیینہ، عبیداللہ سے اسی کے ہم معنی حدیث روایت کی البتہ انہوں نے کہا کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ لڑکوں اور مجاہدوں کے درمیان حد ہے یہ مذکور نہیں کہ آپ نے مال غنیمت سے حصہ مقرر کرنے کا حکم فرمایا۔ حدیث اسحاق بن یوسف حسن صحیح، سفیان ثوری کی روایت سے غریب ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْمَنْ يُسْتَشْهَدُ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ

مقروض شہید

١٦٧٧۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهٗ سَمِعَهٗ

حضرت عبداللہ بن ابو قتادہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے والد گرامی (سے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت کرتے

يحدث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه قام فيهم فذكر لهم أن الجهاد في سبيل الله والإيمان بالله أفضل الأعمال فقام رجل فقال يا رسول الله أرأيت إن قتلت في سبيل الله يكفر عني خطاياي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم نعم إن قتلت في سبيل الله وأنت صابر محتسب مقبل غير مدبر ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف قلت قال أرأيت إن قتلت في سبيل الله أيكفر عني خطاياي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم نعم وأنت صابر محتسب مقبل غير مدبر إلا الدين فإن جبريل قال لي ذلك وفي الباب عن أنس ومحمد بن جحش وأبي هريرة هذا حديث حسن صحيح وروى بعضهم هذا الحديث عن سعيد المقبري عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو هذا وروى يحيى بن سعيد الأنصاري وغير واحد نحو هذا وروى يحيى بن سعيد الأنصاري وغير واحد نحو هذا عن سعيد المقبري عن عبد الله بن أبي قتادة عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم وهذا أصح من حديث سعيد المقبري عن أبي هريرة۔

کرتے ہوئے سنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا اللہ کے راستے میں جہاد کرنا اور اللہ پر ایمان لانا تمام اعمال سے افضل ہے۔ ایک شخص نے اٹھ کر عرض کیا یا رسول اللہ! بتائیے اگر میں اللہ کی راہ میں شہید ہو جاؤں تو میرے گناہ مٹ جائیں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں، اگر تو اللہ تعالیٰ کے راستے میں اس طرح شہید ہو کہ صبر کرنے والا اور ثواب کی نیت رکھنے والا ہو، آگے بڑھنے والا ہو نہ کہ پیچھے ہٹنے والا۔ پھر آپ نے پوچھا تم نے کیسے کہا تھا؟ اس نے عرض کیا کیا اگر میں اللہ تعالیٰ کے راستے میں شہید ہو جاؤں تو میرے گناہ مٹ جائیں گے۔ آپ نے فرمایا ہاں (تیرے گناہ مٹ جائیں گے) بشرطیکہ تو صبر کرنے والا، نیک نیت ہو اور پیٹھ نہ پھیرے مگر قرض کی معافی نہیں مجھے یہ بات حضرت جبرئیل نے بتائی ہے۔ اس باب میں حضرت انس، محمد بن جحش اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض لوگوں نے اسے حضرت سعید مقبری رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کیا ہے۔ یحییٰ بن سعید انصاری اور کئی دوسرے لوگوں نے اس کی مثل حدیث بواسطہ عبداللہ بن ابو قتادہ اور ابو قتادہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ یہ روایت بواسطہ سعید مقبری کی حضرت ابوہریرہ کی روایت سے اصح ہے۔

باب ۱۱ ما جاء في دفن الشهداء۔

۱۶۷۸- حدثنا أزهر بن مروان البصري ثنا عبد الوارث بن سعيد عن أيوب عن حميد بن هلال عن أبي الدهماء عن هشام بن عامر قال شكي إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم الجراحات يوم أحد فقال احفروا وأوسعوا وأحسنوا وادفنوا الاثنين والثلاثة في قبر واحد وقدموا أكثرهم قرآنا فمات أبي فقدم بين يدي رجلين وفي الباب عن خباب

شہداء کو دفن کرنا

حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے احد کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں زخموں کی شکایت کی گئی آپ نے فرمایا کشادہ قبریں کھودو (میت کے ساتھ) احسان کرو اور ایک ایک قبر میں دو دو تین تین شہداء کو دفن کرو، زیادہ قرآن پڑھے ہوئے کو آگے رکھو۔ راوی فرماتے ہیں میرے باپ کا بھی انتقال ہوا تھا تو انہیں دو آدمیوں سے آگے رکھا گیا۔ اس باب میں حضرت خباب، جابر اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات

وَجَابِرٍ وَأَنَسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى سُفْيَانُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ وَأَبُو الدَّهْمَاءِ اسْمُهُ قِرْفَةُ بْنُ بُهَيْسٍ۔

مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سفیان وغیرہ نے اسے بواسطہ ایوب اور حمید بن ہلال ہشام بن عامر سے روایت کیا ہے۔ ابوالدہماء کا نام قرفہ بن بہیس ہے۔

بَابُ ۱۴ مَا جَاءَ فِي الْمَشُورَةِ۔

مشورہ کرنا۔

۱۶۷۹۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ وَجِيءَ بِالْأُسَارَى قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَقُولُونَ فِي هٰؤُلَاءِ الْأُسَارَى وَذَكَرَ قِصَّةً طَوِيلَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَأَبِي أَيُّوبَ وَأَنَسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَأَبُو عُبَيْدَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيهِ وَيُرْوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَكْثَرَ مَشُورَةً لِأَصْحَابِهِ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بدر کے دن قیدی لائے گئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (صحابہ کرام سے) پوچھا ان قیدیوں کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ (راوی نے طویل واقعہ ذکر کیا اس باب میں حضرت عمر، ابوایوب، انس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ حضرت ابوعبیدہ کو اپنے والد سے سماع حاصل نہیں۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کو اپنے اصحاب سے مشورہ کرتے نہیں دیکھا۔

بَابُ ۱۵ مَا جَاءَ لَا تُفَادَى جِيفَةُ الْأَسِيرِ۔

کافر قیدی کی لاش کی قیمت لینا صحیح نہیں

۱۶۸۰۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الْمُشْرِكِينَ أَرَادُوا أَنْ يَشْتَرُوا جَسَدَ رَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَأَبَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعَهُمْ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْحَكَمِ وَرَوَاهُ الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ أَيْضًا عَنِ الْحَكَمِ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ ابْنُ أَبِي لَيْلَى لَا يُحْتَجُّ بِحَدِيثِهِ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى صَدُوقٌ وَلَكِنْ لَا يُعْرَفُ صَحِيحُ حَدِيثِهِ مِنْ سَقِيمِهِ وَلَا أَرْوِي عَنْهُ شَيْئًا وَابْنُ أَبِي لَيْلَى صَدُوقٌ فَقِيهٌ وَرُبَّمَا يَهِمُ فِي الْإِسْنَادِ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ قَالَ فُقَهَاؤُنَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں مشرکین نے ایک مشرک کی لاش خریدنا چاہی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنے سے انکار فرما دیا۔ اس حدیث کو ہم صرف حکم کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ حجاج بن ارطاۃ نے بھی اسے حکم سے روایت کیا ہے۔ احمد بن حسن فرماتے ہیں میں نے امام احمد بن حنبل کو فرماتے سنا کہ ابن ابی لیلیٰ کی حدیث کو بطور دلیل پیش نہیں کیا جا سکتا۔ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ ابن ابی لیلیٰ سچے ہیں۔ لیکن ان کی صحیح اور ضعیف روایت میں امتیاز نہیں ہو سکتا میں ان سے کوئی روایت نہیں لیتا۔ وہ سچے ہیں۔ لیکن بسا اوقات ان سے سند میں خطا واقع ہو جاتی ہے۔ نصر بن علی نے بواسطہ عبداللہ بن داؤد سفیان ثوری کا قول نقل کیا وہ فرماتے ہیں۔ ابن

ابْنُ اَبِیْ لَیْلٰی وَعَبْدُ اللّٰہِ بْنُ شُبْرُمَۃَ۔

بَابٌ ۱۵۰ مَا جَاءَ فِی الْفِرَارِ مِنَ الزَّحْفِ۔

۱۷۷۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ زِیَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَرِیَّۃٍ فَحَاصَ النَّاسُ حَیْصَۃً فَقَدِمْنَا الْمَدِیْنَۃَ فَاخْتَبَاْنَا بِھَا وَقُلْنَا ھَلَکْنَا ثُمَّ اَتَیْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ نَحْنُ الْفَرَّارُوْنَ قَالَ بَلْ اَنْتُمُ الْعَكَّارُوْنَ وَاَنَا فِئَتُكُمْ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُہٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ زِیَادٍ وَمَعْنٰی قَوْلِہٖ فَحَاصَ النَّاسُ حَیْصَۃً یَعْنِیْ اَنَّھُمْ فَرُّوْا مِنَ الْقِتَالِ وَمَعْنٰی قَوْلِہٖ بَلْ اَنْتُمُ الْعَكَّارُوْنَ وَالْعَكَّارُ الَّذِیْ یَفِرُّ اِلٰی اِمَامِہٖ لِیَنْصُرَہٗ لَیْسَ یُرِیْدُ الْفِرَارَ مِنَ الزَّحْفِ۔

۱۷۷۲۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ ثَنَا شُعْبَۃُ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَیْسٍ قَالَ سَمِعْتُ نُبَیْحًا الْعَنَزِیَّ یُحَدِّثُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ لَمَّا كَانَ یَوْمُ اُحُدٍ جَاءَتْ عَمَّتِیْ بِاَبِیْ لِتَدْفِنَہٗ فِیْ مَقَابِرِنَا فَنَادٰی مُنَادِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رُدُّوا الْقَتْلٰی اِلٰی مَضَاجِعِھِمْ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

بَابٌ ۱۵۱ مَا جَاءَ فِیْ تَلَقِّی الْغَائِبِ اِذَا قَدِمَ۔

۱۷۷۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ وَسَعِیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا ثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ تَبُوْكَ خَرَجَ النَّاسُ یَتَلَقَّوْنَہٗ اِلٰی ثَنِیَّۃِ الْوَدَاعِ قَالَ السَّائِبُ فَخَرَجْتُ مَعَ النَّاسِ وَاَنَا غُلَامٌ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

ابن ابی لیلیٰ اور عبداللہ بن شبرمہ ہمارے فقیہ ہیں۔

جنگ سے بھاگنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک چھوٹے لشکر میں بھیجا ہم (میدان سے) بھاگ کھڑے ہوئے اور مدینہ طیبہ جا پہنچے۔ ہم نے یہ بات مخفی رکھی اور کہا ہم ہلاک ہو گئے پھر ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ہم بھاگنے والے ہیں۔ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ تم پناہ لینے والے ہو اور میں تمہارا مددگار ہوں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ہم اسے صرف یزید بن ابی زیاد کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ "فحاص الناس حیصۃ" کا مطلب یہ ہے کہ وہ لڑائی سے بھاگ کھڑے ہوئے۔ "بل انتم العکارون" عکار وہ شخص ہے جو حصول مدد کے لیے اپنے امام کی طرف بھاگ کھڑا ہو لڑائی سے بھاگنا مراد نہیں۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں جنگ احد کے دن میری پھوپھی میرے والد کو ہمارے قبرستان میں دفن کرنے کے لیے لائیں اتنے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے آواز دی شہیدوں کو ان کی شہادت گاہ پر واپس لے جاؤ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

سفر سے واپس آنے والوں کا استقبال

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے واپس تشریف لائے۔ تو لوگ آپ کے استقبال کے لیے ثنیۃ الوداع کی طرف نکلے سائب فرماتے ہیں میں بھی لوگوں کے ساتھ گیا اس وقت میں بچہ تھا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۹ مَا جَاءَ فِي الْفَيْءِ

۱۶۷۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ كَانَتْ اَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُولِهِ مِمَّا لَمْ يُوجِفِ الْمُسْلِمُونَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِصًا فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْزِلُ نَفَقَةَ اَهْلِهِ سَنَةً ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ فِي الْكُرَاعِ وَالسِّلَاحِ عُدَّةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

مالِ فَیْ

حضرت مالک بن اوس بن حدثان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا آپ فرماتے تھے قبیلہ بنو نضیر کا مال ان چیزوں میں سے تھا جو اللہ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو جنگ کے بغیر دیا تھا اور مسلمانوں نے اس پر نہ گھوڑے دوڑائے تھے اور نہ ہی اونٹ۔ یہ مال خالص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تھا اور آپ اس سے سال بھر گھر والوں کے خرچ کے لیے علیحدہ رکھتے پھر جو بچ جاتا اسے اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کی تیاری کے لیے گھوڑوں اور ہتھیاروں پر خرچ فرماتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اَبْوَابُ اللِّبَاسِ

عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابواب لباس

بَابُ ۱ مَا جَاءَ فِي الْحَرِيرِ وَالذَّهَبِ لِلرِّجَالِ

۱۶۷۵۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي هِنْدٍ عَنْ اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُرِّمَ لِبَاسُ الْحَرِيرِ وَالذَّهَبِ عَلٰى ذُكُورِ اُمَّتِي وَاُحِلَّ لِاِنَاثِهِمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَاُمِّ هَانِئٍ وَاَنَسٍ وَحُذَيْفَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَجَابِرٍ وَاَبِي رَيْحَانَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَالْبَرَاءِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

مردوں کیلئے سونا اور ریشم حرام ہے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میری امت کے مردوں پر ریشمی لباس اور سونا حرام ہے، عورتوں کے لیے حلال ہے۔ اس باب میں حضرت عمر، علی، عقبہ بن عامر، ام ہانی، انس، حذیفہ، عبداللہ بن عمرو، عمران بن حصین، عبداللہ بن زبیر، جابر، ابو ریحانہ، ابن عمر اور براء رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۶۷۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ثَنِي اَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ عَنْ

حضرت سوید بن غفلہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے مقام جابیہ میں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا نبی کریم صلی اللہ

عُمَرَ أَنَّهُ خَطَبَ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَرِيرِ إِلَّا مَوْضِعَ إِصْبَعَيْنِ أَوْ ثَلَاثٍ أَوْ أَرْبَعٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

بَابُ ۱۱۵۸ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ فِي الْحَرْبِ۔

۱۷۷۷۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ثَنَا هَمَّامٌ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ شَكَيَا الْقَمْلَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ لَهُمَا فَرَخَّصَ لَهُمَا فِي قُمُصِ الْحَرِيرِ قَالَ وَرَأَيْتُهُ عَلَيْهِمَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

بَابُ ۱۱۵۹

۱۷۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ثَنِي وَاقِدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ قَدِمَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ مَنْ أَنْتَ فَقُلْتُ أَنَا وَاقِدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ فَبَكٰى وَقَالَ إِنَّكَ لَشَبِيهٌ بِسَعْدٍ وَإِنَّ سَعْدًا كَانَ مِنْ أَعْظَمِ النَّاسِ وَأَطْوَلِهِمْ وَإِنَّهُ بُعِثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُبَّةٌ مِنْ دِيبَاجٍ مَنْسُوجٌ فِيهَا الذَّهَبُ فَلَبِسَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَامَ أَوْ قَعَدَ فَجَعَلَ النَّاسُ يَلْمِسُونَهَا فَقَالُوا مَا رَأَيْنَا كَالْيَوْمِ ثَوْبًا قَطُّ فَقَالَ أَتَعْجَبُونَ مِنْ هٰذَا لَمَنَادِيلُ سَعْدٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِمَّا تَرَوْنَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

بَابُ ۱۱۶۰ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الثَّوْبِ الْأَحْمَرِ لِلرِّجَالِ۔

۱۷۷۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ مَا رَأَيْتُ مِنْ ذِي لِمَّةٍ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ أَحْسَنَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

نے اوروں کی ریشم سے منع فرمایا۔ البتہ دو یا تین یا چار انگلیوں کی مقدار جائز ہے۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

جنگ کے موقعہ پر ریشمی لباس کی اجازت

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف اور زبیر بن عوام رضی اللہ عنہما نے ایک غزوہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جوئیں پڑنے کی شکایت کی تو آپ نے ان دونوں کو ریشمی قمیص پہننے کی اجازت مرحمت فرمائی حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں نے ان دونوں کو یہ کرتے پہنے ہوئے دیکھا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جبہ مبارک

حضرت واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو میں انکی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے پوچھا تم کون ہو؟ میں نے عرض کیا میں واقد بن عمرو ہوں۔ راوی کہتے ہیں کہ اس پر حضرت انس رو پڑے اور فرمایا تم حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے ہمشکل ہو اور حضرت سعد عظیم اور طویل القامت لوگوں میں سے تھے ایک مرتبہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دیباج کا ایک جبہ بھیجا جس میں سونے کا کام کیا گیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے پہن کر منبر پر تشریف لائے بیٹھے یا کھڑے ہوئے لوگ اسے چھونے لگے اور کہنے لگے ہم نے آج جیسا کپڑا کبھی نہیں دیکھا آپ نے فرمایا تم اس پر تعجب کرتے ہو حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے جنتی رومال اس سے اچھے اور بہتر ہیں۔ اس باب میں حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مرد کو سرخ کپڑا پہننے کی اجازت

حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے سرخ کپڑے پہنے ہوئے کسی گیسو والے کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ حسین نہیں دیکھا آپ کے بال مبارک کندھوں تک تھے۔ کندھوں کے درمیان کافی فاصلہ

وَسَلَّمَ لَهُ شَعَرٌ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ بَعِيْدُ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَمْ يَكُنْ بِالْقَصِيْرِ وَلَا بِالطَّوِيْلِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَأَبِي رِمْثَةَ وَأَبِي جُحَيْفَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

تھا (سینہ مبارک کشادہ تھا) آپ نہ تو زیادہ پست قد تھے اور نہ زیادہ طویل قد کے تھے۔ اس باب میں حضرت جابر بن سمرہ، ابو رمثہ اور ابو جحیفہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ١١ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْمُعَصْفَرِ لِلرِّجَالِ۔

مردوں کیلئے کسم کے رنگے ہوئے کپڑے پہننے کی ممانعت

١٦٨١۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو حَدِيْثُ عَلِيٍّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قسی لباس اور کسم کے رنگے ہوئے کپڑے پہننے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت انس اور عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث علی حسن صحیح ہے۔

بَابُ ١٢ مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الْفِرَاءِ۔

پوستین پہننا

١٦٨٢۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُوْسَى الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّمْنِ وَالْجُبْنِ وَالْفِرَاءِ فَقَالَ الْحَلَالُ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ فِي كِتَابِهِ وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فِي كِتَابِهِ وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ مِمَّا عَفَا عَنْهُ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوْعًا إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَرَوٰى سُفْيَانُ وَغَيْرُهُ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ قَوْلَهُ وَكَأَنَّ الْحَدِيْثَ الْمَوْقُوْفَ أَصَحُّ۔

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گھی، پنیر اور پوستین کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا حلال وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حلال فرمایا اور حرام وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حرام کیا اور جن کے بارے میں سکوت ہے وہ معاف شدہ چیزوں میں سے ہے۔ اس باب میں حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے مرفوعاً صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ سفیان ثوری وغیرہ نے بواسطہ سلیمان تیمی اور ابو عثمان حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے ان کے قول کے طور پر نقل کیا گویا کہ موقوف حدیث زیادہ صحیح ہے۔

بَابُ ١٣ مَا جَاءَ فِي جُلُوْدِ الْمَيْتَةِ إِذَا دُبِغَتْ

دباغت شدہ چمڑے کا حکم

١٦٨٣۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي حَبِيْبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ مَاتَتْ شَاةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِهَا هَلَّا نَزَعْتُمْ جِلْدَهَا ثُمَّ دَبَغْتُمُوْهُ فَاسْتَمْتَعْتُمْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ایک بکری مر گئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے مالکوں سے فرمایا تم اس کا چمڑا اتار کر دباغت کیوں نہیں دے دیتے تاکہ اس سے نفع حاصل کرو۔ اس باب میں حضرت سلمہ بن محبق، میمونہ اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے

بِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ وَمَيْمُونَةَ وَعَائِشَةَ حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوُ هٰذَا وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ وَرُوِيَ عَنْهُ عَنْ سَوْدَةَ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يُصَحِّحُ حَدِيثَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيثَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ وَقَالَ احْتَمَلَ أَنْ يَكُونَ رَوَى ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ مَيْمُونَةَ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ۔

۱۷۸۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَعْلَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا إِهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهُرَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا فِي جُلُودِ الْمَيْتَةِ إِذَا دُبِغَتْ فَقَدْ طَهُرَتْ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ أَيُّمَا إِهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهُرَ إِلَّا الْكَلْبَ وَالْخِنْزِيرَ وَكَرِهَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ جُلُودَ السِّبَاعِ وَشَدَّدُوا فِي لُبْسِهَا وَالصَّلٰوةِ فِيهَا قَالَ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ إِنَّمَا مَعْنَى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا إِهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهُرَ إِنَّمَا يَعْنِي بِهِ جِلْدَ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ هٰكَذَا فَسَّرَهُ النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ وَقَالَ إِنَّمَا يُقَالُ الْإِهَابُ لِجِلْدِ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ وَكَرِهَ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَأَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ وَالْحُمَيْدِيُّ الصَّلٰوةَ فِي جُلُودِ السِّبَاعِ

۱۷۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ الْكُوفِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ وَالشَّيْبَانِيِّ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ

بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مختلف طرق سے اسکے ہم معنی مذکور ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بواسطہ میمونہ اور سودہ رضی اللہ عنہما بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ میں (امام ترمذی) نے امام بخاری سے سنا وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت بلاواسطہ اور بواسطہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا دونوں کو صحیح قرار دیتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں ہو سکتا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بواسطہ میمونہ روایت کیا ہو اور ہو سکتا ہے بلاواسطہ روایت کیا ہو اکثر اہل علم کا اس حدیث پر عمل ہے۔ سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس چمڑے کو دباغت دی گئی وہ پاک ہو گیا، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اکثر اہل علم کا اس پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں مردار کا چمڑا دباغت دیا جائے تو پاک ہو جاتا ہے امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کتے اور خنزیر کے چمڑے کے علاوہ ہر دباغت دیا ہوا چمڑا پاک ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء نے درندوں کے چمڑوں کو ناپسند کیا ہے اور انکے پہننے نیز ان میں نماز پڑھنے کے معاملے میں سختی برتی ہے۔ اسحق بن ابراہیم فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ وہ جانور جن کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کے چمڑے دباغت سے پاک ہو جاتے ہیں۔ نضر بن شمیل نے اس کا یہی مطلب بیان کیا ہے۔ اور فرمایا۔ اہاب سے ان جانوروں کے چمڑے مراد ہیں جن کا گوشت کھایا جاتا ہے۔ ابن مبارک، احمد، اسحق اور حمیدی نے درندوں کی کھالوں پر نماز پڑھنے کو مکروہ کہا ہے۔

حضرت عبداللہ بن حکیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمارے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مکتوب گرامی پہنچا کہ مردار کے چمڑے اور پٹھوں سے نفع

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ أَتَانَا كِتَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا تَنْتَفِعُوا مِنَ الْمَيْتَةِ بِإِهَابٍ وَلَا عَصَبٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَيُرْوٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ عَنْ أَشْيَاخٍ لَهُ هٰذَا الْحَدِيثُ وَلَيْسَ الْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ أَنَّهُ قَالَ أَتَانَا كِتَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ وَفَاتِهِ بِشَهْرَيْنِ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ يَقُولُ كَانَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ يَذْهَبُ إِلٰى هٰذَا الْحَدِيثِ لِمَا ذُكِرَ فِيهِ قَبْلَ وَفَاتِهِ بِشَهْرَيْنِ وَكَانَ يَقُولُ هٰذَا آخِرُ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَرَكَ أَحْمَدُ هٰذَا الْحَدِيثَ لَمَّا اضْطَرَبُوا فِي إِسْنَادِهِ حَيْثُ رَوٰى بَعْضُهُمْ فَقَالَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ عَنْ أَشْيَاخٍ مِنْ جُهَيْنَةَ۔

حاصل مذکورہ یہ حدیث حسن ہے۔ بواسطہ عبداللہ بن عکیم ان کے شیوخ سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔ اکثر اہل علم کا اس پر عمل نہیں۔ حضرت عبداللہ بن عکیم سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال سے دو ماہ پہلے ہمارے پاس مکتوب آیا ہے۔ (امام ترمذی) نے امام احمد بن حسن رحمہ اللہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اس حدیث کے قائل تھے کیونکہ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے دو ماہ پہلے کا ذکر ہے وہ فرماتے تھے کہ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری حکم تھا پھر امام احمد نے اس کی سند میں اضطراب کی وجہ سے اسے ترک کر دیا کیونکہ بعض نے اس کو عبداللہ بن عکیم اور ان کے شیوخ کے واسطے سے جہنیہ سے روایت کیا ہے۔

بَابُ ۱۱۳۲ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ جَرِّ الْإِزَارِ

تہبند کو گھسیٹنا

۱۵۸۰۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ وَزَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ كُلُّهُمْ يُخْبِرُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلٰى مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ وَفِي الْبَابِ عَنْ حُذَيْفَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَسَمُرَةَ وَأَبِي ذَرٍّ وَعَائِشَةَ وَهُبَيْبِ بْنِ مُغَفَّلٍ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا جو تکبر سے اپنا کپڑا گھسیٹتا ہوا چلے۔ اس باب میں حضرت حذیفہ، ابو سعید، ابوہریرہ، سمرہ، ابوذر، عائشہ اور وہیب بن مغفل رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۱۱۳۳ مَا جَاءَ فِي ذُيُولِ النِّسَاءِ

عورتوں کو دامن لٹکانے کی اجازت

۱۵۸۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ فَكَيْفَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تکبر سے کپڑا گھسیٹ کر چلے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا عورتیں اپنے دامنوں کا کیا کریں؟ آپ نے فرمایا۔ ایک

يَصْنَعْنَ النِّسَاءُ بِذُيُوْلِهِنَّ قَالَ يُرْخِيْنَ شِبْرًا فَقَالَتْ إِذًا تَنْكَشِفُ أَقْدَامُهُنَّ قَالَ فَيُرْخِيْنَهُ ذِرَاعًا لَا يَزِدْنَ عَلَيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْحَدِيْثِ رُخْصَةٌ لِلنِّسَاءِ فِيْ جَرِّ الْإِزَارِ لِأَنَّهُ يَكُوْنُ أَسْتَرَ لَهُنَّ۔

۱۷۸۷۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ثَنَا عَفَّانُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أُمِّ الْحَسَنِ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَبَّرَ لِفَاطِمَةَ شِبْرًا مِنْ نِطَاقِهَا وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ۔

بالشت لٹکا لیں۔ عرض کیا اس صورت میں ان کے قدم کھل جائیں گے (ننگے رہیں گے)؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک ہاتھ لٹکائیں لیکن اس سے زیادہ نہ لٹکائیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس حدیث میں عورتوں کو تہبند وغیرہ لٹکانے کی اجازت ہے کیونکہ یہ ان کے لیے زیادہ پردے کا باعث ہے۔

حضرت ام الحسن سے روایت ہے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ان سے بیان فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خاتون جنت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے ان کے نطاق میں سے ایک بالشت کی مقدار نیچے لٹکانے کو جائز رکھا۔ بعض نے اسے بواسطہ حماد بن سلمہ علی بن زید حسن اپنی والدہ حسن اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ لُبْسِ الصُّوْفِ۔

اونی کپڑا پہننا

۱۷۸۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ ثَنَا أَيُّوْبُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ قَالَ أَخْرَجَتْ إِلَيْنَا عَائِشَةُ كِسَاءً مُلَبَّدًا وَإِزَارًا غَلِيْظًا فَقَالَتْ قُبِضَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَيْنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَحَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۱۷۸۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيْفَةَ عَنْ حُمَيْدٍ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ عَلٰى مُوْسٰى يَوْمَ كَلَّمَهُ رَبُّهُ كِسَاءُ صُوْفٍ وَجُبَّةُ صُوْفٍ وَكُمَّةُ صُوْفٍ وَسَرَاوِيْلُ صُوْفٍ وَكَانَتْ نَعْلَاهُ مِنْ جِلْدِ حِمَارٍ مَيِّتٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ حُمَيْدٍ الْأَعْرَجِ وَحُمَيْدٌ هُوَ ابْنُ عَلِيٍّ الْأَعْرَجُ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ وَحُمَيْدُ بْنُ قَيْسٍ الْأَعْرَجُ الْمَكِّيُّ صَاحِبُ مُجَاهِدٍ ثِقَةٌ الْكُمَّةُ الْقَلَنْسُوَةُ الصَّغِيْرَةُ۔

حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہمیں ایک پیوند لگی ہوئی اونی چادر اور موٹا تہبند نکال کر دکھایا اور فرمایا ان دو کپڑوں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا۔ اس باب میں حضرت علی اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مروی ہیں۔ حدیث عائشہ حسن صحیح ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس دن حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے شرف ہمکلامی حاصل کیا اس دن آپ پر اونی چادر، اونی جبہ، اونی ٹوپی اور اونی شلوار تھی اور آپ کی جوتیاں مرے ہوئے گدھے کی کھال سے تھیں۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف حمید اعرج کی روایت سے پہچانتے ہیں اور یہ ابن علی اعرج منکر الحدیث ہے۔ اور حمید بن قیس اعرج مکی صاحب مجاہد ثقہ ہیں۔ "کمہ" چھوٹی ٹوپی کو کہتے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعِمَامَةِ السَّوْدَاءِ۔

سیاہ عمامہ

۱۷۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَرُكَانَةَ حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر پر سیاہ عمامہ تھا۔ اس باب میں حضرت عمرو بن حریث، ابن عباس اور رکانہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث جابر حسن صحیح ہے۔

۱۷۹۱۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اعْتَمَّ سَدَلَ عِمَامَتَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ وَرَأَيْتُ الْقَاسِمَ وَسَالِمًا يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَلَا يَصِحُّ حَدِيثُ عَلِيٍّ مِنْ قِبَلِ إِسْنَادِهِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عمامہ باندھتے تو اس کا شملہ دونوں کندھوں کے درمیان چھوڑتے۔ حضرت عبید اللہ فرماتے ہیں میں نے قاسم اور سالم کو دیکھا وہ بھی ایسا ہی کرتے تھے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ لیکن سند کے اعتبار سے صحیح نہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ خَاتَمِ الذَّهَبِ

سونے کی انگوٹھی پہننا منع ہے

۱۷۹۲۔ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ وَعَنْ لِبَاسِ الْقَسِّيِّ وَعَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَعَنْ لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سونے کی انگوٹھی اور ریشمی کپڑے پہننے، رکوع و سجود میں قرآن پڑھنے اور کسم کے رنگے ہوئے کپڑے پہننے سے منع فرمایا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۹۳۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْمَعْنِيُّ الْبَصْرِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ ثَنَا حَفْصٌ اللَّيْثِيُّ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّهُ حَدَّثَنَا قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عُمَرَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَمُعَاوِيَةَ وَحَدِيثُ عِمْرَانَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو التَّيَّاحِ اسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ حُمَيْدٍ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت علی، ابن عمر، ابوہریرہ اور معاویہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث عمران حسن صحیح ہے۔ ابو التیاح کا نام یزید بن حمید ہے۔

بَابٌ ۱۱۹۵ مَا جَاءَ فِي خَاتَمِ الْفِضَّةِ۔

۱۷۹۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وَرِقٍ وَكَانَ فَصُّهُ حَبَشِيًّا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَبُرَيْدَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

چاندی کی انگوٹھی پہننا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی مبارک چاندی کی تھی اور اس کا نگینہ حبشی (یعنی جزع یا عقیق) سے تھا۔ اس باب میں حضرت ابن عمر اور بریدہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔

بَابٌ ۱۱۹۶ مَا جَاءَ مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ فَصِّ الْخَاتَمِ۔

۱۷۹۵۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ فَصُّهُ مِنْهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

انگوٹھی کا مستحب نگینہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی مبارک چاندی کی تھی۔ اور اس کا نگینہ بھی اسی سے تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔

بَابٌ ۱۱۹۷ مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الْخَاتَمِ فِي الْيَمِينِ۔

۱۷۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَتَخَتَّمَ بِهِ فِي يَمِينِهِ ثُمَّ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ اتَّخَذْتُ هٰذَا الْخَاتَمَ فِي يَمِينِي ثُمَّ نَبَذَهُ وَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَجَابِرٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ وَأَنَسٍ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَ هٰذَا مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ أَنَّهُ تَخَتَّمَ فِي يَمِينِهِ۔

دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی اور اسے دائیں ہاتھ میں پہنا پھر منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا میں یہ انگوٹھی دائیں ہاتھ میں پہنا کرتا تھا پھر آپ نے اسے پھینک دیا اور صحابہ کرام نے بھی اپنی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔ اس باب میں حضرت علی، جابر، عبداللہ بن جعفر، ابن عباس، عائشہ اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔ یہ حدیث بواسطہ نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دوسرے طرق سے بھی مروی ہے۔ لیکن اس میں یہ مذکور نہیں کہ آپ نے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنی۔

۱۷۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ

حضرت صلت بن عبداللہ بن نوفل رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنِ الصَّلْتِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَتَخَتَّمُ فِيْ يَمِيْنِهٖ وَلَا إِخَالُهٗ إِلَّا قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَتَّمُ فِيْ يَمِيْنِهٖ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ حَدِيْثُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنِ الصَّلْتِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَوْفَلٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو دیکھا آپ داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے، میرا خیال ہے کہ آپ نے فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے دیکھا ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں۔ محمد بن اسحاق کی صلت بن عبداللہ بن نوفل سے روایت حسن صحیح ہے۔

١٧٩٨۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ كَانَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَتَخَتَّمَانِ فِيْ يَسَارِهِمَا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

١٧٩٩۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ أَبِيْ رَافِعٍ يَتَخَتَّمُ فِيْ يَمِيْنِهٖ فَسَأَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ رَأَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ يَتَخَتَّمُ فِيْ يَمِيْنِهٖ وَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَتَّمُ فِيْ يَمِيْنِهٖ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا أَصَحُّ شَيْءٍ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ۔

حضرت حماد بن سلمہ فرماتے ہیں میں نے ابن ابی رافع کو دیکھا کہ آپ دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے میں نے وجہ پوچھی تو فرمایا میں نے حضرت عبداللہ بن جعفر کو دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنے دیکھا اور فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔ امام بخاری فرماتے ہیں اس باب میں یہ سب سے زیادہ صحیح روایت ہے۔

بَابُ ۱۱ مَا جَاءَ فِيْ نَقْشِ الْخَاتَمِ۔

انگوٹھی کا نقش

١٨٠٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةَ أَسْطُرٍ مُحَمَّدٌ سَطْرٌ وَرَسُوْلٌ سَطْرٌ وَاللّٰهُ سَطْرٌ وَلَمْ يَقُلْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى فِيْ حَدِيْثِهٖ ثَلٰثَةَ أَسْطُرٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثُ أَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کا نقش تین سطروں میں تھا ایک سطر میں لفظ "محمد" دوسری سطر میں لفظ "رسول" اور تیسری سطر میں لفظ "اللہ" تحریر تھا۔ محمد بن یحییٰ نے اپنی روایت میں تین سطروں کا ذکر نہیں کیا۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔ حدیث انس صحیح غریب ہے۔

١٨٠١۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ فَنَقَشَ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ لَا تَنْقُشُوْا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی اور اس پر "محمد رسول اللہ" نقش کروایا پھر فرمایا انگوٹھی پر نقش نہ کروایا کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

عَلَيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ لَا تَنْقُشُوْا عَلَيْهِ نَهٰى اَنْ يَّنْقُشَ اَحَدٌ عَلٰى خَاتَمِهٖ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

نقش سے ممانعت کا مطلب یہ ہے کہ اپنی انگوٹھیوں پر "محمد رسول اللہ" نقش نہ کرایا کرو۔

* * *

۱۸۰۲۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ وَالْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ نَزَعَ خَاتَمَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت انگوٹھی اتار لیا کرتے تھے[1]

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصُّوْرَةِ۔

تصویر کی ممانعت

۱۸۰۳۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ثَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصُّوْرَةِ فِي الْبَيْتِ وَنَهٰى اَنْ يَّصْنَعَ ذٰلِكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَّاَبِيْ طَلْحَةَ وَعَائِشَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ اَيُّوْبَ حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر میں تصویر رکھنے اور اس کے بنانے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت علی، ابوطلحہ، عائشہ، ابوہریرہ، اور ابوایوب رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔

حدیث جابر حسن صحیح ہے۔

۱۸۰۴۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى اَبِيْ طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيِّ يَعُوْدُهٗ فَوَجَدَ عِنْدَهٗ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ قَالَ فَدَعَا اَبُوْ طَلْحَةَ اِنْسَانًا يَّنْزِعُ نَمَطًا تَحْتَهٗ فَقَالَ لَهٗ سَهْلٌ لِمَ تَنْزِعُهٗ قَالَ لِاَنَّ فِيْهَا تَصَاوِيْرَ وَقَالَ فِيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ عَلِمْتَ قَالَ سَهْلٌ اَوَلَمْ يَقُلْ اِلَّا مَا كَانَ رَقْمًا فِيْ ثَوْبٍ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنَّهٗ اَطْيَبُ لِنَفْسِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ فرماتے ہیں کہ وہ حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کی بیمار پرسی کیلئے ان کے پاس گئے تو انہوں نے ان کے پاس حضرت سہل بن حنیف کو پایا فرماتے ہیں حضرت ابوطلحہ نے ایک انسان کو بلایا تاکہ وہ ان کے نیچے بچھے ہوئے گدے کو نکال دے حضرت سہل نے پوچھا آپ کیوں نکالتے ہیں؟ فرمایا اس لیے کہ اس میں تصاویر ہیں اور اس سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ فرمایا وہ تم جانتے ہی ہو۔ حضرت سہل نے فرمایا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کپڑے میں نقش کا استثناء نہیں فرمایا؟ حضرت ابوطلحہ نے فرمایا ہاں ٹھیک ہے لیکن یہ میرے لیے زیادہ فرحت بخش ہے۔ (یعنی یہ تقویٰ ہے) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُصَوِّرِيْنَ۔

تصویر بنانے والوں کی سزا

۱۸۰۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

[1] چونکہ آپ کی انگوٹھی مبارکہ پر محمد رسول اللہ کندہ تھا۔ اس لیے احتراماً اسے اتار دیتے تھے۔ (مترجم)

عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً عَذَّبَهُ اللّٰهُ حَتّٰى يَنْفُخَ فِيْهَا يَعْنِي الرُّوْحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ فِيْهَا وَمَنِ اسْتَمَعَ اِلٰى حَدِيْثِ قَوْمٍ وَهُمْ يَفِرُّوْنَ مِنْهُ صُبَّ فِيْ اُذُنِهِ الْاٰنُكُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ جُحَيْفَةَ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

فرمایا جس نے تصویر بنائی اللہ تعالیٰ اسے عذاب میں مبتلا کرے گا۔ یہاں تک کہ وہ اس میں روح پھونک دے۔ حالانکہ وہ اس میں روح نہ پھونک سکے گا اور جو کوئی ان لوگوں کی بات سننے کیلئے کان لگائے جو اس سے بھاگتے ہوں قیامت کے دن اس شخص کے کانوں میں پگھلایا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود، ابوہریرہ، ابوجحیفہ، عائشہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں اور حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخِضَابِ۔

خضاب لگانا

۱۸۰۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيِّرُوا الشَّيْبَ وَلَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ وَفِي الْبَابِ عَنِ الزُّبَيْرِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ وَاَبِيْ ذَرٍّ وَاَنَسٍ وَاَبِيْ رِمْثَةَ وَالْجَهْدَمَةِ وَاَبِي الطُّفَيْلِ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَاَبِيْ جُحَيْفَةَ وَابْنِ عُمَرَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑھاپے کو بدلو اور یہود و نصاریٰ سے مشابہت نہ رکھو۔ اس باب میں حضرت زبیر، ابن عباس، جابر، ابوذر، انس، ابورمثہ، جہدمہ، ابوالطفیل، جابر بن سمرہ، ابوجحیفہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔ حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

۱۸۰۷۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْاَجْلَحِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَحْسَنَ مَا غُيِّرَ بِهِ الشَّيْبُ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُو الْاَسْوَدِ الدِّيْلِيُّ اسْمُهُ ظَالِمُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سُفْيَانَ۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین چیزیں جن کے ساتھ بڑھاپے کی سفیدی بدلی جائے مہندی اور وسمہ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ابوالاسود دیلی کا نام ظالم بن عمرو بن سفیان ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجُمَّةِ وَاتِّخَاذِ الشَّعْرِ

بال رکھنا اور گیسو بڑھانا

۱۸۰۸۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبْعَةً لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ حَسَنَ الْجِسْمِ اَسْمَرَ اللَّوْنِ وَكَانَ شَعْرُهُ لَيْسَ بِجَعْدٍ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم درمیانہ قد کے تھے نہ تو بہت زیادہ طویل تھے اور نہ ہی پست قد جسم خوبصورت اور رنگ گندمی تھا آپ کے بال مبارک نہ زیادہ گھنگریالے تھے اور نہ بالکل سیدھے آپ چلتے تو آگے کی طرف جھک کر

وَلَا سِبَطًا إِذَا مَشَى يَتَكَفَّأُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَالْبَرَاءِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَجَابِرٍ وَأُمِّ هَانِئٍ وَحَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ حُمَيْدٍ۔

اس باب میں حضرت عائشہ، براء، ابوہریرہ، ابن عباس، ابوسعید، وائل بن حجر، جابر اور ام ہانی رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث انس حسن غریب اس طریق یعنی حمید کی روایت سے صحیح ہے۔

۱۸۰۹۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ وَكَانَ لَهُ شَعْرٌ فَوْقَ الْجُمَّةِ وَدُونَ الْوَفْرَةِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ هٰذَا الْحَرْفَ وَكَانَ لَهُ شَعْرٌ فَوْقَ الْجُمَّةِ وَإِنَّمَا ذَكَرَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ وَهُوَ ثِقَةٌ حَافِظٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے آپ کے بال مبارک کندھوں سے اوپر اور کانوں کی لو سے نیچے تھے۔ یہ حدیث حسن غریب اس طریق سے صحیح ہے۔ یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے متعدد طرق سے مروی ہے۔ آپ فرماتی ہیں کہ میں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کر لیا کرتے تھے۔ ان میں بالوں کا ذکر نہیں یہ صرف عبدالرحمن بن ابی الزناد کی روایت میں مذکور ہے اور وہ ثقہ حافظ ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ التَّرَجُّلِ إِلَّا غِبًّا۔

روزانہ کنگھی کرنے کی ممانعت

۱۸۱۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّرَجُّلِ إِلَّا غِبًّا۔

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزانہ کنگھی کرنے سے منع فرمایا۔

۱۸۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ نَحْوَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ۔

محمد بن بشار نے بواسطہ یحییٰ بن سعید ہشام سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِي الِاكْتِحَالِ۔

سرمہ لگانا

١٨١٢ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اكْتَحِلُوا بِالْإِثْمِدِ فَإِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ وَزَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهُ مُكْحُلَةٌ يَكْتَحِلُ بِهَا كُلَّ لَيْلَةٍ ثَلَاثَةً فِي هٰذِهِ وَثَلَاثَةً فِي هٰذِهِ ۔

١٨١٣ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ نَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ عَلٰى هٰذَا اللَّفْظِ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ عَلَيْكُمْ بِالْإِثْمِدِ فَإِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اثمد کا سرمہ لگاؤ یہ آنکھوں کی روشنی کو بڑھاتا اور (پلکوں کے) بال اگاتا ہے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک سرمہ دانی تھی جس میں سے آپ ہر رات تین مرتبہ ایک آنکھ اور تین مرتبہ دوسری آنکھ میں سرمہ لگاتے تھے۔

علی بن حجر اور محمد بن یحییٰ بواسطہ یزید بن ہارون عباد بن منصور سے اسی کے ہم معنی حدیث روایت کرتے ہیں۔ اس باب میں حضرت جابر اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابن عباس حسن ہے ہم اسے ان الفاظ کے ساتھ صرف منصور بن عباد کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے متعدد طرق سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا اثمد سرمہ لگاؤ یہ آنکھوں کو روشن کرتا اور پلکوں کے بالوں کو اگاتا ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَالْاِحْتِبَاءِ بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ

کپڑا کس طرح لپیٹنا منع ہے

١٨١٤ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لِبْسَتَيْنِ الصَّمَّاءِ وَأَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ بِثَوْبِهِ لَيْسَ عَلٰى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَجَابِرٍ وَأَبِي أُمَامَةَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طرح کا کپڑا پہننے سے منع فرمایا تمام بدن کو ایک کپڑے میں لپیٹ دینا کہ ہاتھ باہر نہ نکل سکیں اور دونوں زانوؤں کو پیٹ سے ملا کر ایک کپڑا پیٹھ کی طرف سے لاتے ہوئے باندھنا کہ شرمگاہ پر کوئی کپڑا نہ ہو۔ اس باب میں حضرت علی، ابن عمر، عائشہ، ابوسعید، جابر اور ابوامامہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابوہریرہ حسن صحیح ہے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دوسرے طرق سے بھی مروی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي مُوَاصَلَةِ الشَّعْرِ

مصنوعی بال لگوانا

١٨١٥ ۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مصنوعی بال لگانے اور

النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ قَالَ نَافِعٌ الْوَشْمُ فِي اللِّثَةِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَعَائِشَةَ وَأَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ وَمَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَمُعَاوِيَةَ۔

گدانے والی عورت نیز گودنے اور گدوانے والی عورت پر لعنت فرمائی نافع فرماتے ہیں گودنا مسوڑھوں میں ہوتا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود، عائشہ، اسماء بنت ابی بکر، معقل بن یسار، ابن عباس اور معاویہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

باب ۱۸۰ مَا جَاءَ فِي رُكُوبِ الْمَيَاثِرِ

ریشمی زین پوش کی ممانعت

۱۸۱۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ نَا أَبُو إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رُكُوبِ الْمَيَاثِرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَمُعَاوِيَةَ حَدِيثُ الْبَرَاءِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ نَحْوَهُ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشمی زین پوش پر سوار ہونے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت علی اور معاویہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث براء حسن صحیح ہے۔ شعبہ نے اشعث بن ابی الشعثاء سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے۔ اس حدیث میں ایک واقعہ ہے۔

باب ۱۸۱ مَا جَاءَ فِي فِرَاشِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر مبارک

۱۸۱۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّمَا كَانَ فِرَاشُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي يَنَامُ عَلَيْهِ أَدَمٌ حَشْوُهُ لِيفٌ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ حَفْصَةَ وَجَابِرٍ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جس بستر مبارک پر آرام فرماتے وہ چمڑے کا تھا اور اس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت حفصہ اور جابر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔

باب ۱۸۲ مَا جَاءَ فِي الْقُمُصِ

کرتہ پہننا

۱۸۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ نَا أَبُو تُمَيْلَةَ وَالْفَضْلُ بْنُ مُوسَى وَزَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُولِ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پسندیدہ ترین لباس کرتہ تھا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے عبدالمومن بن خالد کی روایت سے پہچانتے ہیں وہ اس میں منفرد ہیں۔ یہ مروزی ہیں بعض

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَمِيْصُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ بْنِ خَالِدٍ تَفَرَّدَ بِهٖ وَهُوَ مَرْوَزِيٌّ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِيْ تُمَيْلَةَ عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدِيْثُ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَصَحُّ وَاِنَّمَا يَذْكُرُ فِيْهِ اَبُوْ تُمَيْلَةَ عَنْ اُمِّهٖ۔

نے اسی حدیث کو ابو تمیلہ، عبدالمومن بن خالد، عبداللہ بن بریدہ اور ان کی والدہ کے واسطے سے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ میں (امام ترمذی) نے امام بخاری سے سنا فرماتے ہیں۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے حضرت ابن بریدہ کی روایت (بواسطہ والدہ) زیادہ صحیح ہے۔ اس میں ابو تمیلہ اپنی والدہ کا ذکر کرتے ہیں۔

٭ ٭ ٭

١٨١٩۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ ثَنَا اَبُوْ تُمَيْلَةَ عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ اَحَبُّ الثِّيَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَمِيْصُ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام لباس میں کرتہ زیادہ پسند تھا۔

٭ ٭ ٭

١٨٢٠۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ اَحَبُّ الثِّيَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَمِيْصُ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ ترین لباس کرتہ تھا۔

٭ ٭ ٭

١٨٢١۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ ابْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَبِسَ قَمِيْصًا بَدَاَ بِمَيَامِنِهٖ وَرَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَرْفَعُوْهُ وَاِنَّمَا رَفَعَهٗ عَبْدُ الصَّمَدِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کرتہ پہنتے وقت دائیں جانب سے ابتداء فرماتے۔ متعدد افراد نے اس حدیث کو شعبہ سے اسی سند کے ساتھ غیر مرفوع روایت کیا ہے۔ عبدالصمد نے مرفوع روایت کیا۔

٭ ٭ ٭

١٨٢٢۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَجَّاجِ الصَّوَّافُ الْبَصْرِيُّ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيُّ ثَنِيْ اَبِيْ عَنْ بُدَيْلٍ الْعُقَيْلِيِّ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ ابْنِ السَّكَنِ الْاَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ كَانَ كُمُّ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الرُّسْغِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت اسماء بنت یزید بن سکن انصاریہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کرتہ کی آستین کلائی تک تھی۔

یہ حدیث حسن غریب ہے

بَابُ مَا يَقُوْلُ إِذَا لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيْدًا

١٨٢٣ - حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سَعِيْدٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاهُ بِاسْمِهِ عِمَامَةً أَوْ قَمِيْصًا أَوْ رِدَاءً ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ كَسَوْتَنِيْهِ أَسْأَلُكَ خَيْرَهُ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهُ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَابْنِ عُمَرَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْنُسَ الْكُوْفِيُّ نَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْمُزَنِيُّ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ نَحْوَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

نیا کپڑا پہنتے وقت کیا کہے

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا کپڑا پہنتے تو اس کا نام لے کر پکارتے مثلاً عمامہ، کرتہ یا چادر پھر فرماتے "اللھم لک الحمد الخ" یا اللہ تمام تعریفیں تیرے ہی لیے ہے تو نے مجھے یہ کپڑا پہنایا میں تجھ سے اس کی بھلائی اور جس مقصد کے لیے یہ بنایا گیا اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں نیز اس کی شر اور جس کے لیے یہ بنایا گیا اس کی شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں اس باب میں حضرت عمر اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں، ہشام بن یونس کوفی نے بواسطہ قاسم بن مالک مزنی، جریری سے اسکے ہم معنی حدیث روایت کی۔ یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ لُبْسِ الْجُبَّةِ

١٨٢٤ - حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى نَا وَكِيْعٌ نَا يُوْنُسُ بْنُ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِسَ جُبَّةً رُوْمِيَّةً ضَيِّقَةَ الْكُمَّيْنِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

١٨٢٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ أَبِيْ زَائِدَةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ هُوَ الشَّيْبَانِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَهْدٰى دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُفَّيْنِ فَلَبِسَهُمَا وَقَالَ إِسْرَائِيْلُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَامِرٍ وَجُبَّةً فَلَبِسَهُمَا حَتّٰى تَخَرَّقَا لَا يَدْرِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذَكِيٌّ هُمَا أَمْ لَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَأَبُوْ إِسْحَاقَ الَّذِيْ رَوٰى هٰذَا عَنِ الشَّعْبِيِّ هُوَ أَبُوْ إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ وَاسْمُهُ سُلَيْمَانُ وَالْحَسَنُ بْنُ عَيَّاشٍ هُوَ أَخُوْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ.

جبہ پہننا

حضرت عروہ بن مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہما اپنے والد (حضرت مغیرہ) سے روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رومی جبہ پہنا جس کی آستینیں تنگ تھیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں دو موزے بطور ہدیہ پیش کیے تو آپ نے انہیں پہن لیا اسرائیل نے بواسطہ جابر، عامر سے روایت کیا کہ ایک جبہ بھی بھیجا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں چیزوں کو پہنا یہاں تک کہ وہ پھٹ گئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم میں یہ بات نہ تھی کہ آیا وہ ذبح کیے جانور سے تھے یا نہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ابواسحٰق جنہوں نے یہ حدیث شعبی سے روایت کی، ابواسحٰق شیبانی ہیں۔ ان کا نام سلیمان ہے سلیمان بن عیاش، ابوبکر بن عیاش کے بھائی ہیں۔

باب ۱۱ ماجاء فی شد الاسنان بالذھب

۱۸۲۶ - حدثنا احمد بن منیع ثنا علی بن ھاشم بن البرید وابو سعد الصغانی عن ابی الاشھب عن عبد الرحمٰن بن طرفۃ عن عرفجۃ بن اسعد قال اصیب انفی یوم الکلاب فی الجاھلیۃ فاتخذت انفا من ورق فانتن علی فامرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اتخذ انفا من ذھب۔

دانتوں پر سونا جڑوانا

حضرت عرفجہ بن اسعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ دورِ جاہلیت میں کلاب کی لڑائی میں میری ناک کٹ گئی تو میں نے چاندی کی ناک بنوائی۔ اس سے بدبو آنے لگی۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سونے کی ناک بنانے کا حکم فرمایا۔

۱۸۲۷ - حدثنا علی بن حجر ثنا الربیع بن بدر ومحمد بن یزید الواسطی عن ابی الاشھب نحوہ ھذا حدیث حسن انما نعرفہ من حدیث عبد الرحمٰن بن طرفۃ وقد روی سلم بن زریر عن عبد الرحمٰن بن طرفۃ نحو حدیث ابی الاشھب عن عبد الرحمٰن بن طرفۃ وقال ابن مھدی سلم بن رزین وھو وھم وزریر اصح وقد روی عن غیر واحد من اھل العلم انھم شدوا اسنانھم بالذھب وفی ھذا الحدیث حجۃ لھم۔

علی بن حجر نے بواسطہ ربیع بن بدر اور محمد بن یزید واسطی ابو الاشہب سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی یہ حدیث حسن ہے۔ ہم اسے عبدالرحمٰن بن طرفہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ سلم بن زریر نے عبدالرحمٰن بن طرفہ سے ابو الاشہب کی روایت جیسی روایت نقل کی۔ ابن مہدی نے سلم بن رزین نام بتایا لیکن یہ غلط ہے۔ زریر زیادہ صحیح ہے۔ متعدد اہل علم سے منقول ہے کہ انہوں نے اپنے دانت سونے سے جڑوائے۔ اس حدیث میں ان کے لیے دلیل ہے۔

باب ۱۲ ماجاء فی النھی عن جلود السباع

۱۸۲۸ - حدثنا ابو کریب ثنا ابن المبارک ومحمد بن بشر وعبد اللہ بن اسماعیل عن سعید بن ابی عروبۃ عن قتادۃ عن ابی الملیح عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن جلود السباع ان تفترش۔

درندوں کی کھال استعمال کرنا

حضرت ابو الملیح اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے درندوں کی کھال بچھانے سے منع فرمایا۔

۱۸۲۹ - حدثنا محمد بن بشار ثنا یحیی بن سعید ثنا سعید عن قتادۃ عن ابی الملیح عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن جلود السباع ولم یذکروا احدا قال عن ابی الملیح عن ابیہ غیر سعید

حضرت ابو الملیح اپنے والد سے راوی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے درندوں کی کھالوں سے منع فرمایا۔ ہم سعید بن ابی عروبہ کے علاوہ کسی اور کو نہیں جانتے جس نے ابو الملیح کے والد

بن ابی عروبة.

١٨٣٠- حدثنا محمد بن بشار حدثنا محمد بن جعفر عن شعبة عن يزيد الرشك عن ابي المليح عن النبي صلى الله عليه وسلم انه نهى عن جلود السباع وهذا اصح.

کا واسطہ ذکر کیا ہے۔

حضرت ابوالملیح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے درندوں کی کھالوں سے منع فرمایا۔ یہ زیادہ صحیح ہے۔

باب ١١٨١ ماجاء في نعل النبي صلى الله عليه وسلم

نعلین مبارک

١٨٣١- حدثنا اسحاق بن منصور انا حبان بن هلال ثنا همام ثنا قتادة عن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان نعلاه لهما قبالان هذا حديث حسن صحيح وفي الباب عن ابن عباس وابي هريرة.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین مبارک کے دو دو تسمے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔

١٨٣٢- حدثنا محمد بن بشار ثنا ابو داود ثنا همام عن قتادة قال قلت لانس بن مالك كيف كان نعل رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لهما قبالان هذا حديث حسن صحيح.

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین مبارک کیسے تھے۔ انہوں نے فرمایا ان میں دو دو تسمے لگے ہوئے تھے۔

باب ١١٨٢ ماجاء في كراهية المشي في النعل الواحدة

ایک جوتا پہن کر چلنا مکروہ ہے۔

١٨٣٣- حدثنا قتيبة عن مالك ح وثنا الانصاري ثنا معن ثنا مالك عن ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يمشي احدكم في نعل واحدة لينعلهما جميعا او ليحفهما جميعا هذا حديث حسن صحيح وفي الباب عن جابر.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص صرف ایک جوتا پہن کر نہ چلے دونوں پہن لے یا دونوں اتار دے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

١٨٣٤- حدثنا ازهر بن مروان البصري اخبرنا الحارث بن نبهان عن معمر عن ابي عمار عن ابي هريرة قال نهى رسول الله صلى الله عليه

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہونے کی حالت میں جوتا پہننے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ عبیداللہ

وسلم أن ينتعل الرجل وهو قائم هذا حديث غريب وروى عبيد الله بن عمرو الرقي هذا الحديث عن معمر عن قتادة عن أنس وكلا الحديثين لا يصح عند أهل الحديث والحارث بن نبهان ليس عندهم بالحافظ ولا نعرف لحديث قتادة عن أنس أصلا.

جبکہ عبیداللہ رقی نے یہ حدیث بواسطہ معمر بواسطہ قتادہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ محدثین کے نزدیک دونوں حدیثیں غیر صحیح ہیں۔ حارث بن نبہان ان کے نزدیک حافظ نہیں ہم بواسطہ قتادہ انس کی روایت کے لیے کوئی اصل نہیں پاتے۔

۱۸۳۵ ـ حدثنا أبو جعفر السمناني ثنا سليمان بن عبيد الله الرقي ثنا عبيد الله بن عمرو عن معمر عن قتادة عن أنس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى أن ينتعل الرجل وهو قائم هذا حديث غريب قال محمد بن إسماعيل ولا يصح هذا الحديث ولا حديث معمر عن عمار بن أبي عمار عن أبي هريرة.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے کھڑے جوتا پہننے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ اور معمر کی روایت بواسطہ ابوعمار، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی صحیح نہیں۔

باب ۱۱۰ ما جاء في الرخصة في النعل الواحدة

ایک جوتا پہن کر چلنے کی اجازت

۱۸۳۶ ـ حدثنا القاسم بن دينار الكوفي ثنا إسحاق بن منصور السلولي كوفي ثنا هريم وهو ابن سفيان البجلي عن ليث عن عبد الرحمن بن القاسم عن أبيه عن عائشة قالت ربما مشى النبي صلى الله عليه وسلم في نعل واحدة.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں بسا اوقات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی جوتا پہن کر چلتے تھے۔

۱۸۳۷ ـ حدثنا أحمد بن منيع ثنا سفيان بن عيينة عن عبد الرحمن بن القاسم عن أبيه عن عائشة أنها مشت بنعل واحدة وهذا أصح هكذا رواه سفيان الثوري وغير واحد عن عبد الرحمن بن القاسم موقوفا وهذا أصح.

حضرت عبدالرحمن بن قاسم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کرتے ہیں کہ وہ ایک جوتا پہن کر چلیں۔ یہ زیادہ صحیح ہے۔ سفیان ثوری وغیرہ نے عبدالرحمن بن قاسم سے اسی طرح موقوف روایت نقل کی۔ یہ اصح ہے۔

باب ۱۱۱ ما جاء بأي رجل يبدأ إذا انتعل

پہلے کس پاؤں میں جوتا پہنے

١٨٣٨ - حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِكٌ ح وَثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا انْتَعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيَمِينِ وَإِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ فَلْتَكُنِ الْيَمِينُ أَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ وَآخِرَهُمَا تُنْزَعُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی جوتا پہنے تو دائیں طرف سے ابتداء کرے۔ اور جب اتارے تو پہلے بایاں اتارے۔ پس چاہیے کہ پہنتے ہوئے دایاں اور اتارتے ہوئے بایاں پہلے ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ١١٩٢ مَا جَاءَ فِي تَرْقِيعِ الثَّوْبِ

کپڑے میں پیوند لگانا

١٨٣٩ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقُ وَأَبُو يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ قَالَا ثَنَا صَالِحُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَرَدْتِ اللُّحُوقَ بِي فَلْيَكْفِكِ مِنَ الدُّنْيَا كَزَادِ الرَّاكِبِ وَإِيَّاكِ وَمُجَالَسَةَ الْأَغْنِيَاءِ وَلَا تَسْتَخْلِقِي ثَوْبًا حَتَّى تُرَقِّعِيهِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ صَالِحِ بْنِ حَسَّانَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ صَالِحُ بْنُ حَسَّانَ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ وَصَالِحُ بْنُ أَبِي حَسَّانَ الَّذِي رَوَى عَنْهُ ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ثِقَةٌ وَمَعْنَى قَوْلِهِ إِيَّاكِ وَمُجَالَسَةَ الْأَغْنِيَاءِ هُوَ نَحْوُ مَا رُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ رَأَى مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِي الْخَلْقِ وَالرِّزْقِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُ مِمَّنْ هُوَ فُضِّلَ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ أَجْدَرُ أَنْ لَا يَزْدَرِيَ نِعْمَةَ اللّٰهِ وَيُرْوَى عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ صَحِبْتُ الْأَغْنِيَاءَ فَلَمْ أَرَ أَحَدًا أَكْثَرَ هَمًّا مِنِّي أَرَى دَابَّةً خَيْرًا مِنْ دَابَّتِي وَثَوْبًا خَيْرًا مِنْ ثَوْبِي وَصَحِبْتُ الْفُقَرَاءَ فَاسْتَرَحْتُ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا اگر تم مجھ سے ملنا چاہتی ہو تو تمہارا دنیا سے صرف اتنا تعلق ہونا چاہیے جتنا سوار کا توشہ ہوتا ہے۔ مالداروں کی مجلس سے اجتناب کرو اور پیوند لگائے بغیر کپڑے کو پرانا نہ کرو۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف صالح بن حسان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ میں (امام ترمذی) نے امام بخاری رحمۃ اللہ سے سنا فرماتے تھے صالح بن حسان منکر الحدیث ہے۔ صالح بن ابی حسان جن سے ابن ابی ذئب روایت کرتے ہیں، ثقہ ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک کہ اغنیاء کی مجلس سے اجتناب کرو ایسے ہی ہے جیسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایسے آدمی کو دیکھے جسے صورت اور رزق میں اس پر فضیلت دی گئی ہے تو وہ اپنے سے کم درجہ کے ان لوگوں کو دیکھے جن پر اسے فضیلت دی گئی ہے۔ یہ اس بات کے زیادہ لائق ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں عیب نہ نکالے۔ عون بن عبداللہ بن عتبہ فرماتے ہیں میں نے مالدار لوگوں کی مجلس اختیار کی تو میں نے کسی کو بھی اپنے سے زیادہ مغموم نہ پایا اپنے جانور سے بہتر جانور دیکھتا اسی طرح اپنے کپڑوں سے اچھے کپڑے دیکھتا (لیکن) جب فقراء کی مجلس اختیار کی تو مجھے راحت نصیب ہوئی۔

بَابُ ١١٩٣

گیسو مبارک

١٨٤٠ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ نبی کریم

عن ابن أبي نجيح عن مجاهد عن أم هانئ قالت قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم مكة وله أربع غدائر. هذا حديث غريب.

صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لائے تو آپ کے چار گیسو مبارک (گندھے ہوئے) تھے

یہ حدیث غریب ہے۔

١٧٤١ - حدثنا محمد بن بشار حدثنا عبد الرحمن بن مهدي حدثنا إبراهيم بن نافع المكي عن ابن أبي نجيح عن مجاهد عن أم هانئ قالت قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم مكة وله أربع ضفائر. هذا حديث حسن وعبد الله بن أبي نجيح مكي وأبو نجيح اسمه يسار. قال محمد لا أعرف لمجاهد سماعا عن أم هانئ.

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لائے تو آپ کے چار گندھے ہوئے گیسو مبارک تھے۔ یہ حدیث حسن ہے عبداللہ بن ابی نجیح مکی ہیں۔ ابو نجیح کا نام یسار ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ ام ہانی سے مجاہد کے سماع کا مجھے علم نہیں۔

باب ١٩٤

١٧٤٢ - حدثنا حميد بن مسعدة حدثنا محمد بن حمران عن أبي سعيد وهو عبد الله بن بسر قال سمعت أبا كبشة الأنماري يقول كانت كمام أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم بطحا. هذا حديث منكر وعبد الله بن بسر بصري ضعيف عند أهل الحديث ضعفه يحيى بن سعيد وغيره. بطح يعني واسعة.

صحابہ کرام کی ٹوپیاں

حضرت ابوکبشہ انماری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ صحابہ کرام کی ٹوپیاں سروں سے ملی ہوئی تھیں (اونچی نہیں تھیں) یہ حدیث منکر ہے۔ عبداللہ بن بسر بصری محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔

یحییٰ بن سعید وغیرہ نے انہیں ضعیف کہا ہے بطحٌ کے معنی کشادہ کے ہیں۔

باب ١٩٥

١٧٤٣ - حدثنا قتيبة حدثنا أبو الأحوص عن أبي إسحاق عن مسلم بن نذير عن حذيفة قال أخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم بعضلة ساقي أو ساقه وقال هذا موضع الإزار فإن أبيت فأسفل فإن أبيت فلا حق للإزار في الكعبين. هذا حديث حسن صحيح رواه شعبة والثوري عن أبي إسحاق.

تہبند کہاں تک لٹکایا جائے

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری پنڈلی یا اپنی پنڈلی کا گوشت پکڑ کر فرمایا۔ تہبند کا یہ جگہ ہے اگر نہ مانے تو تھوڑا سا نیچے یہ بھی نہ ہو تو تہبند کا ٹخنوں سے کوئی تعلق نہیں

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

شعبہ اور ثوری نے اسے ابو اسحاق سے روایت کیا ہے۔

ف۔ یعنی ٹخنے ننگے ہونے چاہئیں تہبند اتنا نیچے نہ ہو کہ اس سے ٹخنے چھپ جائیں۔ (مترجم)

باب ۱۹۶ العمائم على القلانس

۱۸۴۴۔ حدثنا قتيبة ثنا محمد بن ربيعة عن أبي الحسن العسقلاني عن أبي جعفر بن محمد بن ركانة عن أبيه أن ركانة صارع النبي صلى الله عليه وسلم فصرعه النبي صلى الله عليه وسلم قال ركانة سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إن فرق ما بيننا وبين المشركين العمائم على القلانس هذا حديث غريب وإسناده ليس بالقائم ولا نعرف أبا الحسن العسقلاني ولا ابن ركانة۔

ٹوپی پر عمامہ باندھنا

حضرت ابو جعفر بن محمد بن رکانہ رضی اللہ عنہم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت رکانہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کشتی لڑے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پچھاڑ دیا۔ حضرت رکانہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمارے اور کفار کے درمیان فرق ٹوپیوں پر عمامہ باندھنا ہے۔

یہ حدیث غریب ہے۔

اس کی سند قائم نہیں ہم نہ تو ابو الحسن عسقلانی کو پہچانتے ہیں اور نہ ہی ابن رکانہ کو۔

باب ۱۹۷ ما جاء في الخاتم من الحديد والصفر

۱۸۴۵۔ حدثنا محمد بن حميد ثنا زيد بن حباب ثنا أبو طيبة عن عبد الله بن مسلم عن عبد الله بن بريدة عن أبيه قال جاء رجل إلى النبي صلى الله عليه وسلم وعليه خاتم من حديد فقال ما لي أرى عليه حلية أهل النار ثم جاءه وعليه خاتم من صفر فقال ما لي أجد منك ريح الأصنام ثم أتاه وعليه خاتم من ذهب فقال ما لي أرى عليك حلية أهل الجنة قال من أي شيء أتخذه قال من ورق ولا تتمه مثقالا هذا حديث غريب وعبد الله بن مسلم يكنى أبا طيبة وهو مروزي۔

لوہے اور پیتل کی انگوٹھی

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا وہ لوہے کی انگوٹھی پہنے ہوئے تھا آپ نے فرمایا کیا بات ہے کہ میں تم پر اہل جہنم کا لباس پہنے ہوئے دیکھتا ہوں پھر وہ آیا تو اس نے پیتل کی انگوٹھی پہن رکھی تھی آپ نے فرمایا کیا بات ہے مجھے تم سے بتوں کی بو آتی ہے پھر تیسری مرتبہ حاضر ہوا تو سونے کی انگوٹھی پہنے ہوئے تھا آپ نے فرمایا کیا بات ہے میں تم پر جنتیوں کا زیور دیکھ رہا ہوں اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! کس چیز کی انگوٹھی بناؤں؟ فرمایا چاندی کی اور اسے ایک مثقال بھر سے کم رکھو۔ یہ حدیث غریب ہے۔ عبداللہ بن مسلم کی کنیت ابو طیبہ ہے اور یہ مروزی ہیں۔

ف۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پاک کا مطلب یہ ہے کہ سونا جنتی لوگوں کے لیے ہے لہٰذا دنیا میں مردوں کے لیے جائز نہیں۔ (مترجم)

باب ۱۹۸ كراهية لبس الحرير

۱۸۴۶۔ حدثنا ابن أبي عمر ثنا سفيان عن عاصم

ریشمی کپڑا پہننے کی ممانعت

حضرت ابن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

بن كُلَيْبٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُوسَى قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَسِّيِّ وَالْمِيثَرَةِ الْحَمْرَاءِ وَأَنْ أَلْبَسَ خَاتَمِي فِي هَذِهِ وَفِي هَذِهِ وَأَشَارَ إِلَى السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَابْنُ أَبِي مُوسَى هُوَ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ أَبِي مُوسَى وَاسْمُهُ عَامِرٌ.

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ریشمی کپڑے سے بنے ہوئے کپڑے پہننے اور کجاوے پر ریشمی سرخ کپڑا ڈالنے نیز اس اور اس انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔ آپ نے درمیانی انگلی اور شہادت کی انگلی کی طرف اشارہ فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ابن ابو موسیٰ سے ابو بردہ بن ابو موسیٰ مراد ہیں ان کا نام عامر ہے۔

بَابٌ ۱۹۹

۱۸۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ أَحَبُّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُهَا الْحِبَرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

یمنی چادر

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا محبوب ترین کپڑا جسے آپ پہنتے تھے، یمنی دھاری دار چادر تھی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

أَبْوَابُ الْأَطْعِمَةِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابواب طعام

بَابُ ۲۰۰ مَا جَاءَ عَلَى مَا كَانَ يَأْكُلُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھانا کس چیز پر رکھ کر کھاتے تھے

۱۸۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يُونُسَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَا أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خِوَانٍ وَلَا فِي سُكُرُّجَةٍ وَلَا خُبِزَ لَهُ مُرَقَّقٌ قُلْتُ لِقَتَادَةَ فَعَلَى مَا كَانُوا يَأْكُلُونَ قَالَ عَلَى هَذِهِ السُّفَرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ يُونُسُ هَذَا هُوَ يُونُسُ الْإِسْكَافُ وَقَدْ رَوَى عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ نَحْوَهُ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تو (میز) دسترخوان پر کھانا کھایا اور نہ چھوٹی چھوٹی پیالیوں میں اور نہ ہی آپ نے چپاتی تناول فرمائی۔ راوی کہتے ہیں میں نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا صحابہ کرام کھانا کس چیز پر رکھ کر کھاتے تھے فرمایا ان چمڑے کے دسترخوانوں پر۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ محمد بن بشار کہتے ہیں یہ یونس، یونس اسکاف ہیں۔ عبدالوارث نے بواسطہ سعید بن ابی عروبہ اور قتادہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔

بَابُ ۲۰۱ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الْأَرْنَبِ

خرگوش کھانا

۱۸۴۹ - حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا اَبُوْدَاؤدَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ اَنْفَجْنَا اَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَسَعٰى اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهَا فَاَدْرَكْتُهَا فَاَخَذْتُهَا فَاَتَيْتُ بِهَا اَبَا طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا بِمَرْوَةٍ فَبَعَثَ مَعِيْ بِفَخِذِهَا اَوْ بِوَرِكِهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَكَلَهٗ قُلْتُ اَكَلَهٗ قَالَ قَبِلَهٗ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَعَمَّارٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ صَفْوَانَ وَيُقَالُ مُحَمَّدُ بْنُ صَيْفِيٍّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ بِاَكْلِ الْاَرْنَبِ بَاْسًا وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَكْلَ الْاَرْنَبِ وَقَالُوْا اِنَّهَا تَدْمٰى.

حضرت ہشام بن زید فرماتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ ہم نے مر ظہران میں خرگوش کو بھگایا اصحاب کرام اس کے پیچھے دوڑے میں نے اس کو پکڑ لیا پھر اسے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس لے گیا۔ انہوں نے اسے ایک سخت پتھر سے ذبح کیا اور اس کی ران یا سرین دے کر مجھے بارگاہ نبوی میں بھیجا آپ نے اسے تناول فرمایا۔ ہشام فرماتے ہیں میں نے پوچھا کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کھایا تو حضرت انس نے فرمایا آپ نے قبول فرمایا۔ اس باب میں حضرت جابر، عمار، محمد بن صفوان (محمد بن صیفی بھی کہا جاتا ہے) رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اکثر اہل علم کا اس پر عمل ہے وہ خرگوش کھانے میں کچھ حرج نہیں سمجھتے۔ البتہ بعض علماء کے نزدیک خرگوش کا کھانا مکروہ ہے کیونکہ اسے حیض (خون) آتا ہے۔

بَابُ ۱۲۰۲ مَا جَاءَ فِيْ اَكْلِ الضَّبِّ

گوہ کھانا کیسا ہے

۱۸۵۰ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ اَكْلِ الضَّبِّ فَقَالَ لَا اٰكُلُهٗ وَلَا اُحَرِّمُهٗ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَثَابِتِ بْنِ وَدِيْعَةَ وَجَابِرٍ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَسَنَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ اَكْلِ الضَّبِّ فَرَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَكَرِهَهٗ بَعْضُهُمْ وَيُرْوٰى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ اُكِلَ الضَّبُّ عَلٰى مَائِدَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّمَا تَرَكَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقَذُّرًا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گوہ کے کھانے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا۔ نہ میں کھاتا ہوں اور نہ حرام کرتا ہوں۔ اس باب میں حضرت عمر، ابو سعید، ابن عباس، ثابت بن ودیعہ، جابر اور عبدالرحمن بن حسنہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ گوہ کھانے کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے بعض صحابہ کرام اور دیگر اہل علم نے اس کی اجازت دی ہے جبکہ بعض کے نزدیک مکروہ ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دستر خوان پر گوہ کھائی گئی آپ نے اسے گندگی کی وجہ سے نہیں کھایا۔

بَابُ ۱۲۰۳ مَا جَاءَ فِيْ اَكْلِ الضَّبُعِ

بجو کا کھانا

۱۸۵۱ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدٍ

حضرت ابن ابی عمار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کیا بجو شکار کی چیز ہے؟ انہوں نے

بن عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عَمَّارٍ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرٍ الضَّبُعُ أَصَيْدٌ هِيَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ آكُلُهَا قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَقَالَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هٰذَا وَلَمْ يَرَوْا بَأْسًا بِأَكْلِ الضَّبُعِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثٌ فِي كَرَاهِيَةِ أَكْلِ الضَّبُعِ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَكْلَ الضَّبُعِ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ يَحْيَى بْنُ الْقَطَّانِ وَرَوَى جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ قَوْلَهُ وَحَدِيثُ ابْنِ جُرَيْجٍ أَصَحُّ۔

فرمایا "ہاں" میں نے پوچھا کیا اسے کھا سکتا ہوں؟ فرمایا ہاں۔ میں نے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے؟ حضرت جابر نے فرمایا "ہاں" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض علماء کا اسی پر عمل ہے وہ بجو کے کھانے میں کچھ حرج نہیں سمجھتے۔ امام احمد اور اسحاق رحمہما اللہ اسی بات کے قائل ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بجو کے مکروہ ہونے کے بارے میں بھی روایت منقول ہے لیکن اس کی سند قوی نہیں۔ بعض علماء کے نزدیک اس کا کھانا مکروہ ہے ابن مبارک رحمہ اللہ کا یہی قول ہے۔ یحییٰ بن قطان فرماتے ہیں جریر بن حازم نے یہ حدیث بواسطہ عبداللہ بن عبید بن عمیر، ابن ابی عمار اور جابر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ان کے قول کے طور پر نقل کی۔ ابن جریج کی حدیث اصح ہے۔

۱۸۵۲۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ حِبَّانَ بْنِ جَزْءٍ عَنْ أَخِيهِ خُزَيْمَةَ بْنِ جَزْءٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الضَّبُعِ فَقَالَ أَوَيَأْكُلُ الضَّبُعَ أَحَدٌ وَسَأَلْتُهُ عَنْ أَكْلِ الذِّئْبِ فَقَالَ أَوَيَأْكُلُ الذِّئْبَ أَحَدٌ فِيهِ خَيْرٌ هٰذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ إِسْمٰعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ أَبِي أُمَيَّةَ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيثِ فِي إِسْمٰعِيلَ وَعَبْدِ الْكَرِيمِ أَبِي أُمَيَّةَ وَهُوَ عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ قَيْسٍ هُوَ ابْنُ أَبِي الْمُخَارِقِ وَعَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ مَالِكٍ الْجَزَرِيُّ ثِقَةٌ۔

حضرت خزیمہ بن جزء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بجو کے کھانے کے متعلق پوچھا آپ نے فرمایا کیا کوئی شخص بجو بھی کھاتا ہے؟ پھر میں نے بھیڑیے کے متعلق پوچھا تو فرمایا کیا کوئی بھلا آدمی بھیڑیا بھی کھاتا ہے۔ اس حدیث کی سند قوی نہیں۔ ہم اسے بواسطہ اسماعیل بن مسلم، عبدالکریم بن ابی امیہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ بعض محدثین نے اسماعیل کے بارے میں کلام کیا ہے۔ عبدالکریم بن ابی امیہ سے عبدالکریم بن قیس مراد ہیں اور یہ قیس بن ابی المخارق ہیں۔ عبدالکریم بن مالک جزری ثقہ ہیں۔

بَابُ ۱۳ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ لُحُومِ الْخَيْلِ

گھوڑے کا گوشت کھانا

۱۸۵۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَطْعَمَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحُومَ الْخَيْلِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں گھوڑے کا گوشت کھلایا (یا اجازت دی) اور گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔ اس باب

وَنَهَانَا عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ أَبُو عِيسَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهٰكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ وَرَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرٍ وَرِوَايَةُ ابْنِ عُيَيْنَةَ أَصَحُّ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ أَحْفَظُ مِنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ۔

میں حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا سے بھی روایت مذکور ہے۔ امام ترمذی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے متعدد افراد نے بواسطہ عمرو بن دینار، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ حماد بن زید نے بواسطہ عمرو بن دینار اور محمد بن علی، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ ابن عیینہ کی روایت زیادہ صحیح ہے۔ میں (امام ترمذی) نے امام بخاری علیہ الرحمہ سے سنا فرماتے ہیں سفیان بن عیینہ، حماد بن زید سے احفظ ہیں۔

ف۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک گھوڑے کا گوشت مکروہ ہے۔ آپ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے، خچر اور گدھے کے گوشت سے منع فرمایا۔ (شرح معانی الآثار۔ ج ۲۔ ص ۳۴۵)۔

بَابٌ ۱۳۰ مَا جَاءَ فِي لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ

گھریلو گدھوں کے گوشت کا حکم

۱۸۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَالْحَسَنِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِمَا عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ زَمَنَ خَيْبَرَ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح خیبر کے موقعہ پر عورتوں سے متعہ کرنے اور گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

۱۸۵۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُومِيُّ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَالْحَسَنِ ابْنَيْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَكَانَ أَرْضَاهُمَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَقَالَ غَيْرُ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَكَانَ أَرْضَاهُمَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ۔

سعید بن عبدالرحمٰن بواسطہ سفیان اور زہری، حضرت محمد بن علی رضی اللہ عنہما کے صاحبزادگان حضرت عبداللہ اور حضرت حسن رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ امام زہری فرماتے ہیں دونوں بھائیوں میں سے حضرت حسن بن محمد رضی اللہ عنہ زیادہ بہتر ہیں۔ سعید بن عبدالرحمٰن کے علاوہ دوسرے لوگوں نے ابن عیینہ سے نقل کیا کہ عبداللہ بن محمد زیادہ پسندیدہ ہیں۔

۱۸۵۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ كُلَّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَالْمُجَثَّمَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح خیبر کے موقعہ پر کچلی والے جانور، کھڑا کر کے نشانہ بنائے ہوئے جانور اور گھریلو گدھوں کو حرام فرمایا۔ اس باب میں حضرت علی، جابر، براء، ابن ابی اوفی،

وَالْجَمَّاءَ الْأُنْثَى وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَجَابِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ أَبِي أَوْفَى وَأَنَسٍ وَالْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ وَأَبِي ثَعْلَبَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَأَبِي سَعِيدٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَغَيْرُهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو هٰذَا الْحَدِيثَ وَإِنَّمَا ذَكَرُوا حَرْفًا وَاحِدًا نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ

انس، عرباض بن ساریہ، ابو ثعلبہ، ابن عمر اور ابو سعید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے عبدالعزیز بن محمد وغیرہ نے محمد بن عمرو سے یہ حدیث روایت کی اور صرف ایک حصہ نقل کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کچلی والے جانور کو حرام قرار دیا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَكْلِ فِي آنِيَةِ الْكُفَّارِ

کفار کے برتنوں میں کھانا

۱۸۵۷ — حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ الطَّائِيُّ ثَنَا سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قُدُورِ الْمَجُوسِ فَقَالَ أَنْقُوهَا غَسْلًا وَاطْبُخُوا فِيهَا وَنَهَى عَنْ كُلِّ سَبُعٍ ذِي نَابٍ هٰذَا حَدِيثٌ مَشْهُورٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي ثَعْلَبَةَ وَرُوِيَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ وَأَبُو ثَعْلَبَةَ اسْمُهُ جُرْثُومٌ وَيُقَالُ جُرْهُمٌ وَيُقَالُ نَاشِبٌ وَقَدْ ذُكِرَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ.

حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مجوسیوں کی ہانڈیوں کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا۔ انہیں دھو کر پاک کر لو اور ان میں کھانا پکاؤ اور آپ نے ہر کچلی والے درندے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث ابو ثعلبہ کی روایت سے مشہور ہے ان سے متعدد طرق سے مروی ہے۔ ابو ثعلبہ کا نام جرثوم ہے جرہم اور ناشب بھی کہا جاتا ہے۔ یہ حدیث بواسطہ ابو قلابہ اور ابو اسماء رحبی بھی حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے۔

۱۸۵۸ — حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيسَى بْنِ يَزِيدَ الْبَغْدَادِيُّ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَيْشِيُّ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ وَقَتَادَةَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا بِأَرْضِ أَهْلِ كِتَابٍ فَنَطْبُخُ فِي قُدُورِهِمْ وَنَشْرَبُ فِي آنِيَتِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ لَمْ تَجِدُوا غَيْرَهَا فَارْحَضُوهَا بِالْمَاءِ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا بِأَرْضِ صَيْدٍ فَكَيْفَ نَصْنَعُ قَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ الْمُكَلَّبَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَقَتَلَ فَكُلْ وَإِنْ كَانَ غَيْرَ مُكَلَّبٍ

حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم اہل کتاب کی زمین میں رہتے ہیں۔ پس ان کی ہانڈیوں میں پکاتے اور ان کے برتنوں میں پیتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر دوسرے برتن نہ ملیں تو انہیں پانی سے صاف کر لیا کرو۔ پھر عرض کیا یا رسول اللہ! ہم شکاری زمین میں ہوتے ہیں تو کیسے کیا کریں؟ آپ نے فرمایا جب تم نے اپنا سکھایا ہوا کتا (شکار پر) چھوڑ دیا اور اللہ تعالیٰ کا نام پڑھ لیا پھر اس نے شکار کو مار ڈالا تو کھا لو اور اگر سکھایا ہوا نہ ہو اور شکار ذبح کیا گیا ہو تو بھی کھا لو اور جب اللہ تعالیٰ کا

فَرَأَى تَحَلُّلَ وَإِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ فَقَتَلَ فَكُلْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

نام لے کر تیر پھینکو اور جانور مر جائے تو بھی کھا لو یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۲۰ مَا جَاءَ فِي الْفَأْرَةِ تَمُوتُ فِي السَّمْنِ

گھی میں چوہا مر جائے تو اس کا حکم

۱۸۵۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَأَبُو عَمَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ فَأْرَةً وَقَعَتْ فِي سَمْنٍ فَمَاتَتْ فَسُئِلَ عَنْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلْقُوهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ مَيْمُونَةَ وَحَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ أَصَحُّ وَرَوَى مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَهٰذَا حَدِيثٌ غَيْرُ مَحْفُوظٍ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ حَدِيثُ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا خَطَأٌ وَالصَّحِيحُ حَدِيثُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ.

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک چوہا گھی میں گر کر مر گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا۔ چوہے اور اس کے گرد گھی کو نکال کر پھینک دو۔ اور باقی کو کھا لو۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ یہ حدیث بواسطہ زہری اور عبیداللہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا، حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کا ذکر نہیں۔ بروایت حضرت ابن عباس، حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی حدیث زیادہ صحیح ہے معمر نے بواسطہ زہری اور سعید بن مسیب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی یہ حدیث غیر محفوظ ہے میں (امام ترمذی) نے امام بخاری رحمہ اللہ سے سنا فرماتے ہیں بواسطہ معمر، زہری اور سعید بن مسیب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں خطا ہے بواسطہ زہری، عبیداللہ اور ابن عباس حضرت میمونہ (رضی اللہ عنہم) کی روایت صحیح ہے۔

باب ۱۲۱ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ بِالشِّمَالِ

بائیں ہاتھ سے کھانے پینے کی ممانعت

۱۸۶۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص ہرگز بائیں ہاتھ سے کھائے اور نہ ہی اس کے ساتھ پیئے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اور بائیں ہاتھ سے

قَالَ لَا يَأْكُلُ أَحَدُكُمْ بِشِمَالِهِ وَلَا يَشْرَبْ بِشِمَالِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَعُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ وَسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَحَفْصَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهٰكَذَا رَوَى مَالِكٌ وَابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَرَوَى مَعْمَرٌ وَعُقَيْلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَرِوَايَةُ مَالِكٍ وَابْنِ عُيَيْنَةَ أَصَحُّ.

بھی پیتا ہے۔ اس باب میں حضرت جابر، عمر بن ابی سلمہ، سلمہ بن اکوع، انس بن مالک اور حفصہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ مالک اور ابن عیینہ نے بواسطہ زہری، اور ابو بکر بن عبید اللہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ معمر اور عقیل بواسطہ زہری اور سالم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ مالک اور ابن عیینہ کی روایت زیادہ صحیح ہے۔

بَابُ ۲۰۹ مَا جَاءَ فِي لَعْقِ الْأَصَابِعِ بَعْدَ الْأَكْلِ

انگلیاں چاٹنا

۱۸۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُخْتَارٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَلْعَقْ أَصَابِعَهُ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي فِي أَيَّتِهِنَّ الْبَرَكَةُ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَأَنَسٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ سُهَيْلٍ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اسے چاہیے کہ انگلیاں چاٹ لے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ کس انگلی میں برکت ہے۔ اس باب میں حضرت جابر، کعب بن مالک اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق یعنی سہیل کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

بَابُ ۲۱۰ مَا جَاءَ فِي اللُّقْمَةِ تَسْقُطُ

لقمہ گر پڑے تو کیا کیا جائے

۱۸۶۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَسَقَطَتْ لُقْمَتُهُ فَلْيُمِطْ مَا رَابَهُ مِنْهَا ثُمَّ لِيَطْعَمْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کھانا کھا رہا ہو اور اس کا لقمہ گر پڑے تو شک ڈالنے والی چیز کو اس سے جدا کر کے کھا لے اور شیطان کے لیے نہ چھوڑے۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مذکور ہے۔

۱۸۶۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ نَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا تناول فرماتے تو اپنی تینوں انگلیوں کو چاٹتے۔ نیز آپ نے فرمایا۔ جب تم میں

أكل طعاما لعق أصابعه الثلاث وقال إذا وقعت لقمة أحدكم فليمط عنها الأذى وليأكلها ولا يدعها للشيطان وأمرنا أن نسلت الصحفة وقال إنكم لا تدرون في أي طعامكم البركة هذا حديث حسن صحيح

سے کسی کا لقمہ گر پڑے تو وہ اس سے گندگی دور کر کے اسے کھا لے اور شیطان کے لیے نہ چھوڑے نیز آپ نے پیالہ صاف کرنے کا حکم دیا اور فرمایا۔ تم نہیں جانتے کہ تمہارے کس کھانے میں برکت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۶۴۔ حدثنا نصر بن علي الجهضمي ثنا المعلى بن راشد أبو اليمان قال حدثتني جدتي أم عاصم وكانت أم ولد لسنان بن سلمة قالت دخل علينا نبيشة الخير ونحن نأكل في قصعة فحدثنا أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من أكل في قصعة ثم لحسها استغفرت له القصعة هذا حديث غريب لا نعرفه إلا من حديث المعلى بن راشد وقد روى يزيد بن هارون وغير واحد من الأئمة عن المعلى بن راشد هذا الحديث.

حضرت معلی بن راشد ابو الیمان اپنی دادی ام عاصم (سنان بن سلمہ کی ام ولد) رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ نبیشۃ الخیر ہمارے پاس آئے تو ہم پیالے میں کھانا کھا رہے تھے انہوں نے ہم سے بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص پیالے میں کھائے پھر اسے چاٹ لے تو پیالہ اس کے لیے دعائے مغفرت کرتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف معلی بن راشد کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ یزید بن ہارون اور کئی دوسرے ائمہ نے یہ حدیث معلی بن راشد سے روایت کی ہے۔

باب ۱۲۱ ما جاء في كراهية الأكل من وسط الطعام

کھانے کے درمیان سے کھانا مکروہ ہے

۱۸۶۵۔ حدثنا أبو رجاء ثنا جرير عن عطاء بن السائب عن سعيد بن جبير عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن البركة تنزل وسط الطعام فكلوا من حافتيه ولا تأكلوا من وسطه هذا حديث حسن صحيح إنما يعرف من حديث عطاء بن السائب وقد رواه شعبة والثوري عن عطاء بن السائب وفي الباب عن ابن عمر.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ برکت کھانے کے درمیان میں اترتی ہے لہذا کناروں سے کھاؤ اور بیچ میں سے نہ کھاؤ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عطاء بن سائب سے معروف ہے۔ شعبہ اور ثوری نے اسے عطاء بن سائب سے روایت کیا ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔

باب ۱۲۲ ما جاء في كراهية أكل الثوم والبصل

لہسن اور پیاز کا کھانا

۱۸۶۶۔ حدثنا إسحق بن منصور ثنا يحيى بن

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول کریم

سعيد القطان عن ابن جريج ثنا عطاء عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اكل من هذه قال اول مرة الثوم ثم قال الثوم والبصل والكراث فلا يقربنا في مساجدنا هذا حديث حسن صحيح وفي الباب عن عمر وابي ايوب وابي هريرة وابي سعيد وجابر بن سمرة وقرة وابن عمر.

باب ۲۱۳ ما جاء في الرخصة في اكل الثوم مطبوخا

۱۸۶۷ - حدثنا محمود بن غيلان ثنا ابو داود انبانا شعبة عن سماك بن حرب سمع جابر بن سمرة يقول نزل رسول الله صلى الله عليه وسلم على ابي ايوب وكان اذا اكل طعاما بعث اليه بفضله فبعث اليه يوما بطعام ولم ياكل منه النبي صلى الله عليه وسلم فلما اتى ابو ايوب النبي صلى الله عليه وسلم فذكر ذلك له فقال النبي صلى الله عليه وسلم فيه الثوم فقال يا رسول الله احرام هو قال لا ولكني اكرهه من اجل ريحه هذا حديث حسن صحيح.

۱۸۶۸ - حدثنا محمد بن مدويه ثنا مسدد ثنا الجراح بن مليح عن ابي اسحاق عن شريك بن حنبل عن علي قال نهي عن اكل الثوم الا مطبوخا ويروى هذا عن علي انه قال نهي عن اكل الثوم الا مطبوخا قوله.

۱۸۶۹ - حدثنا هناد ثنا وكيع عن ابيه عن ابي اسحاق عن شريك بن حنبل عن علي انه كره اكل الثوم الا مطبوخا هذا حديث ليس اسناده بذلك القوي وروي عن شريك بن حنبل عن

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اس بوٹی سے کھایا پہلی مرتبہ فرمایا "لہسن" پھر فرمایا لہسن، پیاز اور گندنے میں سے، وہ ہماری مساجد کے قریب نہ آئے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت عمر، ابو ایوب، ابو ہریرہ، ابو سعید، جابر بن سمرہ، قرہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

پکا ہوا لہسن کھانے کی اجازت

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (ہجرت کے موقع پر) حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے ہاں آکر مہمان ہوئے تو آپ کا طریقہ مبارکہ یہ تھا کہ کھانا تناول فرمانے کے بعد بچا ہوا حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ کے گھر بھیج دیتے۔ ایک دن حضرت ابو ایوب نے کھانا بھیجا تو آپ نے اس سے کچھ بھی نہ کھایا۔ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے حاضر ہونے پر عرض کیا تو آپ نے فرمایا اس میں لہسن تھا (اس لیے نہیں کھایا) انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا یہ حرام ہے؟ فرمایا "نہیں" بلکہ میں اسے اس کی بو کی وجہ سے پسند نہیں کرتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کچے لہسن سے منع کیا گیا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ آپ کے قول کے طور پر منقول ہے

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ انہوں نے کچے لہسن کو کھانا ناپسند فرمایا۔ اس حدیث کی سند قوی نہیں۔ بواسطہ شریک بن حنبل رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے

النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا

۱۸۷۰ ـ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ ثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَۃَ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ یَزِیْدَ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ اُمَّ اَیُّوْبَ اَخْبَرَتْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عَلَیْہِمْ فَتَکَلَّفُوْا لَہٗ طَعَامًا فِیْہِ بَعْضُ ھٰذِہِ الْبُقُوْلِ فَکَرِہَ اَکْلَہٗ فَقَالَ لِاَصْحَابِہٖ کُلُوْہُ فَاِنِّیْ لَسْتُ کَاَحَدِکُمْ اِنِّیْ اَخَافُ اَنْ اُوْذِیَ صَاحِبِیْ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ وَاُمُّ اَیُّوْبَ ھِیَ امْرَاَۃُ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَیْدٍ ثَنَا زَیْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ اَبِیْ خَلْدَۃَ عَنْ اَبِی الْعَالِیَۃِ قَالَ الثُّوْمُ مِنْ طَیِّبَاتِ الرِّزْقِ وَاَبُوْ خَلْدَۃَ اسْمُہٗ خَالِدُ بْنُ دِیْنَارٍ وَھُوَ ثِقَۃٌ عِنْدَ اَھْلِ الْحَدِیْثِ وَقَدْ اَدْرَکَ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ وَسَمِعَ مِنْہُ وَاَبُو الْعَالِیَۃِ اسْمُہٗ رُفَیْعٌ وَھُوَ الرِّیَاحِیُّ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَھْدِیٍّ کَانَ اَبُوْ خَلْدَۃَ خِیَارًا مُسْلِمًا۔

رسلاً بھی مروی ہے۔

حضرت ام ایوب رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاں قیام فرمایا۔ انہوں نے آپ کے لیے کھانے کا انتظام فرمایا۔ جس میں ان سبزیوں میں سے کچھ ڈالی تھی۔ آپ نے اس کا کھانا ناپسند فرمایا۔ اور صحابہ کرام سے فرمایا تم کھاؤ میں تمہارے جیسا نہیں ہوں۔ مجھے ڈر ہے کہ کہیں میرے ساتھی (فرشتوں) کو اس سے تکلیف نہ ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ام ایوب حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی زوجہ ہیں۔ حضرت ابو العالیہ فرماتے ہیں کہ لہسن پاکیزہ رزق میں سے ہے۔ ابو خلدہ کا نام خالد بن دینار ہے۔ یہ محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور ان سے سماع کیا۔ ابو العالیہ کا نام رفیع ہے اور یہ ریاحی ہیں۔ عبدالرحمن بن مہدی کہتے ہیں ابو خلدہ بہترین مسلمان تھے۔

فائدہ: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بے مثل بشر ہیں۔ آپ کو ہمارے جیسے بشر کہنا صراحتاً بے ادبی گستاخی اور جہالت ہے۔ کوئی مومن اس قسم کا ناشائستہ اور گستاخانہ کلمہ زبان پر نہیں لا سکتا۔ (مترجم)

بَابُ ۱۴ مَا جَاءَ فِیْ تَخْمِیْرِ الْاِنَاءِ وَاِطْفَاءِ السِّرَاجِ وَالنَّارِ عِنْدَ الْمَنَامِ

۱۸۷۱ ـ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ عَنْ مَالِکٍ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَغْلِقُوا الْبَابَ وَاَوْکِئُوا السِّقَاءَ وَاَکْفِئُوا الْاِنَاءَ اَوْ خَمِّرُوا الْاِنَاءَ وَاَطْفِئُوا الْمِصْبَاحَ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَفْتَحُ غَلَقًا وَّلَا یُحِلُّ وِکَاءً وَّلَا یَکْشِفُ اٰنِیَۃً وَّاِنَّ الْفُوَیْسِقَۃَ تُحْرِقُ عَلَی النَّاسِ بَیْتَھُمْ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَابْنِ عَبَّاسٍ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ رُوِیَ مِنْ غَیْرِ وَجْہٍ عَنْ جَابِرٍ۔

سوتے وقت برتن ڈھانکنا نیز چراغ اور آگ کو بجھا دینا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (سوتے وقت) دروازے بند کر دو برتن اوندھے کر دو یا ڈھانپ دو اور چراغ گل کر دو کیونکہ شیطان بند دروازوں کو نہیں کھولتا مشکیزے کی رسی نہیں کھولتا اور برتن کو ننگا نہیں کرتا نیز چوہا فاسق (چوہا) لوگوں کے گھروں کو جلا دیتا ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر ابو ہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کئی طرق سے مروی ہے۔

١٨٧٢۔ حدثنا ابن ابی عمر وغیر واحد قالوا حدثنا سفیان عن الزھری عن سالم عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تترکوا النار فی بیوتکم حین تنامون ھذا حدیث حسن صحیح۔

حضرت سالم اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوتے وقت گھروں میں جلتی ہوئی آگ نہ چھوڑو (بلکہ بجھا دو) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ماجاء فی کراھیۃ القران بین التمرتین

دو کھجوروں کو ملا کر کھانا

١٨٧٣۔ حدثنا محمود بن غیلان ثنا ابو احمد الزبیری وعبید اللہ عن الثوری عن جبلۃ بن سحیم عن ابن عمر قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یقرن بین التمرتین حتی یستاذن صاحبہ وفی الباب عن سعد مولی ابی بکر ھذا الحدیث حسن صحیح۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھی کی اجازت کے بغیر دو کھجوریں ملا کر کھانے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت سعد مولی ابوبکر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ما جاء فی استحباب التمر

کھجور کا استحباب

١٨٧٤۔ حدثنا محمد بن سھل بن عسکر وعبد اللہ بن عبد الرحمن قالا ثنا یحیی بن حسان ثنا سلیمان بن بلال عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بیت لا تمر فیہ جیاع اھلہ وفی الباب عن سلمی امراۃ ابی رافع ھذا حدیث حسن غریب من ھذا الوجہ لا نعرفہ من حدیث ھشام بن عروۃ الا من ھذا الوجہ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس گھر میں کھجوریں نہ ہوں اس گھر والے بھوکے ہیں۔ اس باب میں حضرت سلمیٰ زوجہ ابورافع سے بھی روایت مذکور ہے۔
یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے۔ ہم اسے ہشام بن عروہ کی روایت سے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

٭ ٭ ٭

باب ما جاء فی الحمد علی الطعام اذا فرغ منہ

کھانا کھانے کے بعد شکر ادا کرنا

١٨٧٥۔ حدثنا ھناد ومحمود بن غیلان قالا ثنا ابو اسامۃ عن زکریا ابن ابی زائدۃ عن سعید

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس

بن أبي بردة عن أنس بن مالك أن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن الله ليرضى عن العبد أن يأكل الأكلة أو يشرب الشربة فيحمده عليها وفي الباب عن عقبة بن عامر وأبي سعيد وعائشة وأبي أيوب وأبي هريرة هذا حديث حسن وقد رواه غير واحد عن زكريا بن أبي زائدة نحوه ولا نعرفه إلا من حديث زكريا بن أبي زائدة.

بندے سے راضی ہوتا ہے جو کسی چیز کے کھانے یا پینے کے بعد اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے۔ اس باب میں حضرت عقبہ بن عامر، ابو سعید، عائشہ، ابو ایوب اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ذکر ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ متعدد حضرات نے اسے زکریا بن ابو زائدہ سے اس کے ہم معنی روایت کیا ہم اسے صرف زکریا بن ابو زائدہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

باب ۲۱۸ ما جاء في الأكل مع المجذوم

مجذوم کے ساتھ کھانا کھانا

۱۸۷۶۔ حدثنا أحمد بن سعيد الأشقر وإبراهيم بن يعقوب قالا حدثنا يونس بن محمد حدثنا المفضل بن فضالة عن حبيب بن الشهيد عن محمد بن المنكدر عن جابر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أخذ بيد مجذوم فأدخله معه في القصعة ثم قال كل بسم الله ثقة بالله وتوكلا عليه هذا حديث غريب لا نعرفه إلا من حديث يونس بن محمد عن المفضل بن فضالة هذا شيخ بصري والمفضل بن فضالة شيخ آخر مصري أوثق من هذا وأشهر وروى شعبة هذا الحديث عن حبيب بن الشهيد عن ابن بريدة أن عمر أخذ بيد مجذوم وحديث شعبة أشبه عندي وأصح.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مجذوم کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ پیالے میں شامل کر دیا۔ پھر فرمایا اللہ کے نام سے اس پر اعتماد اور توکل کرتے ہوئے کھاؤ۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے بواسطہ یونس بن محمد مفضل بن فضالہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ مفضل بن فضالہ بصری شیخ ہیں۔ ایک مفضل بن فضالہ مصری شیخ ہیں۔ جو ان سے زیادہ ثقہ اور مشہور ہیں۔

شعبہ نے یہ حدیث بواسطہ حبیب بن شہید، ابن بریدہ سے روایت کی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مجذوم کا ہاتھ پکڑا الخ۔

میرے (امام ترمذی کے) نزدیک شعبہ کی روایت اشبہ اور اصح ہے۔

باب ۲۱۹ ما جاء أن المؤمن يأكل في معى واحد

مومن ایک آنت میں کھاتا ہے

۱۸۷۷۔ حدثنا محمد بن بشار حدثنا يحيى بن سعيد حدثنا عبيد الله عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الكافر يأكل في سبعة أمعاء والمؤمن يأكل في معى واحد هذا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے جبکہ مومن ایک آنت میں کھاتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ، ابو سعید

حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيْدٍ وَأَبِي نَضْرَةَ وَأَبِي مُوسَى وَجَهْجَاهٍ الْغِفَارِيِّ وَمَيْمُوْنَةَ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو.

ابو نضرہ، ابو موسیٰ، جہجاہ غفاری، میمونہ اور عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

۱۸۷۸ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوْسَى ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَافَهُ ضَيْفٌ كَافِرٌ فَأَمَرَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ ثُمَّ أُخْرَى فَحُلِبَتْ فَشَرِبَهُ ثُمَّ أُخْرَى فَشَرِبَهُ حَتَّى شَرِبَ حِلَابَ سَبْعِ شِيَاهٍ ثُمَّ أَصْبَحَ مِنَ الْغَدِ فَأَسْلَمَ فَأَمَرَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ حِلَابَهَا ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِأُخْرَى فَلَمْ يَسْتَتِمَّهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ يَشْرَبُ فِي مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَشْرَبُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں ایک کافر مہمان ہوا۔ آپ نے اس کے لیے ایک بکری دودھنے کا حکم فرمایا وہ دوہی گئی تو وہ تمام دودھ پی گیا پھر دوسری بکری کا حکم دیا وہ دوہی گئی تو اسے بھی پی گیا پھر ایک اور دوہی گئی تو اسے بھی پی گیا یہاں تک کہ سات بکریوں کا دودھ پی گیا۔ دوسری صبح وہ اسلام لے آیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے بکری کا دودھنے کا حکم دیا وہ دوہی گئی تو اس نے تمام دودھ پی لیا پھر دوسری بکری کا حکم فرمایا۔ وہ دوہی گئی تو سارا دودھ نہ پی سکا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن ایک آنت میں پیتا ہے۔ اور کافر سات آنتوں میں پیتا ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

بَابُ ۲۱ مَا جَاءَ فِي طَعَامِ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْاِثْنَيْنِ

ایک آدمی کا کھانا دو کو کافی ہے

۱۸۷۹ - حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِكٌ ح وَثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ الْاِثْنَيْنِ كَافِي الثَّلَاثَةِ وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِي الْأَرْبَعَةِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوَى جَابِرٌ وَابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْاِثْنَيْنِ وَطَعَامُ الْاِثْنَيْنِ يَكْفِي الْأَرْبَعَةَ وَطَعَامُ الْأَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو آدمیوں کا کھانا تین کو کافی ہے۔ اور تین کا کھانا چار کو کفایت کرتا ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ایک کا کھانا دو کو اور دو کا چار کو اور چار کا آٹھ کو کافی ہے۔

۱۸۸۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ

محمد بن بشار نے بواسطہ عبد الرحمن بن مہدی، سفیان، اعمش

نا محمد بن يوسف نا سفيان عن الأعمش عن أبي سفيان عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم بهذا.

ابوسفیان اور حضرت جابر رضی اللہ عنہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

بَابُ ۲۲ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الْجَرَادِ

ٹڈی کھانا

۱۴۸۱ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي يَعْفُورَ الْعَبْدِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْجَرَادِ فَقَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّ غَزَوَاتٍ نَأْكُلُ الْجَرَادَ هٰكَذَا رَوَى سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي يَعْفُورَ هٰذَا الْحَدِيثَ وَقَالَ سِتَّ غَزَوَاتٍ وَرَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ أَبِي يَعْفُورَ هٰذَا الْحَدِيثَ وَقَالَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو يَعْفُورَ اسْمُهُ وَاقِدٌ وَيُقَالُ وَقْدَانُ أَيْضًا وَأَبُو يَعْفُورَ الْآخَرُ اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ نِسْطَاسٍ.

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان سے ٹڈی کے بارے میں پوچھا گیا انہوں نے فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سات غزوات میں شرکت کی ہم ٹڈیاں کھاتے تھے۔ سفیان عیینہ نے ابو یعفور سے یہ حدیث اسی طرح روایت کی اور چھ غزوات کا ذکر کیا سفیان ثوری نے ابو یعفور سے روایت کرتے ہوئے سات غزوات کہا۔ اس باب میں حضرت ابن عمر اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو یعفور کا نام واقد ہے۔ وقدان بھی کہا جاتا ہے۔ ایک دوسرے ابو یعفور ہیں جن کا نام عبدالرحمٰن بن عبید بن نسطاس ہے۔

۱۴۸۲ - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو أَحْمَدَ وَالْمُؤَمَّلُ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي يَعْفُورَ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ نَأْكُلُ الْجَرَادَ وَرَوَى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي يَعْفُورَ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَوَاتٍ نَأْكُلُ الْجَرَادَ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ بِهٰذَا.

حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کئی جنگوں میں شرکت کی۔ ہم ٹڈیاں کھایا کرتے تھے۔ ہم سے محمد بن بشار نے (بواسطہ محمد بن جعفر، شعبہ سے روایت کرتے ہوئے) یہ حدیث بیان کی۔

بَابُ ۲۳ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ لُحُومِ الْجَلَّالَةِ وَأَلْبَانِهَا

نجاست کھانے والے جانوروں کا گوشت اور دودھ

۱۴۸۳ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نجاست خور جانوروں کا گوشت کھانے اور دودھ پینے سے منع فرمایا۔ اس باب

الجلالة وألبانها. وفي الباب عن عبد الله بن عباس. هذا حديث حسن غريب. وروى الثوري عن ابن أبي نجيح عن مجاهد عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا.

کیا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ثوری نے بواسطہ ابن ابی نجیح اور مجاہد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کی ہے۔

۱۸۸۴۔ حدثنا محمد بن بشار ثنا معاذ بن هشام ثني أبي عن قتادة عن عكرمة عن ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن المجثمة وعن لبن الجلالة وعن الشرب من في السقاء. قال محمد بن بشار ثنا ابن أبي عدي عن سعيد بن أبي عروبة عن قتادة عن عكرمة عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه. هذا حديث حسن صحيح. وفي الباب عن عبد الله بن عمرو.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور کو باندھ کر تیر کا نشانہ بنانے، نجاست خور جانور کے دودھ اور مشکیزہ کے منہ سے پانی پینے سے منع فرمایا۔ محمد بن بشار (فرماتے ہیں) ہم سے ابن ابی عدی نے بواسطہ سعید بن عروبہ، قتادہ، عکرمہ، اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔

فائدہ: نجاست خور جانور یا پرندے کے گوشت اور دودھ سے ممانعت اس وقت ہے جب اس کے گوشت اور دودھ میں نجاست کا اثر ظاہر ہو جائے ایسی صورت میں اسے بند رکھا جائے۔ یہاں تک کہ اثر نجاست زائل ہو جائے پھر اس کا گوشت کھایا جا سکتا ہے اور دودھ پیا جا سکتا ہے۔ اگر اثر ظاہر نہ ہو تو بند رکھنے کے بغیر بھی کھا پی سکتے ہیں۔ لیکن بند رکھنا بہتر ہے زیلعی (مترجم)

باب ۲۲ ما جاء في أكل الدجاج

مرغ کھانا

۱۸۸۵۔ حدثنا زيد بن أخزم ثنا أبو قتيبة عن أبي العوام عن قتادة عن زهدم الجرمي قال دخلت على أبي موسى وهو يأكل دجاجة فقال ادن فكل فإني رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يأكله. هذا حديث حسن. وقد روي هذا الحديث من غير وجه عن زهدم ولا نعرفه إلا من حديث زهدم. وأبو العوام هو عمران القطان.

حضرت زہدم جرمی فرماتے ہیں میں حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو وہ مرغ کھا رہے تھے۔ فرمایا قریب ہو جاؤ اور کھاؤ کیونکہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسے کھاتے دیکھا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے اور زہدم سے کئی طرق سے مروی ہے۔ ہم اسے صرف زہدم کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ ابو العوام سے عمران قطان مراد ہیں۔

۱۸۸۶۔ حدثنا هناد ثنا وكيع عن سفيان عن أيوب عن أبي قلابة عن زهدم عن أبي موسى

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ لَحْمَ دَجَاجٍ وَفِي الْحَدِيْثِ كَلَامٌ أَكْثَرُ مِنْ هٰذَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَى أَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الْقَاسِمِ التَّمِيْمِيِّ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ۔

کو مرغی کا گوشت کھاتے دیکھا ہے۔ اس حدیث میں اس کے علاوہ بھی واقعہ مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ایوب سختیانی نے یہ حدیث بواسطہ قاسم تمیمی اور ابو قلابہ زہدم جرمی سے روایت کی ہے۔

باب ۲۴ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الْحُبَارٰى

سرخاب کا گوشت کھانا

۱۸۸۷۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْأَعْرَجُ الْبَغْدَادِيُّ ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُمَرَ بْنِ سَفِيْنَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ أَكَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمَ حُبَارٰى هٰذَا الْحَدِيْثُ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَإِبْرَاهِيْمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ سَفِيْنَةَ رَوٰى عَنْهُ ابْنُ أَبِيْ فُدَيْكٍ وَيَقُوْلُ بُرَيْهُ بْنُ عُمَرَ بْنِ سَفِيْنَةَ۔

حضرت ابراہیم بن عمر بن سفینہ بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سرخاب کا گوشت کھایا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ ابراہیم بن عمر بن سفینہ سے ابن ابی فدیک بھی روایت کرتے ہیں۔ انہیں بریہ بن عمر بن سفینہ بھی کہا جاتا ہے۔

باب ۲۵ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الشِّوَاءِ

بھنا ہوا گوشت کھانا

۱۸۸۸۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا قَرَّبَتْ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَنْبًا مَشْوِيًّا فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ وَمَا تَوَضَّأَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ وَالْمُغِيْرَةِ وَأَبِيْ رَافِعٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہلو کا بھنا ہوا گوشت پیش کیا آپ نے اسے تناول فرمایا اور پھر وضو کیے بغیر نماز کے لیے تشریف لے گئے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن حارث، مغیرہ اور ابو رافع رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔
یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔

فائدہ: حدیث بالا سے معلوم ہوتا ہے کہ آگ کی پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا جن احادیث میں اس قسم کا کھانا کھانے کے بعد وضو کرنے کا ذکر ہے وہاں محض ہاتھ دھونا اور کلی کرنا مراد ہے اصطلاحی وضو مراد نہیں ہے۔
(مترجم)

باب ۲۶ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْأَكْلِ مُتَّكِئًا

ٹیک لگا کر کھانا

۱۸۸۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَنَا فَلَا آكُلُ مُتَّكِئًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ وَرَوَى زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ وَسُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ هٰذَا الْحَدِيثَ وَرَوَى شُعْبَةُ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ۔

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں تو ٹیک لگا کر نہیں کھاتا۔ اس باب میں حضرت علی، عبداللہ بن عمرو اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اسے صرف علی بن اقمر کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ زکریا بن ابی زائدہ، سفیان بن سعید اور کئی دوسرے حضرات نے اسے علی بن اقمر سے روایت کیا ہے۔ شعبہ نے بواسطہ سفیان ثوری، علی بن اقمر سے یہ حدیث روایت کی۔

بَابُ ۲۲ مَا جَاءَ فِي حُبِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو میٹھی چیز اور شہد پسند تھا

۱۸۹۰۔ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ وَأَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالُوا ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ وَفِي الْحَدِيثِ كَلَامٌ أَكْثَرُ مِنْ هٰذَا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو میٹھی چیز اور شہد پسند تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ علی بن مسہر نے اسے ہشام بن عروہ سے روایت کیا۔ اس حدیث میں اس سے زیادہ کلام ہے۔

بَابُ ۲۳ مَا جَاءَ فِي إِكْثَارِ الْمَرَقَةِ

شوربہ زیادہ رکھنا

۱۸۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضَاءٍ ثَنَا أَبِي عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَرَى أَحَدُكُمْ لَحْمًا فَلْيُكْثِرْ مَرَقَتَهُ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ لَحْمًا أَصَابَ مَرَقَةً وَهُوَ أَحَدُ اللَّحْمَيْنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ فَضَاءٍ وَمُحَمَّدٌ

حضرت علقمہ بن عبداللہ مزنی رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی گوشت خریدے تو شوربہ زیادہ رکھے اگر اسے کھانے کو گوشت نہیں ملے گا تو شوربہ تو مل جائے گا یہ بھی تو ایک قسم کا گوشت ہی ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق یعنی محمد بن فضاء کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ محمد بن فضاء معبر ہیں۔ سلیمان بن حرب

وَقَدْ تَكَلَّمَ فِيهِ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَعَلْقَمَةُ وَهُوَ أَخُو بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيِّ.

نے ان کے بارے میں کلام کیا ہے۔ علقمہ، بکر بن عبداللہ مزنی کے بھائی ہیں۔

١٨٩٢ - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْأَسْوَدِ الْبَغْدَادِيُّ ثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْقَزِيُّ ثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ صَالِحِ بْنِ رُسْتُمَ أَبِي عَامِرٍ الْخَزَّازِ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْقِرَنَّ أَحَدُكُمْ شَيْئًا مِنَ الْمَعْرُوفِ وَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيَلْقَ أَخَاهُ بِوَجْهٍ طَلِيقٍ وَإِذَا اشْتَرَيْتَ لَحْمًا أَوْ طَبَخْتَ قِدْرًا فَأَكْثِرْ مَرَقَتَهُ وَاغْرِفْ لِجَارِكَ مِنْهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص کسی نیکی کو حقیر نہ سمجھے اور کچھ نہ ہو سکے تو اپنے (مسلمان) بھائی سے خندہ روئی سے ہی پیش آئے۔ جب گوشت خریدو یا ہنڈیا پکاؤ تو شوربہ زیادہ رکھو اور اس سے اپنے پڑوسی کو (کم از کم) چلو بھر دے دو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

شعبہ نے اسے ابو عمران جونی سے روایت کیا ہے۔

یہ حدیث حسن ہے۔

باب ۲۲۹ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الثَّرِيدِ

ثرید کی فضیلت

١٨٩٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَآسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ وَفَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَنَسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں میں سے بہت سے لوگ کامل ہوئے اور عورتوں میں سے صرف مریم بنت عمران اور آسیہ زوجہ فرعون کامل ہوئیں۔ دوسری عورتوں پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت ایسے ہی ہے جیسے ثرید کو باقی کھانوں پر فضیلت حاصل ہے۔ اس باب میں حضرت عائشہ اور انس رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مروی ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۲۳۰ مَا جَاءَ انْهَشُوا اللَّحْمَ نَهْشًا

گوشت دانتوں سے نوچنا

١٨٩٤ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ زَوَّجَنِي أَبِي فَدَعَا أُنَاسًا فِيهِمْ صَفْوَانُ بْنُ أُمَيَّةَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ

حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میرے والد نے میری شادی کی اور چند لوگوں کو بلایا ان میں صفوان بن امیہ بھی تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ گوشت کو دانتوں سے نوچ کر کھاؤ کیونکہ یہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ انْهَشُوا اللَّحْمَ نَهْشًا فَإِنَّهُ أَهْنَأُ وَأَمْرَأُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْكَرِيمِ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي عَبْدِ الْكَرِيمِ الْمُعَلِّمِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ مِنْهُمْ أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ۔

زیادہ خوشگوار اور زود ہضم ہے۔ اس باب میں حضرت عائشہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ ہم اس حدیث کو صرف عبدالکریم کی روایت سے پہچانتے ہیں بعض اہل علم نے عبدالکریم معلم کے حفظ میں کلام کیا ہے ایوب سختیانی بھی ان میں سے ہیں۔

بَابُ ۳۱ مَا جَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِي قَطْعِ اللَّحْمِ بِالسِّكِّيْنِ

چھری سے کاٹ کر گوشت کھانے کی اجازت

۱۷۹۵ — حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَزَّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فَأَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ مَضَى إِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ۔

حضرت جعفر بن امیہ ضمری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے بکری کا شانہ چھری سے کاٹا اور پھر اس سے کھایا پھر (نیا) وضو کیے بغیر نماز کے لیے تشریف لے گئے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

بَابُ ۳۲ مَا جَاءَ أَيُّ اللَّحْمِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ ترین گوشت

۱۷۹۶ — حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي حَيَّانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ إِلَيْهِ الذِّرَاعُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ فَنَهَسَ مِنْهَا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَعَائِشَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ وَأَبِي عُبَيْدَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو حَيَّانَ اسْمُهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدِ بْنِ حَيَّانَ التَّيْمِيُّ وَأَبُو زُرْعَةَ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ اسْمُهُ هَرِمٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت لایا گیا اور آپ کو اس کا بازو پیش کیا گیا۔ آپ کو وہ پسند تھا چنانچہ آپ نے اسے دانتوں کے ساتھ نوچ کر کھایا۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود، عائشہ، عبداللہ بن جعفر اور ابوعبیدہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ابوحیان کا نام یحییٰ بن سعید بن حیان تیمی ہے۔ ابوزرعہ بن عمرو بن جریر کا نام ہرم ہے۔

* * *

۱۷۹۷ — حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ أَبُو عَبَّادٍ نَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ يَحْيَى مِنْ وَلَدِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ بازو کا گوشت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ پسند نہ تھا بلکہ بات یہ تھی کہ آپ کو کبھی کبھار گوشت پکتا تھا۔

الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كَانَ الذِّرَاعُ أَحَبَّ اللَّحْمِ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ لَا يَجِدُ اللَّحْمَ إِلَّا غِبًّا وَكَانَ يَعْجَلُ إِلَيْهِ لِأَنَّهُ أَعْجَلُهَا نُضْجًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

تو آپ اس کی طرف جلدی فرماتے۔ کیونکہ وہ جلدی پک جاتا ہے۔
یہ حدیث حسن ہے۔
ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

بَابٌ ٣٣ مَا جَاءَ فِي الْخَلِّ

سرکہ

۱۸۹۸۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ ثَنَا مُبَارَكُ بْنُ سَعِيْدٍ أَخُوْ سُفْيَانَ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سرکہ بہترین سالن ہے۔

۱۸۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ الْبَصْرِيُّ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأُمِّ هَانِئٍ وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ مُبَارَكِ بْنِ سَعِيْدٍ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سرکہ بہترین سالن ہے۔ اس باب میں حضرت عائشہ اور ام ہانی رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔
مبارک بن سعید کی روایت سے یہ زیادہ صحیح ہے۔

۱۹۰۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ عَنْ عَسْكَرٍ الْبَغْدَادِيِّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سرکہ بہترین سالنوں میں سے ہے۔

۱۹۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ نِعْمَ الْإِدَامُ أَوِ الْأُدْمُ الْخَلُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ۔

عبداللہ بن عبدالرحمن نے بواسطہ یحییٰ بن حسان، سلیمان بن بلال سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ البتہ اس میں یہ فرق ہے کہ انہوں نے کہا بہترین سالن یا سالنوں میں سے بہترین سرکہ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔ ہشام بن عروہ سے صرف سلیمان بن بلال کی روایت سے معروف ہے۔

۱۹۰۲۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ،

حضرت ام ہانی بنت ابو طالب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے اور فرمایا کیا تمہارے

بنت أبي طالب قالت دخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال هل عندكم شيء فقلت لا إلا كسر يابسة وخل فقال النبي صلى الله عليه وسلم قربيه فما أقفر بيت من أدم فيه خل. هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه وأم هانئ ماتت بعد علي بن أبي طالب بزمان.

پاس کچھ ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں البتہ سوکھی روٹی کا ایک خشک ٹکڑا اور سرکہ ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس لاؤ جس گھر میں سرکہ ہو وہ سالن سے خالی نہیں۔ یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے۔ ام ہانی کی روایت سے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ ام ہانی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ (کی شہادت) کے کچھ بعد انتقال فرمایا۔

باب ۲۲ ما جاء في أكل البطيخ بالرطب

تربوز کو کھجور کے ساتھ کھانا

۱۹۰۳۔ حدثنا عبدة بن عبد الله الخزاعي ثنا معاوية بن هشام عن سفيان عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يأكل البطيخ بالرطب وفي الباب عن أنس. هذا حديث حسن غريب ورواه بعضهم عن هشام بن عروة عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا ولم يذكر فيه عن عائشة وقد روى يزيد بن رومان عن عروة عن عائشة هذا الحديث.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تربوز کو کھجور کے ساتھ ملا کر کھایا کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بعض نے اسے بواسطہ ہشام بن عروہ اور عروہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ لیکن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ذکر نہیں کیا۔ یزید بن رومان نے یہ حدیث بواسطہ عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے۔

باب ۲۳ ما جاء في أكل القثاء بالرطب

ککڑی کو کھجور کے ساتھ ملا کر کھانا

۱۹۰۴۔ حدثنا إسماعيل بن موسى الفزاري ثنا إبراهيم بن سعد عن أبيه عن عبد الله بن جعفر قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يأكل القثاء بالرطب. هذا حديث حسن صحيح غريب لا نعرفه إلا من حديث إبراهيم بن سعد.

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ککڑی کو کھجور کے ساتھ ملا کر کھایا کرتے تھے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابراہیم بن سعد کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

باب ۲۴ ما جاء في شرب أبوال الإبل

اونٹوں کے پیشاب کا حکم

۱۹۰۵۔ حدثنا الحسن بن محمد الزعفراني ثنا عفان ثنا حماد بن سلمة ثنا حميد وثابت وقتادة عن أنس أن ناسا من عرينة قدموا المدينة فاجتووها فبعثهم رسول الله صلى الله عليه

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عرینہ قبیلے کے کچھ لوگ مدینہ طیبہ آئے تو وہاں کی آب و ہوا انہیں موافق نہ آئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں صدقہ کے اونٹوں میں بھیج دیا۔ اور فرمایا ان کا دودھ اور پیشاب پیو۔ یہ حدیث بھی

وَسَلَّمَ إِبِلَ الصَّدَقَةِ وَقَالَ اشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ ثَابِتٍ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَنَسٍ رَوَاهُ أَبُو قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ وَرَوَاهُ سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ.

ثابت کی روایت سے غریب ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دوسرے طرق سے بھی مروی ہے ابو قلابہ نے بلا واسطہ اور سعید بن عروبہ نے بواسطہ قتادہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اسے روایت کیا۔

فائدہ: پیشاب پینا جائز نہیں یہ ایک مخصوص واقعہ تھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مخصوص حالات کے تحت ایک خاص جماعت کو اجازت فرمائی۔

بَابٌ ۲۳ الْوُضُوءِ قَبْلَ الطَّعَامِ وَبَعْدَهُ

١٩٠٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ ح وَثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ الْجُرْجَانِيُّ عَنْ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيعِ الْمَعْنَى وَاحِدٌ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ زَاذَانَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَرَأْتُ فِي التَّوْرَاةِ أَنَّ بَرَكَةَ الطَّعَامِ الْوُضُوءُ بَعْدَهُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَرَأْتُ فِي التَّوْرَاةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرَكَةُ الطَّعَامِ الْوُضُوءُ قَبْلَهُ وَالْوُضُوءُ بَعْدَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ لَا نَعْرِفُ هَذَا الْحَدِيثَ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيعِ وَقَيْسٌ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ وَأَبُو هَاشِمٍ الرُّمَّانِيُّ اسْمُهُ يَحْيَى بْنُ دِينَارٍ.

کھانے سے پہلے اور بعد ہاتھ دھونا اور کلی کرنا

حضرت سلمان فرماتے ہیں میں نے تورات میں پڑھا کہ کھانے کی برکت بعد میں ہاتھ دھونے اور کلی کرنے میں ہے میں نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا کھانے کی برکت پہلے اور بعد میں ہاتھ دھونے میں ہے۔ اس باب میں حضرت انس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ ہم اس حدیث کو صرف قیس بن ربیع کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ اور قیس حدیث میں ضعیف ہیں۔ ابو ہاشم رمانی کا نام یحیی بن دینار ہے۔

بَابٌ ۲۴ فِي تَرْكِ الْوُضُوءِ قَبْلَ الطَّعَامِ

١٩٠٧ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَقُرِّبَ إِلَيْهِ طَعَامٌ فَقَالُوا أَلَا نَأْتِيكَ بِوَضُوءٍ قَالَ إِنَّمَا أُمِرْتُ بِالْوُضُوءِ إِذَا قُمْتُ إِلَى الصَّلَاةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ عَمْرُو بْنُ

کھانے سے پہلے وضو نہ کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء سے باہر تشریف لائے تو آپ کے سامنے کھانا پیش کیا گیا صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم وضو کے لیے پانی نہ لائیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے وضو کا حکم اس وقت دیا گیا ہے جب میں نماز کے لیے کھڑا ہوں۔ یہ حدیث حسن ہے عمرو بن دینار نے اسے بواسطہ سعید بن حویرث، حضرت ابن عباس

عن سعيد بن الحويرث عن ابن عباس و قال علي بن المديني قال يحيى بن سعيد كان سفيان الثوري يكره غسل اليد قبل الطعام و كان يكره أن يوضع الرغيف تحت القصعة.

رضی اللہ عنہما سے روایت کیا علی بن مدینی کہتے ہیں یحییٰ بن سعید کا قول نقل کرتے ہیں کہ سفیان ثوری کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا پسند نہیں فرماتے تھے نیز آپ روٹیوں کو پیالے کے نیچے رکھنا بھی پسند نہ فرماتے تھے۔

باب ۲۳ ما جاء في أكل الدباء

کدو کھانا

۱۹۰۸۔ حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا الليث عن معاوية بن صالح عن أبي طالوت قال دخلت على أنس بن مالك وهو يأكل القرع وهو يقول يا لك شجرة ما أحبك إلي لحب رسول الله صلى الله عليه وسلم إياك. وفي الباب عن حكيم بن جابر عن أبيه. هذا حديث غريب من هذا الوجه.

حضرت ابوطالوت فرماتے ہیں میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا تو وہ کدو کھا رہے تھے اور فرما رہے تھے اے درخت! تیری کیا شان ہے تو مجھے کس قدر محبوب ہے اور یہ محبت صرف اس لیے (ہے) کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تجھے محبوب رکھتے تھے اس باب میں حکیم بن جابر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ذکر ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔

۱۹۰۹۔ حدثنا محمد بن ميمون المكي حدثنا سفيان بن عيينة قال حدثنا مالك عن إسحق بن عبد الله بن أبي طلحة عن أنس بن مالك قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يتتبع في الصحفة يعني الدباء فلا أزال أحبه. هذا حديث حسن صحيح وقد روي هذا الحديث من غير وجه عن أنس بن مالك.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ پیالے میں کدو کے ٹکڑے تلاش کر رہے تھے پس میں اس وقت سے کدو کو پسند کرتا ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔
اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دوسرے طرق سے بھی مروی ہے۔

باب ۲۴ ما جاء في أكل الزيت

زیتون کھانا

۱۹۱۰۔ حدثنا يحيى بن موسى حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن زيد بن أسلم عن أبيه عن عمر بن الخطاب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كلوا الزيت وادهنوا به فإنه من شجرة مباركة. هذا حديث لا نعرفه إلا من حديث عبد الرزاق عن معمر وكان عبد الرزاق يضطرب في رواية هذا الحديث فربما ذكر فيه عن عمر عن النبي

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زیتون کھاؤ اور اس کا تیل استعمال کرو کیونکہ یہ مبارک درخت سے ہے۔ اس حدیث کو ہم صرف عبدالرزاق کی روایت سے پہچانتے ہیں جو معمر سے راوی ہیں۔ عبدالرزاق کی اس حدیث میں اضطراب ہے کبھی وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کبھی وہ شک کے ساتھ

صلى الله عليه وسلم وربما ذكره على الشك فقال أحسبه عن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم وربما قال عن زيد بن أسلم عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا.

روایت کرتے ہیں کہ میرا خیال ہے یہ بواسطہ عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ کبھی بواسطہ ابن اسلم اور اسلم، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کرتے ہیں۔

۱۹۱۱۔ حدثنا أبو داود سليمان بن معبد ثنا عبد الرزاق عن معمر عن زيد بن أسلم عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه ولم يذكر فيه عن عمر.

ابوداؤد سلیمان نے بواسطہ عبدالرزاق معمر از زید بن اسلم اور ان کے والد اسلم از نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا واسطہ مذکور نہیں۔

۱۹۱۲۔ حدثنا محمود بن غيلان ثنا أبو أحمد الزبيري وأبو نعيم قالا ثنا سفيان عن عبد الله بن عيسى عن رجل يقال له عطاء من أهل الشام عن أبي أسيد قال قال النبي صلى الله عليه وسلم كلوا الزيت وادهنوا به فإنه من شجرة مباركة. هذا حديث غريب من هذا الوجه إنما نعرفه من حديث عبد الله بن عيسى.

حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زیتون کھاؤ اور اس کا تیل استعمال کرو یہ مبارک درخت ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے ہم اسے عبداللہ بن عیسیٰ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

باب ۳۲ ما جاء في الأكل مع المملوك

غلام کے ساتھ کھانا

۱۹۱۳۔ حدثنا نصر بن علي ثنا سفيان عن إسماعيل بن أبي خالد عن أبيه عن أبي هريرة يخبرهم ذلك عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا كفى أحدكم خادمه طعامه حره ودخانه فليأخذ بيده فليقعده معه فإن أبى فليأخذ لقمة فليطعمها إياه. هذا حديث حسن صحيح وأبو خالد والد إسماعيل اسمه سعد.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہارا غلام تمہارے کھانے کے لیے گرمی اور دھواں برداشت کرتا ہے۔ تو چاہیے کہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ بٹھا لو۔ اگر انکار کرے تو ایک لقمہ لے کر اسے کھلا دو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ابو خالد، اسماعیل کے والد ہیں۔ ان کا نام سعد ہے

باب ۳۳ ما جاء في فضل إطعام الطعام

کھانا کھلانے کی فضیلت

۱۹۱۴۔ حدثنا يوسف بن حماد ثنا عثمان

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ

بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُمَحِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَفْشُوا السَّلَامَ وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَاضْرِبُوا الْهَامَ تُوْرَثُوا الْجِنَانَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَنَسٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَائِشٍ وَشُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ أَبِيهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ.

علیہ وسلم نے فرمایا سلام (کرنا) پھیلاؤ، کھانا کھلاؤ، اور کھوپڑیاں پھاڑ دو (جہاد کرو) جنت کے وارث بن جاؤ گے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو، ابن عمر، انس، عبداللہ بن سلام، عبدالرحمٰن بن عائش اور شریح بن ہانی (جو اپنے والد سے روایت کرتے ہیں) سے بھی روایات مذکور ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے غریب ہے۔

١٩١٥۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْبُدُوا الرَّحْمٰنَ وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَأَفْشُوا السَّلَامَ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رحمٰن کی عبادت کرو کھانا کھلاؤ۔ اور سلام کو رواج دو۔ سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ٢٢٣ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْعَشَاءِ

رات کے کھانے کی فضیلت

١٩١٦۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسٰى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْلَى الْكُوفِيُّ ثَنَا عَنْبَسَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقُرَشِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَلَّاقٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَشَّوْا وَلَوْ بِكَفٍّ مِنْ حَشَفٍ فَإِنَّ تَرْكَ الْعَشَاءِ مَهْرَمَةٌ هٰذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَعَنْبَسَةُ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَلَّاقٍ مَجْهُولٌ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شام کا کھانا (ضرور) کھاؤ اگرچہ مٹھی بھر کھجوریں ہی ہوں۔ کیونکہ رات کا کھانا ترک کرنا بوڑھا کر دیتا ہے۔ یہ حدیث منکر ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ عنبسہ کو حدیث میں ضعیف کہا گیا ہے۔ عبدالملک بن علاق مجہول ہیں۔

بَابُ ٢٢٤ مَا جَاءَ فِي التَّسْمِيَةِ عَلَى الطَّعَامِ

کھانے پر بسم اللہ پڑھنا

١٩١٧۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْهَاشِمِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ طَعَامٌ قَالَ ادْنُ يَا بُنَيَّ فَسَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ بِيَمِينِكَ وَكُلْ

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ کے سامنے کھانا رکھا ہوا تھا۔ فرمایا بیٹا! قریب ہو جاؤ اور بسم اللہ پڑھ کر دائیں ہاتھ سے اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔ ہشام بن عروہ، ابو وجزہ سعدی اور قبیلہ مزینہ کے ایک آدمی کے واسطے سے بھی حضرت

سلیمان وَقَدْ رُوِیَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِي وَجْزَةَ السَّعْدِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ مُزَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ وَقَدِ اخْتَلَفَ أَصْحَابُ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ فِي رِوَايَةِ هٰذَا الْحَدِيثِ وَأَبُو وَجْزَةَ السَّعْدِيُّ اسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ.

۱۹۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي السَّوِيَّةِ أَبُو الْهُذَيْلِ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عِكْرَاشٍ عَنْ أَبِيهِ عِكْرَاشِ بْنِ ذُؤَيْبٍ قَالَ بَعَثَنِي بَنُو مُرَّةَ بْنِ عُبَيْدٍ بِصَدَقَاتِ أَمْوَالِهِمْ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدِمْتُ عَلَيْهِ الْمَدِينَةَ فَوَجَدْتُهُ جَالِسًا بَيْنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ قَالَ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَانْطَلَقَ بِي إِلَى بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَ هَلْ مِنْ طَعَامٍ فَأُتِينَا بِجَفْنَةٍ كَثِيرَةِ الثَّرِيدِ وَالْوَذْرِ فَأَقْبَلْنَا نَأْكُلُ مِنْهَا فَخَبَطْتُ بِيَدِي فِي نَوَاحِيهَا وَأَكَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ فَقَبَضَ بِيَدِهِ الْيُسْرَى عَلَى يَدِي الْيُمْنَى ثُمَّ قَالَ يَا عِكْرَاشُ كُلْ مِنْ مَوْضِعٍ وَاحِدٍ فَإِنَّهُ طَعَامٌ وَاحِدٌ ثُمَّ أُتِينَا بِطَبَقٍ فِيهِ أَلْوَانُ التَّمْرِ أَوِ الرُّطَبِ شَكَّ عُبَيْدُ اللهِ فَجَعَلْتُ آكُلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَجَالَتْ يَدُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الطَّبَقِ وَقَالَ يَا عِكْرَاشُ كُلْ مِنْ حَيْثُ شِئْتَ فَإِنَّهُ غَيْرُ لَوْنٍ وَاحِدٍ ثُمَّ أُتِينَا بِمَاءٍ فَغَسَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَمَسَحَ بِبَلَلِ كَفَّيْهِ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَرَأْسَهُ وَقَالَ يَا عِكْرَاشُ هٰذَا الْوُضُوءُ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْعَلَاءِ بْنِ الْفَضْلِ وَقَدْ تَفَرَّدَ الْعَلَاءُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ۔

۱۹۱۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ الْعُقَيْلِيِّ

عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث مروی ہے۔ ہشام بن عروہ کے اصحاب نے اس حدیث کی روایت میں اختلاف کیا ہے۔ ابو وجزہ سعدی کا نام یزید بن عبید ہے۔

* * *

حضرت عکراش بن ذؤیب کہتے ہیں۔ بنو مرہ بن عبید نے اپنے مالوں کی زکوٰۃ دے کر مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا۔ میں مدینہ طیبہ پہنچا تو آپ کو مہاجرین و انصار کے درمیان بیٹھا ہوا پایا۔ آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر لے گئے۔ پوچھا کچھ کھانے کو ہے؟ اس پر ہمارے سامنے ایک پیالہ لایا گیا جس میں بہت سا ثرید اور گوشت کے ٹکڑے تھے۔ ہم نے آگے بڑھ کر کھانا شروع کیا۔ میں نے اپنا ہاتھ بے ترتیبی سے ادھر ادھر پھیرنا شروع کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سامنے سے کھایا۔ آپ نے اپنے بائیں ہاتھ سے میرا دایاں ہاتھ پکڑا پھر فرمایا۔ عکراش! ایک جگہ سے کھاؤ کیونکہ کھانا ایک ہی ہے۔ پھر ایک تھال لایا گیا جس میں مختلف قسم کی خشک یا تر کھجوریں تھیں (عبیداللہ کو شک ہے) میں نے اپنے سامنے سے کھانا شروع کر دیا۔ جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک پورے تھال میں چکر کاٹ رہا تھا۔ فرمایا عکراش! جہاں سے جی چاہے کھاؤ کیونکہ یہ ایک رنگ کے نہیں ہیں۔ پھر پانی لایا گیا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دست اقدس دھوئے اور ہاتھوں کی تری کو چہرۂ انور، بازوؤں اور سر پر ملا اور فرمایا عکراش! یہ اس کھانے سے وضو ہے جسے آگ پکا دے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف علاء بن فضل کی روایت سے جانتے ہیں۔ علاء اس حدیث میں متفرد ہیں۔ اس حدیث میں ایک واقعہ ہے۔

* * *

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے

عن عبد الله بن عبيد بن عمير عن أم كلثوم عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أكل أحدكم طعاما فليقل بسم الله فإن نسي في أوله فليقل بسم الله في أوله وآخره وبهذا الإسناد عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يأكل طعاما في ستة من أصحابه فجاء أعرابي فأكله بلقمتين فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أما إنه لو سمى لكفاكم هذا حديث حسن صحيح.

تو بسم اللہ پڑھے، اگر شروع میں بھول جائے تو کہے "بسم اللہ فی اولہ وآخرہ" اسی سند کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چھ صحابہ کرام کے ہمراہ کھانا تناول فرما رہے تھے کہ اتنے میں ایک اعرابی آیا۔ اس نے دو لقموں میں سارا کھانا کھا لیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر وہ بسم اللہ پڑھتا تو (یہ کھانا) تمہیں کافی ہوتا۔

یہ حدیث حسن صحیح

باب ٢٢ ما جاء في كراهية البيتوتة وفي يده ريح غمر

چکنے ہاتھ دھوئے بغیر سونا مکروہ ہے

١٩٢٠ - حدثنا أحمد بن منيع حدثنا يعقوب بن الوليد المدني عن ابن أبي ذئب عن المقبري عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الشيطان حساس لحاس فاحذروه على أنفسكم من بات وفي يده ريح غمر فأصابه شيء فلا يلومن إلا نفسه هذا حديث غريب من هذا الوجه وقد روي من حديث سهيل بن أبي صالح عن أبيه عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان بہت حساس ہے۔ پس اس سے اپنی جانوں کی حفاظت کرو جو آدمی اس حالت میں سوئے کہ اس کے ہاتھ میں چکنائی کی بو ہو پھر اسے کوئی چیز کاٹ ڈالے تو وہ صرف اپنے نفس کو ملامت کرے یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ یہ سہیل بن ابی صالح سے ان کے والد اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

١٩٢١ - حدثنا محمد بن إسحاق أبو بكر البغدادي حدثنا محمد بن جعفر المدائني حدثنا منصور بن أبي الأسود عن الأعمش عن أبي صالح عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من بات وفي يده غمر فأصابه شيء فلا يلومن إلا نفسه هذا حديث حسن غريب لا نعرفه من حديث الأعمش إلا من هذا الوجه.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہاتھوں میں چکنائی لگے ہوئے سو جائے پھر اسے کوئی چیز کاٹ ڈالے تو وہ صرف اپنے آپ کو ملامت کرے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے حدیث اعمش سے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

آخر أبواب الأطعمة

ابواب طعام ختم ہوئے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَبْوَابُ الْاَشْرِبَةِ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

بَابُ ۱۲۳ مَا جَاءَ فِیْ شَارِبِ الْخَمْرِ

۱۹۲۲ ـ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ دُرُسْتَ اَبُوْ زَکَرِیَّا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ مُسْکِرٍ خَمْرٌ وَکُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِی الدُّنْیَا فَمَاتَ وَھُوَ یُدْمِنُھَا لَمْ یَشْرَبْھَا فِی الْاٰخِرَۃِ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ وَعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو وَعُبَادَۃَ وَاَبِیْ مَالِکٍ الْاَشْعَرِیِّ وَابْنِ عَبَّاسٍ حَدِیْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ رُوِیَ مِنْ غَیْرِ وَجْہٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَرَوَاہُ مَالِکُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوْفًا وَلَمْ یَرْفَعْہُ۔

۱۹۲۳ ـ اَخْبَرَنَا قُتَیْبَۃُ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُبَیْدِ بْنِ عُمَیْرٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ لَمْ یَقْبَلْ لَہٗ صَلٰوۃً اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰہُ عَلَیْہِ فَاِنْ عَادَ لَمْ یَقْبَلِ اللّٰہُ لَہٗ صَلٰوۃً اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰہُ عَلَیْہِ فَاِنْ عَادَ لَمْ یَقْبَلِ اللّٰہُ لَہٗ صَلٰوۃً اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰہُ عَلَیْہِ فَاِنْ عَادَ الرَّابِعَۃَ لَمْ یَقْبَلِ اللّٰہُ لَہٗ صَلٰوۃً اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ لَمْ یَتُبِ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَقَاہُ مِنْ نَّھْرِ الْخَبَالِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پینے کے ابواب

شرابی کا حکم

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ والی چیز شراب ہے اور ہر نشہ والی چیز حرام ہے۔ جو شخص دنیا میں شراب پیے اور اس عادت پر مر جائے تو آخرت میں نہیں پیے گا۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ، ابوسعید، عبداللہ بن عمرو، عبادہ، ابومالک اشعری اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے بواسطہ نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے متعدد طرق سے مروی ہے۔ مالک بن انس نے بواسطہ نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے موقوف روایت کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص شراب پیے اس کی چالیس دن کی نمازیں قبول نہیں ہوتیں۔ اگر توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرماتا ہے۔ دوبارہ پیئے تو پھر چالیس دن کی نمازیں قبول نہیں پھر اگر توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرماتا ہے اور اگر پھر پیئے تو اس کی چالیس دن کی نمازیں قبول نہیں ہوتیں اور اگر توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرماتا ہے۔ اور اگر چوتھی مرتبہ یہی حرکت کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی چالیس دن کی نمازیں قبول نہیں فرماتا اور اگر توبہ کرے تو اس کی توبہ بھی قبول نہیں فرماتا اور اس کو نہر خبال سے پلائے گا۔ پوچھا

قِيْلَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمَا نَهْرُ الْخَبَالِ قَالَ نَهْرٌ مِنْ صَدِيْدِ أَهْلِ النَّارِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ نَحْوُ هٰذَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

کہا گیا اے ابو عبدالرحمٰن! نہر خبال کیا ہے تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا، دوزخیوں کی پیپ کی ایک نہر ہے۔ یہ حدیث حسن ہے حضرت عبداللہ بن عمرو اور حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی اس کے ہم معنی حدیث مروی ہے۔

بَابُ ۱۲۳ مَا جَاءَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ

ہر نشہ آور چیز حرام ہے

۱۹۲۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوْسَى الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے شہد کے نبیذ کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا۔ پینے کی ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

۱۹۲۵۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ أَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ وَأَبُوْ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيْسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَأَبِي سَعِيْدٍ وَأَبِي مُوْسَى وَالْأَشَجِّ الْعَصَرِيِّ وَدَيْلَمٍ وَمَيْمُوْنَةَ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَقَيْسِ بْنِ سَعْدٍ وَالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ وَمُعَاوِيَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَبُرَيْدَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَقُرَّةَ الْمُزَنِيِّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوُهُ وَكِلَاهُمَا صَحِيْحٌ وَرَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت عمر، علی، ابن مسعود، ابو سعید، ابو موسیٰ، اشج عصری، دیلم، میمونہ، عائشہ، ابن عباس، قیس بن سعد، نعمان بن بشیر، معاویہ، عبداللہ بن مغفل، ام سلمہ، بریدہ، ابو ہریرہ وائل بن حجر اور قرہ مزنی رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ذکر ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ بواسطہ ابو سلمہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی مذکور ہے۔ دونوں روایتیں صحیح ہیں۔ متعدد افراد نے بواسطہ محمد بن عمرو، ابو سلمہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ بواسطہ ابو سلمہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

بَابُ ۱۲۴ مَا جَاءَ مَا أَسْكَرَ كَثِيْرُهُ فَقَلِيْلُهُ حَرَامٌ

جس کا زیادہ پینا نشہ لائے اس کا تھوڑا پینا بھی حرام ہے

۱۹۲۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ دَاوُدَ ابْنِ بَكْرِ بْنِ أَبِي الْفُرَاتِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَسْكَرَ كَثِيْرُهُ فَقَلِيْلُهُ حَرَامٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَعَائِشَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عُمَرَ وَخَوَّاتِ بْنِ جُبَيْرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ جَابِرٍ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس چیز کا زیادہ پینا نشہ لائے اس کا تھوڑا پینا بھی حرام ہے۔ اس باب میں حضرت سعد، عائشہ، عبداللہ بن عمرو، ابن عمر، اور خوات بن جبیر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن، حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت سے غریب ہے۔

۱۹۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى بْنِ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مَهْدِيِّ بْنِ مَيْمُوْنٍ ح وَثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ ثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ مَا أَسْكَرَ الْفَرَقُ مِنْهُ فَمِلْءُ الْكَفِّ مِنْهُ حَرَامٌ قَالَ أَحَدُهُمَا فِي حَدِيْثِهِ الْحُسْوَةُ مِنْهُ حَرَامٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ لَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ وَالرَّبِيْعُ بْنُ صَبِيْحٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ الْأَنْصَارِيِّ نَحْوَ رِوَايَةِ مَهْدِيِّ بْنِ مَيْمُوْنٍ وَأَبُوْ عُثْمَانَ الْأَنْصَارِيُّ اسْمُهُ عَمْرُو بْنُ سَالِمٍ وَيُقَالُ عُمَرُ بْنُ سَالِمٍ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ آور چیز حرام ہے جس سے ایک فرق (تین صاع کا پیمانہ) نشہ لائے اس سے ایک چلو بھر بھی حرام ہے۔ ایک راوی نے "حسوہ" کا لفظ کہا (مطلب ایک ہے) یہ حدیث حسن ہے۔

لیث بن ابی سلیم اور ربیع بن صبیح نے ابو عثمان انصاری سے مہدی بن میمون کی روایت کی مثل نقل کی۔

ابو عثمان انصاری کا نام عمرو بن سالم ہے۔ عمر بن سالم بھی کہا گیا ہے۔

بَابُ ۱۲۹ مَا جَاءَ فِي نَبِيْذِ الْجَرِّ

سبز گھڑے کی نبیذ

۱۹۲۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ وَيَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَا ثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ طَاوُسٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ طَاوُسٌ وَاللّٰهِ إِنِّي سَمِعْتُهُ مِنْهُ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفٰى وَأَبِي سَعِيْدٍ وَسُوَيْدٍ وَعَائِشَةَ وَابْنِ الزُّبَيْرِ وَابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس ایک شخص آیا اور پوچھا کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سبز گھڑے کی نبیذ سے منع فرمایا؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ طاؤس نے کہا اللہ کی قسم میں نے ابن عمر سے یہ سنا ہے۔ اس باب میں ابن ابی اوفی، ابو سعید، سوید، عائشہ، ابن زبیر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۲۵ ما جاء في كراهية أن ينبذ في الدباء والنقير والحنتم

۱۹۲۹ - حدثنا أبو موسى محمد بن المثنى ثنا أبو داود الطيالسي ثنا شعبة عن عمرو بن مرة قال سمعت زاذان يقول سألت ابن عمر عما نهى عنه رسول الله صلى الله عليه وسلم من الأوعية أخبرناه بلغتكم وفسره لنا بلغتنا قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الحنتمة وهي الجرة ونهى عن الدباء وهي القرعة ونهى عن النقير وهي أصل النخل ينقر نقرا أو ينسج نسجا ونهى عن المزفت وهو المقير وأمر أن ينتبذ في الأسقية. وفي الباب عن عمر وعلي وابن عباس وأبي سعيد وأبي هريرة وعبد الرحمن بن يعمر وسمرة وأنس وعائشة وعمران بن حصين وعائذ بن عمرو والحكم الغفاري وميمونة. هذا حديث حسن صحيح.

کدو کے خول، چوبی برتن اور سبز روغنی گھڑے میں نبیذ بنانے کی ممانعت

حضرت زاذان فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کس قسم کے برتن کا استعمال کرنے سے منع فرمایا اپنی زبان میں بتایئے اور ہماری زبان میں اس کی وضاحت کیجیے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حنتم سے منع فرمایا اور یہ سبز روغنی گھڑا ہوتا ہے۔ کدو سے یعنی کدو کے خول سے منع فرمایا اور نقیر سے منع فرمایا اور یہ کھجور کی جڑ ہوتی ہے جس کو اندر سے کھودا جاتا ہے یا کھجور کی چھال سے بنایا جاتا ہے مزفت سے منع فرمایا۔ اور یہ رال کا روغنی برتن ہے اور مشکیزوں میں نبیذ بنانے کا حکم فرمایا۔ اس باب میں حضرت عمر، علی، ابن عباس، ابو سعید، ابو ہریرہ، عبد الرحمن بن یعمر، سمرہ، انس، عائشہ، عمران بن حصین، عائذ بن عمرو، حکم غفاری اور میمونہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۲۶ ما جاء في الرخصة أن ينتبذ في الظروف

۱۹۳۰ - حدثنا محمد بن بشار والحسن بن علي ومحمود بن غيلان قالوا ثنا أبو عاصم ثنا سفيان عن علقمة بن مرثد عن سليمان بن بريدة عن أبيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إني كنت نهيتكم عن الظروف وإن ظرفا لا يحل شيئا ولا يحرمه وكل مسكر حرام. هذا حديث حسن صحيح.

۱۹۳۱ - حدثنا محمود بن غيلان ثنا أبو داود الحفري عن سفيان عن منصور عن سالم بن أبي

برتنوں میں نبیذ بنانے کی اجازت

حضرت سلیمان بن بریدہ (رضی اللہ عنہما) اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں (شراب کے) برتنوں سے روکا کرتا تھا بیشک برتن نہ تو کسی چیز کو حلال کرتا ہے اور نہ حرام اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کے برتنوں سے منع

الْجُعْفِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الظُّرُوفِ فَشَكَتْ إِلَيْهِ الْأَنْصَارُ فَقَالُوا لَيْسَ لَنَا وِعَاءٌ قَالَ فَلَا إِذًا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

بَابُ ۱۲۵۲ مَا جَاءَ فِي الْاِنْتِبَاذِ فِي السِّقَاءِ

۱۹۳۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نَنْبِذُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سِقَاءٍ يُوكَأُ أَعْلَاهُ لَهُ عَزْلَاءُ نَنْبِذُهُ غُدْوَةً وَيَشْرَبُهُ عِشَاءً وَنَنْبِذُهُ عِشَاءً وَيَشْرَبُهُ غُدْوَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ عَائِشَةَ أَيْضًا۔

بَابُ ۱۲۵۳ مَا جَاءَ فِي الْحُبُوبِ الَّتِي يُتَّخَذُ مِنْهَا الْخَمْرُ

۱۹۳۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ ثَنَا إِسْرَائِيلُ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُهَاجِرٍ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الْحِنْطَةِ خَمْرًا وَمِنَ الشَّعِيرِ خَمْرًا وَمِنَ التَّمْرِ خَمْرًا وَمِنَ الزَّبِيبِ خَمْرًا وَمِنَ الْعَسَلِ خَمْرًا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

۱۹۳۴ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ إِسْرَائِيلَ نَحْوَهُ وَرَوَى أَبُو حَيَّانَ

فرمایا تو انصار نے شکایت کی کہ ہمارے پاس اور برتن نہیں ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اب کوئی حرج نہیں۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود، ابوہریرہ، ابوسعید اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مشکیزے میں نبیذ بنانا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مشکیزے میں نبیذ بنایا کرتے تھے اس کا وہ حصہ دھاگے سے باندھ دیا جاتا جہاں سے پانی پینے کے لیے سوراخ ہوتا ہے ہم صبح کے وقت نبیذ بناتے اور آپ شام کو نوش فرماتے شام کو نبیذ بناتے اور آپ بوقت صبح نوش فرماتے۔ اس باب میں حضرت جابر، ابوسعید اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ یونس بن عبید کی روایت سے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث دوسرے طرق سے بھی مذکور ہے۔

جن غلوں سے شراب بنائی جاتی ہے

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک گندم سے شراب ہے، جو سے شراب ہے، کھجور سے شراب ہے۔ انگور سے شراب ہے۔ اور شہد سے شراب ہے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ گندم سے شراب ہے۔ آگے یہی حدیث

التيمي هذا الحديث عن الشعبي عن ابن عمر عن عمر قال إن من الحنطة خمرا فذكر هذا الحديث.

١٩٣٥ - أخبرنا بذلك أحمد بن منيع ثنا عبد الله بن إدريس عن أبي حيان التيمي عن الشعبي عن ابن عمر عن عمر بن الخطاب أن من الحنطة خمرا وهذا أصح من حديث إبراهيم بن مهاجر وقال علي بن المديني قال يحيى بن سعيد لم يكن إبراهيم بن المهاجر بالقوي.

١٩٣٦ - حدثنا أحمد بن محمد ثنا عبد الله بن المبارك ثنا الأوزاعي وعكرمة بن عمار قال ثنا أبو كثير السحيمي قال سمعت أبا هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الخمر من هاتين الشجرتين النخلة والعنبة هذا حديث حسن صحيح أبو كثير السحيمي هو الغبري اسمه يزيد بن عبد الرحمن ابن غفيلة.

باب ١٥ ما جاء في خليط البسر والتمر

١٩٣٧ - حدثنا قتيبة ثنا الليث بن سعد عن عطاء بن أبي رباح عن جابر بن عبد الله أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى أن ينبذ البسر والرطب جميعا هذا حديث صحيح.

١٩٣٨ - حدثنا سفيان بن وكيع ثنا جرير عن سليمان التيمي عن أبي نضرة عن أبي سعيد أن النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن البسر والتمر أن يخلط بينهما ونهى عن الزبيب والتمر أن يخلط بينهما ونهى عن الجرار أن ينبذ فيها وفي الباب عن أنس وجابر وأبي قتادة وابن عباس وأم سلمة ومعبد بن كعب عن أمه هذا حديث حسن صحيح.

ذکر ہے۔

٭ ٭

احمد بن منیع نے بواسطہ عبداللہ بن ادریس، ابوحیان تیمی، شعبی اور ابن عمر رضی اللہ عنہما حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ گندم سے شراب ہے۔ یہ ابراہیم بن مہاجر کی روایت سے اصح ہے۔ علی بن مدینی کہتے ہیں۔ یحییٰ بن سعید نے کہا کہ ابراہیم بن مہاجر قوی نہیں تھے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شراب ان دو درختوں سے ہے۔ یعنی کھجور اور انگور سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ابوکثیر سحیمی، غبری ہیں۔ ان کا نام یزید بن عبدالرحمن بن غفیلہ ہے۔

٭ ٭

کچی پکی کھجور ملانا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچی اور پکی کھجوریں ملا کر نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچی اور پکی کھجوریں ملانے نیز انگور اور کھجور ملانے سے منع فرمایا نیز سبز روغنی گھڑے میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت انس، جابر، ابوقتادہ، ابن عباس ام سلمہ اور معبد بن کعب (بواسطہ والدہ) رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۲۵۵ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الشُّرْبِ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

۱۹۳۹۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى يُحَدِّثُ أَنَّ حُذَيْفَةَ اسْتَسْقَى فَأَتَاهُ إِنْسَانٌ بِإِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَرَمَاهُ بِهِ وَقَالَ إِنِّي كُنْتُ قَدْ نَهَيْتُهُ فَأَبَى أَنْ يَنْتَهِيَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشُّرْبِ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلُبْسِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَقَالَ هِيَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْآخِرَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَالْبَرَاءِ وَعَائِشَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

باب ۱۲۵۶ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا

۱۹۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا فَقِيلَ الْأَكْلُ قَالَ ذَاكَ أَشَدُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۱۹۴۱۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ الْجَذْمِيِّ عَنِ الْجَارُودِ بْنِ الْمُعَلَّى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَهَكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ عَنِ الْجَارُودِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُوِيَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ عَنِ الْجَارُودِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ضَالَّةُ الْمُسْلِمِ حَرَقُ النَّارِ وَالْجَارُودُ هُوَ ابْنُ الْمُعَلَّى وَيُقَالُ ابْنُ

سونے اور چاندی کے برتنوں میں پانی پینا

حضرت ابن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ نے پانی مانگا تو ایک آدمی چاندی کے برتن میں پانی لایا آپ نے اسے پھینک دیا اور فرمایا میں نے اس کو منع کیا تھا لیکن اس نے نہ مانا (حالانکہ) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے اور چاندی کے برتن میں پینے اور حریر و دیبا (ریشمی کپڑے) پہننے سے منع فرمایا اور فرمایا یہ ان (کفار) کے لیے دنیا میں ہے اور تمہارے لیے آخرت میں اس باب میں حضرت ام سلمہ، براء اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

کھڑے ہو کر پینے کی ممانعت

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پینے سے منع فرمایا۔ پوچھا گیا کھانے کا کیا حکم ہے؟ تو فرمایا یہ تو اس سے زیادہ سخت ہے۔

حضرت جارود بن معلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پینے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت ابوسعید، ابوہریرہ اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اسی طرح کئی حضرات نے یہ حدیث بواسطہ سعید قتادہ، ابومسلم اور جارود، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ بواسطہ قتادہ، یزید بن عبداللہ بن شخیر، ابومسلم اور جارود، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ آپ نے فرمایا مسلمان کی گم شدہ چیز آگ کا شعلہ ہے۔ جارود بن معلیٰ کو ابن العلاء کہا جاتا ہے۔ ابن معلیٰ صحیح تام

[illegible]

ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الشُّرْبِ قَائِمًا

کھڑے ہو کر پینے کی اجازت

۱۹۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو السَّائِبِ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ بْنِ سَلْمٍ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَأْكُلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَمْشِي وَنَشْرَبُ وَنَحْنُ قِيَامٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَرَوَى عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي الْبَزَرِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَبُو الْبَزَرِيِّ اسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ عُطَارِدٍ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چلتے پھرتے کھاتے اور کھڑے ہو کر پیتے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح عبید اللہ بن عمر کی روایت سے غریب ہے۔ عمران بن حدیر نے یہ حدیث بواسطہ ابو بزری، ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔

ابو بزری کا نام یزید بن عطارد ہے۔

۱۹۲۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ وَمُغِيرَةُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ مِنْ زَمْزَمَ وَهُوَ قَائِمٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَسَعْدٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَائِشَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آب زمزم کھڑے ہو کر نوش فرمایا۔ اس باب میں حضرت علی، سعد، عبد اللہ بن عمرو اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۹۲۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَائِمًا وَقَاعِدًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد، دادا سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر (دونوں طرح) پیتے دیکھا ہے۔

ف۔ زمزم کا پانی اور وضو کا بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پینا چاہیے۔ اس کے علاوہ کھڑے ہو کر پینے سے ممانعت ہے۔ البتہ کوئی معقول عذر مستثنیٰ ہے۔ (مترجم)

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّنَفُّسِ فِي الْإِنَاءِ

برتن میں سانس لینا

۱۹۲۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَيُوسُفُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي عِصَامٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ ثَلَاثًا وَيَقُولُ هُوَ أَمْرَأُ وَأَرْوَى

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پانی نوش فرماتے وقت تین سانس لیتے اور فرماتے کہ یہ زیادہ خوشگوار

هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَرَوَاهُ هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ عَنْ أَبِيْ عِصَامٍ عَنْ أَنَسٍ وَرَوٰى عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ ثَلَاثًا

اور سیراب کرنے والا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ہشام دستوائی بواسطہ ابو عصام، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

۱۹۴۶۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ ثَلَاثًا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

عزرہ بن ثابت بواسطہ ثمامہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم برتن (سے پانی پینے) میں تین سانس لیا کرتے تھے۔

۱۹۴۷۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ سِنَانٍ الْجَزَرِيِّ عَنِ ابْنٍ لِعَطَاءِ بْنِ أَبِيْ رَبَاحٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَشْرَبُوْا وَاحِدًا كَشُرْبِ الْبَعِيْرِ وَلٰكِنِ اشْرَبُوْا مَثْنٰى وَثُلَاثَ وَسَمُّوْا إِذَا أَنْتُمْ شَرِبْتُمْ وَاحْمَدُوْا إِذَا أَنْتُمْ رَفَعْتُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَيَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ الْجَزَرِيُّ هُوَ أَبُوْ فَرْوَةَ الرُّهَاوِيُّ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اونٹ کی طرح ایک ہی سانس سے نہ پیو۔ بلکہ دو یا تین مرتبہ (سانس لے کر) پیو۔ پانی پیتے وقت بسم اللہ پڑھو اور فراغت پر الحمد للہ کہو۔ یہ حدیث غریب ہے۔
یزید بن سنان جزری، ابو فروہ رہاوی ہیں۔

بَابُ ۱۲۵۹ مَا ذُكِرَ فِي الشُّرْبِ بِنَفَسَيْنِ

دو بار سانس لیکر پینا

۱۹۴۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ رِشْدِيْنَ بْنِ كُرَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا شَرِبَ يَتَنَفَّسُ مَرَّتَيْنِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ رِشْدِيْنَ بْنِ كُرَيْبٍ قَالَ وَسَأَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ رِشْدِيْنَ بْنِ كُرَيْبٍ قُلْتُ هُوَ أَقْوٰى أَمْ مُحَمَّدُ بْنُ كُرَيْبٍ قَالَ مَا أَقْرَبَهُمَا وَرِشْدِيْنُ بْنُ كُرَيْبٍ أَرْجَحُهُمَا عِنْدِيْ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيْلَ عَنْ هٰذَا فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ كُرَيْبٍ أَرْجَحُ مِنْ رِشْدِيْنَ بْنِ كُرَيْبٍ وَالْقَوْلُ عِنْدِيْ مَا قَالَ أَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رِشْدِيْنُ بْنُ كُرَيْبٍ أَرْجَحُ وَأَكْبَرُ وَقَدْ أَدْرَكَ ابْنَ عَبَّاسٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پانی پیتے وقت دو مرتبہ سانس لیا کرتے تھے
یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف رشدین بن کریب کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے عبداللہ بن عبدالرحمن سے پوچھا کہ رشدین بن کریب زیادہ قوی ہیں یا محمد بن کریب؟ انہوں نے فرمایا کس بات نے انہیں قریب کیا۔ میرے نزدیک رشدین بن کریب ارجح ہیں میں نے امام بخاری رحمہ اللہ سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا محمد بن کریب رشدین بن کریب کی بہ نسبت ارجح ہیں۔ میری (امام ترمذی کی) رائے ابو محمد عبداللہ بن عبدالرحمن کی رائے کے مطابق ہے کہ رشدین بن کریب ارجح اور اکبر ہیں۔ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو پایا اور ان کی زیارت کی۔ یہ دونوں بھائی ہیں اور

وَرَآءَهُ وَهُمَا أَخَوَانِ وَعِنْدَ هُمَا مَنَاكِيرُ

دونوں کے پاس منکر روایات ہیں۔

باب ۱۶ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ

پانی میں پھونکنا منع ہے

۱۹۴۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَيُّوبَ وَهُوَ ابْنُ حَبِيبٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الْمُثَنَّى الْجُهَنِيَّ يَذْكُرُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ فَقَالَ رَجُلٌ الْقَذَاةُ أَرَاهَا فِي الْإِنَاءِ فَقَالَ أَهْرِقْهَا قَالَ فَإِنِّي لَا أَرْوَى مِنْ نَفَسٍ وَاحِدٍ قَالَ فَأَبِنِ الْقَدَحَ إِذًا عَنْ فِيكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی میں پھونکنے سے منع فرمایا ایک آدمی نے عرض کیا اگر برتن میں تنکا وغیرہ دیکھوں فرمایا اسے گرا دو۔ اس نے کہا میں ایک سانس میں سیراب نہیں ہوتا فرمایا پیالہ اپنے منہ سے دور کر کے (اور سانس لے کر پھر پیو)۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۹۵۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُتَنَفَّسَ فِي الْإِنَاءِ أَوْ يُنْفَخَ فِيهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن میں سانس لینے یا پھونک مارنے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۷ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّنَفُّسِ فِي الْإِنَاءِ

برتن میں سانس لینا مکروہ ہے

۱۹۵۱ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت عبد اللہ بن ابو قتادہ (رضی اللہ عنہما) اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص پانی پیتے وقت برتن میں سانس نہ لے۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے

باب ۱۸ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ اخْتِنَاثِ الْأَسْقِيَةِ

مشکیزہ (وغیرہ) اوندھا کر کے پانی پینا منع ہے

۱۹۵۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رِوَايَةً أَنَّهُ نَهَى عَنِ اخْتِنَاثِ الْأَسْقِيَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے مشکیزہ (وغیرہ) ٹیڑھا کر کے (منہ لگا کر) پانی پینے سے منع کیا گیا ہے۔ اس باب میں حضرت جابر، ابن عباس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم

وابن عباس وأبي هريرة هذا حديث حسن صحيح.

سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حسن صحیح ہے۔

باب ۱۲۶۳ ما جاء في الرخصة في ذلك

۱۹۵۳۔ حدثنا يحيى بن موسى ثنا عبد الرزاق ثنا عبد الله بن عمر عن عيسى بن عبد الله بن أنيس عن أبيه قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم قام إلى قربة معلقة فخنثها ثم شرب من فيها وفي الباب عن أم سليم هذا حديث ليس إسناده بصحيح وعبد الله بن عمر يضعف من قبل حفظه ولا أدري سمع من عيسى أم لا.

۱۹۵۴۔ حدثنا ابن أبي عمر ثنا سفيان عن يزيد بن يزيد بن جابر عن عبد الرحمن بن أبي عمرة عن جدته كبشة قالت دخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم فشرب من في قربة معلقة قائما فقمت إلى فيها فقطعته هذا حديث حسن صحيح غريب ويزيد بن يزيد هو أخو عبد الرحمن بن يزيد بن جابر وهو أقدم منه موتا.

مندرجہ بالا مسئلہ میں اجازت

حضرت عیسیٰ بن عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ ایک لٹکے ہوئے مشکیزے کی طرف کھڑے ہوئے اور اسے ٹیڑھا کرکے منہ لگا کر پانی نوش فرمایا۔ اس باب میں حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا سے بھی روایت مذکور ہے۔ اس حدیث کی سند صحیح نہیں۔ عبداللہ بن عمر (راوی) کو حفظ کے اعتبار سے ضعیف کہا گیا ہے۔ میں نہیں جانتا کہ انہیں عیسیٰ سے سماع حاصل ہے یا نہیں؟

حضرت عبدالرحمن بن ابی عمرہ اپنی دادی کبشہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے تو آپ نے ایک لٹکے ہوئے مشکیزے سے منہ لگا کر کھڑے کھڑے پانی نوش فرمایا۔ (اس کے بعد) میں نے اٹھ کر مشکیزہ کا وہ حصہ (تبرک رکھنے کے لیے) کاٹ لیا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ یزید بن یزید، عبدالرحمن بن یزید بن جابر کے بھائی ہیں اور ان سے پہلے فوت ہوگئے۔

باب ۱۲۶۴ ما جاء أن الأيمنين أحق بالشرب

۱۹۵۵۔ حدثنا الأنصاري ثنا معن ثنا مالك عن ابن شهاب ح وثنا قتيبة عن مالك عن ابن شهاب عن أنس بن مالك أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أتي بلبن قد شيب بماء وعن يمينه أعرابي وعن يساره أبو بكر فشرب ثم أعطى الأعرابي وقال الأيمن فالأيمن وفي الباب عن ابن عباس وسهل بن سعد وابن عمر وعبد الله بن بسر هذا حديث حسن صحيح.

پینے میں دائیں طرف والے زیادہ حقدار ہیں

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دودھ لایا گیا جس میں پانی ملایا گیا تھا آپ کی دائیں جانب ایک اعرابی تھا اور بائیں طرف حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے آپ نے نوش فرما کر (بچا ہوا) اعرابی کو دیا اور فرمایا دایاں پھر دایاں (زیادہ مستحق ہیں) اس باب میں حضرت ابن عباس، سہل بن سعد، ابن عمر اور عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ما جاء أن ساقي القوم آخرهم شربا

١٩٥٦۔ حدثنا قتيبة نا حماد بن زيد عن ثابت البناني عن عبد الله بن رباح عن أبي قتادة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ساقي القوم آخرهم شربا وفي الباب عن ابن أبي أوفى هذا حديث حسن صحيح۔

پلانے والا آخر میں پیئے

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قوم کو پلانے والا سب سے آخر میں پیئے۔ اس باب میں حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

باب ما جاء أي الشراب كان أحب إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم

١٩٥٧۔ حدثنا ابن أبي عمر نا سفيان بن عيينة عن معمر عن الزهري عن عروة عن عائشة قالت كان أحب الشراب إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم الحلو البارد هكذا روى غير واحد عن ابن عيينة مثل هذا عن معمر عن الزهري عن عروة عن عائشة والصحيح ما روي عن الزهري عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا۔

١٩٥٨۔ حدثنا أحمد بن محمد نا عبد الله بن المبارك نا معمر ويونس عن الزهري أن النبي صلى الله عليه وسلم سئل أي الشراب أطيب قال الحلو البارد وهكذا روى عبد الرزاق عن معمر عن الزهري عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا وهذا أصح من حديث ابن عيينة۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا محبوب پانی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام پانیوں میں میٹھا اور ٹھنڈا پانی زیادہ پسند تھا۔ کئی افراد نے ابن عیینہ سے اسی طرح یعنی بواسطہ معمر زہری اور عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا لیکن صحیح وہ ہے جو زہری نے مرسلاً نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا واسطہ مذکور نہیں)

حضرت زہری سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کونسا پانی بہتر ہے؟ فرمایا میٹھا اور ٹھنڈا۔ عبدالرزاق نے بواسطہ معمر اور زہری، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح مرسل روایت کیا ہے ابن عیینہ کی روایت سے یہ زیادہ صحیح ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

أبواب البر والصلة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

نیکی اور صلہ رحمی کے ابواب

باب ۱ مَا جَاءَ فِي بِرِّ الْوَالِدَيْنِ

۱۹۵۹۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ ثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ أَبَرُّ قَالَ أُمَّكَ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ أُمَّكَ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ أُمَّكَ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ أَبَاكَ ثُمَّ الْأَقْرَبَ فَالْأَقْرَبَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَائِشَةَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَبَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ هُوَ ابْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ الْقُشَيْرِيُّ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ تَكَلَّمَ شُعْبَةُ فِي بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ وَهُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَرَوَى عَنْهُ مَعْمَرٌ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ۔

ماں باپ سے اچھا سلوک کرنا

حضرت بہز بن حکیم بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں کس کے ساتھ اچھا سلوک کروں؟ فرمایا اپنی ماں سے۔ پوچھا پھر کس سے؟ فرمایا اپنی ماں سے پوچھا پھر کس سے؟ فرمایا اپنی ماں سے پوچھا پھر کس سے؟ فرمایا پھر اپنے باپ سے پھر حسب مراتب قریبی رشتہ داروں سے اس باب میں حضرت ابوہریرہ، عبداللہ بن عمرو، عائشہ اور ابودرداء رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ بہز بن حکیم، معاویہ بن حیدہ قشیری کے بیٹے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ شعبہ نے بہز بن حکیم کے بارے میں کلام کیا ہے۔ اور محدثین کے نزدیک یہ ثقہ ہیں۔ ان سے معمر، سفیان ثوری، حماد بن سلمہ اور کئی دوسرے ائمہ راوی ہیں۔

باب ۲ مِنْهُ

۱۹۶۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْمَسْعُودِيِّ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْعَيْزَارِ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ الصَّلَاةُ لِمِيقَاتِهَا قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ ثُمَّ سَكَتَ عَنِّي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوِ اسْتَزَدْتُهُ لَزَادَنِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ الشَّيْبَانِيُّ وَشُعْبَةُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْعَيْزَارِ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبُو عَمْرٍو الشَّيْبَانِيُّ اسْمُهُ سَعْدُ بْنُ إِيَاسٍ۔

افضل اعمال

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ! افضل اعمال کون سے ہیں؟ فرمایا وقت پر نماز ادا کرنا۔ میں نے پوچھا یا رسول اللہ پھر کون سے؟ فرمایا ماں باپ سے اچھا سلوک کرنا۔ فرماتے ہیں۔ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! اس کے بعد کونسا عمل ہے؟ فرمایا اللہ کے راستے میں جہاد کرنا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔ اگر میں مزید سوال کرتا تو آپ بھی جواب دیتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شیبانی شعبہ اور کئی دوسرے حضرات نے اسے ولید بن عیزار سے روایت کیا ہے۔ بواسطہ ابوعمرو شیبانی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث متعدد طرق سے مروی ہے۔ ابوعمرو شیبانی کا نام سعد بن ایاس ہے۔

باب ۲۹ ما جاء من الفضل في رضا الوالدين

۱۹۶۱ - حدثنا ابن ابي عمر نا سفيان عن عطاء بن السائب عن ابي عبد الرحمن السلمي عن ابي الدرداء قال ان رجلا اتاه فقال ان لي امرأة وان امي تأمرني بطلاقها فقال ابو الدرداء سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الوالد اوسط ابواب الجنة فان شئت فاضع ذلك الباب او احفظه وربما قال سفيان ان امي وربما قال ابي هذا حديث صحيح وابو عبد الرحمن السلمي اسمه عبد الله بن حبيب.

۱۹۶۲ - حدثنا ابو حفص عمرو بن علي نا خالد بن الحارث عن شعبة عن يعلى بن عطاء عن ابيه عن عبد الله بن عمرو عن النبي صلى الله عليه وسلم قال رضا الرب في رضا الوالد وسخط الرب في سخط الوالد.

۱۹۶۳ - حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة عن يعلى بن عطاء عن ابيه عن عبد الله بن عمرو نحوه ولم يرفعه وهذا اصح وهكذا روى اصحاب شعبة عن يعلى بن عطاء عن ابيه عن عبد الله بن عمرو موقوفا ولا نعلم احدا رفعه غير خالد بن الحارث عن شعبة وخالد بن الحارث ثقة مامون سمعت محمد بن المثنى يقول ما رأيت بالبصرة مثل خالد بن الحارث ولا بالكوفة مثل عبد الله بن ادريس وفي الباب عن ابن مسعود.

ماں باپ کی رضا مندی کی فضیلت

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی ان کے پاس آیا اور عرض کیا میری ایک بیوی ہے اور میری ماں مجھے اس کو طلاق دینے کا حکم دیتی ہے۔ حضرت ابودرداء نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا باپ جنت کا درمیانہ دروازہ ہے اب تیری مرضی اسے ضائع کرے یا محفوظ رکھے۔ سفیان نے (راوی) کبھی والدہ کا لفظ کہا اور کبھی والد کا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ ابو عبدالرحمن سلمی کا نام عبداللہ بن حبیب ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی رضا باپ کی رضا مندی میں ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی باپ کی ناراضگی میں ہے۔

محمد بن بشار نے بواسطہ محمد بن جعفر، شعبہ، یعلیٰ بن عطاء اور عطاء حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے اسی کے ہم معنی حدیث غیر مرفوع (موقوف) روایت کی۔ اصحاب شعبہ نے بھی اسی طرح بواسطہ شعبہ یعلیٰ بن عطاء اور عطاء حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے موقوفاً روایت کیا۔ خالد بن حارث کے علاوہ شعبہ سے کسی اور نے مرفوع روایت نہیں کیا۔ خالد بن حارث ثقہ ہیں۔ قابل اعتماد ہیں۔ میں (امام ترمذی) نے محمد بن مثنیٰ سے سنا فرماتے ہیں میں نے بصرہ میں خالد بن حارث جیسا اور کوفہ میں عبداللہ بن ادریس جیسا کوئی نہیں دیکھا۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

باب ۳۰ ما جاء في عقوق الوالدين

ماں باپ کی نافرمانی

١٩٠٤۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ ثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ قَالَ وَجَلَسَ وَكَانَ مُتَّكِئًا قَالَ وَشَهَادَةُ الزُّورِ أَوْ قَوْلُ الزُّورِ فَمَا زَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهَا حَتّٰى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو بَكْرَةَ اسْمُهُ نُفَيْعٌ

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں بڑے گناہوں سے بھی بڑا گناہ نہ بتاؤں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں یا رسول اللہ! فرمایا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا راوی فرماتے ہیں آپ تکیہ لگائے ہوئے تھے پھر اٹھ کر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا نیز جھوٹی گواہی یا (فرمایا) جھوٹی بات آپ مسلسل فرماتے رہے، یہاں تک کہ ہم نے کہا کاش آپ سکوت فرماتے۔ اس باب میں حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ابو بکرہ کا نام نفیع ہے۔

١٩٠٥۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْكَبَائِرِ أَنْ يَشْتِمَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَهَلْ يَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ نَعَمْ يَسُبُّ أَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ أَبَاهُ وَيَشْتِمُ أُمَّهُ فَيَشْتِمُ أُمَّهُ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی آدمی کا اپنے والدین کو گالی دینا کبیرہ گناہوں سے ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا کوئی شخص اپنے والدین کو بھی گالی دیتا ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں یہ کسی کے باپ کو گالی دیتا ہے وہ اس کے باپ کو گالی دیتا ہے۔ یہ کسی کی ماں کو گالی دیتا ہے وہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے یہ حدیث صحیح ہے۔

بَابُ ١٢٧ مَا جَاءَ فِي إِكْرَامِ صَدِيقِ الْوَالِدِ

باپ کے دوستوں کی عزت کرنا

١٩٠٦۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي الْوَلِيدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَبَرَّ الْبِرِّ أَنْ يَصِلَ الرَّجُلُ أَهْلَ وُدِّ أَبِيهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ هٰذَا حَدِيثٌ إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا۔ بہترین نیکی یہ ہے کہ آدمی اپنے والد کے دوستوں سے اچھا سلوک کرے اس باب میں حضرت ابو اسید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث متعدد طرق سے مروی ہے۔

بَابُ ١٢٨ مَا جَاءَ فِي بِرِّ الْخَالَةِ

خالہ کے ساتھ نیکی کرنا

۱۹۶۷۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ ثَنَا أَبِي عَنْ إِسْرَائِيلَ ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ وَهُوَ ابْنُ مَدُّوَيْهِ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ إِسْرَائِيلَ وَاللَّفْظُ لِحَدِيثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ طَوِيلَةٌ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خالہ ماں کے قائم مقام ہے۔ اس حدیث میں طویل واقعہ ہے۔

یہ حدیث صحیح ہے

۱۹۶۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَصَبْتُ ذَنْبًا عَظِيمًا فَهَلْ لِي مِنْ تَوْبَةٍ قَالَ هَلْ لَكَ مِنْ أُمٍّ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ لَكَ مِنْ خَالَةٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَبِرَّهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ ایک شخص بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھ سے بہت بڑا گناہ ہو گیا کیا میرے لیے توبہ کی گنجائش ہے؟ آپ نے فرمایا تمہاری ماں ہے؟ عرض کیا نہیں، فرمایا تمہاری خالہ ہے؟ عرض کیا جی ہاں، آپ نے فرمایا اس سے اچھا سلوک کرو۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

۱۹۶۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ حَفْصٍ هُوَ ابْنُ عُمَرَ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ.

ابن ابی عمر نے بواسطہ سفیان بن عیینہ، محمد بن سوقہ اور ابوبکر بن حفص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا واسطہ مذکور نہیں۔ ابو معاویہ کی روایت سے یہ زیادہ صحیح ہے۔ ابوبکر بن حفص، عمر بن سعد بن ابی وقاص کے صاحبزادے ہیں۔

بَابُ ۱۳۲ مَا جَاءَ فِي دُعَاءِ الْوَالِدَيْنِ

ماں باپ کی دعا

۱۹۷۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّسْتُوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَكَّ فِيهِنَّ دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلَى وَلَدِهِ وَقَدْ رَوَى الْحَجَّاجُ الصَّوَّافُ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ نَحْوَ حَدِيثِ هِشَامٍ وَأَبُو جَعْفَرٍ الْمُؤَذِّنُ وَلَا نَعْرِفُ اسْمَهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین دعائیں بلاشبہ قبول ہوتی ہیں۔ مظلوم کی دعا مسافر کی دعا اور بیٹے کے خلاف باپ کی بددعا۔ حجاج صواف نے یہ حدیث یحیی بن کثیر سے ہشام کی روایت کے ہم معنی بیان کی۔ ابوجعفر جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں انہیں ابوجعفر موذن کہا جاتا ہے۔ ہمیں ان کا نام معلوم نہیں۔ یحیی بن ابی کثیر نے ان سے اس کے علاوہ بھی

وَقَدْ رَوَى عَنْهُ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ غَيْرَ حَدِيثٍ

حدیث روایت کی ہے۔

بَابُ ۱۲ مَا جَاءَ فِي حَقِّ الْوَالِدَيْنِ

حقوقِ والدین

۱۹۷۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْزِي وَلَدٌ وَالِدًا إِلَّا أَنْ يَجِدَهُ مَمْلُوكًا فَيَشْتَرِيَهُ فَيُعْتِقَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ وَقَدْ رَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سُهَيْلٍ هَذَا الْحَدِيثَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی بیٹا اپنے والد کا حق ادا نہیں کرسکتا۔ مگر یہ کہ اسے غلام پائے تو خرید کر آزاد کر دے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اسے صرف سہیل بن ابی صالح کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ سفیان اور کئی دوسرے حضرات نے یہ حدیث سہیل سے روایت کی۔

بَابُ ۱۳ مَا جَاءَ فِي قَطِيعَةِ الرَّحِمِ

قطع رحمی

۱۹۷۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ اشْتَكَى أَبُو الدَّرْدَاءِ فَعَادَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فَقَالَ خَيْرُهُمْ وَأَوْصَلُهُمْ مَا عَلِمْتُ أَبَا مُحَمَّدٍ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَا اللَّهُ وَأَنَا الرَّحْمَنُ خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَشَقَقْتُ لَهَا مِنِ اسْمِي فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَهَا بَتَتُّهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ أَبِي أَوْفَى وَعَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَجُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ حَدِيثُ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَرَوَى مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ رَدَّادٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَمَعْمَرٌ كَذَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَحَدِيثُ مَعْمَرٍ خَطَأٌ.

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوالدرداء بیمار ہوئے تو عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ ان کی عیادت کرنے آئے حضرت ابوالدرداء نے فرمایا میرے علم کے مطابق ابومحمد عبدالرحمن سب سے اچھے اور سب سے زیادہ صلہ رحم ہیں۔ حضرت عبدالرحمن نے فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ میں رحمن ہوں میں نے رحمت کو پیدا کیا اور اس کا نام اپنے نام سے مشتق کیا۔ پس جو اسے ملائے گا میں اسے ملائے رکھوں گا اور جو اس کو قطع کرے گا اس سے قطع تعلق کروں گا۔ اس باب میں حضرت ابوسعید، ابن ابی اوفی، عامر بن ربیعہ، ابوہریرہ اور جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔ حدیث سفیان زہری کی سند سے صحیح ہے۔ معمر نے بھی یہ حدیث بواسطہ زہری، ابوسلمہ اور رداد لیثی، عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے نقل کی۔ معمر اسی طرح کہتے ہیں۔ امام بخاری فرماتے ہیں حدیث معمر میں غلطی ہے۔

بَابُ ۱۴ مَا جَاءَ فِي صِلَةِ الرَّحِمِ

صلہ رحمی

۱۹۷۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ ثَنَا بَشِيرٌ أَبُو إِسْمَاعِيلَ وَفِطْرُ بْنُ خَلِيفَةَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ وَلَكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِي إِذَا انْقَطَعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَلْمَانَ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بدلہ دینے والا صلہ رحم نہیں بلکہ صلہ رحم وہ ہے کہ جب قطع رحمی کی جائے تو وہ صلہ رحمی کرے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت سلمان اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔

۱۹۷۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِي قَاطِعَ رَحِمٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت محمد بن جبیر بن مطعم (رضی اللہ عنہما) اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قاطع رحم جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے

بَابُ ١٢ مَا جَاءَ فِي حُبِّ الْوَلَدِ

اولاد کی محبت

۱۹۷۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي سُوَيْدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَقُولُ زَعَمَتِ الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ خَوْلَةُ بِنْتُ حَكِيمٍ قَالَتْ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ مُحْتَضِنٌ أَحَدَ ابْنَيِ ابْنَتِهِ وَهُوَ يَقُولُ إِنَّكُمْ لَتُبَخِّلُونَ وَتُجَبِّنُونَ وَتُجَهِّلُونَ وَإِنَّكُمْ لَمِنْ رَيْحَانِ اللَّهِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَالْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ حَدِيثُ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِهِ وَلَا نَعْرِفُ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ سَمَاعًا مِنْ خَوْلَةَ.

حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح باہر تشریف لے آئے کہ آپ اپنے نواسوں میں سے ایک کو گود میں لیے ہوئے تھے۔ اور فرما رہے تھے کہ تم لوگ بخیل، بزدل اور جاہل بنا دیتے ہو۔ اور بلاشبہ تم اللہ تعالیٰ کے پھولوں میں سے ہو۔ اس باب میں حضرت ابن عمر اور اشعث بن قیس رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔

ابراہیم بن میسرہ سے ابن عیینہ کی حدیث ہم صرف ان ہی سے پہچانتے ہیں۔ خولہ سے عمر بن عبدالعزیز کا سماع ہم نہیں جانتے۔

بَابُ ١٣ مَا جَاءَ فِي رَحْمَةِ الْوَلَدِ

اولاد پر شفقت

۱۹۷۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبْصَرَ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ النَّبِيَّ صَلَّى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم کو دیکھا آپ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو چوم رہے تھے ابن ابی عمر کہتے ہیں حضرت حسن

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُقَبِّلُ الْحَسَنَ وَقَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ الْحَسَنَ أَوِ الْحُسَيْنَ فَقَالَ إِنَّ لِي مِنَ الْوَلَدِ عَشَرَةً مَا قَبَّلْتُ أَحَدًا مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَعَائِشَةَ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اسْمُهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

یا حسین کا بوسہ لے رہے تھے۔ تو انہوں نے عرض کیا میرے دس بیٹے ہیں میں نے ان میں سے کسی کو کبھی نہیں چوما۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔ اس باب میں حضرت انس، عائشہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن کا نام عبد اللہ بن عبد الرحمٰن ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ٢٤ مَا جَاءَ فِي النَّفَقَةِ عَلَى الْبَنَاتِ

لڑکیوں پر خرچ کرنا

١٩٧٧ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدٍ الْأَعْشَى عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ أَوْ ثَلَاثُ أَخَوَاتٍ أَوْ بِنْتَانِ أَوْ أُخْتَانِ فَأَحْسَنَ صُحْبَتَهُنَّ وَاتَّقَى اللهَ فِيهِنَّ فَلَهُ الْجَنَّةُ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں یا دو بیٹیاں یا دو بہنیں ہوں وہ ان سے اچھا سلوک کرے اور ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرے تو اس کے لیے جنت ہے۔

ف

١٩٧٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَكُونُ لِأَحَدِكُمْ ثَلَاثُ بَنَاتٍ أَوْ ثَلَاثُ أَخَوَاتٍ فَيُحْسِنُ إِلَيْهِنَّ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَأَنَسٍ وَجَابِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ اسْمُهُ سَعْدُ بْنُ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ هُوَ سَعْدُ بْنُ مَالِكِ بْنِ وُهَيْبٍ وَقَدْ زَادُوا فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ رَجُلًا.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم میں سے کسی ایک کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں اور وہ ان سے اچھا سلوک کرے تو وہ شخص جنت میں داخل ہوگا۔ اس باب میں حضرت عائشہ، عقبہ بن عامر، انس، جابر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ ابو سعید خدری کا نام سعد بن مالک بن سنان ہے سعد بن ابی وقاص مالک بن وہیب ہیں۔ لوگوں نے اس سند میں ایک آدمی کا اضافہ کیا ہے۔

١٩٧٩ - حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ مَسْلَمَةَ نَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتُلِيَ بِشَيْءٍ مِنَ الْبَنَاتِ فَصَبَرَ عَلَيْهِنَّ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی بیٹیوں کے ساتھ آزمایا گیا پھر اس نے ان پر صبر کیا تو وہ اس کے لیے جہنم سے پردہ ہوں گی۔

كُنَّ لَهُ حِجَابًا مِنَ النَّارِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۹۰۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَتْ امْرَأَةٌ مَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا فَسَأَلَتْ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ فَأَعْطَيْتُهَا إِيَّاهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ وَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتُلِيَ بِشَيْءٍ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۹۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَزِيرٍ الْوَاسِطِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الرَّاسِبِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ دَخَلْتُ أَنَا وَهُوَ الْجَنَّةَ كَهَاتَيْنِ وَأَشَارَ بِأُصْبُعَيْهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ غَيْرَ حَدِيثٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَنَسٍ وَالصَّحِيحُ هُوَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ ابْنِ أَنَسٍ.

یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک عورت جس کے ساتھ اس کی دو بچیاں تھیں، میرے پاس آئی اور کچھ مانگا میرے پاس صرف ایک کھجور تھی میں نے وہ اسے دے دی۔ اس نے وہ کھجور دونوں بچیوں میں تقسیم کر دی اور خود کچھ نہ کھایا پھر اٹھ کر چلی گئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے واقعہ عرض کیا۔ آپ نے فرمایا جو شخص ان لڑکیوں کے ساتھ آزمایا جائے قیامت کے دن یہ اس کے لیے جہنم سے حجاب بنا دی جائیں گی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دو بچیوں کی پرورش کی میں اور وہ جنت میں ان دو (انگلیوں) کی طرح داخل ہوں گے آپ نے اپنی دو انگلیوں کو ملا کر اشارہ فرمایا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

محمد بن عبید نے محمد بن عبد العزیز سے اسی سند کے ساتھ اس کے علاوہ بھی حدیث روایت کی اور کہا ابو بکر بن عبید اللہ بن انس جب کہ صحیح عبید اللہ بن ابو بکر بن انس ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي رَحْمَةِ الْيَتِيمِ وَكَفَالَتِهِ

یتیم پر رحم کرنا

۱۹۰۲۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَعْقُوبَ الطَّالَقَانِيُّ ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ حَنَشٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَبَضَ يَتِيمًا مِنْ بَيْنِ الْمُسْلِمِينَ إِلَى طَعَامِهِ وَشَرَابِهِ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ الْبَتَّةَ إِلَّا أَنْ يَعْمَلَ ذَنْبًا لَا يُغْفَرُ وَفِي الْبَابِ عَنْ مُرَّةَ الْفِهْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي أُمَامَةَ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی مسلمان یتیم کے کھانے پینے کی کفالت کرے اللہ تعالیٰ ضرور اسے جنت میں داخل کرے گا۔ مگر یہ کہ وہ کوئی ایسا عمل کرے جس کی بخشش نہ ہو۔ اس باب میں حضرت مرہ فہری، ابوہریرہ، ابو امامہ، اور سہل بن سعد رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حنش سے حسین بن قیس مراد

وَحَنَشٌ هُوَ حُسَيْنُ بْنُ قَيْسٍ وَهُوَ اَبُوْعَلِيٍّ الرَّحَبِيُّ وَسُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ يَقُوْلُ حَنَشٌ وَهُوَ ضَعِيْفٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ.

ہیں۔ یہ ابوعلی رحبی ہیں۔ سلیمان تیمی، حنش کہتے ہیں اور یہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں۔

۱۹۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِمْرَانَ اَبُو الْقَاسِمِ الْمَكِّيُّ الْقُرَشِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيْمِ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ وَاَشَارَ بِاِصْبَعَيْهِ يَعْنِي السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اور یتیم کی کفالت کرنے والے جنت میں ان دو انگلیوں کی طرح (قریب قریب) ہوں گے۔ آپ نے شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کی طرف اشارہ فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابٌ ۱۲۸ مَا جَاءَ فِيْ رَحْمَةِ الصِّبْيَانِ

بچوں پر رحم کرنا

۱۹۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوْقٍ الْبَصْرِيُّ ثَنَا عُبَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ زَرْبِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ جَاءَ شَيْخٌ يُرِيْدُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَبْطَاَ الْقَوْمُ عَنْهُ اَنْ يُوَسِّعُوْا لَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَيُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِيْ اُمَامَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَزَرْبِيٌّ لَهٗ اَحَادِيْثُ مَنَاكِيْرُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَغَيْرِهٖ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک بوڑھا شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کرنے آیا لوگوں نے اسے جگہ دینے میں دیر کی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص ہم میں سے نہیں جس نے چھوٹوں پر رحم نہ کیا اور بڑوں کی عزت نہ کی اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو، ابوہریرہ، ابن عباس، اور ابوامامہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ زربی حضرت انس بن مالک وغیرہ سے منکر احادیث نقل کرتا ہے۔

۱۹۸۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَيَعْرِفْ شَرَفَ كَبِيْرِنَا.

حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص ہم میں سے نہیں جو چھوٹوں پر رحم نہ کرے۔ اور بڑوں کی عزت نہ پہچانے

۱۹۸۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ لَيْثٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَيُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا وَيَاْمُرْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ وہ شخص ہم میں سے نہیں جو چھوٹوں پر رحم نہ کرے۔ اور بڑوں کی عزت نہ کرے، نیکی کا حکم نہ دے اور برائی

بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَحَدِيْثُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ أَيْضًا قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مَعْنٰى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا لَيْسَ مِنْ سُنَّتِنَا يَقُوْلُ لَيْسَ مِنْ أَدَبِنَا وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ كَانَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ يُنْكِرُ هٰذَا التَّفْسِيْرَ لَيْسَ مِنَّا لَيْسَ مِنْ مِلَّتِنَا۔

سے نزدیک یہ حدیث غریب ہے۔ محمد بن اسحاق کی عمرو بن شعیب سے روایت حسن صحیح ہے۔ عبداللہ بن عمرو سے دوسرے طرق سے بھی مروی ہے۔ بعض علماء نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد مبارک کہ "وہ ہم میں سے نہیں" کا مطلب یہ ہے کہ وہ ہماری سنت اور طریقے پر نہیں۔ علی بن مدینی یحییٰ بن سعید سے نقل کرتے ہیں کہ سفیان ثوری اس تفسیر کا انکار کرتے تھے "وہ ہم میں سے نہیں" یعنی ہماری ملت سے نہیں ہے۔

بَابُ ۱۳۲ مَا جَاءَ فِيْ رَحْمَةِ النَّاسِ

لوگوں پر رحم کرنا

۱۹۸۷۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ إِسْمٰعِيْلَ بْنِ أَبِيْ خَالِدٍ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ أَبِيْ حَازِمٍ حَدَّثَنِيْ جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَا يَرْحَمِ النَّاسَ لَا يَرْحَمْهُ اللّٰهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِيْ

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں فرماتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت عبدالرحمن بن عوف، ابو سعید، ابن عمر، ابوہریرہ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

۱۹۸۸۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ كَتَبَ بِهِ إِلَيَّ مَنْصُوْرٌ وَقَرَأْتُهُ عَلَيْهِ سَمِعَ أَبَا عُثْمَانَ مَوْلَى الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُنْزَعُ الرَّحْمَةُ إِلَّا مِنْ شَقِيٍّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَأَبُوْ عُثْمَانَ الَّذِيْ رَوٰى عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ لَا يُعْرَفُ اسْمُهُ يُقَالُ هُوَ وَالِدُ مُوْسَى بْنِ أَبِيْ عُثْمَانَ الَّذِيْ رَوٰى عَنْهُ أَبُو الزِّنَادِ وَقَدْ رَوٰى أَبُو الزِّنَادِ عَنْ مُوْسَى بْنِ أَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ حَدِيْثٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے ابوالقاسم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا رحمت بدبخت ہی (کے دل) سے نکالی جاتی ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ابو عثمان جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں ان کا نام معلوم نہیں۔ کہا جاتا ہے یہ موسیٰ بن ابو عثمان کے والد ہیں جن سے ابوالزناد روایت کرتے ہیں۔ ابوالزناد نے بواسطہ موسیٰ بن ابو عثمان، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کے علاوہ بھی حدیث روایت کی ہے۔

۱۹۸۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ أَبِيْ قَابُوْسَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاحِمُوْنَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ ارْحَمُوْا مَنْ فِي الْأَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رحم کرنے والوں پر رحمٰن رحم فرماتا ہے تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا (اللہ تعالیٰ) تم پر رحمت فرمائے گا رحم رحمٰن کی جڑ رگ سے ہے۔ (رحمٰن سے مشتق ہے) جو اس کو

فَالرَّحِمُ شِجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعَهُ اللّٰهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

ہوئے گا اللہ تعالیٰ کا وصل پائے گا۔ اور جو اسے قطع کرے گا اللہ تعالیٰ سے اس کا رشتہ ٹوٹ جائے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۱۳۳ مَا جَاءَ فِي النَّصِيْحَةِ

خیر خواہی

۱۹۹۰۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيْسٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ ثَلَاثَ مِرَارٍ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَنْ قَالَ لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَامَّتِهِمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَتَمِيْمٍ الدَّارِيِّ وَجَرِيْرٍ وَحَكِيْمِ بْنِ أَبِي يَزِيْدَ عَنْ أَبِيْهِ وَثَوْبَانَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دین خیر خواہی (کا نام) ہے۔ تین مرتبہ فرمایا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! کس کی خیر خواہی؟ آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس کی کتاب ائمہ اسلام اور عام مسلمانوں کی خیر خواہی۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر، تمیم داری، جریر، حکیم بن ابی یزید بواسطہ والد، ثوبان رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

۱۹۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى إِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر نماز قائم کرنے، زکوٰۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کی بیعت کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۱۳۴ مَا جَاءَ فِي شَفَقَةِ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ

مسلمان کی مسلمان پر شفقت

۱۹۹۲۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ أَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَخُوْنُهُ وَلَا يَكْذِبُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ عِرْضُهُ وَمَالُهُ وَدَمُهُ التَّقْوٰى هٰهُنَا بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْتَقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس کی خیانت کرتا ہے نہ اس سے جھوٹ بولتا ہے اور نہ اسے ذلیل کرتا ہے۔ ہر مسلمان کی عزت، مال اور جان دوسرے پر حرام ہے۔ تقویٰ یہاں ہے (دل کی طرف اشارہ فرمایا) کسی انسان کے لیے اتنی ہی برائی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۹۹۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول محتشم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مومن دوسرے مومن کے لیے دیوار کی طرح ہے

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَأَبِي أَيُّوْبَ.

کہ ایک حصہ دوسرے کی تقویت کا باعث ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت علی اور ابو ایوب رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔

١٩٩٤۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا يَحْيَى بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَدَكُمْ مِرْآةُ أَخِيْهِ فَإِنْ رَأَى بِهِ أَذًى فَلْيُمِطْهُ عَنْهُ وَيَحْيَى بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ ضَعَّفَهُ شُعْبَةُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے ہر ایک اپنے (دوسرے مسلمان) بھائی کا آئینہ ہے اگر اس میں کوئی برائی دیکھے تو اسے مٹا دے۔ یحییٰ بن عبید اللہ کو شعبہ نے ضعیف کہا ہے۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

بَابُ ١٢٨ مَا جَاءَ فِي السَّتْرِ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ

مسلمان کی پردہ پوشی

١٩٩٥۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ أَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ نَا أَبِي نَا الْأَعْمَشُ قَالَ حُدِّثْتُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ فِي الدُّنْيَا يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ عَلَى مُسْلِمٍ فِي الدُّنْيَا سَتَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى أَبُوْ عَوَانَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ حُدِّثْتُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو آدمی کسی مسلمان سے کوئی دنیوی سختی دور کرے اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کی سختیوں میں سے کوئی سختی دور فرمائے گا اور جو آدمی دنیا میں کسی تنگدست کو آسانی پہنچائے۔ اللہ تعالیٰ اسے دنیا و آخرت میں خوش حال فرمائے گا اور جو شخص دنیا میں کسی مسلمان کے عیب کی پردہ پوشی کرے۔ اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں رہتا ہے جب تک بندہ اپنے (مسلمان) بھائی کی مدد میں رہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے ابو عوانہ اور کئی دوسرے حضرات نے اسے بواسطہ اعمش اور ابو صالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی روایت نقل کیا۔ "حدثت عن ابی صالح" (مجہول الفاظ) کا ذکر نہیں کیا۔

بَابُ ١٢٩ مَا جَاءَ فِي الذَّبِّ عَنِ الْمُسْلِمِ

مسلمان سے مصیبت دور کرنا

١٩٩٦۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ النَّهْشَلِيِّ عَنْ مَرْزُوْقٍ أَبِي بَكْرٍ التَّيْمِيِّ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے بھائی کی عزت کو تنگی سے بچائے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس

وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَدَّ عَنْ عِرْضِ أَخِيهِ رَدَّ اللَّهُ عَنْ وَجْهِهِ النَّارَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

کے چہرے کو آگ سے بچائے گا۔ اس باب میں حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے بھی روایت مذکور ہے یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ ۱۳۰ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْهِجْرَةِ لِلْمُسْلِمِ

ترک ملاقات کی ممانعت

۱۹۹۷ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ ثَنَا الزُّهْرِيُّ ح وَثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِلْمُسْلِمِ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ يَلْتَقِيَانِ فَيَصُدُّ هَذَا وَيَصُدُّ هَذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَأَنَسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَهِشَامِ بْنِ عَامِرٍ وَأَبِي هِنْدٍ الدَّارِيِّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑ دے (ناراض رہے) کہ دونوں کی ملاقات ہو تو یہ ادھر منہ پھیرے اور وہ ادھر منہ پھیرے ان میں سے بہتر وہ ہے جو پہلے سلام کرے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود، انس، ابوہریرہ، ہشام بن عامر اور ابو ہند داری رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۱۳۱ مَا جَاءَ فِي مُوَاسَاةِ الْأَخِ

مسلمان بھائی کی غمخواری

۱۹۹۸ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ الْمَدِينَةَ آخَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ فَقَالَ لَهُ هَلُمَّ أُقَاسِمْكَ مَالِي نِصْفَيْنِ وَلِي امْرَأَتَانِ فَأُطَلِّقُ إِحْدَاهُمَا فَإِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَتَزَوَّجْهَا فَقَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ دُلُّونِي عَلَى السُّوقِ فَدَلُّوهُ عَلَى السُّوقِ فَمَا رَجَعَ يَوْمَئِذٍ إِلَّا وَمَعَهُ شَيْءٌ مِنْ أَقِطٍ وَسَمْنٍ قَدِ اسْتَفْضَلَهُ فَرَآهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ وَعَلَيْهِ وَضَرٌ مِنْ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَهْيَمْ فَقَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ فَمَا أَصْدَقْتَهَا قَالَ نَوَاةً قَالَ حُمَيْدٌ أَوْ قَالَ وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ هَذَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اور سعد بن ربیع کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا۔ حضرت سعد نے فرمایا آؤ میں اپنا مال تقسیم کر کے آدھا تمہیں دے دیتا ہوں اور میری دو بیویاں ہیں میں ایک کو طلاق دیتا ہوں جب اس کی عدت پوری ہو جائے تو تم اس سے شادی کر لینا۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہاری اولاد اور مال میں برکت فرمائے۔ مجھے بازار کا راستہ بتا دو۔ انہوں نے بازار کا راستہ بتا دیا وہ بازار سے اس دن اس حالت میں واپس آئے کہ ان کے پاس پنیر اور گھی تھا جسے وہ بیچنے سے زیادہ لائے تھے پھر ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ ان پر زردی کے نشان ہیں فرمایا کیا بات ہے؟ عرض کیا میں نے ایک انصاری عورت سے شادی کی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا مہر مقرر کیا ہے؟ عرض کیا ایک گٹھلی

حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَزْنُ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ وَزْنُ ثَلَاثَةِ دَرَاهِمَ وَقَالَ إِسْحَاقُ وَزْنُ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ وَزْنُ خَمْسَةِ دَرَاهِمَ أَخْبَرَنِي بِذَلِكَ إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ وَإِسْحَاقَ.

مہر کتنا مقرر کیا؟ عرض کیا گٹھلی کے ہم وزن سونا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری کے ساتھ ہی ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں گٹھلی برابر سونا ساڑھے تین درہم ہوتا ہے۔ اسحاق فرماتے ہیں پانچ درہم ہوتا ہے۔ مجھے (امام ترمذی کو) احمد بن حنبل اور اسحاق رحمہما اللہ سے اسحق بن منصور نے اس بات کی خبر دی ہے۔

بَابُ ۱۲۸۹ مَا جَاءَ فِي الْغِيبَةِ

غیبت

۱۹۹۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْغِيبَةُ قَالَ ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِيهِ مَا أَقُولُ قَالَ إِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدِ اغْتَبْتَهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدْ بَهَتَّهُ. وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہ! غیبت کیا چیز ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بھائی کے بارے میں ایسی بات کرے جس کو وہ ناپسند کرتا ہے۔ پوچھا بتائیے اگر وہ بات اس میں پائی جاتی ہو تو کیا پھر بھی غیبت ہے؟ فرمایا اگر وہ بات اس میں ہے جو تم کہہ رہے ہو تو یہ غیبت ہے۔ اور اگر اس میں نہیں تو تم نے بہتان باندھا۔ اس باب میں حضرت ابوبرزہ، ابن عمر اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ذکر کی گئی ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۱۲۹۰ مَا جَاءَ فِي الْحَسَدِ

حسد

۲۰۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْعَطَّارُ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقَاطَعُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نہ قطع تعلق کرو نہ ایک دوسرے سے پیٹھ پھیرو نہ ایک دوسرے سے بغض و عداوت رکھو اور نہ آپس میں حسد کرو اللہ کے بندے اور بھائی بھائی بن جاؤ۔ کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے (مسلمان) بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلق کرے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابوبکر صدیق، زبیر بن عوام، ابن عمر، ابن مسعود اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ذکر کی ہیں۔

۲۰۰۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ

حضرت سالم اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا رشک صرف دو آدمیوں پر جائز ہے ایک وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا وہ رات اور دن اس میں سے راہ خدا میں خرچ

آتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَهُوَ يَقُوْمُ بِهٖ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوُ هٰذَا۔

کرتا ہے، دوسرا وہ شخص جسکو اللہ تعالیٰ نے قرآن (کا علم) دیا وہ اس کے ساتھ رات اور دن نمازوں میں قیام کرتا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی اس کے ہم معنی حدیث مروی ہے۔

ف:۔ حسد یہ ہے کہ دوسرے سے زوال نعمت کا طلب ہو کہ اس کے پاس نہ ہو مجھے مل جائے اور رشک یہ ہے کہ اس کا نظر مجھے بھی مل جائے۔ حسد کسی طرح جائز نہیں جبکہ رشک نیک کاموں میں جائز بلکہ اچھا ہے۔ (مترجم)

بَابُ ۱۹۱ مَا جَاءَ فِي التَّبَاغُضِ

باہمی دشمنی

۲۰۰۲۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ اَيِسَ اَنْ يَّعْبُدَهُ الْمُصَلُّوْنَ وَلٰكِنْ فِي التَّحْرِيْشِ بَيْنَهُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَسُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَاَبُوْ سُفْيَانَ اسْمُهٗ طَلْحَةُ بْنُ نَافِعٍ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، شیطان اس بات سے مایوس ہو چکا ہے۔ کہ نمازی اس کی پوجا کریں لیکن وہ انہیں لڑنے پر اکساتا ہے۔ اس باب میں حضرت انس اور سلیمان بن عمرو بن احوص (بواسطہ والد) رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے ابوسفیان کا نام طلحہ بن نافع ہے۔

بَابُ ۱۹۲ مَا جَاءَ فِي اِصْلَاحِ ذَاتِ الْبَيْنِ

باہم صلح کرانا

۲۰۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ ثَنَا سُفْيَانُ ح وَثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ وَاَبُوْ اَحْمَدَ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ الْكَذِبُ اِلَّا فِيْ ثَلَاثٍ يُحَدِّثُ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ لِيُرْضِيَهَا وَالْكَذِبُ فِي الْحَرْبِ وَالْكَذِبُ لِيُصْلِحَ بَيْنَ النَّاسِ وَقَالَ مَحْمُوْدٌ فِيْ حَدِيْثِهٖ لَا يَصْلُحُ الْكَذِبُ اِلَّا فِيْ ثَلَاثٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ اَسْمَاءَ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ خُثَيْمٍ وَرَوٰى دَاوٗدُ بْنُ اَبِيْ هِنْدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تین باتوں کے سوا جھوٹ بولنا جائز نہیں۔ خاوند اپنی بیوی کو راضی کرنے کے لیے کوئی بات کہے۔ لڑائی کے موقع پر جھوٹ بولنا اور لوگوں کے درمیان صلح کرانے کے لیے جھوٹ بولنا محمود نے اپنی روایت میں (لا یحل کی جگہ) "لا یصلح الکذب" کہا یہ حدیث حسن ہے۔ اسماء کی حدیث سے ہم اسے صرف ابن خثیم کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ داؤد بن ابی ہند نے یہ حدیث شہر بن حوشب کے واسطہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی، حضرت اسماء کا واسطہ مذکور نہیں۔ ہمیں ابوکریب نے بواسطہ ابن ابی زائدہ، داؤد بن ابی ہند سے اس کی خبر دی۔

أَسْمَاءُ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

اس باب میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

۲۰۰۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أُمِّهِ أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ عُقْبَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْسَ بِالْكَاذِبِ مَنْ أَصْلَحَ بَيْنَ النَّاسِ فَقَالَ خَيْرًا أَوْ نَمَى خَيْرًا وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت حمید بن عبدالرحمٰن اپنی والدہ ام کلثوم بنت عقبہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا لوگوں کے درمیان صلح کرانے والا شخص جھوٹا نہیں۔ وہ اچھی بات کہے یا دوسرے تک پہنچائے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۲۹۳ مَا جَاءَ فِي الْخِيَانَةِ وَالْغِشِّ

خیانت اور دھوکہ

۲۰۰۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ لُؤْلُؤَةَ عَنْ أَبِي صِرْمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ضَارَّ ضَارَّ اللّٰهُ بِهِ وَمَنْ شَاقَّ شَاقَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

حضرت ابو صرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی کو ضرر پہنچائے اللہ تعالیٰ اسے تکلیف میں مبتلا کرتا ہے۔ اور جو کسی کو مشقت میں ڈالے اللہ تعالیٰ اسے مشقت میں مبتلا کرتا ہے۔ اس باب میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۰۰۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ ثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ الْعُكْلِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ الْكِنْدِيُّ ثَنَا فَرْقَدٌ السَّبَخِيُّ عَنْ مُرَّةَ بْنِ شَرَاحِيلَ الْهَمْدَانِيِّ وَهُوَ الطَّيِّبُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلْعُونٌ مَنْ ضَارَّ مُؤْمِنًا أَوْ مَكَرَ بِهِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مومن کو تکلیف پہنچائے یا دھوکہ دے وہ ملعون ہے۔

یہ حدیث غریب ہے۔

بَابُ ۲۹۴ مَا جَاءَ فِي حَقِّ الْجِوَارِ

پڑوسی کے حقوق

۲۰۰۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ شَابُورَ وَبَشِيرٍ أَبِي إِسْمٰعِيلَ عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو ذُبِحَتْ لَهُ شَاةٌ فِي أَهْلِهِ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ أَهْدَيْتُمْ لِجَارِنَا الْيَهُودِيِّ أَهْدَيْتُمْ لِجَارِنَا الْيَهُودِيِّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتّٰى

حضرت مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو کے لیے ان کے گھر بکری ذبح کی گئی جب آپ تشریف لائے تو پوچھا کیا تم نے اپنے یہودی پڑوسی کو اس میں سے بھیجا ہے؟ (دو مرتبہ پوچھا) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ حضرت جبریل علیہ السلام مجھے متواتر پڑوسی کے حق میں وصیت کرتے رہے۔ یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ آپ

ظننت أنه سيورثه. وفي الباب عن عائشة وابن عباس وعقبة بن عامر وأبي هريرة وأنس وعبد الله بن عمرو والمقداد بن الأسود وأبي شريح وأبي أمامة. هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه وقد روي هذا الحديث عن مجاهد عن عائشة وأبي هريرة أيضا عن النبي صلى الله عليه وسلم.

پڑوسی کو وارث بنا دیں گے۔ اس باب میں حضرت عائشہ، ابن عباس، عقبہ بن عامر، ابوہریرہ، انس، عبداللہ بن عمرو، مقداد بن اسود، ابوشریح اور ابوامامہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے۔ بواسطہ مجاہد حضرت عائشہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے۔

۲۰۰۸ - حدثنا قتيبة حدثنا الليث بن سعد عن يحيى بن سعيد عن أبي بكر بن محمد وهو ابن عمرو بن حزم عن عمرة عن عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما زال جبريل صلوات الله عليه يوصيني بالجار حتى ظننت أنه سيورثه.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت جبرئیل مجھے مسلسل پڑوسی کے بارے میں وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ وہ اسے وارث بنا کر چھوڑیں گے۔

۲۰۰۹ - حدثنا أحمد بن محمد حدثنا عبد الله بن المبارك عن حيوة بن شريح عن شرحبيل بن شريك عن أبي عبد الرحمن الحبلي عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير الأصحاب عند الله خيرهم لصاحبه وخير الجيران عند الله خيرهم لجاره. هذا حديث حسن غريب وأبو عبد الرحمن الحبلي اسمه عبد الله بن يزيد.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ہاں بہترین ساتھی وہ ہے جو اپنے ساتھیوں کے حق میں بہتر ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہترین پڑوسی وہ ہے جو اپنے پڑوسی کے حق میں اچھا ہے۔
یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابوعبدالرحمن حبلی کا نام عبداللہ بن یزید ہے۔

باب ۱۹۵ ما جاء في الإحسان إلى الخادم

خادم سے اچھا سلوک کرنا

۲۰۱۰ - حدثنا بندار حدثنا عبد الرحمن بن مهدي حدثنا سفيان عن واصل عن المعرور بن سويد عن أبي ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إخوانكم جعلهم الله فتية تحت أيديكم فمن كان أخوه تحت يده فليطعمه من طعامه وليلبسه من لباسه ولا يكلفه ما يغلبه فإن كلفه ما يغلبه فليعنه. وفي الباب عن علي وأم سلمة وابن عمر وأبي هريرة. هذا حديث حسن صحيح.

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہارے بھائیوں کو جوانی کی حالت میں تمہارا ماتحت بنایا پس جس کا مسلمان بھائی اس کے ماتحت ہو اسے چاہیے کہ اس کو اپنے کھانے میں سے کھلائے اور اپنے لباس میں سے پہنائے اور اسے ایسی تکلیف نہ دے جو اس پر غالب ہو جائے اگر ایسی تکلیف دے تو اس کی مدد بھی کرے۔ اس باب میں حضرت علی، ام سلمہ، ابن عمر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٢٠١١ ۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ يَحْيَى عَنْ فَرْقَدٍ عَنْ مُرَّةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَيِّئُ الْمَلَكَةِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ تَكَلَّمَ أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ فِي فَرْقَدٍ السَّبَخِيِّ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ ۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ غلاموں سے برا سلوک کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ یہ حدیث غریب ہے ایوب سختیانی اور کئی دوسرے حضرات نے فرقد سبخی کے بارے میں ان کے حفظ کی بنا پر کلام کیا ہے۔

بَابُ ١٢٩٦ النَّهْيِ عَنْ ضَرْبِ الْخُدَّامِ وَشَتْمِهِمْ

خادم کو مارنا اور گالی دینا

٢٠١٢ ۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيُّ التَّوْبَةِ مَنْ قَذَفَ مَمْلُوكَهُ بَرِيئًا مِمَّا قَالَ لَهُ أَقَامَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْحَدَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ كَمَا قَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَابْنُ أَبِي نُعْمٍ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي نُعْمٍ الْبَجَلِيُّ يُكْنَى أَبَا الْحَكَمِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ حضرت ابوالقاسم نبی التوبہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے اپنے غلام پر تہمت لگائی حالانکہ وہ اس سے بری ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس قاذف پر حد قائم کرے گا البتہ یہ کہ وہ غلام ایسا ہی ہو جیسا اس نے کہا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت سوید بن مقرن اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ ابن ابی نعم عبدالرحمن بن ابی نعم بجلی ہیں ان کی کنیت ابوالحکم ہے۔

٢٠١٣ ۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ كُنْتُ أَضْرِبُ مَمْلُوكًا لِي فَسَمِعْتُ قَائِلًا مِنْ خَلْفِي يَقُولُ اعْلَمْ أَبَا مَسْعُودٍ اعْلَمْ أَبَا مَسْعُودٍ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَلّٰهُ أَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَيْهِ قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ فَمَا ضَرَبْتُ مَمْلُوكًا لِي بَعْدَ ذٰلِكَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَإِبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ هُوَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ شَرِيكٍ ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں اپنے ایک غلام کو مار رہا تھا تو پیچھے سے کسی کہنے والے کی آواز سنی وہ کہہ رہا تھا اے ابومسعود! جان لو اے ابومسعود! جان لو۔ میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے تھے آپ نے فرمایا البتہ اللہ تعالیٰ تجھ پر اس سے زیادہ قادر ہے جتنا تو اس پر ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں میں نے اس کے بعد کبھی بھی غلام کو نہیں مارا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابراہیم تیمی ابراہیم بن یزید بن شریک ہیں۔

بَابُ ١٢٩٧ مَا جَاءَ فِي أَدَبِ الْخَادِمِ

خادم کا ادب

٢٠١٤ ۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي هَارُونَ الْعَبْدِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ضَرَبَ

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے خادم کو مار رہا ہو اور وہ اللہ کا واسطہ دے تو اس سے اپنے ہاتھ اٹھالے اور روک لے

أَحَدُكُمْ خَادِمَهُ فَذَكَرَ اللّٰهَ فَارْفَعُوْا أَيْدِيَكُمْ وَأَبُوْ هَارُوْنَ الْعَبْدِيُّ اسْمُهُ عُمَارَةُ بْنُ جُوَيْنٍ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ضَعَّفَ شُعْبَةُ أَبَا هَارُوْنَ الْعَبْدِيَّ قَالَ يَحْيَى وَمَا زَالَ ابْنُ عَوْنٍ يَرْوِيْ عَنْ أَبِيْ هَارُوْنَ حَتّٰى مَاتَ

عبدی کا نام عمارہ بن جوین ہے۔ یحییٰ بن سعید کہتے ہیں شعبہ نے ابو ہارون عبدی کو ضعیف قرار دیا ہے یحییٰ فرماتے ہیں ابن عون برابر ابو ہارون عبدی سے روایت کرتے رہے یہاں تک کہ ان کا انتقال ہو گیا۔

بَابُ ١٣٩٠ مَا جَاءَ فِي الْعَفْوِ عَنِ الْخَادِمِ

خادم کو معاف کر دینا

۲۰۱۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا رِشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْ هَانِئٍ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ جُلَيْدٍ الْحَجْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَمْ أَعْفُوْ عَنِ الْخَادِمِ فَصَمَتَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَمْ أَعْفُوْ عَنِ الْخَادِمِ قَالَ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعِيْنَ مَرَّةً هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَرَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ أَبِيْ هَانِئٍ الْخَوْلَانِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ هٰذَا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک شخص بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا۔ عرض کیا یا رسول اللہ! میں خادم کو کتنی بار معاف کروں؟ آپ خاموش رہے پھر عرض کیا۔ یا رسول اللہ! خادم کو کتنی بار معاف کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر روز ستر مرتبہ۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ عبداللہ بن وہب نے ابو ہانی خولانی سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔

۲۰۱۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ أَبِيْ هَانِئٍ الْخَوْلَانِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَهْبٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو۔

قتیبہ نے بواسطہ عبداللہ بن وہب، ابو ہانی خولانی سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے۔ بعض نے یہ حدیث عبداللہ بن وہب سے اسی سند کے ساتھ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے نقل کی۔

بَابُ ١٣٩١ مَا جَاءَ فِيْ أَدَبِ الْوَلَدِ

اولاد کو ادب سکھانا

۲۰۱۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلٰى عَنْ نَاصِحٍ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يُؤَدِّبَ الرَّجُلُ وَلَدَهُ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِصَاعٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَنَاصِحُ بْنُ عَلَاءٍ الْكُوْفِيُّ لَيْسَ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيْثِ بِالْقَوِيِّ وَلَا يُعْرَفُ هٰذَا الْحَدِيْثُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَنَاصِحٌ شَيْخٌ آخَرُ بَصْرِيٌّ يَرْوِيْ عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِيْ عَمَّارٍ وَغَيْرِهِ وَهُوَ أَثْبَتُ مِنْ هٰذَا۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کا اپنی اولاد کو ادب سکھانا ایک صاع صدقہ کرنے سے بہتر ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ناصح بن علاء کوفی، محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔ یہ حدیث اسی طریق سے پہچانی جاتی ہے۔ ایک دوسرے ناصح بصری شیخ ہیں۔ وہ عمار بن ابو عمار وغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔ ان ناصح سے اثبت ہیں۔

۲۰۱۸۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا عَامِرُ

حضرت ایوب بن موسیٰ بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت

بن ابي عامر الخزاز حدثنا ايوب بن موسى عن ابيه عن جده ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما نحل والد ولدا من نحل افضل من ادب حسن هذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث عامر بن ابي عامر الخزاز وايوب بن موسى هو ابن عمرو بن سعيد بن العاص وهذا عندي حديث مرسل.

کرتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی والد اپنے بیٹے کو اچھے ادب سے بہتر عطیہ نہیں دیتا۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف عامر بن ابو عامر خزار کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ ایوب بن موسیٰ ابن عمرو بن سعید بن العاص ہیں۔
میرے (امام ترمذی کے) نزدیک یہ حدیث مرسل ہے۔

باب ١٣٠ ما جاء في قبول الهدية والمكافاة عليها

ہدیہ قبول کرنا اور اس کا بدلہ دینا

٢٠١٩۔ حدثنا يحيى بن اكثم وعلي بن خشرم قالا حدثنا عيسى بن يونس عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يقبل الهدية ويثيب عليها وفي الباب عن ابي هريرة وانس وابن عمر وجابر هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه لا نعرفه مرفوعا الا من حديث عيسى بن يونس عن هشام.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہدیہ قبول فرماتے اور اس کا بدلہ دیا کرتے تھے اس باب میں حضرت ابوہریرہ، انس، ابن عمر اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔
ہم اسے صرف عیسیٰ بن یونس کی روایت سے مرفوعاً جانتے ہیں۔

باب ١٣١ ما جاء في الشكر لمن احسن اليك

محسن کا شکریہ ادا کرنا

٢٠٢٠۔ حدثنا احمد بن محمد حدثنا عبد الله بن المبارك حدثنا الربيع بن مسلم حدثنا محمد بن زياد عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من لا يشكر الناس لا يشكر الله هذا حديث صحيح.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا نہیں کرتا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

٢٠٢١۔ حدثنا هناد حدثنا ابو معاوية عن ابن ابي ليلى ح وحدثنا سفيان بن وكيع حدثنا حميد بن عبد الرحمن الرؤاسي عن ابن ابي ليلى عن عطية عن ابي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من لم يشكر الناس لم يشكر الله وفي الباب عن ابي هريرة والاشعث بن قيس والنعمان بن بشير هذا حديث

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو آدمی لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ، اشعث بن قیس اور نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث

حَسَنٌ صَحِيحٌ

باب ۳۲ مَا جَاءَ فِي صَنَائِعِ الْمَعْرُوفِ

۲۰۲۲۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ ثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُرَشِيُّ الْيَمَامِيُّ ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا أَبُو زُمَيْلٍ قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَسُّمُكَ فِي وَجْهِ أَخِيكَ لَكَ صَدَقَةٌ وَأَمْرُكَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَإِرْشَادُكَ الرَّجُلَ فِي أَرْضِ الضَّلاَلِ لَكَ صَدَقَةٌ وَبَصَرُكَ لِلرَّجُلِ الرَّدِيءِ الْبَصَرِ لَكَ صَدَقَةٌ وَإِمَاطَتُكَ الْحَجَرَ وَالشَّوْكَ وَالْعَظْمَ عَنِ الطَّرِيقِ لَكَ صَدَقَةٌ وَإِفْرَاغُكَ مِنْ دَلْوِكَ فِي دَلْوِ أَخِيكَ لَكَ صَدَقَةٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَجَابِرٍ وَحُذَيْفَةَ وَعَائِشَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَأَبُو زُمَيْلٍ اسْمُهُ سِمَاكُ بْنُ الْوَلِيدِ الْحَنَفِيُّ وَالنَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ هُوَ الْجُرَشِيُّ الْيَمَامِيُّ۔

باب ۳۳ مَا جَاءَ فِي الْمِنْحَةِ

۲۰۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ مَنَحَ مَنِيحَةَ لَبَنٍ أَوْ وَرِقٍ أَوْ هَدَى زُقَاقًا كَانَ لَهُ مِثْلُ عِتْقِ رَقَبَةٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ لاَ نَعْرِفُهُ إِلاَّ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ وَشُعْبَةُ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ هَذَا الْحَدِيثَ وَفِي الْبَابِ عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ وَمَعْنَى قَوْلِهِ مَنْ مَنَحَ مَنِيحَةَ وَرِقٍ إِنَّمَا يَعْنِي بِهِ قَرْضَ الدَّرَاهِمِ وَقَوْلُهُ أَوْ هَدَى زُقَاقًا إِنَّمَا يَعْنِي بِهِ هِدَايَةَ الطَّرِيقِ

حسن ہے۔

نیکی کے کام

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا اپنے مسلمان بھائی کے سامنے مسکرانا صدقہ ہے۔ نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا صدقہ ہے۔ بھٹکے ہوئے کو راستہ بتانا بھی صدقہ ہے۔ کسی اندھے کو راستہ دکھانا بھی صدقہ ہے، راستے سے پتھر، کانٹا اور ہڈی (وغیرہ) ہٹانا بھی صدقہ ہے۔ اپنے ڈول سے دوسرے بھائی کے ڈول میں پانی ڈالنا بھی صدقہ ہے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود، جابر، حذیفہ، عائشہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔
ابوزمیل سماک بن ولید حنفی ہیں اور نضر بن محمد جرشی یمامی ہیں۔

عاریت دینا

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا جس نے دودھ یا ورق (رقم) کی عاریت دی یا سیدھا راستہ بتایا۔ اس کے لیے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ابواسحاق کی روایت سے غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ منصور بن معتمر اور شعبہ نے اسے طلحہ بن مصرف سے روایت کیا۔ اس باب میں حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ ورق کی عاریت دینے سے مراد یہ ہے کہ روپے پیسے کا قرض دینا۔ ھدی زقاقا کا مطلب

وَهُوَ إِرْشَادُ السَّبِيْلِ

راستہ دکھانا ہے۔

بَابٌ ۱۳۴ مَا جَاءَ فِي إِمَاطَةِ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيْقِ

۲۱۲۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي فِي الطَّرِيْقِ إِذْ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ فَأَخَّرَهُ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي ذَرٍّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک آدمی راستے پر چل رہا تھا کہ اس نے کانٹے دار شاخ دیکھی اس نے اسے ہٹا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا یہ عمل قبول فرمایا اور اس کو بخش دیا۔ اس باب میں حضرت ابوبرزہ، ابن عباس اور ابوذر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابٌ ۱۳۵ مَا جَاءَ أَنَّ الْمَجَالِسَ بِالْأَمَانَةِ

۲۱۲۵ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَتِيْكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ الْحَدِيْثَ ثُمَّ الْتَفَتَ فَهِيَ أَمَانَةٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَإِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ۔

مجالس امانت کے ساتھ ہیں

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی آدمی بات کہہ کر چلا جائے تو وہ امانت ہے۔

یہ حدیث حسن ہے۔

ہم اسے ابن ابی ذئب کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

بَابٌ ۱۳۶ مَا جَاءَ فِي السَّخَاءِ

۲۱۲۶ - حَدَّثَنَا أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَّانِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ نَا أَيُّوبُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيْسَ لِي مِنْ شَيْءٍ إِلَّا مَا أَدْخَلَ عَلَيَّ الزُّبَيْرُ فَأُعْطِي قَالَ نَعَمْ لَا تُوْكِي فَيُوْكَى عَلَيْكِ يَقُوْلُ لَا تُحْصِي فَيُحْصَى عَلَيْكِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوَى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ وَرَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا عَنْ

سخاوت

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے پاس وہی کچھ ہے جو حضرت زبیر نے مجھے دیا ہے۔ کیا میں اس سے بھی دیا کروں؟ آپ نے فرمایا ہاں (دینا) بند مت کرو ورنہ تم پر بھی بند کر دیا جائے گا۔ اس باب میں حضرت عائشہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض نے یہ حدیث اسی سند کے ساتھ بواسطہ ابن ابی ملیکہ از عباد بن عبد اللہ بن زبیر، حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما سے

أَيُّوبَ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ.

٢٠٢٧ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّخِيُّ قَرِيبٌ مِنَ الْجَنَّةِ قَرِيبٌ مِنَ النَّاسِ بَعِيدٌ مِنَ النَّارِ وَالْبَخِيلُ بَعِيدٌ مِنَ اللّٰهِ بَعِيدٌ مِنَ الْجَنَّةِ بَعِيدٌ مِنَ النَّاسِ قَرِيبٌ مِنَ النَّارِ وَالْجَاهِلُ السَّخِيُّ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ مِنْ عَابِدٍ بَخِيلٍ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ إِنَّمَا يُرْوَى عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ سَعِيدِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَقَدْ خُولِفَ سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ فِي رِوَايَةِ هٰذَا الْحَدِيثِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ إِنَّمَا يُرْوَى عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَائِشَةَ شَيْءٌ مُرْسَلٌ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْبُخْلِ

٢٠٢٨ - حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ مُوسَى ثَنَا مَالِكُ بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَالِبٍ الْحُدَّانِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِي مُؤْمِنٍ الْبُخْلُ وَسُوءُ الْخُلُقِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ صَدَقَةَ بْنِ مُوسَى.

٢٠٢٩ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ مُوسَى عَنْ فَرْقَدٍ السَّبَخِيِّ عَنْ مُرَّةَ الطَّيِّبِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ خِبٌّ وَلَا بَخِيلٌ وَلَا مَنَّانٌ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

٢٠٣٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ

روایت کی کئی لوگوں نے اسے ایوب سے روایت کیا لیکن حضرت جابر بن عبداللہ بن زبیر کا واسطہ ذکر نہیں کیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سخی اللہ تعالیٰ سے قریب، جنت سے قریب اور لوگوں سے قریب ہوتا ہے بخیل اللہ تعالیٰ سے دور، جنت سے دور، لوگوں سے دور اور جہنم کے قریب ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو جاہل سخی، بخیل عابد سے زیادہ محبوب ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم بواسطہ یحییٰ بن سعید اور اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کو صرف سعید بن محمد کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ اس حدیث کی روایت میں سعید بن محمد کی مخالفت کی گئی ہے بواسطہ یحییٰ بن سعید حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرسل مروی ہے۔

بخل

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مومن میں یہ دو عادتیں نہیں ہو سکتیں۔ بخل اور برا اخلاق۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مذکور ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔

ہم اسے صرف صدقہ بن موسیٰ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مکار، بخیل، اور احسان جتانے والا جنت میں داخل نہیں ہوں گے
یہ حدیث حسن غریب ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول

عَنْ بِشْرِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ غِرٌّ كَرِيمٌ وَالْفَاجِرُ خِبٌّ لَئِيمٌ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن شریف [illegible] ہوتا ہے اور بدکار، دھوکہ باز بخیل ہوتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔

بَابُ ۱۳۰ مَا جَاءَ فِي النَّفَقَةِ عَلَى الْأَهْلِ

۲۰۳۱ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَفَقَةُ الرَّجُلِ عَلَى أَهْلِهِ صَدَقَةٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

اہل وعیال پر خرچ کرنا

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا آدمی کا اہل وعیال پر خرچ کرنا صدقہ ہے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو، عمرو بن امیہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۳۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَفْضَلُ الدِّينَارِ دِينَارٌ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلَى عِيَالِهِ وَدِينَارٌ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلَى دَابَّتِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَدِينَارٌ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلَى أَصْحَابِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ بَدَأَ بِالْعِيَالِ ثُمَّ قَالَ فَأَيُّ رَجُلٍ أَعْظَمُ أَجْرًا مِنْ رَجُلٍ يُنْفِقُ عَلَى عِيَالٍ لَهُ صِغَارٍ يُعِفُّهُمُ اللَّهُ بِهِ وَيُغْنِيهِمُ اللَّهُ بِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بہترین دینار وہ ہے جسے آدمی اپنے اہل وعیال پر خرچ کرے اور وہ دینار ہے جسے آدمی اللہ تعالیٰ کے راستے میں اپنے جانور پر خرچ کرے اور وہ دینار ہے کہ کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں اپنے ساتھیوں پر خرچ کرے۔ ابوقلابہ فرماتے ہیں کہ آپ نے اہل وعیال سے شروع فرمایا پھر فرمایا اس شخص سے زیادہ باعظمت کون ہے جو اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں پر خرچ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے سبب ان کو پاکدامن رکھتا ہے اور ان کے ذریعے انہیں غنی کرتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۱۳۱ مَا جَاءَ فِي الضِّيَافَةِ وَغَايَةِ الضِّيَافَةِ كَمْ هُوَ

۲۰۳۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ أَنَّهُ قَالَ أَبْصَرَتْ عَيْنَايَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعَتْهُ أُذُنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتَهُ قَالُوا وَمَا جَائِزَتُهُ قَالَ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ قَالَ وَالضِّيَافَةُ

مہمان نوازی

حضرت ابوشریح عدوی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میری آنکھوں نے دیکھا اور کانوں نے سنا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کا اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان ہے اسے اپنے مہمان کی اچھی طرح مہمان نوازی چاہیے۔ صحابہ کرام نے پوچھا پر تکلف کھانا کب تک ہے آپ نے فرمایا ایک دن اور ایک رات۔ ضیافت تین دن

ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَمَا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَسْكُتْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

رات تک ہے۔ اس کے بعد صدقہ ہے اور جو اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے۔ اسے چاہیے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۳۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْ شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَجَائِزَتُهُ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَمَا أُنْفِقَ عَلَيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَثْوِيَ عِنْدَهُ حَتّٰى يُحْرِجَهُ وَمَعْنٰى قَوْلِهِ لَا يَثْوِيْ عِنْدَهُ يَعْنِي الضَّيْفَ لَا يُقِيْمُ عِنْدَهُ حَتّٰى يَشْتَدَّ عَلٰى صَاحِبِ الْمَنْزِلِ وَالْحَرَجُ هُوَ الضِّيْقُ إِنَّمَا قَوْلُهُ يُحْرِجُهُ يَقُوْلُ حَتّٰى يُضَيِّقَ عَلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ وَقَدْ رَوَاهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَأَبُوْ شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيُّ هُوَ الْكَعْبِيُّ وَهُوَ الْعَدَوِيُّ وَاسْمُهُ خُوَيْلِدُ بْنُ عَمْرٍو.

حضرت ابو شریح کعبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ضیافت تین دن ہے۔ پر تکلف مہمان نوازی ایک دن رات ہے اور اس کے بعد جو کچھ اس پر خرچ کیا جائے صدقہ ہے۔ اور مہمان کے لیے اتنا ٹھہرنا جائز نہیں جس سے صاحب خانہ تنگ ہو جائے۔ اس باب میں حضرت عائشہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مروی ہیں۔

مالک بن انس اور لیث ابن سعد نے اسے حضرت سعید مقبری سے روایت کیا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ابو شریح، خزاعی، کعبی اور عدوی ہیں۔ ان کا نام خویلد بن عمرو ہے۔

بَابُ ۱۳ مَا جَاءَ فِي السَّعْيِ عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْيَتِيْمِ

بیوہ اور یتیم کی خبر گیری

۲۰۳۵ - حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّاعِيْ عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ كَالْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَوْ كَالَّذِيْ يَصُوْمُ النَّهَارَ وَيَقُوْمُ اللَّيْلَ.

حضرت صفوان بن سلیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیوہ اور محتاج کی خبر گیری کرنے والا اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے یا اس شخص کی طرح جو دن کو روزہ رکھتا ہے اور رات کو نماز میں کھڑا رہتا ہے۔

۲۰۳۶ - حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَأَبُو الْغَيْثِ اسْمُهُ سَالِمٌ مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُطِيْعٍ وَثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ شَامِيٌّ وَثَوْرُ بْنُ زَيْدٍ مَدَنِيٌّ.

انصاری نے بواسطہ معن، مالک، ثور بن زید اور ابو الغیث، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل حدیث روایت کی۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ابو الغیث کا نام سالم مولیٰ عبد اللہ بن مطیع ہے۔ ثور بن یزید شامی ہیں۔ اور ثور بن زید مدنی ہیں۔

بَابُ ۱۳۶ مَا جَاءَ فِي طَلَاقَةِ الْوَجْهِ وَحُسْنِ الْبِشْرِ

۲۰۳۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا الْمُنْكَدِرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ وَإِنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ وَأَنْ تُفْرِغَ مِنْ دَلْوِكَ فِي إِنَاءِ أَخِيكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

خندہ پیشانی اور خوش روئی

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نیکی صدقہ ہے۔ یہ بھی ایک نیکی ہے کہ تم اپنے بھائی سے خندہ پیشانی کے ساتھ پیش آؤ اور یہ کہ تم اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی ڈال دو۔ اس باب میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۱۳۷ مَا جَاءَ فِي الصِّدْقِ وَالْكَذِبِ

۲۰۳۸ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَإِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللهِ صِدِّيقًا وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَمَا يَزَالُ الْعَبْدُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللهِ كَذَّابًا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَعُمَرَ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ وَابْنِ عُمَرَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۰۳۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ الرَّحِيمِ بْنِ هَارُونَ الْغَسَّانِيِّ حَدَّثَكُمْ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَذَبَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَ عَنْهُ الْمَلَكُ مِيلًا مِنْ نَتْنِ مَا جَاءَ بِهِ قَالَ يَحْيَى فَأَقَرَّ بِهِ عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ هَارُونَ وَقَالَ نَعَمْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ تَفَرَّدَ بِهِ عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ هَارُونَ.

سچ اور جھوٹ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ سچ کو لازم پکڑو بے شک سچ نیکی کا راستہ دکھاتا ہے۔ اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے اور آدمی برابر سچ بولتا رہتا ہے اور اسکا قصد کرتا رہتا ہے۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں صدیق لکھ دیا جاتا ہے۔ جھوٹ سے اجتناب کرو بے شک جھوٹ گناہ کا راستہ دکھاتا ہے اور گناہ جہنم کی طرف لے جاتا ہے اور آدمی مسلسل جھوٹ بولتا ہے اور اسکا ارادہ کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کذاب لکھ دیا جاتا ہے۔ اس باب میں حضرت ابوبکر، عمر، عبداللہ بن شخیر اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ جھوٹ بولتا ہے۔ تو فرشتے اس کی بو کی وجہ اس آدمی سے ایک میل دور چلے جاتے ہیں یحییٰ فرماتے ہیں۔ عبدالرحیم بن ہارون نے اس کا اقرار کیا اور کہا "ہاں"۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔
عبدالرحیم بن ہارون اس میں متفرد ہیں۔

باب ۱۳۱ مَا جَاءَ فِي الْفُحْشِ

بے حیائی

۲۰۴۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ الْفُحْشُ فِي شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ وَمَا كَانَ الْحَيَاءُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے حیائی جس چیز میں آتی ہے اسے عیب دار بناتی ہے۔ اور حیاء جس چیز میں آتا ہے اسے مزین کر دیتا ہے۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت مذکور ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف عبدالرزاق کی روایت سے جانتے ہیں۔

۲۰۴۱ - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ أَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِيَارُكُمْ أَحَاسِنُكُمْ أَخْلَاقًا وَلَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم میں سے بہتر وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق سب سے اچھے ہیں" نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نہ فاحش تھے اور نہ تکلف فحش اختیار کرنے والے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۳۲ مَا جَاءَ فِي اللَّعْنَةِ

لعنت بھیجنا

۲۰۴۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلَاعَنُوا بِلَعْنَةِ اللَّهِ وَلَا بِغَضَبِهِ وَلَا بِالنَّارِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دوسرے پر اللہ تعالیٰ کی لعنت، غضب اور دوزخ کی پھٹکار نہ بھیجو۔ اس باب میں حضرت ابن عباس، ابوہریرہ، ابن عمر اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۴۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ الْبَصْرِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا اللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِيءِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مِنْ غَيْرِ هَذَا

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت طعن کرنے والا، بہت لعنت کرنے والا، بے حیاء اور بیہودہ بکنے والا (کامل) مومن نہیں ہو سکتا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس طریق کے

الْوَجْهِ۔

۲۰۴۴۔ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ الطَّائِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ نَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا لَعَنَ الرِّيحَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَلْعَنِ الرِّيحَ فَإِنَّهَا مَأْمُورَةٌ وَإِنَّهُ مَنْ لَعَنَ شَيْئًا لَيْسَ لَهُ بِأَهْلٍ رَجَعَتِ اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ لَا نَعْلَمُ أَحَدًا أَسْنَدَهُ غَيْرَ بِشْرِ بْنِ عُمَرَ۔

بَابُ ۳۵ مَا جَاءَ فِي تَعْلِيمِ النَّسَبِ

۲۰۴۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عِيسَى الثَّقَفِيِّ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَلَّمُوا مِنْ أَنْسَابِكُمْ مَا تَصِلُونَ بِهِ أَرْحَامَكُمْ فَإِنَّ صِلَةَ الرَّحِمِ مَحَبَّةٌ فِي الْأَهْلِ مَثْرَاةٌ فِي الْمَالِ مَنْسَأَةٌ فِي الْأَثَرِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَمَعْنَى قَوْلِهِ مَنْسَأَةٌ فِي الْأَثَرِ يَعْنِي بِهِ الزِّيَادَةَ فِي الْعُمُرِ۔

بَابُ ۳۶ مَا جَاءَ فِي دَعْوَةِ الْأَخِ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ

۲۰۴۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا قَبِيصَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادِ بْنِ أَنْعُمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا دَعْوَةٌ أَسْرَعَ إِجَابَةً مِنْ دَعْوَةِ غَائِبٍ لِغَائِبٍ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَالْإِفْرِيقِيُّ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ وَهُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادِ بْنِ أَنْعُمٍ الْإِفْرِيقِيُّ۔

علاوہ بھی مروی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص نے ہوا پر لعنت بھیجی۔ آپ نے فرمایا ہوا کو گالی نہ دو۔ یہ تو پابند حکم ہے۔ اور جو شخص کسی ایسی چیز پر لعنت بھیجتا ہے جو اس کی مستحق نہیں۔ تو لعنت اس کی طرف لوٹتی ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم بشر بن عمر کے علاوہ کسی کو نہیں جانتے جس نے اس کو مسند بیان کیا ہو۔

نسب کی تعلیم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نسب کی اتنی تعلیم (ضرور) حاصل کرو جس کے ذریعے اپنے رشتہ داروں سے مل سکو۔ کیونکہ صلہ رحمی اپنے لوگوں سے محبت، دولت کی زیادتی اور عمر کی بڑھنے کا سبب ہے۔

یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔

اپنے بھائی کے لیے پس پشت دعا کرنا

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی دعا اس سے زیادہ جلد مقبول نہیں ہوتی جس قدر غائب کی دعا غائب کے حق میں مقبول ہوتی ہے

یہ حدیث غریب ہے۔

ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں افریقی کو حدیث میں ضعیف کہا گیا ہے۔ اور یہ عبدالرحمن بن زیاد بن انعم افریقی ہیں۔

بَابُ (۱۲) مَا جَاءَ فِي الشَّتْمِ

۲۰۴۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَى الْبَادِي مِنْهُمَا مَا لَمْ يَعْتَدِ الْمَظْلُومُ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۲۰۴۸۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَتُؤْذُوا الْأَحْيَاءَ وَقَدِ اخْتَلَفَ أَصْحَابُ سُفْيَانَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ فَرَوَى بَعْضُهُمْ مِثْلَ رِوَايَةِ الْحَفَرِيِّ وَرَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا يُحَدِّثُ عِنْدَ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

۲۰۴۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زُبَيْدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ قَالَ زُبَيْدٌ قُلْتُ لِأَبِي وَائِلٍ أَأَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ نَعَمْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

گالی دینا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو آدمی گالی گلوچ کرنے والے جو کچھ کہیں وہ ان میں سے ابتداء کرنے والے پر ہے۔ جب تک کہ مظلوم حد سے نہ بڑھے۔ اس باب میں حضرت سعد، مسعود اور عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مُردوں کو گالی دے کر اس طرح زندوں کو ایذاء نہ پہنچاؤ گے۔ اصحاب سفیان کا اس حدیث میں اختلاف ہے بعض نے حفری کی روایت کی مثل روایت کی اور بعض نے بواسطہ سفیان، زیاد بن علاقہ سے روایت کی ہے (امام ترمذی) نے مغیرہ بن شعبہ کے پاس ایک آدمی سے سنا وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی روایت کرتے تھے۔

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کو گالی دینا گناہ ہے۔ اور اسے قتل کرنا کفر ہے زبید کہتے ہیں میں نے ابو وائل سے پوچھا تم نے عبد اللہ سے سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ (۱۳) مَا جَاءَ فِي قَوْلِ الْمَعْرُوفِ

۲۰۵۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرَفًا تُرَى ظُهُورُهَا مِنْ بُطُونِهَا وَبُطُونُهَا

اچھی بات کہنا

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں بالا خانے ہیں جن کے بیرونی حصے اندر سے اور اندر کے حصے باہر سے نظر آتے ہوں گے ایک

مِنْ غُلُوْنِهَا فَقَامَ اَعْرَابِیٌّ فَقَالَ لِمَنْ هِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ لِمَنْ اَطَابَ الْکَلَامَ وَاَطْعَمَ الطَّعَامَ وَاَدَامَ الصِّیَامَ وَصَلّٰی بِاللَّیْلِ وَالنَّاسُ نِیَامٌ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ.

اعرابی نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کس کے لیے ہوں گے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اچھی گفتگو کرے، کھانا کھلائے، ہمیشہ روزہ رکھے اور رات کو نماز ادا کرے جبکہ لوگ سوئے ہوئے ہوں یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف عبدالرحمٰن بن اسحٰق کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

بَابُ ۱۲۹ مَا جَاءَ فِیْ فَضْلِ الْمَمْلُوْكِ الصَّالِحِ

نیک غلام کی فضیلت

۲۰۵۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ نَا سُفْیَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعِمَّا لِاَحَدِهِمْ اَنْ یُّطِیْعَ رَبَّهٗ وَیُؤَدِّیَ حَقَّ سَیِّدِهٖ یَعْنِی الْمَمْلُوْكَ وَقَالَ كَعْبٌ صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی وَابْنِ عُمَرَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان میں سے ایک کے لیے کیا اچھی بات ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری بھی کرے اور اپنے آقا کا حق بھی ادا کرے۔ کعب فرماتے ہیں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا۔ اس باب میں حضرت ابوموسیٰ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۵۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ نَا وَکِیْعٌ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ اَبِی الْیَقْظَانِ عَنْ زَاذَانَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ عَلٰی کُثْبَانِ الْمِسْكِ اُرَاهُ قَالَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَبْدٌ اَدّٰی حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِیْهِ وَرَجُلٌ اَمَّ قَوْمًا وَهُمْ بِهٖ رَاضُوْنَ وَرَجُلٌ یُنَادِیْ بِالصَّلَوٰتِ الْخَمْسِ فِیْ كُلِّ یَوْمٍ وَلَیْلَةٍ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ سُفْیَانَ وَاَبُو الْیَقْظَانِ اسْمُهٗ عُثْمَانُ بْنُ قَیْسٍ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمی ایسے ہیں جو مشک کے ٹیلے پر ہوں گے راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے آپ نے فرمایا قیامت کے دن۔ وہ غلام جس نے اللہ تعالیٰ کا حق ادا کیا اور اپنے مالک کا بھی حق ادا کیا۔ وہ شخص جس نے قوم کی امامت کی اور وہ قوم اس پر راضی ہو۔ اور وہ آدمی جو رات دن میں پانچ نمازوں کے لیے اذان دیتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف سفیان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ ابوالیقظان کا نام عثمان بن قیس ہے۔

بَابُ ۱۳۰ مَا جَاءَ فِیْ مُعَاشَرَةِ النَّاسِ

لوگوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا

۲۰۵۳۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ نَا سُفْیَانُ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ عَنْ مَیْمُوْنِ بْنِ اَبِیْ شَبِیْبٍ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اتَّقِ اللّٰهَ حَیْثُمَا كُنْتَ وَاَتْبِعِ السَّیِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا وَخَالِقِ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا اللہ تعالیٰ سے ڈرو تم جہاں بھی ہو۔ گناہ کے بعد نیکی کرو وہ اسے مٹا دے گی اور لوگوں سے اچھے اخلاق کے ساتھ پیش آؤ۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی

النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

روایت مذکور ہے۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٢٠٥٤۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ وَأَبُو نُعَيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ قَالَ مَحْمُودٌ وَثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ قَالَ مَحْمُودٌ وَالصَّحِيحُ حَدِيثُ أَبِي ذَرٍّ۔

محمود بن غیلان نے بواسطہ ابی احمد و ابو نعیم اور سفیان حبیب سے اسی سند سے اس کے ہم معنی ذکر کیا ہے۔ محمود کہتے ہیں ہم سے وکیع نے بواسطہ سفیان، حبیب بن ابی ثابت، میمون بن ابی شبیب اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی محمود فرماتے ہیں حضرت ابوذر کی روایت صحیح ہے۔

بَابُ ١٣٢ مَا جَاءَ فِي ظَنِّ السُّوْءِ

بدگمانی

٢٠٥٥۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَسَمِعْتُ عَبْدَ بْنَ حُمَيْدٍ يَذْكُرُ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ سُفْيَانَ قَالَ قَالَ سُفْيَانُ الظَّنُّ ظَنَّانِ فَظَنٌّ إِثْمٌ وَظَنٌّ لَيْسَ بِإِثْمٍ فَأَمَّا الظَّنُّ الَّذِي هُوَ إِثْمٌ فَالَّذِي يَظُنُّ ظَنًّا وَيَتَكَلَّمُ بِهِ وَأَمَّا الظَّنُّ الَّذِي لَيْسَ بِإِثْمٍ فَالَّذِي يَظُنُّ وَلَا يَتَكَلَّمُ بِهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گمان سے بچو کیونکہ گمان سب سے جھوٹی بات ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ میں (امام ترمذی) نے عبد بن حمید سے سنا وہ اصحاب سفیان سے نقل کرتے ہیں کہ سفیان نے فرمایا گمان دو قسم کے ہیں۔ ایک قسم کا گمان گناہ ہے جب کہ دوسری قسم گناہ نہیں گمان کرے پھر اسے زبان سے ظاہر کرے تو یہ گناہ ہے اور دل میں گمان ہو۔ لیکن زبان پر نہ لائے تو یہ گناہ نہیں۔

بَابُ ١٣٣ مَا جَاءَ فِي الْمِزَاحِ

مزاح

٢٠٥٦۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَضَّاحِ الْكُوفِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُخَالِطُنَا حَتّٰى أَنْ كَانَ لَيَقُولُ لِأَخٍ لِي صَغِيرٍ يَا أَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے ملے جلے رہتے یہاں تک کہ میرے چھوٹے بھائی سے فرماتے اے ابو عمیر! تمہارے نغیر کو کیا ہوا (نغیر ایک چھوٹا پرندہ)۔

٢٠٥٧۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ نَحْوَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو التَّيَّاحِ اسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ حُمَيْدٍ الضُّبَعِيُّ۔

ہناد نے بواسطہ وکیع، شعبہ اور ابوالتیاح، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوالتیاح کا نام یزید بن حمید ہے۔

۲۰۵۸۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّكَ تُدَاعِبُنَا قَالَ إِنِّيْ لَا أَقُوْلُ إِلَّا حَقًّا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ إِنَّكَ تُدَاعِبُنَا إِنَّمَا يَعْنُوْنَ إِنَّكَ تُمَازِحُنَا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ ہم سے مزاح فرماتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سچی بات ہی تو کہتا ہوں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ "تداعبنا" یعنی آپ ہم سے مزاح فرماتے ہیں۔

۲۰۵۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ يَا ذَا الْأُذُنَيْنِ قَالَ مَحْمُوْدٌ قَالَ أَبُوْ أُسَامَةَ يَعْنِيْ مَازَحَهٗ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اے دو کانوں والے! محمود کہتے ہیں ابو اسامہ نے فرمایا کہ آپ نے اس طرح (ان الفاظ کے ساتھ) مزاح فرمایا۔

۲۰۶۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَاسِطِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا اسْتَحْمَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّيْ حَامِلُكَ عَلٰى وَلَدِ نَاقَةٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا أَصْنَعُ بِوَلَدِ النَّاقَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَلْ تَلِدُ الْإِبِلَ إِلَّا النُّوْقُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سواری کے لیے جانور مانگا آپ نے فرمایا میں تجھے اونٹنی کے بچے پر سوار کروں گا۔ اس نے عرض کیا یارسول اللہ! میں اونٹنی کے بچے کو کیا کروں گا؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اونٹنیاں ہی تو اونٹ کو جنتی ہیں۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

بَابُ (۲۲) مَا جَاءَ فِي الْمِرَاءِ

جھگڑا

۲۰۶۱۔ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ الْبَصْرِيُّ ثَنَا ابْنُ أَبِيْ فُدَيْكٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ سَلَمَةُ بْنُ وَرْدَانَ اللَّيْثِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَهُوَ بَاطِلٌ بُنِيَ لَهٗ فِيْ رَبَضِ الْجَنَّةِ وَمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَهُوَ مُحِقٌّ بُنِيَ لَهٗ فِيْ وَسَطِهَا وَمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهٗ بُنِيَ لَهٗ فِيْ أَعْلَاهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهٗ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ سَلَمَةَ بْنِ وَرْدَانَ عَنْ أَنَسٍ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے باطل جھوٹ بولنا چھوڑ دیا اس کے لیے بہشت کے کنارے پر مکان بنایا جائے گا اور جو حق پر ہوتے ہوئے جھگڑا ترک کر دے اس کے لیے جنت کے درمیان مکان بنایا جائیگا اور خوش اخلاق کے لیے جنت کے اوپر والے حصے میں مکان بنایا جائیگا۔ یہ حدیث حسن ہے ہم اسے صرف سلمہ بن وردان کی روایت سے پہچانتے ہیں جو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں۔

۲۰۶۲۔ حَدَّثَنَا فَضَالَةُ بْنُ الْفَضْلِ الْكُوْفِيُّ ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ ابْنِ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِيْهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفٰى بِكَ إِثْمًا أَنْ لَّا تَزَالَ مُخَاصِمًا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِثْلَ هٰذَا إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

لیے یہ گناہ کافی ہے کہ تم مسلسل جھگڑتے رہو۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اس طرح ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

۲۰۶۳۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ الْبَغْدَادِيُّ ثَنَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ لَيْثٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِيْ سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُمَارِ أَخَاكَ وَلَا تُمَازِحْهُ وَلَا تَعِدْهُ مَوْعِدَةً فَتُخْلِفَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے (مسلمان) بھائی سے جھگڑا نہ کرو، مزاح نہ کرو اور نہ اس سے وعدہ کرکے وعدہ خلافی کرو۔

یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

بَابُ ۳۲ مَا جَاءَ فِي الْمُدَارَاةِ

خاطر مدارات

۲۰۶۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عِنْدَهُ فَقَالَ بِئْسَ ابْنُ الْعَشِيْرَةِ أَوْ أَخُو الْعَشِيْرَةِ ثُمَّ أَذِنَ لَهُ فَأَلَانَ لَهُ الْقَوْلَ فَلَمَّا خَرَجَ قُلْتُ لَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْتَ لَهُ مَا قُلْتَ ثُمَّ أَلَنْتَ لَهُ الْقَوْلَ قَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ أَوْ وَدَعَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت مانگی میں آپ کی خدمت میں موجود تھی۔ آپ نے فرمایا قبیلہ کا یہ بیٹا (فرمایا) قبیلہ کا یہ بھائی کیا ہی برا ہے پھر اسے اجازت مرحمت فرمائی اور اس سے نرمی کے ساتھ گفتگو کی جب وہ چلا گیا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے اس کے بارے یہ بات فرمائی تھی پھر آپ نے اس سے نرمی سے گفتگو فرمائی۔ آپ نے فرمایا اے عائشہ! وہ شخص بدترین انسان ہے جسے لوگ محض اس کی فحش کلامی سے بچتے ہوئے چھوڑ دیں یا رخصت کر دیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۳۳ مَا جَاءَ فِي الْاِقْتِصَادِ فِي الْحُبِّ وَالْبُغْضِ

دوستی اور دشمنی میں میانہ روی

۲۰۶۵۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَمْرٍو الْكَلْبِيُّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أُرَاهُ رَفَعَهُ قَالَ أَحْبِبْ حَبِيْبَكَ هَوْنًا مَّا عَسٰى أَنْ يَّكُوْنَ بَغِيْضَكَ يَوْمًا مَّا وَأَبْغِضْ بَغِيْضَكَ هَوْنًا مَّا عَسٰى أَنْ يَّكُوْنَ حَبِيْبَكَ يَوْمًا مَّا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ إِلَّا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے (راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے انہوں نے مرفوعاً بیان فرمایا کہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے دوست سے کچھ (ہلکی) محبت رکھو ہو سکتا ہے کسی دن وہ تمہارا دشمن ہو جائے اور دشمن سے دشمنی میں بھی میانہ روی اختیار کرو ممکن ہے کسی دن وہ تمہارا دوست بن جائے۔

یہ حدیث غریب ہے اس سند سے ہم اس کو صرف اسی طریق سے

مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ أَيُّوْبَ بِإِسْنَادٍ غَيْرِ هٰذَا رَوَاهُ الْحَسَنُ بْنُ أَبِيْ جَعْفَرٍ وَهُوَ حَدِيْثٌ ضَعِيْفٌ أَيْضًا بِإِسْنَادٍ لَهُ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّحِيْحُ عَنْ عَلِيٍّ مَوْقُوْفٌ قَوْلُهُ.

بیان کئے ہیں۔ ایوب سے یہ حدیث دوسری اسناد سے بھی مروی ہے۔ حسن بن ابو جعفر نے اسے روایت کیا لیکن ضعیف ہے۔ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے واسطے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ صحیح یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے۔

بَابُ ۱۳۱ مَا جَاءَ فِي الْكِبْرِ

غرور و تکبر

۲۰۶۶۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ كِبْرٍ وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ إِيْمَانٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ وَأَبِيْ سَعِيْدٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی تکبر ہوگا۔ اور وہ شخص جہنم میں نہیں جائے گا جس کے دل میں ایک دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ، ابن عباس، سلمہ بن اکوع اور ابو سعید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ إِيْمَانٍ قَالَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ إِنَّهُ يُعْجِبُنِيْ أَنْ يَكُوْنَ ثَوْبِيْ حَسَنًا وَنَعْلِيْ حَسَنًا قَالَ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْجَمَالَ وَلٰكِنَّ الْكِبْرَ مَنْ بَطِرَ الْحَقَّ وَغَمَصَ النَّاسَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے دل میں ایک ذرہ برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا اور جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا وہ جہنم میں نہیں جائے گا۔ ایک آدمی نے عرض کیا مجھے یہ بات پسند ہے کہ میرے کپڑے اچھے ہوں اور جوتا اچھا ہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ خوبصورتی کو پسند فرماتا ہے۔ تکبر یہ ہے کہ حق کا انکار کرے اور لوگوں کو حقیر سمجھے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۲۰۶۸۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَذْهَبُ بِنَفْسِهِ حَتّٰى يُكْتَبَ فِي الْجَبَّارِيْنَ فَيُصِيْبُهُ مَا أَصَابَهُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت ایاس بن سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی اپنا درجہ بڑھاتا رہتا ہے حتی کہ تکبر کرنے والوں میں لکھ دیا جاتا ہے پھر اسے وہ مصیبت پہنچتی ہے جو متکبرین کو پہنچتی ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۰۶۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيْسَى بْنِ يَزِيْدَ الْبَغْدَادِيُّ

حضرت نافع بن جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہما اپنے والد

ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ يَقُولُونَ لِي فِيَّ التِّيهُ وَقَدْ رَكِبْتُ الْحِمَارَ وَلَبِسْتُ الشَّمْلَةَ وَقَدْ حَلَبْتُ الشَّاةَ وَقَدْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَعَلَ هٰذَا فَلَيْسَ فِيهِ مِنَ الْكِبْرِ شَيْءٌ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے فرمایا لوگ کہتے ہیں کہ مجھ میں تکبر ہے۔ حالانکہ میں گدھے پر سوار ہوا ہوں میں نے چادر پہنی اور بکری کا دودھ دوہا۔ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا جو آدمی یہ امور سر انجام دے اس میں کسی قسم کا تکبر نہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

بَابُ ۶۲ مَا جَاءَ فِي حُسْنِ الْخُلُقِ

خوش اخلاقی

۲۰۰۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ ثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا شَيْءٌ أَثْقَلُ فِي الْمِيزَانِ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ خُلُقٍ حَسَنٍ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَيُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيءَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ وَأُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن مومن کی میزان میں اچھے اخلاق سے زیادہ وزنی کوئی چیز نہیں ہوگی۔ بے شک اللہ تعالیٰ بے حیا، بدگو سے نفرت فرماتا ہے۔ اس باب میں حضرت عائشہ، ابوہریرہ، انس اور اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۰۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ اللَّيْثِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ شَيْءٍ يُوضَعُ فِي الْمِيزَانِ أَثْقَلُ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ وَإِنَّ صَاحِبَ حُسْنِ الْخُلُقِ لَيَبْلُغُ بِهِ دَرَجَةَ صَاحِبِ الصَّوْمِ وَالصَّلَاةِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جو چیزیں میزان میں رکھی جائیں گی ان میں اچھے اخلاق سب سے زیادہ بھاری ہوں گے۔ بے شک خوش اخلاق آدمی اچھے اخلاق کے ذریعے روزہ دار اور نمازی کا درجہ پا لیتا ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔

۲۰۰۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ ثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ قَالَ تَقْوَى اللَّهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَسُئِلَ عَنْ أَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ قَالَ الْفَمُ وَالْفَرْجُ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کون سے اعمال ہیں جو لوگوں کو بکثرت جنت میں لے جائیں گے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا خوف (تقوی) اور اچھے اخلاق۔ ان چیزوں کے بارے میں پوچھا گیا جو زیادہ لوگوں کو جہنم میں لے جانے کا باعث ہیں تو فرمایا منہ (زبان) اور شرمگاہ

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيْسَ هُوَ ابْنُ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَوْدِيُّ. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ نَا أَبُوْ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ أَنَّهُ وَصَفَ حُسْنَ الْخُلُقِ فَقَالَ هُوَ بَسْطُ الْوَجْهِ وَبَذْلُ الْمَعْرُوْفِ وَكَفُّ الْأَذٰى.

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ عبداللہ بن ادریس، ابن یزید بن عبدالرحمن اودی ہیں۔ احمد بن عبدہ نے بواسطہ ابو وہب حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ سے نقل کیا۔ انہوں نے خوش اخلاقی کی تعریف میں فرمایا کشادہ روئی، خوب بھلائی کرنا اور تکلیف دور کرنا خوش اخلاقی ہے۔

بَابٌ ٦٣ مَا جَاءَ فِي الْإِحْسَانِ وَالْعَفْوِ

احسان کرنا اور معاف کرنا

٢٠٠٣ - حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالُوْا نَا أَبُوْ أَحْمَدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الرَّجُلُ أَمُرُّ بِهِ فَلَا يَقْرِيْنِيْ وَلَا يُضِيْفُنِيْ فَيَمُرُّ بِيْ أَفَأَجْزِيْهِ قَالَ لَا أَقْرِهِ قَالَ وَرَآنِيْ رَثَّ الثِّيَابِ فَقَالَ هَلْ لَكَ مِنْ مَالٍ قَالَ قُلْتُ مِنْ كُلِّ الْمَالِ قَدْ أَعْطَانِيَ اللّٰهُ مِنَ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ قَالَ فَلْيُرَ عَلَيْكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَجَابِرٍ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَأَبُو الْأَحْوَصِ اسْمُهُ عَوْفُ بْنُ مَالِكِ بْنِ نَضْلَةَ الْجُشَمِيُّ وَمَعْنٰى قَوْلِهِ أَقْرِهِ يَقُوْلُ أَضِفْهُ وَالْقِرٰى الضِّيَافَةُ.

حضرت ابوالاحوص اپنے والد رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں ایک آدمی کے پاس سے گزرتا ہوں تو وہ میری مہمان نوازی نہیں کرتا پھر وہ میرے پاس سے گزرتا ہے کیا میں اس سے اس کا بدلہ لوں؟ آپ نے فرمایا "نہیں" بلکہ اس کی مہمان نوازی کرو۔ فرماتے ہیں آپ نے مجھے میلے کچیلے کپڑوں میں دیکھ کر پوچھا کیا تمہارے پاس مال ہے؟ میں نے عرض کیا ہر قسم کا مال ہے اللہ تعالیٰ نے مجھے اونٹ اور بکریاں عطا فرمائی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم پر اس کا اظہار ہونا چاہیے۔ اس باب میں حضرت عائشہ، جابر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوالاحوص کا نام عوف بن مالک بن نضلہ جشمی ہے۔ "اقرہ" کا مطلب یہ ہے کہ اس کی مہمان نوازی کرو۔ "قری" ضیافت کے معنی میں ہے۔

٢٠٠٤ - حَدَّثَنَا أَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُمَيْعٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكُوْنُوْا إِمَّعَةً تَقُوْلُوْنَ إِنْ أَحْسَنَ النَّاسُ أَحْسَنَّا وَإِنْ ظَلَمُوْا ظَلَمْنَا وَلٰكِنْ وَطِّنُوْا أَنْفُسَكُمْ إِنْ أَحْسَنَ النَّاسُ أَنْ تُحْسِنُوْا وَإِنْ أَسَاءُوْا فَلَا تَظْلِمُوْا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ہر ایک کی رائے پر چلنے والے نہ ہو کہ اگر لوگ بھلائی کریں گے تو ہم بھی کریں گے اور اگر وہ ظلم کریں گے تو ہم بھی کریں گے بلکہ اپنے آپ پر اعتماد و اطمینان رکھو، اگر لوگ بھلائی کریں تو بھلائی کرو اور اگر برائی کریں تو ظلم نہ کرو۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

بَابٌ ٦٤ مَا جَاءَ فِي زِيَارَةِ الْإِخْوَانِ

بھائیوں سے ملاقات

٢٠٠٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَالْحُسَيْنُ بْنُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

أَبِي كَبْشَةَ الْبَصْرِيُّ قَالَا نَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ السَّدُوسِيُّ نَا أَبُو سِنَانٍ الْقَسْمَلِيُّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سَوْدَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَادَ مَرِيضًا أَوْ زَارَ أَخًا لَهُ فِي اللّٰهِ نَادَاهُ مُنَادٍ أَنْ طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّأْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَأَبُو سِنَانٍ اسْمُهُ عِيسَى بْنُ سِنَانٍ وَقَدْ رَوَى حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مِنْ هٰذَا۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مریض کی عیادت کرے یا کسی دینی بھائی سے ملاقات کرے تو ایک منادی پکارتا ہے تو پاک ہو، تیرا چلنا بھی پاکیزہ ہو اور تو نے جنت میں اپنی جگہ بنالی۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ابو سفیان کا نام عیسیٰ بن سنان ہے۔ حماد بن سلمہ نے بواسطہ ثابت، ابورافع اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کا کچھ روایت کیا ہے۔

بَابٌ ١٣٢ مَا جَاءَ فِي الْحَيَاءِ

حیاء

٢٠٧٦۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَعَبْدُ الرَّحِيمِ وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو نَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ وَالْإِيمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَبِي بَكْرَةَ وَأَبِي أُمَامَةَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حیاء، ایمان کا حصہ ہے اور ایمان جنت میں لے جاتا ہے۔ بے حیائی ظلم ہے اور ظلم جہنم میں لے جاتا ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر، ابوبکرہ، ابوامامہ اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابٌ ١٣٣ مَا جَاءَ فِي التَّأَنِّي وَالْعَجَلَةِ

توقف اور عجلت

٢٠٧٧۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِمْرَانَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ الْمُزَنِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّمْتُ الْحَسَنُ وَالتُّؤَدَةُ وَالْاِقْتِصَادُ جُزْءٌ مِنْ أَرْبَعَةٍ وَعِشْرِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

حضرت عبداللہ بن سرجس المزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا طریقہ، توقف اور میانہ روی، نبوت کا چوبیسواں حصہ ہے۔

اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔

٢٠٧٨۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِمْرَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عَاصِمٍ

قتیبہ نے بواسطہ نوح بن قیس، عبداللہ بن عمران اور عبداللہ بن سرجس، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی عاصم کا واسطہ مذکور نہیں۔

وَالصَّحِيحُ حَدِيثُ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ

نصر بن علی کی روایت صحیح ہے۔

۲۰۷۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيعٍ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَشَجِّ عَبْدِ الْقَيْسِ إِنَّ فِيكَ خَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ الْحِلْمُ وَالْأَنَاةُ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْأَشَجِّ الْعَصَرِيِّ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اشج عبدالقیس سے فرمایا تم میں دو ایسی خصلتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کو محبوب ہیں۔ بردباری اور توقف (جلد بازی نہ کرنا) اس باب میں حضرت اشج عصری رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

۲۰۸۰ - حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ الْمَدِينِيُّ نَا عَبْدُ الْمُهَيْمِنِ بْنُ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنَاةُ مِنَ اللّٰهِ وَالْعَجَلَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي عَبْدِ الْمُهَيْمِنِ بْنِ عَبَّاسٍ وَضَعَّفَهُ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ۔

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کام میں جلد بازی نہ کرنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جلد بازی شیطان کی طرف سے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ بعض لوگوں نے عبدالمہیمن بن عباس کے بارے میں کلام کیا اور انہیں حفظ کے اعتبار سے ضعیف قرار دیا۔

بَابُ ۱۳۲ مَا جَاءَ فِي الرِّفْقِ

نرمی

۲۰۸۱ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ فَقَدْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَنْ حُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ فَقَدْ حُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الْخَيْرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَجَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو نرمی سے حصہ دیا گیا اسے بھلائی سے حصہ دیا گیا اور جسے نرمی کے حصہ سے محروم رکھا گیا اسے بھلائی کے حصہ سے محروم رکھا گیا۔ اس باب میں حضرت عائشہ، جریر بن عبداللہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۱۳۳ مَا جَاءَ فِي دَعْوَةِ الْمَظْلُومِ

مظلوم کی دُعا

۲۰۸۲ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا وَكِيعٌ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ اتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ هٰذَا حَدِيثٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا اور فرمایا مظلوم کی دعا سے ڈرنا کیونکہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابومعبد کا نام نافذ ہے۔ اس باب میں حضرت انس

حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو مُجِيبٍ اسْمُهُ كَانِدٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَبِي سَعِيدٍ

بَابُ مَا جَاءَ فِي خُلُقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۰۸۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَدَمْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِينَ فَمَا قَالَ لِي أُفٍّ قَطُّ وَمَا قَالَ لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ لِمَ صَنَعْتَهُ وَلَا لِشَيْءٍ تَرَكْتُهُ لِمَ تَرَكْتَهُ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا وَمَا مَسِسْتُ خَزًّا قَطُّ وَلَا حَرِيرًا وَلَا شَيْئًا كَانَ أَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمَمْتُ مِسْكًا قَطُّ وَلَا عِطْرًا كَانَ أَطْيَبَ مِنْ عَرَقِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَالْبَرَاءِ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۲۰۸۴۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ أَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ الْجَدَلِيَّ يَقُولُ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ خُلُقِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَلَا صَخَّابًا فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يَجْزِي بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَعْفُو وَيَصْفَحُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْجَدَلِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ بْنُ عَبْدٍ وَيُقَالُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدٍ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي حُسْنِ الْعَهْدِ

۲۰۸۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَى أَحَدٍ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابوہریرہ، عبداللہ بن عمرو اور ابو سعید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

اخلاقِ نبوی

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے دس سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی آپ نے مجھے کبھی اف تک بھی نہیں کہا۔ کسی کام کرنے پر یہ نہیں فرمایا کہ کیوں کیا اور نہ کرنے پر یہ نہیں فرمایا کہ کیوں نہیں کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سب سے زیادہ خوش خلق تھے۔ میں نے اون اور ریشم سے مخلوط اور محض ریشمی کپڑے کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک سے زیادہ نرم نہیں پایا۔ میں نے مشک اور عطر کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ مبارک سے زیادہ خوشبودار نہیں پایا۔ اس باب میں حضرت عائشہ اور براء رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابو عبداللہ جدلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق مبارکہ کے بارے میں پوچھا تو ام المومنین نے فرمایا آپ نہ تو طبعاً فحش گو تھے نہ بتکلف فحش بکنے والے آپ بازاروں میں شور کرنے والے بھی نہ تھے۔ اور آپ برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتے تھے بلکہ معاف کردیتے اور درگزر فرماتے یہ حدیث حسن صحیح ہے ابو عبداللہ جدلی کا نام عبد بن عبد ہے۔ عبدالرحمن بن عبد بھی کہا جاتا ہے۔

حسنِ وفا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں مجھے جس قدر رشک حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر آتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی دوسری زوجہ پر نہیں آتا حالانکہ میں نے ان کا زمانہ نہیں پایا تھا

مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ وَمَا بِي أَنْ أَكُونَ أَدْرَكْتُهَا وَمَا ذَاكَ إِلَّا لِكَثْرَةِ ذِكْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا وَإِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ فَيَتَتَبَّعُ بِهَا صَدَائِقَ خَدِيجَةَ فَيُهْدِيهَا لَهُنَّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

اس کی وجہ یہ تھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کا کثرت سے ذکر فرماتے اور اگر بکری ذبح کرتے تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں کو تلاش کرتے اور ان کے ہاں ہدیہ بھیجتے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

بَابُ ١٣١ مَا جَاءَ فِي مَعَالِي الْأَخْلَاقِ

٢٠٨٦۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خِرَاشٍ الْبَغْدَادِيُّ نَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ نَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ وَأَقْرَبِكُمْ مِنِّي مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَحَاسِنَكُمْ أَخْلَاقًا وَإِنَّ مِنْ أَبْغَضِكُمْ إِلَيَّ وَأَبْعَدِكُمْ مِنِّي يَوْمَ الْقِيَامَةِ الثَّرْثَارُونَ وَالْمُتَشَدِّقُونَ وَالْمُتَفَيْهِقُونَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ عَلِمْنَا الثَّرْثَارُونَ وَالْمُتَشَدِّقُونَ فَمَا الْمُتَفَيْهِقُونَ قَالَ الْمُتَكَبِّرُونَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَالثَّرْثَارُ هُوَ الْكَثِيرُ الْكَلَامِ وَالْمُتَشَدِّقُ الَّذِي يَتَطَاوَلُ عَلَى النَّاسِ فِي الْكَلَامِ وَيَبْذُو عَلَيْهِمْ وَرَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْمُبَارَكِ بْنِ فَضَالَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ وَهَذَا أَصَحُّ۔

بلند اخلاق

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نزدیک تم میں سے زیادہ محبوب اور قیامت کے دن میرے قریب بیٹھنے والے وہ لوگ ہیں جو سب سے زیادہ خوش اخلاق ہیں۔ اور میرے نزدیک تم میں سے زیادہ قابل نفرت اور قیامت کے دن مجھ سے زیادہ دور ہونے والے وہ لوگ ہیں جو بہت بولنے والے، لوگوں سے زبان درازی کرنے والے اور تکبر کرنے والے ہیں۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! بہت باتونی اور زبان دراز کا تو ہمیں علم ہے "متفیہقون" چہکنے والے کون ہیں؟ فرمایا تکبر کرنے والے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ "الثرثار" بہت کلام کرنے والا "متشدق" گفتگو کے ذریعے لوگوں پر فخر کرنے والا۔ بعض لوگوں نے یہ حدیث بواسطہ مبارک بن فضالہ محمد بن منکدر اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی، عبد ربہ بن سعید کا واسطہ ذکر نہیں۔ یہ زیادہ صحیح ہے۔

بَابُ ١٣٢ مَا جَاءَ فِي اللَّعْنِ وَالطَّعْنِ

٢٠٨٧۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكُونُ الْمُؤْمِنُ لَعَّانًا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَرَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَا يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَكُونَ لَعَّانًا۔

لعن طعن کرنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن لعنت کرنے والا نہیں ہوتا۔ اس باب میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بعض لوگوں نے یہ حدیث اسی سند کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ مومن کے لیے مناسب نہیں کہ وہ لعنت بھیجنے والا ہو۔

بَابُ ۱۳۳ مَا جَاءَ فِي كَثْرَةِ الْغَضَبِ

۲۰۰۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلِّمْنِي شَيْئًا وَلَا تُكْثِرْ عَلَيَّ لَعَلِّي أَعِيهِ قَالَ لَا تَغْضَبْ فَرَدَّدَ ذَلِكَ مِرَارًا كُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ لَا تَغْضَبْ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَسُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَأَبُو حُصَيْنٍ اسْمُهُ عُثْمَانُ بْنُ عَاصِمٍ الْأَسَدِيُّ.

زیادہ غصہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا مجھے کچھ سکھائیے لیکن زیادہ نہ ہو تاکہ میں یاد رکھ سکوں آپ نے فرمایا غصہ نہ کیا کر۔ آپ نے یہ بات چند مرتبہ دہرائی کہ غصہ نہ کیا کر۔ اس باب میں حضرت ابوسعید اور سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔ ابو حصین کا نام عثمان بن عاصم اسدی ہے۔

۲۰۰۹۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ حَدَّثَنِي أَبُو مَرْحُومٍ عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ يَسْتَطِيعُ أَنْ يُنَفِّذَهُ دَعَاهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رُءُوسِ الْخَلَائِقِ حَتَّى يُخَيِّرَهُ فِي أَيِّ الْحُورِ شَاءَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

حضرت سہل بن معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غصہ پی لے حالانکہ وہ اس کے نفاذ پر قادر ہو۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے مخلوق کے سامنے بلائے گا۔ اور اسے اختیار دے گا کہ جس حور کو چاہے پسند کرے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

بَابُ ۱۳۴ مَا جَاءَ فِي إِجْلَالِ الْكَبِيرِ

۲۰۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا يَزِيدُ بْنُ بَيَانٍ الْعُقَيْلِيُّ نَا أَبُو الرَّحَّالِ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَكْرَمَ شَابٌّ شَيْخًا لِسِنِّهِ إِلَّا قَيَّضَ اللهُ لَهُ مَنْ يُكْرِمُهُ عِنْدَ سِنِّهِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ هَذَا الشَّيْخِ يَزِيدَ بْنِ بَيَانٍ وَأَبُو الرَّحَّالِ الْأَنْصَارِيُّ آخَرُ.

بڑوں کی تعظیم

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو نوجوان کسی بوڑھے کے سن رسیدہ ہونے کی وجہ سے اس کی عزت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس جوان کے لیے کسی کو مقرر فرما دیتا ہے جو اس کے بڑھاپے کے دور میں اس کی عزت کرتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی شیخ یزید بن بیان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ ابوالرحال انصاری دوسرے ہیں۔

بَابُ ۱۳۵ مَا جَاءَ فِي الْمُتَهَاجِرَيْنِ.

دو باہم ناراض آدمی

۲۰۹۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ فَيُغْفَرُ فِيهِمَا لِمَنْ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ إِلَّا الْمُتَهَاجِرَيْنِ يَقُولُ رُدُّوا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَيُرْوٰى فِي بَعْضِ الْحَدِيثِ ذَرُوا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا وَمَعْنٰى قَوْلِهِ الْمُتَهَاجِرَيْنِ يَعْنِي الْمُتَصَارِمَيْنِ وَهٰذَا مِثْلُ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوموار اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور ہر غیر مشرک کی بخشش ہوتی ہے سوائے ایسے دو آدمیوں کے جو آپس میں ناراض ہو کر جدا ہو گئے ہوں، کہا جاتا ہے یا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان دونوں کو واپس کر دو یہاں تک کہ صلح کرلیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض احادیث میں یہ الفاظ ہیں ان دونوں کو صلح کرنے تک چھوڑ دو "متہاجرین" سے ایک دوسرے سے قطع تعلق کرنے والے مراد ہیں۔ یہ اس کی مثل ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلق کرے۔

بَابُ ۱۳۱ مَا جَاءَ فِي الصَّبْرِ

صبر

۲۰۹۲۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ ثُمَّ قَالَ مَا يَكُونُ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ أَدَّخِرَهُ عَنْكُمْ وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ شَيْئًا هُوَ خَيْرٌ وَأَوْسَعُ مِنَ الصَّبْرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَيُرْوٰى هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ مَالِكٍ فَلَنْ أَدَّخِرَهُ عَنْكُمْ وَيُرْوٰى عَنْهُ فَلَنْ أَذْخَرَهُ عَنْكُمْ وَالْمَعْنٰى فِيهِ وَاحِدٌ يَقُولُ لَنْ أَحْبِسَهُ عَنْكُمْ۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انصار کے کچھ لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا۔ آپ نے عطا فرمایا۔ پھر مانگا آپ نے دوبارہ عطا فرمایا۔ اس کے بعد فرمایا میرے پاس جو کچھ مال ہوگا میں اسے تم سے روک کر ہرگز جمع نہیں کروں گا۔ جو بے نیازی اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ اسے بے نیاز کر دے گا۔ جو مانگنے سے بچے گا اللہ تعالیٰ اسے بچالے گا۔ جو صبر کرے گا اللہ تعالیٰ اسے صبر کی توفیق عطا فرمائیگا اور کسی کو صبر سے اچھی اور کشادہ چیز نہیں دی گئی۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ مالک سے یہ حدیث ادخرہ اور اذخرہ دال اور ذال دونوں کے ساتھ مروی ہے۔ معنی ایک ہی ہے کہ میں تم سے روک کر نہیں رکھوں گا۔

بَابُ ۱۳۲ مَا جَاءَ فِي ذِي الْوَجْهَيْنِ

دو منہ والا

۲۰۹۳۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ذَا الْوَجْهَيْنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَمَّارٍ وَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین آدمی وہ ہے جو دو چہرے والا ہو یعنی ایک کے ساتھ اور بات اور دوسرے کے ساتھ اور بات کرنے والا۔ اس باب میں حضرت عمار اور انس رضی اللہ عنہما سے بھی

ابيّن هٰذا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّمَّامِ

۲۰۹۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلَى حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ هٰذَا يُبَلِّغُ الْأُمَرَاءَ الْحَدِيثَ عَنِ النَّاسِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ قَالَ سُفْيَانُ وَالْقَتَّاتُ النَّمَّامُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعِيِّ

۲۰۹۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ أَبِي غَسَّانَ مُحَمَّدِ بْنِ مُطَرِّفٍ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَيَاءُ وَالْعِيُّ شُعْبَتَانِ مِنَ الْإِيمَانِ وَالْبَذَاءُ وَالْبَيَانُ شُعْبَتَانِ مِنَ النِّفَاقِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي غَسَّانَ مُحَمَّدِ بْنِ مُطَرِّفٍ قَالَ وَالْعِيُّ قِلَّةُ الْكَلَامِ وَالْبَذَاءُ هُوَ الْفُحْشُ فِي الْكَلَامِ وَالْبَيَانُ هُوَ كَثْرَةُ الْكَلَامِ مِثْلُ هٰؤُلَاءِ الْخُطَبَاءِ الَّذِينَ يَخْطُبُونَ فَيُوَسِّعُونَ فِي الْكَلَامِ وَيَتَفَصَّحُونَ فِيهِ مِنْ مَدْحِ النَّاسِ فِيمَا لَا يُرْضِي اللّٰهَ.

بَابُ مَا جَاءَ إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا

۲۰۹۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلَيْنِ قَدِمَا فِي زَمَانِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَا فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِهِمَا فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا رَسُولُ

روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

چغل خور

حضرت ہمام بن حارث فرماتے ہیں۔ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے پاس سے ایک آدمی گزرا تو ان سے کہا گیا کہ یہ شخص لوگوں کی باتیں حاکموں تک پہنچاتا ہے۔ حضرت حذیفہ نے فرمایا۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ سفیان کہتے ہیں۔ "قتات" چغل خور کو کہتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

کم گوئی

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حیا اور کم گوئی ایمان کے دو شعبے ہیں۔ فحش گوئی اور زیادہ باتیں کرنا نفاق کے شعبے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے ابو غسان محمد بن مطرف کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ "العی" قلت کلام "البذاء" فحش گوئی "البیان" کثرت کلام جس طرح ان خطباء کی عادت ہے کہ خطبہ دیتے وقت بات کو بڑھا دیتے ہیں۔ اور لوگوں کی ایسی تعریف کرتے ہیں جس پر اللہ تعالےٰ راضی نہیں ہوتا۔

÷ ÷

بعض بیان جادو ہوتا ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ دور رسالت میں دو آدمی آئے اور انہوں نے تقریر کی لوگ ان کی گفتگو سے تعجب کرنے لگے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا بعض بیان جادو جیسا اثر رکھتا ہے یا اس

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا أَوْ إِنَّ بَعْضَ الْبَيَانِ سِحْرٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَمَّارٍ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

باب میں حضرت عمار، ابن مسعود اور عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۱۳۳ مَا جَاءَ فِي التَّوَاضُعِ

تواضع

۲۰۹۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ وَمَا زَادَ اللهُ رَجُلًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلّٰهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي كَبْشَةَ الْأَنْمَارِيِّ وَاسْمُهُ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ صدقہ مال کو کم نہیں کرتا۔ عفو و درگزر سے آدمی کی عزت بڑھتی ہے۔ اور جو تواضع کرے اللہ تعالیٰ اسے بلندی عطا فرماتا ہے۔ اس باب میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، ابن عباس اور ابوکبشہ انماری رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ ابوکبشہ کا نام عمرو بن سعد ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۱۳۴ مَا جَاءَ فِي الظُّلْمِ

ظلم

۲۰۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ نَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَائِشَةَ وَأَبِي مُوسٰى وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ظلم، قیامت کے اندھیروں سے ہے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو، عائشہ، ابوموسیٰ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث ابن عمر کی روایت سے غریب ہے۔

بَابُ ۱۳۵ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الْعَيْبِ لِلنِّعْمَةِ

نعمت میں عیب جوئی نہ کرنا

۲۰۹۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا عَابَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ كَانَ إِذَا اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ وَإِلَّا تَرَكَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو حَازِمٍ هُوَ الْأَشْجَعِيُّ وَاسْمُهُ سَلْمَانُ مَوْلٰى عَزَّةَ الْأَشْجَعِيَّةِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کھانے میں عیب نہیں نکالا خواہش ہوتی تو تناول فرماتے ورنہ چھوڑ دیتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوحازم اشجعی ہیں۔ ان کا نام سلمان مولیٰ عزہ اشجعیہ ہے۔

بَابُ (۱۳۱) مَا جَاءَ فِي تَعْظِيمِ الْمُؤْمِنِ

۲۱۰۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَكْثَمَ وَالْجَارُودُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَا نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى نَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ أَوْفَى بْنِ دَلْهَمٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَعِدَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ فَنَادَى بِصَوْتٍ رَفِيعٍ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ مَنْ قَدْ أَسْلَمَ بِلِسَانِهِ وَلَمْ يُفْضِ الْإِيمَانُ إِلَى قَلْبِهِ لَا تُؤْذُوا الْمُسْلِمِينَ وَلَا تُعَيِّرُوهُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا عَوْرَاتِهِمْ فَإِنَّهُ مَنْ تَتَبَّعَ عَوْرَةَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ تَتَبَّعَ اللهُ عَوْرَتَهُ وَمَنْ تَتَبَّعَ اللهُ عَوْرَتَهُ يَفْضَحْهُ وَلَوْ فِي جَوْفِ رَحْلِهِ قَالَ وَنَظَرَ ابْنُ عُمَرَ يَوْمًا إِلَى الْبَيْتِ أَوْ إِلَى الْكَعْبَةِ فَقَالَ مَا أَعْظَمَكِ وَأَعْظَمَ حُرْمَتَكِ وَالْمُؤْمِنُ أَعْظَمُ حُرْمَةً عِنْدَ اللهِ مِنْكِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ وَرَوَى إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ السَّمَرْقَنْدِيُّ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ نَحْوَهُ وَرُوِيَ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا۔

مومن کی تعظیم

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے اور بلند آواز سے پکار کر فرمایا۔ اے وہ گروہ جو زبان سے اسلام لائے لیکن ان کے دلوں تک ایمان نہیں پہنچا مسلمانوں کو ایذا نہ دو ان کو عیب مت لگاؤ اور ان کے عیبوں کے پیچھے مت پڑو جو آدمی اپنے مسلمان بھائی کے عیب تلاش کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے عیوب کے پیچھے پڑ جاتا ہے (یعنی ظاہر فرما دیتا ہے) اور اللہ تعالیٰ جس کے عیوب کے پیچھے پڑا اسے ذلیل کیا۔ اگرچہ وہ اپنی منزل میں ہو نافع فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک دن کعبہ شریف کی طرف دیکھا اور فرمایا تو کس قدر با عظمت ہے اور تیری عزت کتنی عظیم ہے لیکن مومن کی عزت اللہ تعالیٰ کے نزدیک تیری عزت سے بھی زیادہ ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف حسین بن واقد کی روایت سے پہچانتے ہیں اسحاق بن ابراہیم سمرقندی۔ نے اسے حسین بن واقد سے اسی کے ہم معنی روایت کیا۔ بواسطہ ابوبرزہ اسلمی بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنی مروی ہے۔

بَابُ (۱۳۲) مَا جَاءَ فِي التَّجَارِبِ

۲۱۰۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَلِيمَ إِلَّا ذُو عَثْرَةٍ وَلَا حَكِيمَ إِلَّا ذُو تَجْرِبَةٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

تجربات

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لغزش کھانے والا ہی بردبار ہوتا ہے۔ اور تجربہ کار ہی دانا ہوتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

بَابُ (۱۳۳) مَا جَاءَ فِي الْمُتَشَبِّعِ بِمَا لَمْ يُعْطَهُ

۲۱۰۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أُعْطِيَ عَطَاءً

جو چیز نہیں دی گئی اس کا ظاہر کرنے والا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو کچھ عطیہ دیا گیا پھر وسعت ہو گیا تو چاہیے کہ بدلہ دے اور اگر کچھ نہ ملا وہ زبان سے تعریف کرے کیونکہ جس نے تعریف کی اس نے شکریہ

فَوَجَدَ فَلْيَجْزِ بِهِ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُثْنِ فَإِنَّ مَنْ أَثْنَى فَقَدْ شَكَرَ وَمَنْ كَتَمَ فَقَدْ كَفَرَ وَمَنْ تَحَلَّى بِمَا لَمْ يُعْطَهُ كَانَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُورٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ وَعَائِشَةَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَمَعْنَى قَوْلِهِ وَمَنْ كَتَمَ فَقَدْ كَفَرَ يَقُولُ كَفَرَ تِلْكَ النِّعْمَةَ.

ادا کر دیا، اور جس نے چھپایا اس نے ناشکری کی اور جس نے اپنے آپ کو ایسے لباس سے آراستہ کیا جو اسے نہیں دیا گیا وہ جھوٹے کپڑے پہننے والے کی طرح ہے۔ اس باب میں حضرت اسماء بنت ابوبکر اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ "من کتم فقد کفر" سے مراد ناشکری ہے۔

بَابُ ۳۵۲ مَا جَاءَ فِي الثَّنَاءِ بِالْمَعْرُوفِ

نیکی کے ساتھ تعریف کرنا

۲۱۰۳۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ وَالْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ بِمَكَّةَ قَالَا حَدَّثَنَا الْأَحْوَصُ بْنُ جَوَّابٍ عَنْ سُعَيْرِ بْنِ الْخِمْسِ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صُنِعَ إِلَيْهِ مَعْرُوفٌ فَقَالَ لِفَاعِلِهِ جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا فَقَدْ أَبْلَغَ فِي الثَّنَاءِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ جَيِّدٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے ساتھ نیکی کا سلوک کیا گیا اور اس نے نیکی کرنے والے سے کہا اللہ تعالیٰ تجھے اچھا صلہ عطا فرمائے، اس نے پوری تعریف کی۔ یہ حدیث حسن جید غریب ہے۔ ہم اسے اسامہ بن زید کی روایت سے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ بواسطہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل مروی ہے۔

أُخِرُ أَبْوَابِ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ

نیکی اور صلہ رحمی کے باب ختم ہوئے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

أَبْوَابُ الطِّبِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابواب طب

بَابُ ۳۵۳ مَا جَاءَ فِي الْحِمْيَةِ

پرہیز کرنا

۲۱۰۴۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ عَنْ أُمِّ الْمُنْذِرِ

حضرت ام المنذر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے حضرت علی کرم اللہ وجہہ بھی آپ کے ہمراہ تھے ہمارے ہاں کھجوروں کے خوشے (پکنے کے لیے) لٹک

قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ عَلِيٌّ وَلَنَا دَوَالٍ مُعَلَّقَةٌ فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ وَمَعَهُ عَلِيٌّ يَأْكُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ مَهْ مَهْ يَا عَلِيُّ فَإِنَّكَ نَاقِهٌ قَالَ فَجَلَسَ عَلِيٌّ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ قَالَتْ فَجَعَلْتُ لَهُمْ سِلْقًا وَشَعِيرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ مِنْ هٰذَا فَأَصِبْ فَإِنَّهُ أَوْفَقُ لَكَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ وَيُرْوٰى هٰذَا عَنْ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ۔

۲۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَامِرٍ وَأَبُو دَاوُدَ قَالَا نَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ عَنْ أُمِّ الْمُنْذِرِ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ يُونُسَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ أَنْفَعُ لَكَ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ فِي حَدِيثِهِ وَحَدَّثَنِيهِ أَيُّوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا حَدِيثٌ جَيِّدٌ غَرِيبٌ ۔

۲۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى نَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرْوِيُّ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا حَمَاهُ الدُّنْيَا كَمَا يَظَلُّ أَحَدُكُمْ يَحْمِي سَقِيمَهُ الْمَاءَ وَفِي الْبَابِ عَنْ صُهَيْبٍ هٰذَا الْحَدِيثُ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا ۔

۲۰۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ

ہے تھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کھانا شروع کیا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ بھی کھانے لگے۔ آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا رک جاؤ رک جاؤ تم ابھی کمزور ہو۔ اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھاتے رہے۔ حضرت ام المنذر فرماتی ہیں میں نے ان کے لیے چقندر اور جو پکائے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی یہ لو یہ تمہارے زیادہ موافق ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف فلیح بن سلیمان کی روایت سے پہچانتے ہیں بواسطہ فلیح بن سلیمان، ایوب بن عبدالرحمن سے یہ حدیث مروی ہے۔

محمد بن بشار نے بواسطہ ابوعامر و ابوداؤد، فلیح بن سلیمان، ایوب بن عبدالرحمن اور یعقوب بن ابی یعقوب، ام المنذر رضی اللہ عنہا سے روایت کیا۔ فرماتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر تشریف لائے۔ اس کے بعد یونس بن محمد کی روایت کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ البتہ اس میں "انفع" (زیادہ نفع بخش) کے الفاظ ہیں۔ محمد بن بشار نے اپنی روایت میں کہا کہ ایوب بن عبدالرحمن نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی۔ یہ حدیث جید غریب ہے۔

حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت فرماتا ہے تو اسے دنیا سے بچائے رکھتا ہے۔ جیسا کہ تم میں کوئی اپنے بیمار کو پانی سے بچاتا ہے۔ اس باب میں حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

یہ حدیث بواسطہ محمود بن لبید، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل بھی مروی ہے۔

علی بن حجر نے بواسطہ اسماعیل بن جعفر، عمرو بن ابی عمرو، عاصم بن عمرو بن قتادہ اور محمود بن لبید، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنی روایت نقل کی۔ حضرت قتادہ بن نعمان کا واسطہ ذکر نہیں۔ قتادہ بن

عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا نَحْوَهُ، النُّعْمَانُ الظَّفَرِيُّ هُوَ أَخُو أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ لِأُمِّهِ وَمَحْمُودُ بْنُ لَبِيدٍ قَدْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَآهُ وَهُوَ غُلَامٌ صَغِيرٌ.

نعمان ظفری حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے ماں کی طرف سے بھائی ہیں۔ محمود بن لبید نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا اور آپ کی زیارت سے مشرف ہوئے اس وقت ان کا بچپن تھا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الدَّوَاءِ وَالْحَثِّ عَلَيْهِ

علاج کی ترغیب

٢١٠٨۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ قَالَ قَالَتِ الْأَعْرَابُ يَا رَسُولَ اللهِ أَلَا نَتَدَاوَى قَالَ نَعَمْ يَا عِبَادَ اللهِ تَدَاوَوْا فَإِنَّ اللهَ لَمْ يَضَعْ دَاءً إِلَّا وَضَعَ لَهُ شِفَاءً أَوْ قَالَ دَوَاءً إِلَّا دَاءً وَاحِدًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا هُوَ قَالَ الْهَرَمُ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي خِزَامَةَ عَنْ أَبِيهِ وَابْنِ عَبَّاسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے دیہاتیوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم علاج معالجہ نہ کیا کریں۔ آپ نے فرمایا اللہ کے بندو دوا کیا کرو۔ اللہ تعالیٰ نے ایک بیماری کے سوا تمام بیماریوں کے لیے شفا یا دوا رکھی ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ کونسی بیماری ہے؟ فرمایا "بڑھاپا"۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود، ابو ہریرہ، ابو خزامہ (ان کے والد سے راوی ہیں) اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ مَا يُطْعَمُ الْمَرِيضُ

مریض کو کیا کھلایا جائے

٢١٠٩۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ السَّائِبِ بْنِ بَرَكَةَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ أَهْلَهُ الْوَعْكُ أَمَرَ بِالْحَسَاءِ فَصُنِعَ ثُمَّ أَمَرَهُمْ فَحَسَوْا مِنْهُ وَكَانَ يَقُولُ إِنَّهُ لَيَرْتُو فُؤَادَ الْحَزِينِ وَيَسْرُو عَنْ فُؤَادِ السَّقِيمِ كَمَا تَسْرُو إِحْدَاكُنَّ الْوَسَخَ بِالْمَاءِ عَنْ وَجْهِهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مِنْ هَذَا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت (گھر والے کسی) کو جب بخار ہوتا تو آپ حریرہ تیار کرنے کا حکم فرماتے تیار ہو جاتا تو اسے پینے کا حکم فرماتے اور فرماتے یہ غمگین دلوں کو تقویت پہنچاتا اور بیمار کے دل سے تکلیف دور کرتا ہے جس طرح تم میں سے کوئی عورت پانی کے ساتھ اپنے چہرے کا میل کچیل دور کرتی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ زہری نے اس سلسلے میں بواسطہ عروہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ روایت کیا ہے۔

٢١١٠۔ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ الْحُسَيْنُ الْجُرَيْرِيُّ نَا أَبُو إِسْحَاقَ الطَّالَقَانِيُّ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا حَدَّثَنَا بِذَلِكَ أَبُو إِسْحَاقَ.

حسین جریری نے بواسطہ ابو اسحاق طالقانی، ابن مبارک، یونس، زہری، عروہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ ابو اسحاق نے ہم سے یہ حدیث بیان کی۔

بَابُ ۳۵۴ مَا جَاءَ لَا تُكْرِهُوا مَرْضَاكُمْ عَلَى الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ

۲۱۱۱ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا بَكْرُ بْنُ يُونُسَ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُكْرِهُوا مَرْضَاكُمْ عَلَى الطَّعَامِ فَإِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يُطْعِمُهُمْ وَيَسْقِيهِمْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

بیمار کو کھانے پینے پر مجبور نہ کرو

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اپنے بیماروں کو کھانے پر مجبور نہ کرو، اللہ تعالیٰ انہیں کھلاتا پلاتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

بَابُ ۳۵۵ مَا جَاءَ فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ

۲۱۱۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُومِيُّ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَيْكُمْ بِهٰذِهِ الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ فَإِنَّ فِيهَا شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا السَّامَ وَالسَّامُ الْمَوْتُ وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

کلونجی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس سیاہ دانے (کلونجی) کو لازماً استعمال کرو اس میں موت کے علاوہ ہر بیماری کی شفا ہے اس باب میں حضرت بریدہ، ابن عمر اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۳۵۶ مَا جَاءَ فِي شُرْبِ أَبْوَالِ الْإِبِلِ

۲۱۱۳ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ نَا عَفَّانُ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ نَا حُمَيْدٌ وَثَابِتٌ وَقَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَاسًا مِنْ عُرَيْنَةَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ فَاجْتَوَوْهَا فَبَعَثَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِبِلِ الصَّدَقَةِ وَقَالَ اشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

اونٹوں کا پیشاب پینا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ عرینہ قبیلہ کے کچھ لوگ مدینہ طیبہ آئے تو انہیں وہاں کی آب و ہوا موافق نہ آئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں صدقہ کے اونٹوں میں بھیجا اور فرمایا ان کے دودھ اور پیشاب پیو۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔

ف۔ جانوروں وغیرہ کا پیشاب ناپاک ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی کے ذریعہ معلوم ہوا کہ ان لوگوں کے لیے اس میں شفا ہے۔ اس لیے یہ ایک مخصوص واقعہ ہے۔ (مترجم)

بَابُ ۳۵۷ مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِسُمٍّ أَوْ غَيْرِهِ۔

زہر یا کسی اور چیز سے خودکشی کرنا

۲۱۱۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اُرَاهُ رَفَعَهُ قَالَ مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيْدَةٍ جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَحَدِيْدَتُهُ فِيْ يَدِهِ يَتَوَجَّأُ بِهَا بَطْنَهُ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا اَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِسُمٍّ فَسُمُّهُ فِيْ يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا اَبَدًا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ ابوصالح کہتے ہیں میرا خیال ہے انہوں نے مرفوعاً بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنے آپ کو کسی لوہے سے قتل کیا وہ قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ لوہا اس کے ہاتھ میں ہوگا اور وہ اسے اپنے پیٹ پر مارتا رہے گا اور جہنم میں ہمیشہ رہے گا اور جو آدمی زہر پی کر خودکشی کرے گا اس کا زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا اور ہمیشہ جہنم میں اسے پیتا رہے گا۔

ف۔ اگر وہ حلال سمجھ کر ایسا کرتا ہے تو دائرہ اسلام سے خارج ہونے سے اور ہمیشہ جہنم میں رہے گا ورنہ ہمیشہ رہنے سے مدت دراز تک وہاں رہنا ہے۔ (مترجم)

۲۱۱۵۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاؤدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيْدَةٍ فَحَدِيْدَتُهُ فِيْ يَدِهِ يَتَوَجَّأُ بِهَا فِيْ بَطْنِهِ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِسُمٍّ فَسُمُّهُ فِيْ يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا وَمَنْ تَرَدّٰى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ يَتَرَدّٰى فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی کسی لوہے کے ساتھ خودکشی کرے گا قیامت کے دن وہ اس کے ہاتھ میں ہوگا اور اسے پیٹ میں چبھوتا رہے گا ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا اور جو شخص زہر پی کر خودکشی کرے گا زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا اور وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ اسے پیتا رہے گا۔ اور جو شخص اپنے آپ کو کسی بلند جگہ سے گرا کر ہلاک کرے گا۔ وہ ہمیشہ ہمیشہ جہنم کی آگ میں گرایا جاتا رہے گا۔

۲۱۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا وَكِيْعٌ وَاَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيْثِ الْاَوَّلِ هٰكَذَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوٰى مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِسُمٍّ عُذِّبَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا وَهٰكَذَا رَوَاهُ اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا اَصَحُّ لِاَنَّ الرِّوَايَاتِ اِنَّمَا تَجِيْءُ بِاَنَّ اَهْلَ التَّوْحِيْدِ يُعَذَّبُوْنَ فِي النَّارِ ثُمَّ يُخْرَجُوْنَ مِنْهَا وَلَا يُذْكَرُ اَنَّهُمْ يُخَلَّدُوْنَ فِيْهَا۔

محمد بن علاء نے بواسطہ وکیع، ابومعاویہ، اعمش، ابوصالح، اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے شعبہ کی حدیث کی مثل روایت نقل کی۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ اور پہلی حدیث سے اصح ہے۔ یہ حدیث اسی طرح بواسطہ اعمش، ابوصالح اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے محمد بن عجلان بواسطہ سعید مقبری اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جس نے زہر کے ذریعے خودکشی کی اسے جہنم کی آگ میں عذاب دیا جائے گا۔ یہ ہمیشہ ہمیشہ کا ذکر نہیں۔ ابوالزناد نے بواسطہ اعرج حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کیا یہ زیادہ صحیح ہے کیونکہ روایات میں آتا ہے کہ اہل توحید کو آگ میں عذاب دیا جائے گا پھر نکال لیا جائے گا۔ یہ مذکور نہیں کہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

۲۱۱۷۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت

عن يونس بن أبي إسحاق عن مجاهد عن أبي هريرة قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الدواء الخبيث يعني السم.

ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبیث دوا یعنی زہر سے منع فرمایا

باب ۱۳۵ ما جاء في كراهية التداوي بالسكر

نشہ آور چیزوں سے علاج کی ممانعت

۲۱۱۸ — حدثنا محمود بن غيلان نا أبو داود عن شعبة عن سماك أنه سمع علقمة بن وائل عن أبيه أنه شهد النبي صلى الله عليه وسلم وسأله سويد بن طارق أو طارق بن سويد عن الخمر فنهاه عنه فقال إنا لنتداوى بها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إنها ليست بدواء ولكنها داء. حدثنا محمود نا النضر وشبابة عن شعبة بمثله قال محمود قال النضر طارق بن سويد وقال شبابة سويد بن طارق هذا حديث حسن صحيح.

علقمہ بن وائل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے۔ سوید بن طارق یا طارق بن سوید نے آپ سے شراب کے متعلق دریافت کیا۔ آپ نے منع فرمایا۔ انہوں نے عرض کیا ہم اس کے ساتھ علاج کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ دوا نہیں بلکہ بیماری ہے محمود نے بواسطہ نضر اور شبابہ شعبہ سے اس کی مثل روایت کیا۔ محمود کہتے ہیں نضر نے طارق بن سوید کہا اور شبابہ نے سوید بن طارق کہا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۳۶ ما جاء في السعوط وغيره

سعوط وغیرہ

۲۱۱۹ — حدثنا محمد بن مدويه نا عبد الرحمن بن حماد نا عباد بن منصور عن عكرمة عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن خير ما تداويتم به السعوط واللدود والحجامة والمشي فلما اشتكى رسول الله صلى الله عليه وسلم لده أصحابه فلما فرغوا قال لدوهم قال فلدوا كلهم غير العباس.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری بہترین دواؤں میں سے سعوط، لدود، سینگی لگوانا اور دست آور دوا ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو صحابہ کرام نے دہن مبارک کے ایک طرف سے دوا پلائی (لدود) فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا ان سب کو اسی طرح دوائی پلاؤ۔ راوی فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سوا تمام کو ایک جانب سے دوائی پلائی گئی۔ "سعوط" ناک میں کوئی دوائی وغیرہ چڑھانا "لدود" منہ کی ایک جانب سے دوائی پلانا۔

۲۱۲۰ — حدثنا محمد بن يحيى نا يزيد بن هارون نا عباد بن منصور عن عكرمة عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن خير ما تداويتم به اللدود والسعوط والحجامة والمشي وخير ما اكتحلتم به الإثمد فإنه يجلو البصر وينبت الشعر

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری بہترین دوا لدود، سعوط، سینگی لگوانا اور دست آور دوا ہے۔ اور بہترین سرمہ اثمد ہے یہ آنکھوں کی روشنی تیز کرتا اور بال اگاتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک سرمہ دانی تھی جس

قَالَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ مُكْحُلَةٌ يَكْتَحِلُ بِهَا عِنْدَ النَّوْمِ ثَلَاثًا فِي كُلِّ عَيْنٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَهُوَ حَدِيْثُ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُوْرٍ۔

سے آپ سوتے وقت ہر آنکھ میں تین تین سلائیاں سرمہ لگاتے۔ یہ حدیث یعنی عباد بن منصور کی روایت حسن ہے۔

بَابُ (۳۶۲) مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْكَيِّ

داغ لگانے کی ممانعت

۲۱۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْكَيِّ قَالَ فَابْتُلِيْنَا فَاكْتَوَيْنَا فَمَا اَفْلَحْنَا وَلَا اَنْجَحْنَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے داغ لگانے سے منع فرمایا راوی فرماتے ہیں پھر جب ہم بیماری میں مبتلا ہوئے تو ہم نے داغ لگایا لیکن ہمیں کوئی کامیابی نہ ہوئی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۱۲۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوْسِ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ نَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ نُهِيْنَا عَنِ الْكَيِّ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ہمیں داغ لگانے سے منع کیا گیا۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود، عقبہ بن عامر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ (۳۶۳) مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ

داغ لگانے کی اجازت

۲۱۲۳۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوٰى اَسْعَدَ بْنَ زُرَارَةَ مِنَ الشَّوْكَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اُبَيٍّ وَجَابِرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسعد بن زرارہ کو سرخ پھنسی کی بیماری میں داغا۔ اس باب میں حضرت ابی اور جابر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

بَابُ (۳۶۴) مَا جَاءَ فِي الْحِجَامَةِ

سینگی لگوانا

۲۱۲۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوْسِ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ نَا هَمَّامٌ وَجَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَا نَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَجِمُ فِي الْاَخْدَعَيْنِ وَالْكَاهِلِ وَكَانَ يَحْتَجِمُ لِسَبْعَ عَشْرَةَ وَتِسْعَ عَشْرَةَ وَاِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَمَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گردن کے اردگرد دو رگوں نیز کاندھوں کے درمیان سینگی لگوایا کرتے تھے آپ سترھویں، انیسویں اور اکیسویں تاریخ کو سینگی لگوایا کرتے تھے اس باب میں حضرت ابن عباس اور معقل بن یسار رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

٢١٢٥۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ بُدَيْلِ بْنِ قُرَيْشٍ الْيَامِيُّ الْكُوفِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْلَةِ أُسْرِيَ بِهِ أَنَّهُ لَمْ يَمُرَّ عَلٰى مَلَإٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا أَمَرُوْهُ أَنْ مُرْ أُمَّتَكَ بِالْحِجَامَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے واقعہ معراج کے ضمن میں بیان فرمایا کہ وہ فرشتوں کی جس جماعت سے گزرے انہوں نے آپ سے تاکیدًا عرض کیا کہ آپ اپنی امت کو سینگی لگوانے کا حکم فرمائیں۔ یہ حدیث حسن حضرت عبداللہ بن مسعود کی روایت سے غریب ہے۔

٢١٢٦۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ نَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُوْلُ كَانَ لِابْنِ عَبَّاسٍ غِلْمَةٌ ثَلَاثَةٌ حَجَّامُوْنَ فَكَانَ اثْنَانِ يُغِلَّانِ عَلَيْهِ وَعَلٰى أَهْلِهِ وَوَاحِدٌ يَحْجُمُهُ وَيَحْجُمُ أَهْلَهُ قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ نِعْمَ الْعَبْدُ الْحَجَّامُ يَذْهَبُ بِالدَّمِ وَيُخِفُّ الصُّلْبَ وَيَجْلُوْ عَنِ الْبَصَرِ وَقَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ عُرِجَ بِهِ مَا مَرَّ عَلٰى مَلَإٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا قَالُوْا عَلَيْكَ بِالْحِجَامَةِ وَقَالَ إِنَّ خَيْرَ مَا تَحْتَجِمُوْنَ فِيْهِ يَوْمَ سَبْعَ عَشْرَةَ وَيَوْمَ تِسْعَ عَشْرَةَ وَيَوْمَ إِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ وَقَالَ إِنَّ خَيْرَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ السَّعُوْطُ وَاللَّدُوْدُ وَالْحِجَامَةُ وَالْمَشِيُّ وَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَدَّهُ الْعَبَّاسُ وَأَصْحَابُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَدَّنِيْ فَكُلُّهُمْ أَمْسَكُوْا فَقَالَ لَا يَبْقٰى أَحَدٌ مِّمَّنْ فِي الْبَيْتِ إِلَّا لُدَّ غَيْرَ عَمِّهِ الْعَبَّاسِ قَالَ النَّضْرُ اللَّدُوْدُ الْوَجُوْرُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُوْرٍ۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے تین سینگی کھینچنے والے غلام تھے دو غلام حجامت پر سینگی کھینچتے اور ایک حضرت ابن عباس اور ان کے گھر والوں کو سینگی لگایا کرتے تھے۔ حضرت عکرمہ فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک ہے سینگی کھینچنے والا آدمی کتنا اچھا بندہ ہے (فاسد) خون کو دور کرتا ہے پیٹھ کو ہلکا کرتا ہے اور آنکھوں کی روشنی تیز کرتا ہے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شب معراج فرشتوں کی جس جماعت کے پاس سے گزرے انہوں نے عرض کیا آپ سینگی لگوانا لازم پکڑیں نیز فرمایا۔ سترھویں، انیسویں اور اکیسویں بہترین تاریخیں ہیں نیز فرمایا بہترین دوا جو تم کرتے ہو سعوط، لدود، سینگی لگوانا اور اسہال دوا ہے۔ حضرت عباس اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کی حالت مرض میں دہن مبارک کے ایک طرف سے دوائی ڈالی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا مجھے کس نے دوائی پلائی ہے؟ تمام صحابہ خاموش رہے۔ آپ نے فرمایا سوائے چچا حضرت عباس کے علاوہ گھر کے جتنے افراد ہیں سب کو منہ کی ایک جانب سے دوائی پلائی جائے۔ نضر کہتے ہیں "لدود" سے مراد وجور ہے یعنی منہ کی جانب سے دوائی پلانا۔ اس باب میں حضرت عائشہ سے بھی روایات مذکور ہیں یہ حدیث حسن غریب ہم اسے صرف عباد بن منصور کی روایت سے جانتے ہیں۔

بَابُ ١٣٥ مَا جَاءَ فِي التَّدَاوِيْ بِالْحِنَّاءِ

مہندی کے ساتھ علاج کرنا

٢١٢٧۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ الْخَيَّاطُ نَا فَائِدٌ مَّوْلًى لِّآلِ أَبِيْ رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ

حضرت علی بن عبید اللہ اپنی دادی (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں، وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا

عَنْ جَدَّتِهٖ وَكَانَتْ تَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَا كَانَ يَكُوْنُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرْحَةٌ وَلَا نَكْبَةٌ اِلَّا اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَضَعَ عَلَيْهَا الْحِنَّاءَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ فَائِدٍ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ عَنْ فَائِدٍ فَقَالَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَدَّتِهٖ سَلْمٰى وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَلِيٍّ اَصَحُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ فَائِدٍ مَوْلٰى عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ مَوْلَاهُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَدَّتِهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ۔

بَابُ ١٣ مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الرُّقْيَةِ

٢١٢٨۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَقَّارِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اكْتَوٰى اَوِ اسْتَرْقٰى فَقَدْ بَرِئَ مِنَ التَّوَكُّلِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

بَابُ ١٤ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِيْ ذٰلِكَ

٢١٢٩۔ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْحُمَةِ وَالْعَيْنِ وَالنَّمْلَةِ۔

٢١٣٠۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْحُمَةِ وَ

کرتی تھیں، فرماتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جب بھی کوئی زخم وغیرہ ہوتا تو آپ مجھے اس پر مہندی لگانے کا حکم فرماتے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے فائد کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ بعض نے اسے فائد سے روایت کیا اور علی بن عبید اللہ کے بجائے عبید اللہ بن علی کہا جو اپنی دادی سلمٰی سے روایت کرتے ہیں۔ عبید اللہ بن علی زیادہ صحیح ہے۔ محمد بن علاء نے زید بن حباب فائد مولیٰ عبید اللہ بن علی، عبید اللہ بن علی اور ان کی دادی کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔

تعویذ اور جھاڑ پھونک کی ممانعت

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے داغ لگوایا یا دم کروایا وہ توکل سے بری ہو گیا۔ اس باب میں حضرت عبد اللہ بن مسعود، ابن عباس اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

تعویذ اور دم وغیرہ کی اجازت

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بچھو کے کاٹنے، نظر بد اور پھوڑے کے زخم (پھنسیوں وغیرہ) میں جھاڑ پھونک کی اجازت دی ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بچھو کے کاٹنے اور پہلو کی پھنسیوں میں جھاڑ پھونک کی اجازت مرحمت فرمائی۔ میرے (امام ترمذی) کے نزدیک بواسطہ معاویہ بن ہشام سفیان کی روایت کے مقابلے میں یہ روایت

وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ مُعَاوِيَةَ بْنِ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَجَابِرٍ وَعَائِشَةَ وَطَلْقِ ابْنِ عَلِيٍّ وَعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ وَأَبِي خِزَامَةَ عَنْ أَبِيْهِ.

اثر ہے۔ اس باب میں حضرت بریدہ، عمران بن حصین، جابر، عائشہ، طلق بن علی، عمرو بن حزم اور ابوخزامہ (والد سے راوی ہیں) رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

۲۱۳۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا رُقْيَةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ وَرَوٰى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ بُرَيْدَةَ.

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رقیہ (جھاڑ پھونک) تو صرف نظر بد یا بچھو وغیرہ کے کاٹنے سے ہے۔ شعبہ نے یہ حدیث بواسطہ حصین اور شعبی، بریدہ سے روایت کی۔

ف: علماء کرام نے دونوں قسم کی احادیث میں یوں تطبیق دی ہے کہ جائز اور غیر شرک پر مبنی کلمات سے تعویذ یا دم جھاڑ کرنا نیز اسے سبب نہ ماننا بلکہ موثر حقیقی سمجھنا منع ہے۔ اگر کلام الٰہی سے تعویذ یا دم کیا جائے اور اسے دیگر اسباب علاج کی طرح ایک سبب سمجھا جائے۔ تو اس میں کوئی حرج نہیں بلکہ مستحسن ہے۔

(مترجم)

بَابُ ۱۳۱۸ مَا جَاءَ فِي الرُّقْيَةِ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ

معوذتین کے ساتھ جھاڑ پھونک کرنا

۲۱۳۲۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْنُسَ الْكُوْفِيُّ نَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْمُزَنِيُّ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجَانِّ وَعَيْنِ الْإِنْسَانِ حَتّٰى نَزَلَتِ الْمُعَوِّذَتَانِ فَلَمَّا نَزَلَتَا أَخَذَ بِهِمَا وَتَرَكَ مَا سِوَاهُمَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جن اور نظر بد سے پناہ مانگا کرتے تھے یہاں تک معوذتین (سورۂ فلق اور سورۂ والناس) نازل ہوگئیں۔ ان کے نزول پر آپ نے ان دونوں کو اختیار فرمایا اور دیگر دعاؤں کو چھوڑ دیا۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔

بَابُ ۱۳۱۹ مَا جَاءَ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْعَيْنِ

نظر بد سے جھاڑ پھونک

۲۱۳۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عُرْوَةَ وَهُوَ ابْنُ عَامِرٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ الزُّرَقِيِّ أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ وَلَدَ جَعْفَرٍ تُسْرِعُ إِلَيْهِمُ الْعَيْنُ أَفَأَسْتَرْقِي لَهُمْ فَقَالَ نَعَمْ فَإِنَّهُ لَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابَقَ الْقَدَرَ لَسَبَقَتْهُ الْعَيْنُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَبُرَيْدَةَ

حضرت عبید بن رفاعہ زرقی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت اسماء بنت عمیس نے عرض کیا یا رسول اللہ! حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی اولاد کو جلد نظر لگ جاتی ہے۔ کیا میں انہیں دم کرا سکتی ہوں۔ آپ نے فرمایا ہاں اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت کرنے والی ہوتی تو وہ نظر بد ہوتی۔ اس باب میں حضرت عمران بن حصین اور بریدہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات

هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ بِهٰذَا.

۲۱۳۴ - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَيَعْلٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ يَقُولُ أُعِيذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ وَيَقُولُ هٰكَذَا كَانَ إِبْرَاهِيمُ يُعَوِّذُ إِسْحَاقَ وَإِسْمَاعِيلَ.

۲۱۳۵ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بَابُ ۱۳۰ مَا جَاءَ أَنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ وَالْغُسْلَ لَهَا

۲۱۳۶ - حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ نَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ نَا أَبُو غَسَّانَ الْعَنْبَرِيُّ نَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي حَيَّةُ بْنُ حَابِسٍ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا شَيْءَ فِي الْهَامِ وَالْعَيْنُ حَقٌّ.

۲۱۳۷ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خِرَاشٍ الْبَغْدَادِيُّ نَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَضْرَمِيُّ نَا وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ طَاؤُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابَقَ الْقَدَرَ لَسَبَقَتْهُ الْعَيْنُ وَإِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَحَدِيثُ حَيَّةَ بْنِ حَابِسٍ حَدِيثٌ غَرِيبٌ

مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بواسطہ ایوب، عمرو بن دینار، عروہ بن عامر اور عبید بن رفاعہ حضرت اسماء بنت عمیس سے مروی ہے۔ ہمیں اس کی خبر حسن بن علی خلال نے بواسطہ معمر، ایوب سے دی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت امام حسن و حسین رضی اللہ عنہما کو دم کیا کرتے اور یہ الفاظ فرماتے ہیں۔ تم دونوں کو اللہ تعالیٰ کے پورے کلمات کے ساتھ ہر شیطان، ضرر رساں چیز اور برائی پہنچانے والی آنکھ سے اس کی پناہ میں دیتا ہوں اور فرماتے حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت اسحاق اور حضرت اسماعیل علیہما السلام کو بھی اسی طرح دم کیا کرتے تھے۔

حسن بن علی خلال نے بواسطہ یزید بن ہارون، عبدالرزاق اور سفیان منصور سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

نظر حق ہے

حیہ بن حابس تمیمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہام (ایک پرندہ جس سے عرب بد فالی لیتے تھے) کوئی چیز نہیں لیکن نظر حق ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت لے جاتی تو وہ نظر ہوتی اور جب تم سے غسل کے لیے کہا جائے تو غسل کر لیا کرو (یعنی جس کی نظر لگی ہو وہ ہاتھ منہ دھو کر اس کے لیے پانی دے جس کو نظر لگی ہو۔ مترجم) اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ حیہ بن حابس کی روایت غریب ہے۔ شیبان

وَرَوَى شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ حَيَّةَ بْنِ حَابِسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ وَحَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ لَا يَذْكُرَانِ فِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

سے بواسطہ یحییٰ بن ابی کثیر حیہ بن حابس اور حابس حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسے روایت کیا۔ علی بن مبارک اور حرب بن شداد اس روایت میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا واسطہ ذکر نہیں کرتے۔

بَابُ ١٣١ مَا جَاءَ فِي أَخْذِ الْأَجْرِ عَلَى التَّعْوِيذِ

تعویذ پر اجرت لینا

٢١٣٨ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِيَاسٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ فَنَزَلْنَا بِقَوْمٍ فَسَأَلْنَاهُمُ الْقِرَى فَلَمْ يَقْرُونَا فَلُدِغَ سَيِّدُهُمْ فَأَتَوْنَا فَقَالُوا هَلْ فِيكُمْ مَنْ يَرْقِي مِنَ الْعَقْرَبِ قُلْتُ نَعَمْ أَنَا وَلَكِنْ لَا أَرْقِيهِ حَتَّى تُعْطُونَا غَنَمًا قَالُوا فَإِنَّا نُعْطِيكُمْ ثَلَاثِينَ شَاةً فَقَبِلْنَا فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ الْحَمْدُ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَبَرَأَ وَقَبَضْنَا الْغَنَمَ قَالَ فَعَرَضَ فِي أَنْفُسِنَا مِنْهَا شَيْءٌ فَقُلْنَا لَا تَعْجَلُوا حَتَّى تَأْتُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَيْهِ ذَكَرْتُ لَهُ الَّذِي صَنَعْتُ قَالَ وَمَا عَلِمْتَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ اقْبِضُوا الْغَنَمَ وَاضْرِبُوا لِي مَعَكُمْ بِسَهْمٍ. هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو نَضْرَةَ اسْمُهُ الْمُنْذِرُ بْنُ مَالِكِ بْنِ قُطَعَةَ وَرَخَّصَ الشَّافِعِيُّ لِلْمُعَلِّمِ أَنْ يَأْخُذَ عَلَى تَعْلِيمِ الْقُرْآنِ أَجْرًا وَيَرَى لَهُ أَنْ يَشْتَرِطَ عَلَى ذَلِكَ وَاحْتَجَّ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَرَوَى شُعْبَةُ وَأَبُو عَوَانَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ هَذَا الْحَدِيثَ.

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک لشکر میں بھیجا ہم ایک قوم کے پاس اترے اور ان سے درخواست کی کہ ہمیں مہمان رکھیں۔ انہوں نے ہماری مہمان نوازی نہ کی پھر ان کے سردار کو کسی چیز نے کاٹا وہ ہمارے پاس آئے اور کہنے لگے تم میں کوئی دم جھاڑ کرنے والا ہے (ابوسعید فرماتے ہیں) میں نے کہا میں ہوں لیکن جب تک تم مجھے چند بکریاں نہیں دو گے دم نہیں کروں گا انہوں نے کہا ہم تمہیں تیس بکریاں دیتے ہیں ہم نے قبول کر لیا پھر میں نے سات مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھی وہ ٹھیک ہو گیا اور ہم نے بکریوں پر قبضہ کر لیا فرماتے ہیں ہمارے دلوں میں ان بکریوں کے بارے میں کھٹکا پیدا ہوا تو ہم نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچنے سے پہلے جلدی نہ کرو جب ہم بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے تو تمام قصہ عرض کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ یہ (فاتحہ) دم جھاڑ ہے بکریاں قبضہ میں رکھو اور اپنے ساتھ میرا بھی حصہ رکھو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابونضرہ کا نام منذر بن مالک بن قطعہ ہے امام شافعی نے معلم کو تعلیم قرآن پر اجرت کی اجازت دی ہے اور شرط لگانا بھی جائز رکھا ہے انہوں نے اس حدیث کو دلیل بنایا شعبہ، ابوعوانہ اور کئی دوسرے حضرات نے بواسطہ ابوالمتوکل، ابوسعید رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث روایت کی۔

٢١٣٩ - حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ نَا شُعْبَةُ نَا أَبُو بِشْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْمُتَوَكِّلِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرُّوا بِحَيٍّ مِنَ الْعَرَبِ فَلَمْ يَقْرُوهُمْ وَلَمْ يُضَيِّفُوهُمْ فَاشْتَكَى سَيِّدُهُمْ فَأَتَوْنَا

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بعض صحابہ کرام ایک عرب قبیلے کے پاس سے گزرے انہوں نے نہ ان کو مہمان ٹھہرایا اور نہ ہی ضیافت کی۔ اسی اثناء میں ان کا سردار بیمار ہو گیا وہ ہمارے پاس آئے اور کہنے لگے تمہارے پاس کوئی دوا ہے ہم نے کہا ہاں لیکن چونکہ تم نے ہمیں مہمان نہیں ٹھہرایا اور نہ ہی ہماری ضیافت کی اس لیے جب تک تم

٢١٣٢ ـ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ أَبِي السَّفَرِ وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَفِيهَا شِفَاءٌ مِنَ السُّمِّ وَالْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَجَابِرٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو إِلَّا مِنْ حَدِيثِ سَعِيدِ بْنِ عَامِرٍ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عجوہ (عمدہ کھجور) جنت سے ہے اور اس میں زہر سے شفاء ہے اور کھمبی من سے ہے اور اس کا پانی آنکھوں کے لیے شفاء ہے۔ اس باب میں حضرت سعید بن زید اور ابو سعید اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے۔ ہم اسے محمد بن عمرو کی روایت سے صرف سعید بن عامر کی حدیث سے پہچانتے ہیں۔

٢١٣٣ ـ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کھمبی، من سے ہے اور اس کا پانی آنکھوں کے لیے شفاء ہے۔
یہ حدیث حسن صحیح
ہے

٢١٣٤ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا الْكَمْأَةُ جُدَرِيُّ الْأَرْضِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ وَالْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهِيَ شِفَاءٌ مِنَ السُّمِّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بعض صحابہ کرام نے عرض کیا کھمبی زمین کی چیچک ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھمبی من سے ہے اور اس کا پانی آنکھوں کے لیے شفاء ہے۔ عجوہ (کھجور) جنت سے ہے اور زہر سے شفاء ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

٢١٣٥ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُعَاذٌ ثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حُدِّثْتُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَخَذْتُ ثَلَاثَةَ أَكْمُؤٍ أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا فَعَصَرْتُهُنَّ فَجَعَلْتُ مَاءَهُنَّ فِي قَارُورَةٍ فَكَحَلْتُ بِهِ جَارِيَةً لِي فَبَرَأَتْ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے تین یا پانچ یا سات کھمبیاں لیں انہیں نچوڑا اور ان کا پانی ایک شیشی میں رکھ لیا۔ اسے اپنی ایک لونڈی کی آنکھوں میں بطور سرمہ استعمال کیا تو وہ تندرست ہو گئی۔

٢١٣٦ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حُدِّثْتُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ الشُّونِيزُ دَوَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا السَّامَ قَالَ قَتَادَةُ يَأْخُذُ كُلَّ يَوْمٍ إِحْدَى وَعِشْرِينَ حَبَّةً فَيَجْعَلُهُنَّ فِي

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کلونجی موت کے علاوہ ہر بیماری کی دوا ہے حضرت قتادہ فرماتے ہیں روزانہ اکیس دانے لے کر ایک کپڑے میں رکھتے اور اسے پانی میں تر کر لیتے۔ پھر ناک کے دائیں نتھنے میں دو قطرے بائیں

فَقَالُوْا هَلْ عِنْدَكُمْ دَوَاءٌ؟ قُلْنَا نَعَمْ وَلٰكِنَّكُمْ لَمْ تَقْرُوْنَا وَلَمْ تُضِيْفُوْنَا فَلَا نَفْعَلُ حَتّٰى تَجْعَلُوْا لَنَا جُعْلًا فَجَعَلُوْا عَلٰى ذٰلِكَ قَطِيْعًا مِّنْ غَنَمٍ فَجَعَلَ رَجُلٌ مِّنَّا يَقْرَأُ عَلَيْهِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَبَرَأَ فَلَمَّا أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهٗ قَالَ وَمَا يُدْرِيْكَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ وَلَمْ يَذْكُرْ نَهْيًا مِّنْهُ وَقَالَ كُلُوْا وَاضْرِبُوْا لِيْ مَعَكُمْ بِسَهْمٍ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ الْأَعْمَشِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِيَاسٍ وَهٰكَذَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ جَعْفَرِ بْنِ أَبِيْ وَحْشِيَّةَ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ وَ

ہماری اجرت مقرر نہ کرو ہم تمہارا علاج نہیں کرتے چنانچہ انہوں نے اس پر بکریوں کا ایک ریوڑ اجرت مقرر کیا ہم میں سے ایک شخص نے اس پر سورۃ فاتحہ پڑھی اور وہ ٹھیک ہو گیا ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو واقعہ عرض کیا آپ نے فرمایا تمہیں کیسے پتہ چلا کہ یہ (فاتحہ) دم جھاڑ ہے۔ حضور نے یہ بات منع کے طور پر نہیں فرمائی تھی۔ فرمایا کھاؤ اور اپنے ساتھ میرا بھی حصہ مقرر کرو۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ اور اعمش کی روایت جو انہوں نے جعفر بن ایاس سے روایت کی، سے زیادہ صحیح ہے۔ کئی حضرات نے اسے اسی طرح بواسطہ ابوبشر جعفر ابن ابی وحشیہ اور ابو المتوکل، حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہم سے روایت کیا جعفر بن ایاس سے جعفر بن ابی وحشیہ مراد ہیں۔

بَابُ ٢١ مَا جَاءَ فِي الرُّقٰى وَالْأَدْوِيَةِ

٢١٣٠ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِيْ خُزَامَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ رُقًى نَسْتَرْقِيْهَا وَدَوَاءً نَتَدَاوٰى بِهٖ وَتُقَاةً نَتَّقِيْهَا هَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ شَيْئًا قَالَ هِيَ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

٢١٣١ - حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِيْ خُزَامَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ كِلْتَا الرِّوَايَتَيْنِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ أَبِيْ خُزَامَةَ عَنْ أَبِيْهِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنِ ابْنِ أَبِيْ خُزَامَةَ عَنْ أَبِيْهِ وَقَدْ رَوٰى غَيْرُ ابْنِ عُيَيْنَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِيْ خُزَامَةَ عَنْ أَبِيْهِ وَهٰذَا أَصَحُّ وَلَا نَعْرِفُ لِأَبِيْ خُزَامَةَ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ۔

جھاڑ پھونک اور دوا کرنا

حضرت ابو خزامہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ! اگر ہم جھاڑ پھونک کریں یا دوا کریں اور پرہیز بھی کریں تو کیا یہ تقدیر الٰہی کو بدل سکتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ بھی تقدیر سے ہے۔

یہ حدیث حسن ہے۔

سعید بن عبدالرحمٰن نے بواسطہ سفیان، زہری، ابن ابی خزامہ، اور ابو خزامہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ ابن عیینہ سے یہ دونوں حدیثیں مروی ہیں۔ بعض نے بواسطہ ابو خزامہ، ان کے والد سے اور بعض نے بواسطہ ابن ابی خزامہ، ابو خزامہ سے روایت کی۔ یہ زیادہ صحیح ہے۔ ہم ابو خزامہ سے اس کے علاوہ کوئی حدیث نہیں جانتے۔

بَابُ ٢٢ مَا جَاءَ فِي الْكَمْأَةِ وَالْعَجْوَةِ

کھنبی اور عجوہ (عمدہ کھجور)

خرق فيها فيستعط به كل يوم في منخره الأيمن قطرتين وفي الأيسر قطرة والثاني في الأيسر قطرتين وفي الأيمن قطرة والثالث في الأيمن قطرتين وفي الأيسر قطرة

میں ایک قطرہ، دوسرے دن دائیں نتھنے میں ایک قطرہ بائیں میں دو، تیسرے دن دائیں نتھنے میں دو قطرے اور بائیں نتھنے میں ایک قطرہ ٹپکاتے۔

باب ۱۳۴ ما جاء في أجر الكاهن

کاہن کی اجرت

۲۱۴۷ - حدثنا قتيبة نا الليث عن ابن شهاب عن أبي بكر بن عبد الرحمن عن أبي مسعود قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ثمن الكلب ومهر البغي وحلوان الكاهن هذا حديث حسن صحيح

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت، زانیہ کی اجرت اور کاہن کی اجرت سے منع فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۳۵ ما جاء في كراهية التعليق

گلے میں تعویذ لٹکانا

۲۱۴۸ - حدثنا محمد بن مدويه نا عبيد الله عن ابن أبي ليلى عن عيسى وهو ابن عبد الرحمن بن أبي ليلى قال دخلت على عبد الله بن عكيم أبي معبد الجهني أعوده وبه حمرة فقلت ألا تعلق شيئا قال الموت أقرب من ذلك قال النبي صلى الله عليه وسلم من تعلق شيئا وكل إليه وحديث عبد الله بن عكيم إنما نعرفه من حديث ابن أبي ليلى.

حضرت عیسیٰ بن عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں میں عبداللہ بن عکیم ابو معبد جہنی کی تیمارداری کے لیے ان کے پاس گیا ان پر سرخ بال تھا فرماتے ہیں میں نے کہا آپ کوئی چیز (تعویذ وغیرہ) کیوں نہیں لٹکاتے؟ کہنے لگے موت اس سے زیادہ قریب ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کوئی چیز گلے میں لٹکائے گا وہ اسی کے سپرد کر دیا جائے گا۔ عبداللہ بن عکیم کی روایت کو ہم ابن ابی لیلیٰ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۲۱۴۹ - حدثنا محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد عن ابن أبي ليلى نحوه بمعناه وفي الباب عن عقبة بن عامر.

محمد بن بشار نے بواسطہ یحییٰ بن سعید ابن ابی لیلیٰ سے اسی کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ اس باب میں حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے

ف۔ تعویذ وغیرہ لٹکانے کی ممانعت اس صورت میں ہے کہ اسی کو حقیقتاً نفع بخش اور ضرر رساں سمجھا جائے۔ یہ اعتقاد نہ ہو تو منع نہیں ہے۔ (مترجم)

باب ۱۳۶ ما جاء في تبريد الحمى بالماء

بخار کو پانی سے ٹھنڈا کرنا

۲۱۵۰ - حدثنا هناد نا أبو الأحوص عن سعيد بن مسروق عن عباية بن رفاعة عن جده رافع بن خديج عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الحمى فور من النار فأبردوها بالماء وفي الباب عن أسماء بنت أبي بكر وابن عمر وابن عباس وامرأة الزبير وعائشة.

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخار آگ کا جوش ہے اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔ اس باب میں حضرت اسماء بنت ابی بکر، ابن عمر، ابن عباس، زوجہ زبیر اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

۲۱۵۱ - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوهَا بِالْمَاءِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخار جہنم کی گرمی سے ہے اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔

۲۱۵۲ - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ نَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَفِي حَدِيثِ أَسْمَاءَ كَلَامٌ أَكْثَرُ مِنْ هٰذَا وَكِلَا الْحَدِيثَيْنِ صَحِيحٌ۔

ہارون بن اسحاق نے بواسطہ عبدہ، ہشام بن عروہ، فاطمہ بنت منذر اور اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی حضرت اسماء کی روایت میں کلام ہے دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔

۲۱۵۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَبِيبَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ مِنَ الْحُمّٰى وَمِنَ الْأَوْجَاعِ كُلِّهَا أَنْ يَقُولَ بِسْمِ اللّٰهِ الْكَبِيرِ أَعُوذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَبِيبَةَ وَإِبْرَاهِيمُ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ وَيُرْوٰى عِرْقٌ يَعَّارٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بخار اور ہر قسم کے درد میں ان الفاظ کے ساتھ پناہ مانگنے کی تعلیم دیتے تھے "اللہ کبیر کے نام سے ہر جوش کھانے والی رگ اور دوزخ کی گرمی کی شر سے اللہ تعالیٰ عظمت والے کی پناہ چاہتا ہوں" یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابراہیم بن اسماعیل بن ابی حبیبہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ ابراہیم کو حدیث میں ضعیف کہا گیا ہے۔ "عرق نعار" کی جگہ "عرق یعار" یاء کے ساتھ بھی کہا گیا ہے۔

بَابُ ۲۷ مَا جَاءَ فِي الْغِيلَةِ

ایام رضاعت میں جماع کرنا

۲۱۵۴ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ نَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ بِنْتِ وَهْبٍ وَهِيَ جُدَامَةُ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَرَدْتُ أَنْ أَنْهٰى عَنِ الْغِيَالِ فَإِذَا فَارِسُ وَالرُّومُ يَفْعَلُونَ وَلَا يَقْتُلُونَ أَوْلَادَهُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ نَا هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ قَالَ مَالِكٌ وَالْغِيَالُ أَنْ يَطَأَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ تُرْضِعُ۔

حضرت جدامہ بنت وہب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا میں نے ارادہ کیا کہ ایام رضاعت میں جماع سے منع کروں لیکن (معلوم ہوا کہ) فارس اور روم والے ایسا کرتے ہیں اور اولاد کو نقصان نہیں پہنچاتے اس باب میں حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ مالک بن انس نے اسے بواسطہ عروہ، عائشہ اور جدامہ بنت وہب، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کیا۔ مالک فرماتے ہیں بیوی سے حالت رضاعت میں جماع کرنا "غیال" ہے۔

۲۱۵۵ - حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ أَحْمَدَ نَا ابْنُ وَهْبٍ نِي

حضرت جدامہ بنت وہب اسدیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ

مالك عن أبي الأسود محمد بن عبد الرحمن بن نوفل عن عروة عن عائشة عن جدامة بنت وهب الأسدية أنها سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لقد هممت أن أنهى عن الغيلة حتى ذكرت أن فارس والروم يصنعون ذلك ولا يضر أولادهم قال مالك والغيلة أن يمس الرجل امرأته وهي ترضع قال عيسى بن أحمد حدثنا إسحق بن عيسى قال حدثني مالك عن أبي الأسود نحوه قال أبو عيسى هذا الحديث حسن صحيح غريب.

باب ما جاء في دواء ذات الجنب

۲۱۵۶ - حدثنا محمد بن بشار حدثنا معاذ بن هشام حدثني أبي عن قتادة عن أبي عبد الله عن زيد بن أرقم أن النبي صلى الله عليه وسلم كان ينعت الزيت والورس من ذات الجنب قال قتادة ويلده من الجانب الذي يشتكيه هذا الحديث حسن صحيح وأبو عبد الله اسمه ميمون هو شيخ بصري.

۲۱۵۷ - حدثنا رجاء بن محمد العذري البصري حدثنا عمرو بن محمد بن أبي رزين حدثنا شعبة عن خالد الحذاء حدثنا ميمون أبو عبد الله قال سمعت زيد بن أرقم قال أمرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم أن نتداوى من ذات الجنب بالقسط البحري والزيت هذا الحديث حسن صحيح لا نعرفه إلا من حديث ميمون وقد روى عن ميمون غير واحد من أهل العلم هذا الحديث وذات الجنب يعني السل

باب ۱۳۲۹

۲۱۵۸ - حدثنا إسحاق بن موسى الأنصاري حدثنا معن حدثنا مالك عن يزيد بن خصيفة عن عمرو بن عبد الله بن كعب السلمي أن نافع بن جبير بن مطعم أخبره

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا میں نے ارادہ کیا کہ حالت رضاعت میں جماع سے منع کر دوں یہاں تک کہ مجھے معلوم ہوا کہ ایرانی اور رومی ایسا کرتے ہیں اور ان کی اولاد کو نقصان نہیں پہنچاتے۔ مالک فرماتے ہیں غیلہ سے مراد عورت سے حالت رضاعت میں جماع کرنا ہے۔ عیسیٰ بن احمد کہتے ہیں ہم سے اسحٰق بن عیسیٰ نے بواسطہ مالک، ابوالاسود سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

نمونیہ کا علاج

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، نمونیہ والے کے لیے زیتون اور ورس (زرد رنگ کی بوٹی) کی تعریف فرماتے تھے قتادہ فرماتے ہیں اس کو منہ کی اس جانب سے ڈالا جائے۔ جس طرف درد ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ابو عبداللہ کا نام میمون ہے اور یہ بصری شیخ ہیں۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نمونیہ کے درد میں کٹھ اور زیتون سے علاج کرنے کا حکم فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اسے صرف میمون کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ جو زید بن ارقم سے راوی ہیں۔ متعدد اہل علم نے اسے میمون سے روایت کیا۔ ذات الجنب سے سل (پھیپھڑے کی بیماری) مراد ہے۔

درد کا علاج

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے میں درد میں مبتلا تھا جو مجھے ہلاک کیے جا رہا تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

عن عثمان بن أبي العاص أنه قال أتاني رسول الله صلى الله عليه وسلم وبي وجع قد كاد يهلكني فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم امسح بيمينك سبع مرات وقل أعوذ بعزة الله وقدرته وسلطانه من شر ما أجد قال ففعلت فأذهب الله ما كان بي فلم أزل آمر به أهلي وغيرهم هذا حديث حسن صحيح

باب ۱۳۰ ما جاء في السنا

۲۱۵۹ - حدثنا محمد بن بشار ثنا محمد بن بكر ثنا عبد الحميد بن جعفر ثني عتبة بن عبد الله عن أسماء بنت عميس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم سألها بما تستمشين قالت بالشبرم قال حار جار قالت ثم استمشيت بالسنا فقال النبي صلى الله عليه وسلم لو أن شيئا كان فيه شفاء من الموت لكان في السنا

باب ۱۳۱ ما جاء في العسل

۲۱۶۰ - حدثنا محمد بن بشار ثنا محمد بن جعفر ثنا شعبة عن قتادة عن أبي المتوكل عن أبي سعيد قال جاء رجل إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال إن أخي استطلق بطنه فقال اسقه عسلا فسقاه ثم جاء فقال يا رسول الله قد سقيته عسلا فلم يزده إلا استطلاقا قال فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اسقه عسلا فسقاه ثم جاء فقال يا رسول الله قد سقيته فلم يزده إلا استطلاقا قال فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم صدق الله وكذب بطن أخيك اسقه عسلا فسقاه عسلا فبرأ هذا حديث حسن صحيح.

باب ۱۳۲

۲۱۶۱ - حدثنا محمد بن المثنى ثنا محمد بن جعفر

نے فرمایا (درد کی جگہ) سات مرتبہ دایاں ہاتھ پھیر دو اور کہو اللہ تعالیٰ کی عزت، قدرت اور غلبہ کے ساتھ اس درد کی شر سے پناہ چاہتا ہوں۔ فرماتے ہیں میں نے ایسا ہی کیا تو درد ختم ہوگیا۔ اب میں ہمیشہ اپنے گھر والوں اور دوسرے لوگوں کو اس بات کا حکم دیتا ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

سنا سے علاج

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا تم کس دوا کے ذریعہ جلاب لیتی ہو عرض کیا شبرم (چنے کے دانے جیسا ایک دانہ) کے ساتھ آپ نے فرمایا وہ بہت گرم ہے۔ حضرت اسماء فرماتی ہیں پھر میں نے سنا کے ساتھ جلاب لیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی چیز میں موت سے شفا ہوتی تو سنا میں ہوتی۔ یہ حدیث غریب ہے۔

شہد

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میرے بھائی کو پیٹ دست آ رہے ہیں آپ نے فرمایا اسے شہد پلاؤ۔ راوی فرماتے ہیں اس نے شہد پلایا پھر حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ! میں نے شہد پلایا لیکن اس سے مزید دست آنے لگے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے شہد پلاؤ۔ اس نے شہد پلایا پھر حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے شہد پلایا لیکن دست بڑھ گئے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا ارشاد سچ ہے اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے۔ اسے شہد پلاؤ چنانچہ اسے شہد پلایا اور وہ تندرست ہوگیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بیمار پرسی

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ

ثنا شعبة عن يزيد بن خالد قال سمعت المنهال بن عمرو يحدث عن سعيد بن جبير عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال ما من عبد مسلم يعود مريضا لم يحضر أجله فيقول سبع مرات أسأل الله العظيم رب العرش العظيم أن يشفيك إلا عوفي هذا حديث حسن غريب لا نعرفه إلا من حديث المنهال بن عمرو۔

علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان بندہ کسی ایسے بیمار کی عیادت کرے جس کی موت کا وقت نہ آچکا ہو اور سات بار یوں کہے میں اللہ بزرگ و برتر اور عرش عظیم کے رب سے سوال کرتا ہوں کہ وہ تجھے شفا عطا فرمائے، تو مریض تندرست ہو جاتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔
ہم اسے منہال بن عمرو کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

باب ۱۳۸۳

۲۱۶۲۔ حدثنا أحمد بن سعيد الأشقر ثنا روح بن عبادة ثنا مرزوق أبو عبد الله الشامي ثنا سعيد رجل من أهل الشام ثنا ثوبان عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا أصاب أحدكم الحمى فإن الحمى قطعة من النار فليطفئها عنه بالماء فليستنقع في نهر جار فليستقبل جريته فيقول بسم الله اللهم اشف عبدك وصدق رسولك بعد صلاة الصبح وقبل طلوع الشمس فلينغمس فيه ثلاث غمسات ثلاثة أيام فإن لم يبرأ في ثلاث فخمس فإن لم يبرأ في خمس فسبع فإن لم يبرأ في سبع فتسع فإنها لا تكاد تجاوز تسعا بإذن الله هذا [حديث غريب]

بخار کا علاج

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو بخار ہو جائے اور یہ آگ کا ایک ٹکڑا ہے تو اس کو پانی سے بجھائے وہ ایک جاری نہر میں اس کے بہنے والی جانب کی طرف منہ کر کے دیر تک کھڑا رہے اور یہ کہے اللہ کے نام سے یا اللہ اپنے بندہ کو شفا دے اور اپنے رسول کو سچا کر (یہ عمل) صبح کے بعد اور سورج کے طلوع ہونے سے پہلے یہ عمل کرے اس میں تین دن تک تین تین غوطے لگائے اگر تین دنوں میں تندرست نہ ہو تو پانچ دن یہ عمل کرے اگر پانچ دنوں میں صحت یاب نہ ہو تو سات دن کیا کرے اگر سات دنوں میں شفا یاب نہ ہو تو نو دن یہ عمل کرے بے شک اللہ تعالیٰ کے حکم سے بخار نو دن سے تجاوز نہ ہوگا۔ یہ حدیث غریب ہے۔

باب ۱۳۸۴ التداوي بالرماد

۲۱۶۳۔ حدثنا ابن أبي عمر ثنا سفيان عن أبي حازم قال سئل سهل بن سعد وأنا أسمع بأي شيء دووي جرح رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ما بقي أحد أعلم به مني كان علي يأتي بالماء في ترسه وفاطمة تغسل عنه الدم وأحرق له حصير فحشي به جرحه قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح۔

راکھ سے زخم کا علاج کرنا

حضرت ابو حازم فرماتے ہیں حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا اور میں سن رہا تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زخم کا علاج کس چیز کے ساتھ کیا گیا حضرت سہل نے فرمایا اس کے متعلق مجھ سے زیادہ جاننے والا کوئی نہیں رہا۔ حضرت علی مرتضیٰ اپنی ڈھال میں پانی لاتے تھے اور حضرت خاتون جنت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ سے خون دھو رہی تھیں اور ایک بوریہ جلا کر آپ کا زخم بھر دیا گیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۳۸۵

۲۱۶۴۔ حدثنا عبد الله بن سعيد الأشج ثنا عقبة

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم

بن خالد السكوني عن موسى بن محمد بن إبراهيم التيمي عن أبيه عن أبي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا دخلتم على المريض فنفسوا له في أجله فإن ذلك لا يرد شيئا ويطيب نفسه هذا حديث غريب

صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم مریض کے پاس عیادت کے لیے جاؤ تو اُسے زندگی کی طمع دلاؤ یہ تقدیر کو تو نہیں بدلتی لیکن اس کے دل کو خوش کرتی ہے۔

یہ حدیث غریب ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

أبواب الفرائض عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

ابواب فرائض

باب ما جاء في من ترك مالا فلورثته

جس نے مال چھوڑا وہ وارثوں کے لیے ہے

٢١٦١ - حدثنا سعيد بن يحيى بن سعيد الأموي ثنا أبي ثنا محمد بن عمرو ثنا أبو سلمة عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ترك مالا فلأهله ومن ترك ضياعا فإلي هذا حديث حسن صحيح وقد رواه الزهري عن أبي سلمة عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم أطول من هذا وأتم وفي الباب عن جابر وأنس ومعنى قوله من ترك ضياعا يعني ضائعا ليس له شيء فأنا يقول أنا أعوله وأنفق عليه.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مال چھوڑے تو وہ اس کے گھر والوں کے لیے ہے اور جو کوئی عیال چھوڑے تو وہ میرے ذمہ ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے زہری نے بواسطہ ابو سلمہ اور ابو ہریرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سے طویل اور زیادہ مکمل حدیث روایت کی ہے اس باب میں حضرت جابر اور انس رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں من ترک ضیاعا کا مطلب یہ ہے کہ جو ایسی اولاد چھوڑے جن کے پاس کچھ نہ ہو وہ میرے ذمہ ہے یعنی میں اس کی نگرانی کروں گا اور اس پر خرچ کروں گا۔

باب ما جاء في تعليم الفرائض

علم فرائض کا حصول

٢١٦٢ - حدثنا عبد الأعلى بن واصل ثنا محمد بن القاسم الأسدي ثنا الفضل بن دلهم حدثني عوف عن شهر بن حوشب عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تعلموا الفرائض والقرآن وعلموا الناس فإني مقبوض هذا حديث فيه اضطراب وروى أبو أسامة هذا الحديث عن

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرائض اور قرآن کی تعلیم حاصل کرو اور لوگوں کو اس کی تعلیم دو کیونکہ میں (ظاہری حیات سے) وصال پانے والا ہوں۔ اس حدیث میں اضطراب ہے۔ ابو اسامہ نے اسے عوف سے بواسطہ ایک (نامعلوم) شخص اور سلیمان بن جابر حضرت عبد اللہ بن مسعود

شُعَيْبٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ جَابِرٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ بِهٰذَا نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ.

رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ ہم سے حسین بن حریث نے ابو اسامہ سے اس کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

بَابُ ۱۳۸ مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ الْبَنَاتِ

بیٹیوں کی وراثت

۲۱۶۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ نَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةُ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ بِابْنَتَيْهَا مِنْ سَعْدٍ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ هَاتَانِ ابْنَتَا سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ قُتِلَ أَبُوهُمَا مَعَكَ يَوْمَ أُحُدٍ شَهِيدًا وَإِنَّ عَمَّهُمَا أَخَذَ مَالَهُمَا فَلَمْ يَدَعْ لَهُمَا مَالًا وَلَا تُنْكَحَانِ إِلَّا وَلَهُمَا مَالٌ قَالَ يَقْضِي اللهُ فِي ذٰلِكَ فَنَزَلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ فَبَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَمِّهِمَا فَقَالَ أَعْطِ ابْنَتَيْ سَعْدٍ الثُّلُثَيْنِ وَأَعْطِ أُمَّهُمَا الثُّمُنَ وَمَا بَقِيَ فَهُوَ لَكَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ وَقَدْ رَوَاهُ شَرِيكٌ أَيْضًا عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت سعد بن ربیع کی بیوی حضرت سعد کی دو لڑکیوں کو لے کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ دونوں سعد بن ربیع کی بیٹیاں ہیں ان کے والد احد کے دن آپ کے ہمراہ لڑائی میں شہید ہو گئے اور ان کے چچا نے ان کا مال لے لیا۔ ان دونوں کے لیے کچھ نہ چھوڑا اور جب تک ان کے پاس مال نہ ہوگا ان کا نکاح نہیں ہو سکتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں فیصلہ فرمائے گا اس پر آیت میراث نازل ہوئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لڑکیوں کے چچا کو بلا بھیجا اور فرمایا سعد کی بیٹیوں کو دو تہائی حصہ اور ان کی ماں کو آٹھواں حصہ دو۔ جو بچ جائے وہ تمہارے لیے ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اسے صرف عبداللہ بن محمد بن عقیل کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ شریک نے بھی اسے عبداللہ بن محمد بن عقیل سے روایت کیا ہے۔

بَابُ ۱۳۹ مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ بِنْتِ الِابْنِ مَعَ بِنْتِ الصُّلْبِ

حقیقی بیٹی کے ساتھ پوتی کی وراثت

۲۱۶۸ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ أَبِي قَيْسٍ الْأَوْدِيِّ عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى أَبِي مُوسَى وَسَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ فَسَأَلَهُمَا عَنِ ابْنَةٍ وَابْنَةِ ابْنٍ وَأُخْتٍ لِأَبٍ وَأُمٍّ فَقَالَا لِلِابْنَةِ النِّصْفُ وَلِلْأُخْتِ مِنَ الْأَبِ وَالْأُمِّ مَا بَقِيَ وَقَالَا لَهُ انْطَلِقْ إِلَى عَبْدِ اللهِ فَاسْأَلْهُ فَإِنَّهُ سَيُتَابِعُنَا فَأَتَى عَبْدَ اللهِ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ وَأَخْبَرَهُ بِمَا قَالَا قَالَ عَبْدُ اللهِ قَدْ ضَلَلْتُ إِذًا وَمَا أَنَا مِنَ

حضرت ہزیل بن شرحبیل سے روایت ہے کہ ایک آدمی ابو موسیٰ اور سلیمان بن ربیعہ کے پاس آیا اور ان دونوں سے ایک بیٹی، ایک پوتی اور ایک حقیقی بہن کی وراثت کے متعلق پوچھا۔ دونوں نے فرمایا بیٹی کے لیے نصف ہے۔ اور جو باقی بچ جائے وہ بہن کے لیے ہے۔ نیز فرمایا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور ان سے پوچھو وہ بھی ہماری طرح بتائیں گے چنانچہ اس آدمی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے واقعہ بیان کیا اور ان دونوں حضرات کی بات بھی بتائی۔ حضرت ابن مسعود نے فرمایا اگر میں ان کی موافقت

السُّفْلیٰ وَلٰکِنِّیْ اَقْضِیْ فِیْھَا کَمَا قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلْاِبْنَۃِ النِّصْفُ وَلِاِبْنَۃِ الْاِبْنِ السُّدُسُ تَکْمِلَۃَ الثُّلُثَیْنِ وَلِلْاُخْتِ مَابَقِیَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَاَبُوْقَیْسٍ الْاَوْدِیُّ اسْمُہٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ثَرْوَانَ کُوْفِیٌّ وَقَدْ رَوَاہُ اَیْضًا شُعْبَۃُ عَنْ اَبِیْ قَیْسٍ۔

باب ۱۳۹ مَا جَاءَ فِیْ مِیْرَاثِ الْاِخْوَۃِ مِنَ الْاَبِ وَالْاُمِّ

۲۱۶۹۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا یَزِیْدُ بْنُ ھَارُوْنَ نَا سُفْیَانُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِیٍّ اَنَّہٗ قَالَ اِنَّکُمْ تَقْرَءُوْنَ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ مِنْ بَعْدِ وَصِیَّۃٍ تُوْصُوْنَ بِھَا اَوْدَیْنٍ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَضٰی بِالدَّیْنِ قَبْلَ الْوَصِیَّۃِ وَاِنَّ اَعْیَانَ بَنِی الْاُمِّ یَتَوَارَثُوْنَ دُوْنَ بَنِی الْعَلَّاتِ الرَّجُلُ یَرِثُ اَخَاہُ لِاَبِیْہِ وَاُمِّہٖ دُوْنَ اَخِیْہِ لِاَبِیْہِ۔

۲۱۷۰۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا یَزِیْدُ بْنُ ھَارُوْنَ نَا زَکَرِیَّا بْنُ اَبِیْ زَائِدَۃَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِیٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ۔

۲۱۷۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ نَا سُفْیَانُ نَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ اَعْیَانَ بَنِی الْاُمِّ یَتَوَارَثُوْنَ دُوْنَ بَنِی الْعَلَّاتِ ھٰذَا حَدِیْثٌ لَا نَعْرِفُہٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِیٍّ وَقَدْ تَکَلَّمَ بَعْضُ اَھْلِ الْعِلْمِ فِی الْحَارِثِ وَالْعَمَلُ عَلٰی ھٰذَا الْحَدِیْثِ عِنْدَ اَھْلِ الْعِلْمِ۔

باب ۲۹۱ مِیْرَاثِ الْبَنِیْنَ مَعَ الْبَنَاتِ

۲۱۷۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعْدٍ نَا عَمْرُو بْنُ اَبِیْ قَیْسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ عَنْ جَابِرٍ

کروں تو میں بھٹک جاؤں اور صحیح راستہ نہ پاسکوں گا لیکن اس طرح فیصلہ کروں گا جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا بیٹی کے لیے نصف ہے اور پوتی کے لیے چھٹا حصہ اس طرح دو تہائی کی تکمیل ہوگی اور جو بچ جائے بہن کے لیے ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوقیس اودی کا نام عبدالرحمٰن بن ثروان کوفی ہے۔ شعبہ نے بھی اسے ابوقیس سے روایت کیا۔

حقیقی بھائیوں کی وراثت

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا تم یہ آیت پڑھتے ہو "من بعد وصیۃ توصون بہا او دین" (یعنی تقسیم ترکہ وصیت کرو یا قرض ہو اس کے بعد ہوگی) حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت کے نفاذ سے پہلے ادائیگی قرض کا فیصلہ فرمایا اور حقیقی بھائی وارث ہوں گے علاتی بھائی وارث نہیں ہوں گے آدمی باپ شریک اس بھائی کا وارث ہوتا ہے جو ماں باپ دونوں کی طرف سے ہو (سگا بھائی) اور صرف باپ کی طرف سے بھائی کا وارث نہ ہوگا۔

بندار نے بواسطہ یزید بن ہارون، زکریا بن ابی زائدہ، ابو اسحٰق، حارث اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ سگے بھائی ایک دوسرے کے وارث ہوں گے سوتیلے نہیں۔ اس حدیث کو ہم ابو اسحٰق کی روایت سے پہچانتے ہیں جو بواسطہ حارث، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں۔ بعض علماء نے حارث کے بارے میں گفتگو کی ہے۔ اہل علم کا اس حدیث پر عمل ہے۔

بیٹیوں کی بیٹوں کے ساتھ وراثت

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے میں اس

بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِي وَاَنَا مَرِيْضٌ فِيْ بَنِيْ سَلِمَةَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ كَيْفَ اَقْسِمُ مَالِيْ بَيْنَ وَلَدِيْ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ شَيْئًا فَنَزَلَتْ يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْ اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ الْاٰيَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرُهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ۔

وقت بیمار تھا حضور بنو سلمہ میں مقیم تھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنا مال اولاد میں کیسے تقسیم کروں ؟ آپ نے کچھ جواب نہ دیا پھر آیت کریمہ نازل ہوئی یوصیکم اللہ الخ اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو تمہاری اولاد کے بارے میں حکم دیتا ہے کہ لڑکا دو عورتوں کے برابر حصہ لے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابن عیینہ وغیرہ نے اسے بواسطہ محمد بن منکدر حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

بَابُ ۳۹۲ مِيْرَاثِ الْاَخَوَاتِ

بہنوں کی میراث

۲۰۹۸۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَغْدَادِيُّ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَرِضْتُ فَاَتَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ فَوَجَدَنِيْ قَدْ اُغْمِيَ عَلَيَّ فَاَتَانِيْ وَمَعَهُ اَبُوْ بَكْرٍ وَهُمَا مَاشِيَانِ فَتَوَضَّاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَبَّ عَلَيَّ مِنْ وَضُوْئِهِ فَاَفَقْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ اَقْضِيْ فِيْ مَالِيْ اَوْ كَيْفَ اَصْنَعُ فِيْ مَالِيْ فَلَمْ يُجِبْنِيْ شَيْئًا وَكَانَ لَهُ تِسْعُ اَخَوَاتٍ حَتّٰى نَزَلَتْ اٰيَةُ الْمِيْرَاثِ يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلَالَةِ الْاٰيَةَ قَالَ جَابِرٌ فِيَّ نَزَلَتْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں بیمار ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے میں بیہوشی کی حالت میں تھا۔ آپ کے ہمراہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی تشریف لائے دونوں پیدل چل کر گئے تھے۔ آپ نے وضو فرمایا اور بقیہ پانی مجھ پر ڈال دیا (ف) مجھے افاقہ ہوا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنے مال کی تقسیم کیسے کروں؟ آپ نے کوئی جواب نہ دیا حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی نو بہنیں تھیں یہاں تک کہ آیت میراث نازل ہوئی یستفتونک قل اللہ یفتیکم الخ آپ سے فتویٰ پوچھتے ہیں فرما دیجئے اللہ تعالیٰ تمہیں کلالہ کے بارے میں فتویٰ دیتا ہے الخ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ آیت میرے حق میں نازل ہوئی۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

(ف) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو مبارک کے بقیہ پانی کا چھڑکنا تھا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو بے ہوشی سے افاقہ ہوا۔ معلوم ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بحکم و عطاء الٰہی دافع البلاء ہیں۔ اس اعتقاد کے ساتھ درود تاج کے الفاظ پڑھنا جائز بلکہ مستحسن ہے۔ اسے گمراہی کہنا جہالت و بے دینی ہے۔ (مترجم)

بَابُ ۳۹۳ مَا جَاءَ فِيْ مِيْرَاثِ الْعَصَبَةِ

عصبہ کی میراث

۲۱۷۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ نَا وُهَيْبٌ نَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِاَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِاَوْلٰى رَجُلٍ ذَكَرٍ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مقررہ حصے وارثوں کو متعلقہ افراد کو دو۔ جو بچ جائے وہ سب سے قریبی مرد رشتہ دار کے لیے ہے۔

۲۱۷۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ

عبد بن حمید نے بواسطہ عبد الرزاق، معمر، ابن طاؤس اور

مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ۔

طاؤس سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل حدیث روایت کی ہے یہ حدیث حسن ہے بعض نے بلا واسطہ ابن طاؤس اور طاؤس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے

بَابُ (۱۳۹۴) مَا جَاءَ فِیْ مِیْرَاثِ الْجَدِّ

۲۱۷۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ یَحْیٰی عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ ابْنِیْ مَاتَ فَمَا لِیْ مِنْ مِیْرَاثِهٖ فَقَالَ لَكَ السُّدُسُ فَلَمَّا وَلّٰی دَعَاهُ فَقَالَ لَكَ سُدُسٌ اٰخَرُ فَلَمَّا وَلّٰی دَعَاهُ قَالَ اِنَّ السُّدُسَ الْاٰخَرَ لَكَ طُعْمَةٌ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَفِی الْبَابِ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ یَسَارٍ۔

دادا کی میراث

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میرا پوتا مر گیا ہے۔ اس کے ترکہ میں میرا کتنا حصہ ہے؟ آپ نے فرمایا تیرے لیے چھٹا حصہ ہے جب وہ واپس جانے لگا تو آپ نے بلایا اور فرمایا تیرے لیے ایک چھٹا حصہ اور ہے جب وہ لوٹ گیا تو پھر بلایا اور فرمایا۔ دوسرا چھٹا حصہ اصل حق سے زائد ہے۔ یہ حدیث صحیح حسن ہے۔ اس باب میں حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

بَابُ (۱۳۹۵) مَا جَاءَ فِیْ مِیْرَاثِ الْجَدَّةِ۔

۲۱۷۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ نَا سُفْیَانُ ثَنَا الزُّهْرِیُّ قَالَ مَرَّةً قَالَ قَبِیْصَةُ وَقَالَ مَرَّةً عَنْ رَجُلٍ عَنْ قَبِیْصَةَ بْنِ ذُؤَیْبٍ قَالَ جَاءَتِ الْجَدَّةُ اُمُّ الْاُمِّ اَوْ اُمُّ الْاَبِ اِلٰی اَبِیْ بَكْرٍ فَقَالَتْ اِنَّ ابْنَ ابْنِیْ اَوِ ابْنَ ابْنَتِیْ مَاتَ وَقَدْ اُخْبِرْتُ اَنَّ لِیْ فِی الْكِتَابِ حَقًّا فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ مَا اَجِدُ لَكِ فِی الْكِتَابِ مِنْ حَقٍّ وَمَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَضٰی لَكِ بِشَیْءٍ وَسَاَسْاَلُ النَّاسَ فَشَهِدَ الْمُغِیْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَاهَا السُّدُسَ قَالَ وَمَنْ سَمِعَ ذٰلِكَ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ فَاَعْطَاهَا السُّدُسَ ثُمَّ جَاءَتِ الَّتِیْ تُخَالِفُهَا اِلٰی عُمَرَ قَالَ سُفْیَانُ وَزَادَنِیْ فِیْهِ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ وَلَمْ اَحْفَظْهُ عَنِ الزُّهْرِیِّ وَلٰكِنْ حَفِظْتُهٗ مِنْ مَعْمَرٍ اَنَّ عُمَرَ قَالَ اِنِ اجْتَمَعْتُمَا فَهُوَ لَكُمَا وَاَیَّتُكُمَا انْفَرَدَتْ بِهٖ فَهُوَ لَهَا۔

دادی کی میراث

حضرت قبیصہ بن ذویب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت دادی یا نانی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ میرا پوتا یا نواسہ مر گیا اور مجھے بتایا گیا ہے کہ بحکم قرآن اس کی میراث میں میرا حق موجود ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں قرآن پاک میں تیرا حصہ نہیں پاتا اور نہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی تمہارے متعلق کوئی فیصلہ فرماتے ہوئے سنا لیکن میں صحابہ کرام سے پوچھتا ہوں۔ راوی فرماتے ہیں آپ نے صحابہ کرام سے پوچھا تو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے (دادی کو) چھٹا حصہ دیا ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا تمہارے سوا کسی اور نے بھی سنا؟ عرض کیا حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے سنا ہے چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسے چھٹا حصہ دیا پھر دوسری دادی یا نانی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی۔ سفیان کہتے ہیں کہ معمر نے زہری سے روایت کرتے ہوئے مجھ سے یہ الفاظ زائد بیان کیے مجھے زہری سے یاد نہیں بلکہ معمر سے یاد ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر تم دونوں جمع ہو گی تو وہ چھٹا حصہ تم دونوں کا ہو گا اور اگر تم میں سے

۲۱۷۸۔ حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِیُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ خَرَشَةَ عَنْ قَبِیْصَةَ

حضرت قبیصہ بن ذویب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دادی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور اس نے اپنے حصہ میراث کا

بن ذؤيب قال جاءت الجدة الى ابى بكر فسألته ميراثها فقال لها ما لك في كتاب الله شيء وما لك في سنة رسول الله صلى الله عليه وسلم شيء فارجعي حتى اسأل الناس فسأل الناس فقال المغيرة بن شعبة حضرت رسول الله صلى الله عليه وسلم اعطاها السدس فقال هل معك غيرك فقام محمد بن مسلمة فقال مثل ما قال المغيرة بن شعبة فانفذه لها ابو بكر قال ثم جاءت الجدة الاخرى الى عمر بن الخطاب فسألته ميراثها فقال ما لك في كتاب الله شيء ولكن هو ذلك السدس فان اجتمعتما فيه فهو بينكما وايتكما خلت به فهي لها هذا حديث حسن صحيح وهو اصح من حديث ابن عيينة وفي الباب عن بريدة.

باب ۱۳۹۰ ما جاء في ميراث الجدة مع ابنها

۲۱۷۹ ـ حدثنا الحسن بن عرفة نا يزيد بن هارون عن محمد بن سالم عن الشعبي عن مسروق عن عبد الله بن مسعود قال في الجدة مع ابنها انها اول جدة اطعمها رسول الله صلى الله عليه وسلم سدسا مع ابنها وابنها حي هذا حديث لا نعرفه مرفوعا الا من هذا الوجه وقد ورث بعض اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم الجدة مع ابنها ولم يورثها بعضهم

باب ۱۳۹۱ ما جاء في ميراث الخال

۲۱۸۰ ـ حدثنا بندار نا ابو احمد الزبيري نا سفيان عن عبد الرحمن بن الحارث عن حكيم بن حكيم بن عباد بن حنيف عن ابي امامة بن سهل بن حنيف قال كتب معي عمر بن الخطاب الى ابي عبيدة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الله ورسوله

مطالبہ کیا آپ نے فرمایا اللہ کی کتاب میں تمہارے لیے کچھ نہیں اور سنت رسول کے مطابق بھی تمہارا کچھ نہیں ہے تم جاؤ یہاں تک کہ میں صحابہ کرام سے پوچھ لوں چنانچہ آپ نے صحابہ کرام سے پوچھا حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا آپ نے دادی کو چھٹا حصہ دلایا آپ نے فرمایا تمہارے ساتھ کوئی اور گواہ بھی ہے؟ اس پر حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور یہی بات فرمائی جو حضرت مغیرہ فرما چکے تھے چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ حکم نافذ فرما دیا پھر ایک دوسری دادی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اپنا حصہ میراث طلب کیا آپ نے فرمایا تمہارے لیے قرآن میں کوئی حصہ تو نہیں لیکن یہی چھٹا حصہ ہے۔ اگر تم دونوں وارث ہو تو یہ دونوں کے لیے مشترک ہوگا اور اگر کوئی ایک اکیلی ہوگی تو یہ اسی کا ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابن عیینہ کی روایت سے یہ زیادہ صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

دادی کی میراث بیٹے کے ساتھ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے دادی کے حق میں فرمایا یہ پہلی دادی ہے جسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹے کی موجودگی میں چھٹا حصہ دیا۔ اور اس کا بیٹا زندہ تھا۔ اس حدیث کو ہم مرفوعاً اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ بعض صحابہ کرام نے بیٹے کی موجودگی میں دادی کو وارث قرار دیا ہے جبکہ بعض نے وارث نہیں ٹھہرایا۔

ماموں کی میراث

حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے میری وساطت سے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کا کوئی مولیٰ نہ ہو اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس کے مولیٰ ہیں اور جس کا کوئی وارث نہ ہو اس کا ماموں اس کا

مَوْلَى مَنْ لَا مَوْلَى لَهُ وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَالْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

٢١٨١ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ أَرْسَلَهُ بَعْضُهُمْ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَاخْتَلَفَ فِيهِ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَرَّثَ بَعْضُهُمُ الْخَالَ وَالْخَالَةَ وَالْعَمَّةَ وَإِلَى هَذَا الْحَدِيثِ ذَهَبَ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي تَوْرِيثِ ذَوِي الْأَرْحَامِ وَأَمَّا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَلَمْ يُوَرِّثْهُمْ وَجَعَلَ الْمِيرَاثَ فِي بَيْتِ الْمَالِ

بَابُ ١٣٩٨ مَا جَاءَ فِي الَّذِي يَمُوتُ وَلَيْسَ لَهُ وَارِثٌ

٢١٨٢ - حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ وَرْدَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ مَوْلًى لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَعَ مِنْ عِذْقِ نَخْلَةٍ فَمَاتَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرُوا هَلْ لَهُ مِنْ وَارِثٍ قَالُوا لَا قَالَ فَادْفَعُوهُ إِلَى بَعْضِ أَهْلِ الْقَرْيَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

بَابُ ١٣٩٩ فِي مِيرَاثِ الْمَوْلَى الْأَسْفَلِ

٢١٨٣ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَوْسَجَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا مَاتَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَدَعْ وَارِثًا إِلَّا عَبْدًا هُوَ أَعْتَقَهُ فَأَعْطَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِيرَاثَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عِنْدَ أَهْلِ

ترکہ پائے گا۔ اس باب میں حضرت عائشہ اور مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا کوئی وارث نہ ہو۔ اس کا ماموں وارث بنے گا۔ یہ حدیث غریب ہے بعض نے اسے بلا واسطہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مرسل بیان کیا۔ اس مسئلہ میں صحابہ کرام کا اختلاف ہے۔ بعض نے ماموں، خالہ اور پھوپھی کو وارث قرار دیا ہے۔ اکثر اہل علم نے ذوالارحام کی وراثت کے حق میں اس حدیث سے دلیل پکڑی ہے۔ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ان کو وارث قرار نہیں دیتے بلکہ ترکہ بیت المال کا مال قرار دیتے ہیں

لاوارث کا ترکہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک غلام کھجور کی ٹہنی سے گر کر مر گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو اس کا کوئی وارث ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا اس کا کوئی وارث نہیں۔ آپ نے فرمایا اس کا مال اس کے گاؤں کے بعض لوگوں کو دے دو۔ اس باب میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مروی ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

آزاد کردہ غلام کو میراث دینا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے عہد رسالت میں ایک شخص کا انتقال ہو گیا۔ اس نے کوئی وارث نہ چھوڑا البتہ اس کا ایک آزاد کردہ غلام تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی میراث اس غلام کو دے دی۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اس باب میں اہل علم کا یہ عمل ہے کہ اگر کوئی شخص اپنا عصبہ وارث چھوڑے بغیر

العِلْمِ فِي هٰذَا البَابِ إِذَا مَاتَ رَجُلٌ وَلَمْ يَتْرُكْ عَصَبَةً أَنَّ مِيرَاثَهُ يُجْعَلُ فِي بَيْتِ مَالِ المُسْلِمِينَ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي إِبْطَالِ المِيرَاثِ بَيْنَ المُسْلِمِ وَالكَافِرِ

۲۱۸۴ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ المَخْزُومِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا هُشَيْمٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَرِثُ المُسْلِمُ الكَافِرَ وَلَا الكَافِرُ المُسْلِمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ نَا الزُّهْرِيُّ نَحْوَهُ وَفِي البَابِ عَنْ جَابِرٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ هٰكَذَا رَوَاهُ مَعْمَرٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ نَحْوَهُ وَرَوَى مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَحَدِيثُ مَالِكٍ وَهْمٌ وَهِمَ فِيهِ مَالِكٌ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ مَالِكٍ فَقَالَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ وَأَكْثَرُ أَصْحَابِ مَالِكٍ قَالُوا عَنْ عُمَرَ بْنِ عُثْمَانَ وَعَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ هُوَ مَشْهُورٌ مِنْ وُلْدِ عُثْمَانَ وَلَا نَعْرِفُ عُمَرَ بْنَ عُثْمَانَ وَالعَمَلُ عَلَى هٰذَا الحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ العِلْمِ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ العِلْمِ فِي مِيرَاثِ المُرْتَدِّ فَجَعَلَ بَعْضُ أَهْلِ العِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمُ المَالَ لِوَرَثَتِهِ مِنَ المُسْلِمِينَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَرِثُهُ وَرَثَتُهُ مِنَ المُسْلِمِينَ وَاحْتَجُّوا بِحَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرِثُ المُسْلِمُ الكَافِرَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ.

۲۱۸۵ - حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَا حُصَيْنُ

مر جائے اور اس کا مال مسلمانوں کے بیت المال میں جمع کیا جائے گا۔

مسلمان اور کافر کے درمیان میراث نہیں

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان اور کافر ایک دوسرے کے وارث نہیں بن سکتے ہم سے ابن ابی عمر نے بواسطہ سفیان ، زہری اس کے ہم معنی روایت بیان کی۔ اس باب میں حضرت جابر اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ معمر اور کئی دوسرے حضرات نے زہری سے اس کے ہم معنی نقل کیا۔ مالک نے بواسطہ زہری ، علی بن حسین ، عمر بن عثمان اور اسامہ بن زید (رضی اللہ عنہما) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔ مالک کی روایت میں ان سے غلطی ہوئی۔ بعض نے بواسطہ مالک عمرو بن عثمان سے روایت کیا۔ اکثر اصحاب مالک نے عمر بن عثمان (بغیر واو کے) سے روایت کیا عمرو بن عثمان بن عفان حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ایک مشہور ہیں۔ ہم عمر بن عثمان کو نہیں جانتے۔ اہل علم کا اس حدیث پر عمل ہے۔ مرتد کی وراثت میں اختلاف ہے بعض صحابہ کرام اور دیگر اہل علم نے اسے اس کے مسلمان ورثاء کا حق قرار دیا۔ اور بعض نے فرمایا مسلمان اس کے مال کے وارث نہیں ہوں گے۔ انہوں نے حدیث پاک کو دلیل بنایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان ، کافر کا وارث نہیں ہو سکتا۔ امام شافعی رحمہ اللہ کا یہی قول ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ

بن نمیر عن ابن ابی لیلی عن ابی الزبیر عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یتوارث اہل ملتین هذا حدیث غریب لا نعرفه من حدیث جابر الا من حدیث ابن ابی لیلی۔

علیہ وسلم نے فرمایا دو دینوں والے ایک دوسرے کے وارث نہیں ہو سکتے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے حدیث جابر سے صرف ابن ابی لیلیٰ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

باب ما جاء فی ابطال میراث القاتل

قاتل کی میراث باطل ہے

۲۱۸۶ حدثنا قتیبة نا اللیث عن اسحاق بن عبد اللہ عن الزہری عن حمید بن عبد الرحمن عن ابی ہریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال القاتل لا یرث هذا حدیث لا یصح لا یعرف هذا الا من هذا الوجه واسحاق بن عبد اللہ بن ابی فروة قد ترکه بعض اہل العلم منهم احمد بن حنبل والعمل علی هذا عند اہل العلم ان القاتل لا یرث کان القتل خطاً او عمداً وقال بعضهم اذا کان القتل خطاً فانه یرث وهو قول مالک۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قاتل وارث نہیں ہوتا۔ یہ حدیث صحیح نہیں۔ یہ صرف اسی طریق سے معروف ہے۔ اسحٰق بن عبداللہ بن ابی فروہ کو بعض اہل علم نے ترک کیا ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ بھی ان ہی میں سے ہیں۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ قاتل وارث نہیں ہوتا۔ قتل غلطی سے ہو یا جان بوجھ کر۔ بعض علماء فرماتے ہیں۔ غلطی سے قتل ہو تو قاتل وارث بنے گا۔ امام مالک رحمہ اللہ کا یہی قول ہے۔

باب ما جاء فی میراث المرأة من دیة زوجها

شوہر کی دیت سے بیوی کی میراث

۲۱۸۷ حدثنا قتیبة واحمد بن منیع وغیر واحد قالوا نا سفیان بن عیینة عن الزہری عن سعید بن المسیب قال قال عمر الدیة علی العاقلة ولا ترث المرأة من دیة زوجها شیئاً فاخبره الضحاک بن سفیان الکلابی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتب الیه ان ورث امرأة اشیم الضبابی من دیة زوجها هذا حدیث حسن صحیح۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا دیت وارثوں پر ہے اور عورت خاوند کی دیت میں سے کسی چیز کی وارث نہیں ہو سکتی۔ ضحاک بن سفیان کلابی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو لکھا کہ اشیم ضبابی کو اس کے خاوند کی دیت سے وراثت دیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ما جاء ان المیراث للورثة والعقل علی العصبة

میراث وارثوں کیلئے اور دیت عصبہ کے ذمہ

۲۱۸۸ حدثنا قتیبة نا اللیث عن ابن شہاب عن سعید بن المسیب عن ابی ہریرة ان رسول اللہ صلی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو لحیان کی ایک عورت کے حمل کے متعلق جو گر کر مر گیا تھا

اللّٰہ علیہ وسلم قضٰی فی جنین امرأۃ من بنی لحیان سقط میتا بغرۃ عبد او امۃ ثم ان المرأۃ التی قضی علیہا بالغرۃ توفیت فقضٰی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان میراثہا لبنیہا وزوجہا وان عقلہا علی عصبتہا وروی یونس ہذا الحدیث عن الزہری عن سعید بن المسیب وابی سلمۃ عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم نحوہ وروی مالک عن الزہری عن ابی سلمۃ عن ابی ہریرۃ ومالک عن الزہری عن سعید بن المسیب عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم۔

ایک غلام یا لونڈی دینے کا فیصلہ فرمایا پھر وہ عورت جس کے حق میں فیصلہ ہوا تھا، انتقال کر گئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی میراث بیٹوں اور خاوند کے لیے ہے اور دیت عصبات پر ہے۔ یونس نے بواسطہ زہری، سعید بن مسیب اور ابو سلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔ مالک نے اسے بواسطہ زہری، ابو سلمہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نیز بواسطہ زہری اور سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

باب ما جاء فی الرجل یسلم علی یدی الرجل

جو آدمی کسی کے ہاتھ پر مسلمان ہو

٢١٨٩ حدثنا ابو کریب نا ابو اسامۃ وابن نمیر ووکیع عن عبد العزیز بن عمر بن عبد العزیز عن عبد اللّٰہ بن موہب وقال بعضہم عن عبد اللّٰہ بن وہب عن تمیم الداری قال سألت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ما السنۃ فی الرجل من اہل الشرک یسلم علی یدی رجل من المسلمین فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ہو اولی الناس بمحیاہ ومماتہ ہذا حدیث لا نعرفہ الا من حدیث عبد اللّٰہ بن وہب ویقال ابن موہب عن تمیم الداری وقد ادخل بعضہم بین عبد اللّٰہ بن موہب وبین تمیم الداری قبیصۃ بن ذؤیب رواہ یحیی بن حمزۃ عن عبد العزیز بن عمر وزاد فیہ قبیصۃ بن ذؤیب وہو عندی لیس بمتصل والعمل علی ہذا عند اہل العلم وقال بعضہم یجعل میراثہ فی بیت المال وہو قول الشافعی واحتج بحدیث النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان الولاء لمن اعتق۔

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا جو مشرک کسی مسلمان کے ہاتھ پر ایمان لائے اس کے متعلق کیا طریقہ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ (جس کے ہاتھ پر ایمان لایا) اس کی زندگی اور موت میں دوسرے لوگوں سے زیادہ حق دار ہے۔ اس حدیث کو ہم صرف عبداللہ بن وہب کی روایت سے جانتے ہیں۔ عبداللہ بن موہب بھی کہا جاتا ہے یہ تمیم داری سے روایت کرتے ہیں۔ بعض نے عبداللہ بن وہب اور تمیم داری کے درمیان قبیصہ بن ذویب کو داخل کیا ہے۔ یحییٰ بن حمزہ نے اسے عبدالعزیز بن عمر سے روایت کیا اور قبیصہ بن ذویب کا اضافہ کیا یہ میرے نزدیک متصل نہیں ہے۔ بعض اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں اس کی میراث بیت المال میں جمع کی جائے گی۔ امام شافعی اسی کے قائل ہیں۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو دلیل بنایا کہ حق ولاء اسے ہے جو آزاد کرے۔

٢١٩٠ حدثنا قتیبۃ نا ابن لہیعۃ عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال ایما رجل عاہر بحرۃ او امۃ فالولد ولد زنا لا یرث ولا

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ بواسطہ والد اپنے دادا (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی کسی آزاد عورت یا لونڈی سے زنا کا ارتکاب

...وَقَدْ رَوَى غَيْرُ ابْنِ لَهِيعَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ وَلَدَ الزِّنَا لَا يَرِثُ مِنْ أَبِيْهِ ۔

کرے اس کی اولاد ولد الزنا ہوگی نہ وہ کسی کی وارث ہے اور نہ اس کا کوئی وارث ہے۔ ابن لہیعہ کے علاوہ نے اسے عمرو بن شعیب سے روایت کیا اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ ولد الزنا اپنے باپ کا وارث نہیں ہوتا۔

بَابُ ۳۰ مَنْ يَرِثُ الْوَلَاءَ

۲۱۹۱ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَرِثُ الْوَلَاءَ مَنْ يَرِثُ الْمَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ ۔

۲۱۹۲ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ أَبُوْ مُوْسٰى الْمُسْتَمْلِي الْبَغْدَادِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ نَا عُمَرُ بْنُ رُؤْبَةَ التَّغْلِبِيُّ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ النَّصْرِيِّ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْأَةُ تَحُوْزُ ثَلَاثَ مَوَارِيْثَ عَتِيْقَهَا وَلَقِيْطَهَا وَوَلَدَهَا الَّذِيْ لَاعَنَتْ عَلَيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ حَرْبٍ عَلٰى هٰذَا الْوَجْهِ ۔

ولاء کا کون وارث ہوگا

حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ولاء کا وہی وارث ہوگا جو مال کا وارث ہوگا۔ اس حدیث کی سند قوی نہیں۔

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت تین قسم کی وراثت کی وارث ہوتی ہے۔ اپنے آزاد کردہ غلام کی، اپنے لقیط کی اور اپنی اس اولاد کی جس کے بارے میں اس نے لعان کیا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

ہم اسے صرف اس طریق محمد بن حرب کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

آخِرُ الْفَرَائِضِ

ابواب فرائض ختم ہوئے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

أَبْوَابُ الْوَصَايَا

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابواب وصایا

بَابُ ۳۱ مَا جَاءَ فِي الْوَصِيَّةِ بِالثُّلُثِ

۲۱۹۳ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ مَرِضْتُ عَامَ الْفَتْحِ مَرَضًا أَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ فَأَتَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ لِيْ مَالًا كَثِيْرًا وَلَيْسَ يَرِثُنِيْ إِلَّا ابْنَتِيْ أَفَأُوْصِيْ بِمَالِيْ كُلِّهِ قَالَ لَا

تہائی مال کی وصیت

حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں فتح مکہ کے سال بیمار ہوا اور موت کے قریب پہنچ گیا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لئے تشریف لائے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے پاس بہت سا مال ہے لیکن ایک بیٹی کے سوا میرا کوئی وارث نہیں۔ کیا میں اس کے لئے تمام مال کی وصیت کردوں

قلت فثلثي مالي قال لا قلت فالشطر قال لا قلت فالثلث قال الثلث والثلث كثير انك ان تدع ورثتك اغنياء خير من ان تدعهم عالة يتكففون الناس وانك لن تنفق نفقة الا اجرت فيها حتى اللقمة ترفعها الى في امرأتك قال قلت يا رسول الله أخلف عن هجرتي قال انك لن تخلف بعدي فتعمل عملا تريد به وجه الله الا ازددت به رفعة ودرجة ولعلك ان تخلف حتى ينتفع بك اقوام ويضر بك آخرون اللهم امض لاصحابي هجرتهم ولا تردهم على اعقابهم لكن البائس سعد بن خولة يرثي له رسول الله صلى الله عليه وسلم ان مات بمكة وفي الباب عن ابن عباس هذا حديث حسن صحيح وقد روي هذا الحديث من غير وجه عن سعد بن ابي وقاص والعمل على هذا عند اهل العلم انه ليس للرجل ان يوصي باكثر من الثلث وقد استحب بعض اهل العلم ان ينقص من الثلث لقول رسول الله صلى الله عليه وسلم والثلث كثير۔

آپ نے فرمایا نہیں۔ میں نے پوچھا آدھا مال؟ فرمایا نہیں۔ عرض کیا تہائی کی وصیت کروں؟ فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کیا ایک تہائی؟ فرمایا ہاں ایک تہائی اور یہ بھی زیادہ ہے۔ تمہارا اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ جانا اس بات سے بہتر ہے کہ انہیں مفلس چھوڑ دو اور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائیں۔ تم جو کچھ خرچ کرو گے یہاں تک کہ ایک لقمہ اٹھا کر بیوی کے منہ میں ڈالو اس کا بھی ثواب ملے گا۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا میں ہجرت سے پیچھے رہ جاؤں گا (یعنی مدینہ طیبہ نہ جا سکوں گا) آپ نے فرمایا اگر تم میرے بعد رہ جاؤ گے اور رضائے الٰہی کے حصول کے لیے کوئی کام کرو گے تو تمہارے درجات بلند ہوں گے۔ ہو سکتا ہے کہ تم زندہ رہو یہاں تک کہ تم سے کچھ لوگ فائدہ اٹھائیں گے اور کچھ نقصان۔ یا اللہ میرے صحابہ کی ہجرت کو پورا فرما اور انہیں ایڑیوں کے بل نہ لوٹا۔ لیکن سعد بن خولہ قابل رحم ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے مکہ مکرمہ میں انتقال کرنے کا افسوس تھا۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے کئی طرق سے مروی ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ آدمی کے لیے تہائی مال سے زیادہ کی وصیت کرنا جائز نہیں۔ بعض علماء نے تہائی سے کم کی وصیت کو مستحب قرار دیا کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہائی بھی زیادہ ہے۔

ف۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فتح عراق تک زندہ رہے۔ اور یہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک کہ تم میرے بعد زندہ رہو گے اور تمہارے ذریعے کچھ لوگ فائدہ اٹھائیں گے اور کچھ نقصان، حرف بحرف سچ ہوا۔ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے برگزیدہ بندوں کو غیب اور مستقبل کی باتوں پر مطلع فرماتا ہے کون کب مرے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا اس لیے یہ کہنا کہ ان باتوں کا کسی کو علم نہیں ہوتا یہ جہالت اور تعصب ہے۔ البتہ ذاتی علم خاصۂ خداوندی ہے۔ وہ کسی دوسرے کو حاصل نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی کوئی مسلمان اس بات کا اعتقاد رکھتا ہے۔ یہ عقیدہ شرک ہے۔ اہل سنت وجماعت کے نزدیک انبیاء و اولیاء کا علم عطیۂ خداوندی ہے۔

(ترجمہ)

۲۱۹۴۔ حدثنا نصر بن علي نا عبد الصمد بن عبد الوارث نا نصر بن علي نا الاشعث بن جابر عن شهر بن حوشب عن ابي هريرة انه حدثه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الرجل ليعمل والمرأة بطاعة الله ستين سنة ثم يحضرهما الموت فيضاران

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کتنے ہی مرد اور عورتیں ساٹھ برس تک اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں عمل کرتے رہتے ہیں پھر ان کو موت آتی ہے تو وصیت میں نقصان پہنچاتے ہیں اور ان کے لیے (جہنم کی) آگ واجب ہو جاتی ہے۔ راوی فرماتے ہیں

فِي الْوَصِيَّةِ فَيَجِبُ لَهُمَا النَّارُ ثُمَّ قَرَأَ عَلَيَّ أَبُو هُرَيْرَةَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصَى بِهَا أَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَارٍّ وَصِيَّةً مِنَ اللّٰهِ إِلَى قَوْلِهِ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الَّذِي رَوَى عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ جَابِرٍ هُوَ جَدُّ نَصْرٍ الْجَهْضَمِيِّ ٭

بَابُ ۳ مَا جَاءَ فِي الْحَثِّ عَلَى الْوَصِيَّةِ

۲۱۹۵ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَبِيتُ لَيْلَتَيْنِ وَلَهُ مَا يُوصِي فِيهِ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ ٭

بَابُ ۴ مَا جَاءَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُوصِ

۲۱۹۶ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا أَبُو قَطَنٍ نَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ أَبِي أَوْفَى أَوْصَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا قُلْتُ كَيْفَ كُتِبَتِ الْوَصِيَّةُ وَكَيْفَ أَمَرَ النَّاسَ قَالَ أَوْصَى بِكِتَابِ اللّٰهِ تَعَالَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ٭

بَابُ ۵ مَا جَاءَ لَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ

۲۱۹۷ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ نَا شُرَحْبِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيُّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَدْ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ

پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے (تائیداً) آیت تلاوت کی من بعد وصیۃ الخ وصیت پوری کرنے کے بعد جو وصیت کی جائے یا ادائیگی قرض کے بعد لیکن وصیت میں کسی کو نقصان نہ پہنچایا جائے یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے الخ۔ یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے نصر بن علی اشعث بن جابر سے راوی ہیں یہ نصر جہضمی کے دادا ہیں۔

وصیت کی ترغیب

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی مسلمان جس کے پاس وصیت کیلئے مال ہو تو اسے لازم ہے کہ دو راتیں بھی اس حالت میں نہ گزارے کہ اس کے پاس وصیت لکھی ہوئی نہ ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بواسطہ زہری از سالم اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت نہیں فرمائی

طلحہ بن مصرف کہتے ہیں میں نے ابن ابی اوفیٰ سے پوچھا کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی؟ انہوں نے جواب دیا نہیں میں نے کہا پھر وصیت کیسے مقرر ہوئی اور آپ نے لوگوں کو کیسے حکم دیا۔ ابن ابی اوفیٰ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی کتاب پر عمل پیرا ہونے کی وصیت فرمائی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اسے صرف مالک بن مغول کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

وارث کیلئے وصیت نہیں

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے حجۃ الوداع کے خطبہ میں ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر حقدار کو اس کا حق عطا فرما دیا پس وارث کے لیے وصیت نہیں۔ بچہ صاحب فراش کا ہے اور زانی کے لیے پتھر ہے اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ پر ہے جو آدمی اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کا دعویٰ کرے یا اپنے آقا کے علاوہ کسی اور کی طرف نسبت کرے اس پر قیامت

تَعَالٰی وَمَنِ ادَّعٰی اِلٰی غَیْرِ اَبِیْهِ اَوِ انْتَمٰی اِلٰی غَیْرِ مَوَالِیْهِ فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ التَّابِعَةُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ لَا تُنْفِقُ امْرَاَةٌ مِّنْ بَیْتِ زَوْجِهَا اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا الطَّعَامَ قَالَ ذٰلِكَ اَفْضَلُ اَمْوَالِنَا ثُمَّ قَالَ الْعَارِیَةُ مُؤَدَّاةٌ وَالْمِنْحَةُ مَرْدُوْدَةٌ وَالدَّیْنُ مَقْضِیٌّ وَالزَّعِیْمُ غَارِمٌ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ وَاَنَسٍ وَهُوَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَیْرِ هٰذَا الْوَجْهِ وَرِوَایَةُ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ عَیَّاشٍ عَنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ وَاَهْلِ الْحِجَازِ لَیْسَ بِذٰلِكَ فِیْمَا تَفَرَّدَ بِهٖ لِاَنَّهٗ رَوٰی عَنْهُمْ مَنَاکِیْرَ وَرِوَایَتُهٗ عَنْ اَهْلِ الشَّامِ اَصَحُّ هٰکَذَا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ یَقُوْلُ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ اِسْمٰعِیْلُ بْنُ عَیَّاشٍ اَصْلَحُ حَدِیْثًا مِّنْ بَقِیَّةَ وَلِبَقِیَّةَ اَحَادِیْثُ مَنَاکِیْرُ عَنِ الثِّقَاتِ وَسَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ یَقُوْلُ سَمِعْتُ زَکَرِیَّا بْنَ عَدِیٍّ یَقُوْلُ قَالَ اَبُوْ اِسْحٰقَ الْفَزَارِیُّ خُذُوْا عَنْ بَقِیَّةَ مَا حَدَّثَ عَنِ الثِّقَاتِ وَلَا تَأْخُذُوْا عَنْ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ عَیَّاشٍ مَا حَدَّثَ عَنِ الثِّقَاتِ وَلَا غَیْرِ الثِّقَاتِ۔

تک اللہ تعالیٰ کی لعنت مسلسل برستی رہے گی عورت خاوند کی اجازت کے بغیر اس کے گھر سے خرچ نہ کرے عرض کیا گیا یا رسول اللہ کھانا بھی نہ دے؟ فرمایا یہ تو ہمارے مالوں میں سے افضل مال ہے پھر فرمایا ادھار لی ہوئی چیز واپس کی جائے دودھ کے لیے دیا ہوا جانور واپس کیا جائے قرض ادا کیا جائے اور کفیل ضامن ہے۔ اس باب میں حضرت عمرو بن خارجہ اور انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں یہ حدیث ابو امامہ سے بھی نبی اکرم سے دوسرے طریق سے مروی ہے۔ اہل عراق اور اہل حجاز سے اسماعیل بن عیاش کی وہ روایات جن میں وہ منفرد ہیں کچھ قوی نہیں کیونکہ وہ ان سے منکر روایات روایت کرتے ہیں۔ اہل شام سے ان کی روایت **زیادہ صحیح ہے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہی فرمایا۔ امام بخاری نے** احمد بن حسن سے سنا وہ امام احمد بن حنبل کا قول نقل کرتے ہیں اسماعیل بن عیاش بقیہ سے زیادہ بہتر ہیں کیونکہ بقیہ ثقہ راویوں سے بھی منکر احادیث روایت کرتے ہیں۔ میں نے عبد اللہ بن عبد الرحمن سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے زکریا بن عدی سے سنا وہ ابو اسحاق فزاری کا قول نقل کرتے ہیں کہ بقیہ سے صرف وہی لو جو وہ ثقات سے روایت کرتے ہیں۔ لیکن اسماعیل بن عیاش، ثقات سے روایت کریں یا غیر ثقات سے ان کی کوئی روایت نہ لو۔

۲۱۹۸ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ عَلٰی نَاقَتِهٖ وَاَنَا تَحْتَ جِرَانِهَا وَهِیَ تَقْصَعُ بِجِرَّتِهَا وَاِنَّ لُعَابَهَا یَسِیْلُ بَیْنَ کَتِفَیَّ فَسَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَعْطٰی کُلَّ ذِیْ حَقٍّ حَقَّهٗ فَلَا وَصِیَّةَ لِوَارِثٍ وَالْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

حضرت عمرو بن خارجہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اونٹنی پر تشریف فرما ہو کر خطبہ دیا میں اس کی گردن کے نیچے تھا وہ جگالی کر رہی تھی اور اس کا لعاب میرے کندھوں کے درمیان گر رہا تھا میں نے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر حقدار کو اس کا حق دے دیا لہٰذا وارث کے لیے وصیت نہیں بچہ صاحب فراش کا ہے۔ اور زانی کے لیے پتھر ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ یُبْدَاُ بِالدَّیْنِ قَبْلَ الْوَصِیَّةِ

قرض وصیت سے پہلے ادا کیا جائے

۲۱۹۹ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ نَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم

أَبِي إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ وَأَنْتُمْ تَقْرَءُوْنَ الْوَصِيَّةَ قَبْلَ الدَّيْنِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ عَامَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ يُبْدَأُ بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ ◆

صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت سے پہلے قرض دینے کا فیصلہ فرمایا۔ اور تم پڑھتے ہو کہ وصیت قرض سے پہلے ہے۔ عام علماء کا اس پر عمل ہے کہ وصیت سے پہلے قرض دیا جائے۔

باب ۱۳۱ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَتَصَدَّقُ أَوْ يُعْتِقُ عِنْدَ الْمَوْتِ

۲۲۰۰۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي حَبِيْبَةَ الطَّائِيِّ قَالَ أَوْصٰى إِلَيَّ أَخِيْ بِطَائِفَةٍ مِّنْ مَّالِهِ فَلَقِيْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَقُلْتُ إِنَّ أَخِيْ أَوْصٰى إِلَيَّ بِطَائِفَةٍ مِّنْ مَّالِهِ فَأَيْنَ تَرٰى لِيْ وَضْعَهُ فِي الْفُقَرَاءِ أَوِ الْمَسَاكِيْنِ أَوِ الْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ قَالَ أَمَّا أَنَا فَلَوْ كُنْتُ لَمْ أَعْدِلْ بِالْمُجَاهِدِيْنَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَثَلُ الَّذِيْ يُعْتِقُ عِنْدَ الْمَوْتِ كَمَثَلِ الَّذِيْ يُهْدِيْ إِذَا شَبِعَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ ◆

موت کے وقت صدقہ کرنا یا غلام آزاد کرنا

حضرت ابو حبیبہ طائی فرماتے ہیں میرے بھائی نے اپنے مال کا ایک حصہ کا میرے حق میں وصیت کی میں نے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور پوچھا کہ میرے بھائی نے میرے لیے کچھ مال کی وصیت کی ہے۔ آپ کا کیا خیال ہے۔ وہ مال کہاں خرچ کیا جائے فقراء پر مساکین پر یا اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنے والوں پر حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر میں ہوتا تو مجاہدین کے برابر کسی کو نہ دیتا۔ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا مرتے وقت غلام آزاد کرنے والے کی مثال ایسے ہی ہے جیسے کوئی شخص شکم سیر ہو کر ہدیہ بھیجے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۳۲

۲۲۰۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ بَرِيْرَةَ جَاءَتْ تَسْتَعِيْنُ عَائِشَةَ فِيْ كِتَابَتِهَا وَلَمْ تَكُنْ قَضَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ ارْجِعِيْ إِلٰى أَهْلِكِ فَإِنْ أَحَبُّوْا أَنْ أَقْضِيَ عَنْكِ كِتَابَتَكِ وَيَكُوْنَ وَلَاؤُكِ لِيْ فَعَلْتُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ بَرِيْرَةُ لِأَهْلِهَا فَأَبَوْا وَقَالُوْا إِنْ شَاءَتْ أَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكِ وَيَكُوْنَ لَنَا وَلَاؤُكِ فَلْتَفْعَلْ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعِيْ فَأَعْتِقِيْ فَإِنَّمَا

حق ولاء کس کے لیے ہے

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں خبر دی کہ حضرت بریرہ ان کے پاس اپنے مال کتابت میں امداد طلب کرنے حاضر ہوئیں۔ ابھی تک انہوں نے اپنی کتابت سے کچھ بھی ادا نہیں کیا تھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اپنے مالکوں کے پاس واپس جاؤ اگر وہ پسند کریں کہ میں تمہاری کتابت ادا کر دوں اور حق ولاء مجھے حاصل ہو تو میں ایسا کروں گی حضرت بریرہ نے یہ بات ان لوگوں کو بتائی تو انہوں نے انکار کیا اور کہا اگر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا چاہیں تو ثواب کی نیت کریں اور حق ولاء ہمیں حاصل ہو تو ہم ایسا کریں گے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی تو آپ نے فرمایا اسے خرید کر آزاد کر دو کیونکہ

الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَلَيْسَ لَهُ وَإِنِ اشْتَرَطَهُ مِائَةَ مَرَّةٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَائِشَةَ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ ۔

ولاء اس کے لیے ہے جو آزاد کرے پھر آپ کھڑے ہوئے اور فرمایا ان لوگوں کا کیا حال ہے جو ایسی شرائط مقرر کرتے ہیں جو کتاب اللہ میں نہیں تو وہ جائز نہیں اگرچہ سو بار شرط کرے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دوسرے طرق سے بھی مروی ہے۔ اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ حق ولاء آزاد کرنے والے کے لیے ہے۔

أَبْوَابُ الْوَلَاءِ وَالْهِبَةِ

ابواب ولاء و ہبہ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ

ولاء آزاد کرنے والے کے لیے ہے

۲۲۰۲ - حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ فَاشْتَرَطُوا الْوَلَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْطَى الثَّمَنَ أَوْ لِمَنْ وَلِيَ النِّعْمَةَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو خریدنے کا ارادہ فرمایا۔ تو ان کے آقاؤں نے ولاء کی شرط لگائی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ولاء اس کے لیے ہے جو قیمت ادا کرے یا جو نعمت کا والی ہو۔ اس باب میں حضرت ابن عمر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اہل علم کا اس پر عمل ہے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهِ

ولاء کو بیچنے اور ہبہ کرنے کی ممانعت

۲۲۰۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اکرم

لہ۔ ایک عاقل بالغ کسی کے ہاتھ پر مشرف با اسلام ہو [illegible] ولاء [illegible] (بہار شریعت حصہ ۱۴ ص ۱۷۵) ۱۲ مترجم

عُيَيْنَةَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهٖ هٰذَا الْحَدِيْثُ حَسَنٌ صَحِيْحٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ وَيُرْوٰى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ لَوَدِدْتُّ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ دِيْنَارٍ حِيْنَ حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَذِنَ لِيْ حَتّٰى كُنْتُ اَقُوْمُ اِلَيْهِ فَاُقَبِّلَ رَاْسَهٗ وَرَوٰى يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ وَهْمٌ وَهِمَ فِيْهِ يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ وَالصَّحِيْحُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَتَفَرَّدَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے ولاء کے بیچنے اور ہبہ کرنے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اسے بواسطہ عبداللہ بن دینار حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے جانتے ہیں۔ شعبہ، سفیان ثوری اور مالک بن انس نے اسے عبداللہ بن دینار سے روایت کیا۔ شعبہ سے منقول ہے انہوں نے فرمایا جب حضرت عبداللہ بن دینار یہ حدیث بیان کر رہے تھے تو میرا دل چاہتا تھا کہ وہ مجھے اجازت دیں تو میں اٹھ کر ان کی پیشانی چوم لوں۔ یحییٰ بن سلیم نے یہ حدیث بواسطہ عبیداللہ بن عمر اور نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔ یحییٰ بن سلیم سے اس میں غلطی واقع ہوئی۔ صحیح یہ ہے۔ بواسطہ عبیداللہ بن عمر، عبداللہ بن دینار اور عبداللہ بن عمر، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ اسی طرح متعدد لوگوں نے عبیداللہ بن عمر سے نقل کیا۔ عبداللہ بن دینار اس حدیث میں منفرد ہیں۔

بَابُ ۱۴۱ مَا جَاءَ فِيْ مَنْ تَوَلّٰى غَيْرَ مَوَالِيْهِ اَوِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ

۲۲۰۳ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ خَطَبَنَا عَلِيٌّ فَقَالَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ عِنْدَنَا شَيْئًا نَقْرَؤُهٗ اِلَّا كِتَابَ اللّٰهِ وَهٰذِهِ الصَّحِيْفَةَ صَحِيْفَةٌ فِيْهَا اَسْنَانُ الْاِبِلِ وَاَشْيَاءُ مِنَ الْجِرَاحَاتِ فَقَدْ كَذَبَ وَقَالَ فِيْهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَدِيْنَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَيْرٍ اِلٰى ثَوْرٍ فَمَنْ اَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا اَوْ اٰوٰى مُحْدِثًا

کسی غیر کو اپنا باپ یا ولی بنانا

حضرت ابراہیم تیمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا جو شخص یہ گمان کرے کہ ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس صحیفہ کے سوا کوئی اور کتاب ہے اس نے جھوٹ بولا۔ اس صحیفہ میں اونٹوں کے دانتوں کی دیت اور زخموں کے احکامات مذکور ہیں۔ اس صحیفہ میں آپ نے فرمایا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ مدینہ طیبہ عیر (پہاڑ) سے ثور (پہاڑ) تک حرم ہے پس جو کوئی اس میں کوئی بدعت نکالے یا کسی

فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يَقْبَلُ اللهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا وَمَنِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ اَوْ تَوَلّٰى غَيْرَ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ يَسْعٰى بِهَا اَدْنَاهُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوَهُ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَلِيٍّ ؁

پہنچ کر ٹھکانہ سے اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے کوئی فرض و نفل قبول نہیں کرے گا اور جو شخص کسی غیر کو باپ یا مالک مانے اس پر بھی اللہ تعالیٰ فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اس سے کوئی فرض و نفل قبول نہیں کیا جائے گا تمام مسلمانوں کی پناہ ایک جیسی ہے۔ ایک ادنیٰ مسلمان بھی کسی کو پناہ دے سکتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض نے اسے بواسطہ ابراہیم تیمی، اور حارث بن سوید حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی روایت کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس کے علاوہ بھی مروی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَنْتَفِيْ مِنْ وَّلَدِهٖ

باپ کا اولاد سے انکار کرنا

٢٢٠٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ الْعَطَّارُ وَسَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ فَزَارَةَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ امْرَاَتِيْ وَلَدَتْ غُلَامًا اَسْوَدَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا اَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ فَهَلْ فِيْهَا اَوْرَقُ قَالَ نَعَمْ اِنَّ فِيْهَا لَوُرْقًا قَالَ اَنّٰى اَتَاهَا ذٰلِكَ قَالَ لَعَلَّ عِرْقًا نَزَعَهَا قَالَ فَهٰذَا لَعَلَّ عِرْقًا نَزَعَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ ؁

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قبیلہ بنو فزارہ کا ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ! میری بیوی نے سیاہ لڑکا جنا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے پاس اونٹ ہیں۔ اس نے عرض کیا جی ہاں۔ فرمایا ان کا رنگ کیا ہے؟ عرض کیا سرخ۔ فرمایا ان میں سیاہ بھی ہیں۔ عرض کیا جی ہاں سیاہ رنگ کے بھی ہیں۔ آپ نے فرمایا ان میں یہ رنگ کہاں سے آگیا۔ اس نے کہا شاید کسی رگ نے اسے کھینچا ہوگا۔ آپ نے فرمایا شاید اسے بھی کسی رگ نے کھینچا ہو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقَافَةِ

قیافہ جاننے والے لوگ

٢٢٠٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے (ایک دن) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خوش خوش ان کے پاس تشریف

وسلم دخل علیها مسرورا تبرق أسارير وجهه فقال ألم تري أن مجززا نظر آنفا إلى زيد بن حارثة وأسامة بن زيد فقال هذه الأقدام بعضها من بعض هذا حديث حسن صحيح وقد روى سفيان بن عيينة هذا الحديث عن الزهري عن عروة عن عائشة وزاد فيه ألم تري أن مجززا مر على زيد بن حارثة وأسامة بن زيد وقد غطيا رءوسهما وبدت أقدامهما فقال إن هذه الأقدام بعضها من بعض هكذا حدثنا سعيد بن عبد الرحمن وغير واحد عن سفيان بن عيينة عن الزهري وقد احتج بعض أهل العلم بهذا الحديث في إقامة أمر القافة.

لائے چہرہ انور کے خطوط چمک رہے تھے فرمایا کیا تم نے نہیں دیکھا کہ ابھی ابھی مجزز (قیافہ شناس) نے زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کی طرف دیکھا اور کہا یہ قدم ایک دوسرے سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سفیان بن عیینہ نے اسے بواسطہ زہری اور عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا۔ اور اس میں اضافہ ہے کہ آپ نے فرمایا کیا تم نے نہیں دیکھا کہ مجزز، حضرت زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید کے پاس سے گزرا۔ انہوں نے سر ڈھانک رکھے تھے جب کہ پاؤں کھلے تھے تو مجزز نے کہا ان قدموں کا ایک دوسرے سے تعلق ہے۔ اسی طرح سعید بن عبد الرحمن اور کئی دوسرے حضرات نے بواسطہ سفیان بن عیینہ، زہری سے روایت کیا۔ بعض علماء نے اس حدیث کے مطابق قیافہ شناسی کو درست کہا۔

باب ۱۲۱۰ ما جاء في حث النبي صلى الله عليه وسلم على التهادي

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہدیہ دینے پر رغبت دلانا

۲۲۰۷ حدثنا أزهر بن مروان البصري ثنا محمد بن سواء ثنا أبو معشر عن سعيد عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال تهادوا فإن الهدية تذهب وحر الصدر ولا تحقرن جارة لجارتها ولو شق فرسن شاة هذا حديث غريب من هذا الوجه وأبو معشر اسمه نجيح مولى بني هاشم وقد تكلم فيه بعض أهل العلم من قبل حفظه.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دوسرے کو تحائف دیا کرو۔ کیونکہ یہ دل کی کھوٹ کو دور کرتا ہے۔ کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن کو (ہدیہ دینے میں) حقیر نہ سمجھے اگرچہ بکری کے کھر کا ایک ٹکڑا ہی ہو۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔

ابومعشر کا نام نجیح مولی بنو ہاشم ہے بعض اہل علم نے ان کے حفظ کے بارے میں کلام کیا ہے۔

باب ۱۲۱۱ ما جاء في كراهية الرجوع في الهبة

ہبہ واپس لینے کی برائی

۲۲۰۸ حدثنا أحمد بن منيع ثنا إسحاق بن يوسف الأزرق ثنا حسين المكتب عن

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہدیہ دے کر واپس لینے والے

عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الَّذِيْ يُعْطِي الْعَطِيَّةَ ثُمَّ يَرْجِعُ فِيْهَا كَالْكَلْبِ اَكَلَ حَتّٰى اِذَا شَبِعَ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فَرَجَعَ فِيْ قَيْئِهٖ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو۔

کی مثال اس کتے کی طرح ہے جو کھاتے کھاتے جب سیر ہو جاتا ہے تو قے کرتا ہے پھر اسے چاٹ لیتا ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس اور عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

* *

۲۲۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنِيْ طَاوُسٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ يَرْفَعَانِ الْحَدِيْثَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ اَنْ يُعْطِيَ عَطِيَّةً ثُمَّ يَرْجِعُ فِيْهَا اِلَّا الْوَالِدُ فِيْمَا يُعْطِيْ وَلَدَهٗ وَمَثَلُ الَّذِيْ يُعْطِي الْعَطِيَّةَ ثُمَّ يَرْجِعُ فِيْهَا كَمَثَلِ الْكَلْبِ اَكَلَ حَتّٰى اِذَا شَبِعَ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فِيْ قَيْئِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ قَالَ الشَّافِعِيُّ لَا يَحِلُّ لِمَنْ وَهَبَ هِبَةً اَنْ يَرْجِعَ فِيْهَا اِلَّا الْوَالِدُ فَلَهٗ اَنْ يَرْجِعَ فِيْمَا اَعْطٰى وَلَدَهٗ وَاحْتَجَّ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ تَمَّ الْوَلَاءُ وَالْهِبَةُ۔

حضرت ابن عمر اور ابن عباس (رضی اللہ عنہم) دونوں مرفوع حدیث بیان کرتے ہیں کہ کسی کے لیے عطیہ دے کر واپس لینا جائز نہیں، البتہ باپ اپنے بیٹے کو دے (تو واپس لے سکتا ہے) اور عطیہ دے کر واپس لینے والے کی مثال اس کتے جیسی ہے جس نے کھایا جب سیر ہوا تو قے کر دی اور پھر اسے چاٹ لیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں کسی کے لیے دیا ہوا عطیہ واپس لینا جائز نہیں۔ باپ بیٹے کو دیا ہوا عطیہ واپس لے سکتا ہے۔ امام شافعی نے اسی حدیث کو دلیل بنایا۔

فائدہ۔ امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک اولاد سے عطیہ واپس لینے کا مطلب یہ ہے کہ باپ اس سے لے کر بوقت ضرورت اس کی ضروریات پر خرچ کرے جس طرح دیگر اموال اس کے مفاد میں خرچ کرتا ہے کیونکہ باپ بوقت ضرورت اولاد کے مال میں تصرف کر سکتا ہے۔ لمعات (مترجم)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ بِعِزَّتِهٖ وَجَلَالِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

الحمد للہ! اللہ عزوجل شانہ کے فضل و کرم اور اس کے حبیب لبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے جامع ترمذی شریف مترجم کی پہلی جلد مکمل ہوئی۔ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ وَمَحْبُوْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔ اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

محمد صدیق ہزاروی